# Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

[illegible]

[illegible]

U.7222

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

# التماس

## ایک نظر ادھر بھی ضرور ملاحظہ فرمائی

یہہ کتاب ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور جسکی آخرمیں ذکر اولیاء رایچور بھی شامل ہے۔ اندنوں ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ناظرین کے خریدار کے لئے اپنے اپنے احباب شائقین کو ضرور اطلاع فرمادیں اور اُن حضرات نزدیک و دور کو خصوصاً ساکنین بیجاپور کو خصوصاً جنکے بزرگان دین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

جوار میں آسودہ ہیں مژدہ دیں کہ یہہ کتاب کیا ہے اپنی اپنی بزرگی کے شناخت کا ذریعہ ہے اور خاندان صبغۃ اللہی کے مریدوں اور معتقدوں کے لئے تو اسکا رکھنا وسیلہ نجات دارین ہے۔

اسکی تھوڑی جلدیں چھپی ہیں جلد فروخت ہو جاوینگی پچھتاوینگے او

[illegible] وما علینا الا البلاغ

# فہرست اسمای بزرگواران مندرجہ کتاب روضۃ الاولیاء بیجاپور


| نام | صفحہ |
|---|---|
| دیباچہ مترجم | ۲ |
| دیباچہ اصل کتاب | ۴ |
| ذکر آثار شریف حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | ۷ |
| **ذکر اولیای متقدمین بیجاپور قدس اللہ اسرارہم** | ۱۸ |
| ذکر حضرت حاجی رومی صاحب قدس سرہ | ۱۹ |
| ذکر حضرت شیخ نصیر الدین نصر اللہ ولی قدس سرہ | ۲۱ |
| ذکر حضرت پیر میٹھے قدس سرہ | ۲۱ |
| ذکر حضرت پیر جمنا قدس سرہ | 〃 |
| ذکر حضرت پیر معبری کھنڈایت قدس سرہ | ۲۴ |
| ذکر حضرت پیر مقصود قدس سرہ | ۲۵ |
| ذکر حضرت شیخ ابراہیم سنگانی قدس سرہ | 〃 |
| ذکر حضرت شیخ عبد اللہ القرنی قدس سرہ | ۲۷ |
| ذکر حضرت شیخ الشیوخ ابو العون عین الدین گنج العلم جنیدی قدس سرہ | 〃 |
| ذکر حضرت سلطان پیر ضیاء الدین غزنوی قدس سرہ | ۳۲ |
| ذکر حضرت ابو البرکات شاہ حافظ حسینی قدس سرہ | ۳۳ |
| ذکر حضرت ابو الفضل شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ | ۳۴ |
| ذکر حضرت شاہ حبیب اللہ کرمانی قدس سرہ | ۳۵ |


Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| صفحہ | نام |
|---|---|
| ۳۷ | ذکر حضرت سید علی شہید قدس سرہ |
| | **ذکر اون بزرگواروں کا جو سلاطین عادل شاہی کے زمانے میں بیجاپور تشریف لائے تھے** |
| 〃 | ذکر حضرت شاہ اصغر اللہ حسینی قدس سرہ |
| ۳۸ | ذکر حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ |
| 〃 | ذکر حضرت قطب الاقطاب شہباز حسینی قدس سرہ |
| 〃 | ذکر حضرت شاہ ابوالحسن فخرابادی قدس سرہ |
| ۳۹ | ذکر حضرت منتجب الدین قادری الصدیقی الدہولقی مشہور بمیاں باصاحب قدس سرہ۔ |
| ۴۰ | ذکر حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ |
| ۴۱ | ذکر حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ |
| ۴۳ | ذکر حضرت شیخ عبد الصمد قادری کنعانی قدس سرہ |
| ۴۴ | ذکر حضرت سید السادات منبع السعادات نائب رسول اللہ سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی بہروچی المدنی قدس سرہ |
| ۶۲ | نسب نامہ حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی الممدوح قدس سرہ |
| 〃 | اسمائے خلفائے حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی قدس سرہ |
| ۶۳ | ذکر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب صبغۃ اللہی قدس سرہ خلیفہ حضرت شاہ ممدوح قدس سرہ |
| ۶۴ | ذکر حضرت شاہ محمد صبغۃ اللہ ثانی حبیب اللہی مشہور بہ شاہ صاحب فرزند مولانا ممدوح قدس سرہ |
| ۷۶ | ذکر حضرت شاہ نور الدین صبغوی قدس سرہ |
| ۷۷ | ذکر حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سرہ |


Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| صفحہ | نام |
|---|---|
| ۷٥ | ذکر حضرت شاہ عتیق اللہ قادری قدس سرہ |
| ۷۸ | ذکر حضرت سید علی مشہور بابا میر قدس سرہ |
| ″ | ذکر حضرت شاہ علاء الحق لاہوری قدس سرہ |
| ۷۹ | ذکر حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ |
| ۸۲ | ذکر حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ |
| ۸۶ | ذکر حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ |
| ۸۹ | ذکر حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ |
| ۹۱ | ذکر حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ |
| ۹۳ | ذکر حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ |
| ۱۰۷ | تذئیل یعنی ذکر حضرت سید شاہ وجیہ الدین حسینی العلوی گجراتی جد حضرت شاہ ہاشم دستگیر و مرشد حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ قدس سرہ |
| ۱۱۴ | اسمائے خلفاء حضرت سید شاہ وجیہ الدین حسینی الممدوح — برحاشیہ |
| ۱۱۷ | ذکر حضرت شاہ مرتضیٰ حسینی علوی فرزند کلان حضرت شاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ |
| ″ | ذکر حضرت شاہ مصطفیٰ حسینی علوی فرزند خرد حضرت شاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ |
| ″ | ذکر حضرت شاہ مراد قدس سرہ |
| ″ | ذکر حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ مرشد سکندر عادل شاہ |
| ۱۱۷ | ذکر حضرت شاہ احمد میران جی قدس سرہ |
| ۱۱ | ذکر حضرت شاہ برہان حسینی علوی فرزند شاہ مرتضیٰ قادری یعنی نبیرہ حضرت ہاشم دستگیر قدس اسرارہم |
| ۱۱ | ذکر حضرت سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی چشتی قادری قدس سرہ |
| ۱۱ | ذکر حضرت شاہ میران جی شمس العشاق جد حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس اسرارہم |


جناب سید شاہ وجیہ الدین حسینی العلوی گجراتی قدس سرہ کی تالیف و تصانیف کی حضرت پیر حاجی محمد ... اون کے حاشیہ بیضاوی و ... خط خاص ... وہ کتاب ... بہ نزدیک محمد عبداللہ صاحب بن ناصر الدین صاحب عبدالقادر صاحب کے یہان موجود ہے ۱۲۵

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| صفحہ | نام |
| --- | --- |
| ۱۲۱ | ذکر حضرت شاہ برہان الدین جانم پدر حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس اسرارہم |
| ۱۲۳ | ذکر حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس سرہ |
| ۱۲۴ | ذکر حضرت شیخ محمود خوش دہان قدس سرہ |
| " | ذکر حضرت جنید ثانی قدس سرہ |
| ۱۲۵ | ذکر حضرت شاہ شریف رنگریزان قدس سرہ |
| " | ذکر حضرت شاہ غنی قدس سرہ |
| " | ذکر حضرت شاہ عبد السلام شطاری قدس سرہ |
| ۱۲۶ | ذکر حضرت شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہ |
| " | ذکر حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ |
| " | ذکر حضرت سید محمد المعظم ترک قدس سرہ |
| ۱۲۸ | ذکر حضرت شاہ موسیٰ قادری فرزند شاہ عبد اللطیف قادری لاابالی کرنولی قدس اسرارہم و خسر سید شاہ زین الدین حسینی ابن سید میران محمد مدرس الحسینی صبغۃ اللّٰہی |
| " | ذکر حضرت شاہ مصطفیٰ قادری ہمشیرہ زادہ حضرت میران سید محمد مدرس صبغۃ اللّٰہی قدس اسرارہم |
| ۱۲۹ | ذکر حضرت شاہ نور اللہ قادری قدس سرہ |
| " | ذکر حضرت شیخ عبد اللطیف قادری فرزند شاہ نور اللہ قادری قدس اسرارہم |
| " | ذکر حضرت شاہ حضرت قادری فرزند شیخ عبد اللطیف قادری قدس اسرارہم |
| ۱۳۰ | ذکر حضرت شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ |
| ۱۳۱ | ذکر حضرت شاہ منجھن بخاری قدس سرہ |
| " | ذکر حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ |
| ۱۳۲ | ذکر حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ |


Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| صفحہ | نام |
|---|---|
| ۱۳۶ | ذکر حضرت سید ابوبکر بانقیہ قدس سرہ |
| ۱۳۸ | ذکر حضرت سید احمد نظیر قدس سرہ |
| 〃 | ذکر حضرت سید زین مقبل قدس سرہ |
| ۱۳۹ | ذکر حضرت شیخ فرید قدس سرہ |
| 〃 | ذکر حضرت شیخ احمد برقع پوش قدس سرہ |
| ۱۴۰ | ذکر حضرت مولانا شیخ صالح قادری قدس سرہ |
| 〃 | ذکر حضرت مولانا محی الدین قادری قدس سرہ |
| ۱۴۱ | ذکر حضرت سید میران خلف سید اسد اللہ گجراتی قدس اسرارہم |
| ۱۴۲ | ذکر حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ |
| ۱۴۳ | ذکر حضرت سید عبدالرحمن حسینی برادر حقیقی حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ قدس اسرارہم |
| ۱۴۷ | ذکر اسمائے نبسگان حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی ممدوح یعنی ہمشیرہ زادگان سید محمد میران مدرس صبغۃ اللہی اعنی مسمون شاہ مصطفیٰ قادری ابن سید چاند محمد صاحب۔ احمد شریف صاحب و محمد شریف صاحب ابن شیخ عبدالوہاب خطیب و سید احمد صاحب ابن سید محمود صاحب۔ |
| ۱۴۸ | ذکر حضرت میران سید محمد مدرس صبغۃ اللہی فرزند حضرت سید عبدالرحمن حسینی ممدوح قدس سرہ |
| ۱۵۷ | اسمائے خلفاء سید محمد میران مدرس صبغۃ اللہی قدس اسرارہم |
| ۱۵۸ | ذکر حضرت سید زین الدین حسینی عرف شاہ صاحب فرزند کلان حضرت سید میران محمد مدرس ممدوح قدس سرہ |
| 〃 | ذکر حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی فرزند حضرت سید زین الدین حسینی معہ ذکر سید حاجی حسن صاحب فرزند شاہ صاحب موصوف قدس سرہ |
| ۱۶۱ | ذکر حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی فرزند اوسط حضرت میران سید محمد مدرس قدس اسرارہم |
| ۱۶۸ | ذکر فرزندان حضرت سید عبدالرحمن حسینی ممدوح صبغۃ اللہی قدس سرہ |


Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نام | صفحہ |
|---|---|
| اسمائے خلفاء حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ | ۱۶۹ |
| ذکر حضرت سید علی محمد الحسینی ابن حضرت سید عبدالرحمن حسینی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ | ۱۷۰ |
| اسمائے خلفاء حضرت سید علی محمد الحسینی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ | ۱۷۲ |
| ذکر حضرت سید محمد الثانی الحسینی عرف دستگیر دوعالم فرزند حضرت سید علی محمد الحسینی ممدوح | ۱۷۳ |
| ذکر حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی فرزند حضرت سید محمد الثانی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ | ۱۷۴ |
| اسمائے خلفاء حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ | ۱۷۶ |
| ذکر حضرت سید محمد الحسینی عرف دستگیر دوعالم ثانی فرزند کلان حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی ممدوح | 〃 |
| ذکر حضرت ثالث شاہ صبغۃ اللہ الحسینی فرزند کلان حضرت دستگیر دوعالم ثانی یعنی والد بزرگوار حضرت پیران صاحب قبلہ سجادہ نشین ناچپورہ شریف | ۱۸۰ |
| اسمائے خلفاء دستگیر دوعالم ثانی قدس اسرارہم | |
| ذکر حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی فرزند خورد حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی یعنی والد بزرگوار حضرت پیر دستگیر قدس سرہ | ۱۸۱ |
| ذکر حضرت میران سید محمد الثانی الحسینی فرزند کلان حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی یعنی اخوی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ | ۱۸۴ |
| ذکر حضرت پیر دستگیر مرشدنا و مولانا سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی فرزند خورد حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی قدس اسرارہم | ۱۸۵ |
| ذکر خلفائے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ | ۲۰۲ |
| ذکر حضرت سید کریم محمد الحسینی عرف حضرت صاحب فرزند خورد حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ | ۲۰۶ |
| اسمائے فرزندان حضرت صاحب موصوف یعنی سید شاہ عبدالقادر صاحب و سید شاہ محمد صاحب و سید قاسم صاحب و سید شاہ عزیز اللہ صاحب صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ | ۲۰۸ |


Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| صفحہ | نام |
|---|---|
| ۲۱۰ | ذکر حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ |
| ۲۱۲ | ذکر حضرت شیخ ابوالمعالی فرزند حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ |
| ۲۱۳ | ذکر حضرت شیخ ابوتراب مدرس قدس سرہ |
| ۲۱۴ | ذکر حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ |
| ۲۱۶ | ذکر حضرت قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ |
| ۲۱۷ | ذکر حضرت مولانا محمد زبیری ثانی قدس سرہ |
| ۲۱۸ | ذکر حضرت شیخ محمد عرب قدس سرہ |
| ״ | ذکر حضرت شیخ منصور قدس سرہ |
| ۲۱۹ | ذکر حضرت شیخ اسمعیل محدث قدس سرہ |
| ״ | ذکر حضرت شیخ عبدالرحمن متقی قدس سرہ |
| ״ | ذکر حضرت قاضی عبداللہ قدس سرہ |
| ۲۲۰ | ذکر حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ |
| ״ | ذکر حضرت شیخ محب عرف بڑے صاحب امنوری قدس سرہ |
| ״ | ذکر حضرت قاضی عسکری قدس سرہ |
| ״ | ذکر حضرت قاضی سید سیف اللہ قدس سرہ |
| ۲۲۱ | ذکر حضرت النگے مجذوب قدس سرہ |
| ״ | ذکر حضرت شاہ مستنگے مجذوب قدس سرہ |
| ״ | ذکر حضرت میاں بھولے میٹھے قدس سرہ |
| ۲۲۲ | ذکر حضرت میاں خاکسار قدس سرہ |
| ״ | ذکر حضرت شاہ محمود بڑنگ قدس سرہ |


Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نام | صفحہ |
|---|---|
| ذکر حضرت شاہ محمد چنگی قدس سرہ | 〃 |
| **ذکر اولیاء زمرۂ نسوان بیجاپور قدس اللہ اسرارہا** | 〃 |
| ذکر حضرت بی بی خوندمان صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا دختر حضرت شیخ شمس الدین گنج العلم قدس سرہ | 〃 |
| ذکر حضرت بی بی شمس ماں صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔ | ۲۲۳ |
| ذکر حضرت راجی لوستی رحمۃ اللہ علیہا۔ | 〃 |
| ذکر حضرت بی بی نعیمہ مشہور بڑی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا والدۂ حضرت مولانا حبیب اللہ قادری صبغۃ اللہی قدس اللہ سرہ | ۲۲۴ |
| ذکر حضرت بی بی ستی آغا عرف ستی ماں صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔ | 〃 |
| ذکر حضرت بی بی قادرہ رحمۃ اللہ علیہا۔ | ۲۲۵ |
| ذکر حضرت بی بی صالحہ ماں صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔ اہلیہ شریفہ حضرت ہاشم دستگیر قدس سرہ | 〃 |
| تذکرۂ مرتبی فہرست حضرت شاہ ابو الحسن ثانی قادری قدس سرہ مع تشریح مرتبہ جدول مترجم | ۲۲۶ |
| فہرست اسمائے بزرگواران مندرجۂ فہرست مذکور مع تاریخ اعراس و مقامات مزارات۔ | ۲۲۷ |
| خاتمۂ کتاب مع کیفیت ارتحال جناب شاہ سیف اللہ حسینی صاحب قادری شطاری صبغۃ اللہی نور اللہ مرقدہ | ۲۴۵ |
| کیفیت تاریخ مجملی خاندان والاجاہی رؤسائے کرناٹک تا زمان نواب محمد منور خان بہادر امیر ارکاٹ | ۲۴۷ |
| تقریظ کتاب مستطاب از طبع زاد جناب تفضل کسب مولوی تجمل حسین خان بہادر المتخلص بایمان دام افضالہ | ۲۵۱ |
| فہرست اسمائے اولیاء اللہ رائچور علاقہ حیدرآباد نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطانہ | ۲۵۳ |


Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ وبحرمة نبی العلی کتاب فیض المستاب لامع النور موسوم بہ

# ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور

۱۳۱۲ھ

حسب درخواست خواہشمندان باہتمام فقیر سید شاہ رشید علی قادری و شطاری صغیر الحقی

در مطبع الٰہی صبح صادق ابوالبقا بیجاپور طبع شد

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

۲۸۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد و لایق سپاس وہ خالق بے ہمتا ہی کہ جس نے اپنی امانتون سے انسان کو مزین و مجلا کرکے جلوۂ ظہور مین لایا پھر جس شخص نے حق امانت داری ادا کیا اوسکو درجۂ قرب و وصال عطا کیا گیا اور خوف و حزن سے رہائی ملی۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کی بشارت دیگئی اور جسنے امانت مین خیانت کی اور تصرف بیجا کیا معتوب و عاصی ہوا جہل کے گڑھے مین جا پڑا بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا کا مورد بنا اور درود و نامحدود روح مقدس پر باعث ایجاد عالم فخر بنی آدم احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جسکے نور ہدایت سے راہ نوردان بادیہ کفر و ضلالت مین اسلام کی راہ راست پر لگ کے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ کا خطاب پائے **اما بعد** خاکپای فقرا **شاہ سیف اللہ** قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی گزارش کرتا ہی کہ اتفاقًا اس فقیر کا مقام رائچور علاقہ حیدرآباد دکن مین آنا ہوا اور برادر دینی حقایق آگاہ معارف دستگاہ واقف اسرار خفی و جلی جناب سید روشن علی صاحب قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی کا بہت روز تک مہمان رہا اس اثنا مین بھائی صاحب موصوف نے ایک روز کہا کہ کتاب روضۃ الاولیا جو اولیای بیجاپور کا تذکرہ ہی ان دنون بالکل عدیم الوجود ہوگیا ہی اس لئے بڑی دقت سے ایک نسخہ بہم پہونچا کے نفع عام کے لئے مطبع صبغۃ اللّٰہی واقع رائچور مین چھپوانا شروع کردیا گیا ہی اور اسکا پہلا جز طبع بھی ہوچکا یہہ کتاب فارسی زبان مین ہی اگر اسکا اردو مین ترجمہ کردیا جائے تو وہی طبع کردینگے تا خاص و عام اس سے فائدہ اوٹھائین اسکے ساتھ ہی فقیر کو یہہ خیال آیا کہ اگر یہہ کام کیا گیا تو امید ہی کہ فقیر جس مقصد کے حصول کی تمنا رکھتا ہی اوسمین اون حضرات کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ارواح مقدسہ کی بھی بنگاہ کر اس کتاب مین ہی مدد ملے دوسرا یہہ کہ اس سے بھائی صاحب موصوف
کو خوش کرنا ہی تیسرا یہہ کہ جسکو اسکے پڑہنے سے کشایش ہوگی وہ فقیر کو دعاء خیر سے یاد کریگا اور یہہ بھی توقع
ہی کہ شاید اُس شخص کی کشایش کے سبب سے فقیر کو زیر خاک آرام ملے پس ان وجوہات سے فقیر نے بخوشی تمام اس
کام کو قبول کیا جبکہ ترجمہ کرنا شروع کردیا تو بموجب ۵ دقتین پیش جو آئین میراجی جانتا ہی ؛
محنتین جتنی اُٹھائین میراجی جانتا ہی۔ بڑی دقتون کا سامنا ہوا پہلے تو کتابت کی ہی ایسے غلطیان تھین
کہ جنکی تصحیح بڑا دشوار امر تھا اگر کوئی اور دو ایک نسخے دستیاب ہونے تو پھر مقابلہ ہو سکتا تھا یہہ مشکل
اُنہین بزرگوارون کی تائید سے حاصل ہوی پھر دوسری دقت مقامات کے نامون کے تلفظ مین اور
دوسرے چند ابواب کی دریافت مین پیش آئی تو خود بیجاپور مین تحقیق کر لیگئی سواے اسکے چند ابواب جو
دوسرے کتب سے یا دریافت سے معلوم ہوئے لفظ مترجم کے تحت مین لکھدئے گئے تا ناظرین سمجھ
جائین کہ یہہ مضمون اصل کتاب کے علاوہ ہے اس افزایش مین زیادہ لحاظ اس بات کا رکھا گیا ہی کہ اصل
کتاب مین مذکور ہین سو بزرگون کی اولاد سے اب کون کون موجود ہین حتی الامکان اونکے نام و نشان
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
جہان تک معلوم ہوسکے لکھے گئے یہان یہہ بھی گذارش ہی کہ فقیر کا قصد تھا کہ اپنے مرشدون کے احوال
مین ایک کتاب لکھے لیکن اس کام کے تشفی بخش سرانجام ہونے کے لئے چند کتب کی ضرورت تھی سو وہ
اب تک دستیاب نہ ہوے اب اس کتاب کے ترجمہ کی نوبت آئی تو صبغۃ اللّٰہی کے خاندان کے بزرگون کے
تذکرہ کے مقام پر دل نہین رخصت دیا کہ اصل کتاب کے مختصر بیان پر ہی اکتفا کرے یہہ کام اگر
مدراس مین ہوتا تو بہت سے حالات لکھتا یہان ایک تو عالم مسافرت ہے دوسرا یہہ کہ فقیر کو بیندیہ جانا ہے اسلئے جسقدر ممکن تھا دستیاب ہو
داخل کردئے گئے اور اپنے پیرو مرشد سید السادات منبع السعادات قطب المحققین برہان الحق والدین بندگی حضرت
سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ العزیز تک سلسلہ تذکرہ
افزایش کیا گیا اب ناظرین کی خدمتین التماس ہے کہ اس کتاب مین جہان کہین غلطی
پائین از راہ کرم اصلاح بنائین وجہ اسکے پڑھنے سے کشایش خاطر پائین تو
فقیر کو دعاء خیر سے یاد فرمائین ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وثنا اوس احد کو اور شکر و سپاس اوس واحد کو ہی کہ جس نے اپنے درگاہ کے مقبولون اور خاصگون کے
وجود کو عالم وعالمیان کے امن وامان کا باعث اور زمین و زمان کے جمعیت و انتظام کا سبب ٹھہرایا اور اپنے
بارگاہ کے دوستون اور معتبرون کے نفوس کو واسطہ فیضان وہدایت کا اور وسیلہ ارشاد و کرامت کا کیا تا
گمراہی اور دوری کے جنگل مین بھٹکے ہوے اور نادانی اور راندہ پن کے جنگل کے پریشان اون بزرگون
کی طریق پیروی سے ہدایت کی راہ راست پر اور خدا کو پہونچنے کے سیدھے راستے پر پہونچین اور خداطلبی کے
جنگل کے پیاسے اور حق کو پہونچنے کے راستون کے چھوٹے بڑے مجاز اور حقیقت پر پہونچنے اور ترقی
پانے سے خوش ہون اور اون ہدایت و راستی کے رہبرون کی صحبت اور ہمنشینی سے ظاہری اور باطنی فیض
و کشایش حاصل کرکے اونکے خوان وجد اور عرفان توحید سے پوری چاشنی اور زیادہ مزہ اوٹھائین اور
اون راستی و ہدایت کے اماموں کی دوستی اور مریدی سے بلند مقامون اور انتہا درجون کو پہونچین اور
اون کے ساتھ نسبت اور پاک اعتقاد رکھنے مین آخرت کی چھٹکارا اور بہتری کا میسر ہونا جانین اور اون
خدا کے مقبولون کے آستان بوسی کی مداومت مین ہدایت و کمال کی ترقی اور اعلیٰ منزل کی آسانی کا حاصل
ہونا سمجھین اور زمینی اور آسمانی سختیون اور حادثون کے پیش آنے اور نازل ہونے کے وقت اون بانیان
بارگاہ کبریائی کے واسطہ اور وسیلے سے بلاؤن کے دفع کرنے والے جناب مین دست التجا اور استعانت
اوٹھائین اور دینی و دنیوی حاجتون اور مطلبون کے حاصل ہونے کے لئے اوس بزرگ خلیفہ کے
اسرار کے واسطہ اور وسیلے سے دعاؤن کے قبول کرنے والے کی درگاہ مین زبانی استدعا و استغاثت

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کھولین جھکتے جواہر درود اور صلوات کے اور بہترین موتیان ثنا اور سلام کے نثار اور نیاز ہو ملک وجود
کے قافلے کے سالار مخلوقات اور موجودات کے پیشوا انبیا کی جماعت کے مقتدا امیدان اصطفا اور اجتبا
کے شاہسوار اسرار وحدت واحدیت کے خزانہ دار اوقاف غیب ہویت کے شناہبار درجۂ نبوت ورسالت و
برگزیدگی اور ہدایت کی بارگاہ کے سلطان پیدایش کی رو سے اول گنتی کی رو سے آخر جناب اقدس واطہر
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ اور مدحۂ مطہرہ پر اور آپکی پاک آل اخیار پر اور
اصحاب ابرار پر جو ولادیت کے بھیدون کے چشمے ہین اور ہدایت وکرامت کے انوار کے چراغ ہین۔
اما بعد اصحاب خبرت وآگاہی اور ارباب فطنت ومعرفت الٰہی کے جناب مین عرض کی جاتی ہی کہ
جو وقت مردان خدا کے تعریف اور توصیف مین گذرے اور جو لحظہ خدا کے دوستون کے اطوار اور
شمائل کے بیان سے معمور رہے تمام وقتون اور لحظون سے نہایت افضل ہے اور جو زبان اولیا کی کرامتون
کے بیان مین گویا ہو اور جو دم خواص اور اتقیا کے حکایات کے بیان مین معروف رہے وہ تمام زبانون
اور دمون سے نہایت عزیز ہی کیونکہ اوس سے دل کو ایک وجد اور حلاوت حاصل ہوتی ہی اور سمع کو

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اوس سے ذوق اور لذت ملتی ہی من ذکر ولایة من کلایات الاولیا رفله کاجر عبادة الثقلین کے
مضمون روشن کے مطابق بیحد اجر وثواب حاصل ہو اور اوسکے فائدون اور نتیجون اور فیضون اور
برکتون سے محروم اور بے نصیب نہ رہے اور حدیث شریف من احب قوما فهو منهم کے رو سے
اس بزرگ طایفہ کی دوستی اور عقیدت اون کے قریب اور ساتھ کرتی ہی اور اس پاک گروہ مین
شمار کیا جاتا ہی دنیا کو ترک کرنیوالون کے بادشاہ واصلون کے مربی سالکون کے مرشد سلطان ابراہیم
ادہم بلخی قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک شب مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک فرشتہ ہاتھ مین کاغذ
رکھا ہی اور کچھ لکھتا ہی مین نے پوچھا کیا لکھتے ہو اوس نے کہا کہ خدا کے دوستون کے نام مین نے
کہا کہ میرا بھی نام لکھے ہو اوس نے کہا کہ نہین پھر مین نے کہا کہ اگرچہ مین اون مین سے نہین ہون لیکن
اوسکے دوستون کو دوست رکھتا ہون اس قیل وقال مین تھا کہ ایک دوسرا فرشتہ آیا اور کہا کہ
خدا تعالی کا حکم ہوا ہے کہ کتاب از سر نو شروع کر اور ابراہیم کا نام سب سے آگے لکھ کہ یار سے

دوستون کا دوست ہی اور ابو عبد اللہ سجزی قدس سرہ فرماتے ہین کہ لوگون کو نہایت فائدہ دینے والی چیز نیکون کی صحبت و افعال و اخلاق مین اونہون کی پیروی اور خدا کے دوستون کے قبرون کی زیارت ہی اسلئے فقیر حقیر کریم کی رحمت اور کرم کے محتاج اولیاء اللہ سے مدد چاہنے والے محمد ابراہیم عفی اللہ عنہ نے چاہا کہ حق واصل بزرگوارون اور کامل اولیا نے حضرت بیجاپور کی سرزمین کو عزت و شرف بخشا اور خلق کی ہدایت اور رہنمائی اور باطنی و ظاہری افاضات کا شغل رکھا اور اس سواد کرامت مواد مین اپنے خوابگاہین اور آرامگاہین بنائین اونکے تھوڑے سے حالات و مقامات اور تھوڑی سی کرامتین تحریر کرکے دینی اور دنیوی سعادت حاصل کرے لیکن زمانے کے تفرقے اور اہل زمان کے انقلاب احوال سے اون کاملان واصل کی گروہ کی تاریخون کے مادے اور حالات و سیر و مقامات کی تفصیل نہین مل سکی اور اس بزرگ جماعت سے کئی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری کے مضمون کے مطابق بہتون کے قبرین پوشیدہ ہین اونکے احوال کا علم اور اونکے انتقال کے سنہ اور اونکے مزارون اور مقبرون کے مقام کسی پر ظاہر نہین لیکن تھوڑی سی حکایتین اور کرامتین بعض مشہور بزرگون کی جنکا تصرف اور فیض ابتک جاری ہی شجرہ جنیدیہ اور ملفوظ قدوۃ الکرام قطب الانام حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ سے اور تھوڑا سا گنج الاسرار ملفوظ شریف قطب الاقطاب زمیاہ جناب پیر دستگیر حضرت ہاشم حسینی علوی قدس سرہ العزیز سے منتخب کرلیکے اور جناب مرشدی سیدی قطبی حضرت شاہ عبد اللہ حسینی علوی ابقاہ اللہ متمکنا علی راسی وردوس کا نامی ہے اور جناب ولی نعمی قبلہ گاہی محمد مرتضی مشہور صاحب حضرت ابقاہ اللہ و امد ظلال برکاتہ سے سنکر دنیوی سعادت کا وسیلہ اور اخروی ثواب اور دینی حاجتون کی کشایش کا ذریعہ جانکر اس بزرگ کام اور بڑی سعادت مین قدم رکھا اور اختصار کا راستہ چلا اور تیمنا و تبرکا پہلے حضرت آثار قدسی انوار معجز شعار جناب سید الابرار علیہ الصلوۃ والتحیات کے شہر بیجاپور مین ابتدا وارد ہونے کے ذکر سے اور زیارت کے اور چند اعزاز اور کرامتون اور فائدون اور کشایشون کی کیفیتون کے ذکر سے جو بزرگان عظام کو اون مقدس تبرک سے رو دئے ہیں اور جو کچھ کتابون اور صحبت

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

معلوم ہوسکتے تھے اور اُن دونون بزرگ جنابون سے تحقیق کئے گئے تھے شروع کیا اور اس مختصر تذکرے کا نام روضۃ الاولیا رکھا واللہ للوفق والمعین اللھم انفعنا من برکاتہم ومواجیدھم واسرارھم

## مقدمہ در ذکر آثار شریف

جاننے کہ آثار قدسی انوار یعنی موی مبارک ریش شریف حضرت سرور عالم سید اولاد آدم سلطان روز محشر سالار افراد بشر خیر الموجودات فخر البریات مرشد الاصفیا ختم المرسلین والانبیا سید الورٰی شافع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت واعجاز سند و دکن مین مشہور ہی اکثر محققون نے اوسکے صحت کا یقینی ثبوت دلائل قطعی و نقلی سے حاصل کیا اور بڑے بڑے اولیاء اللہ نے مکاشفون اور الہامون اور بشارتون اور اشارتون سے اوسکی صحت وصدق معلوم کرکے ہمیشہ اوسکے زیارت مین مشغول اور فتوحین اوس سے کسب یائین اور اوسکے صحت وصدق پر سند بھی دی اوس زمرۂ شریفہ مین سے ایک سید السادات خارق العادات قطب الاولیا حضرت شاہ صبغۃ اللہ الحسینی البھروجی المدنی قدس سرہ ہین کہ اوس موے مقدس کی زیارت کے بعد اوسکی صحت وصدق پر اپنی دستخط خاص سے یہہ سند لکھہ دئے کہ فقیر کو اشارت و بشارت سے تحقیق ہوا ہی کہ یہہ موی شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک سے ہی انتہی اور یہہ کاغذ سند صبغۃ اللّٰہی متولی آثار شریف کے پاس موجود ہی اس آثار شریف کو پادشاہ دیندار منتخب سلاطین عادل شاہی سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابراہیم عادل شاہ انار اللہ برہانہ نے اپنی خوش طالعی سے بصرف زر کثیر کمال خواہش وآرزو کے ساتھہ میر صالح ہمدانی سے حاصل کرکے ایک عالیشان محل مین رکھا اور تعظیم کی داد دیتا تھا اور خدمتگذاری کے آداب انتہائی درجے مین بجالاتا تھا اور خدام وحفاظ اور مدرسین وطلبا اور لنگر وغیرہ کے اخراجات کے لئے مبلغ کثیر مقرر کیا اور آثار اہل بیت پاک وائمۂ عظام سے چند تبرکات بھی بڑی کوششون سے حاصل کرکے وہین رکھے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور اوسکے بعد اوسکے بیٹے سلطان محمود عادل شاہ کے زمانے مین بھی یہی معمول مستمرہ جاری تھا اور بعہد
سکندر عادل شاہ خاتم طبقہ سلاطین بیجاپور مین جو تنزل دولت و تزلزل سلطنت کا زمانہ تھا فرمان
شاہی کے رو سے جو مطلا کاغذ پر کمال تکلف کے ساتھ لکھا ہوا ہے یہہ مصارف جاری تھے یعنی ہر سال
ماہ مبارک ربیع الاول مین پہلے روز ایکہزار ہون دوسرے روز دو ہزار ہون تیسرے روز تین ہزار ہون
اسی طور پر ہر روز ایکہزار ہون زیادہ ہوکے جاکے تقسیم ہوتے تھے چنانچہ بارہوین روز بارہ ہزار ہون
تقسیم کئے جاتے تھے جسکا جملہ اٹھتر ہزار ہون ہوتا ہی اسی طرح ایام محرم مین پہلے روز ایکہزار ہون اور
دوسرے روز اسکا دونا ایسا ہی ہر روز ایکہزار ہون کی زیادتی ہوکر صرف مین آتے تھے جسکا جملہ
پچپن ہزار ہون ہوتا ہی اس مبلغ کثیر کے صرف کے سوائے وہان کے خادمون اور عہدہ دارون کے
انعام و وظائف و جاگیرین چار قریئے چھوڑے گئے تھے چنانچہ وہ فرمان سکندری بھی متولی کے
پاس موجود ہے جب تک کہ سلطنت عادلشاہی قایم تھی یہہ معمول جاری تھا ختم سلطنت عادل شاہیہ
اس کتاب کی تالیف کے وقت تک جو سنہ ۱۲۴۱ ایکہزار دوسو اکتالیس ہجری ہی ہر حال اوس مکان متبرک کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

معمولی آداب اور لوازم خدمات اور مولود خوانی و ختم فاتحہ خوانی اور پخت طعام و دائرہ و رسم مبارک اور
صندل وغیرہ ضروری اخراجات چلتے ہین گیارہوین سب کو حجرۂ خاص کا دروازہ کھولا جاتا ہی
خاص و عام صندوق مبارک کی زیارت شریف سے مشرف ہوتے ہین صندوق کے کھولنے اور ریش
مبارک کے تئین موی شریف ہی باہر نکالنے کی عادت نہین غرض صندوق و صحت اوس موی مبارک کی
[illegible] ایسی متیقن و مشہور ہوئی اور خبر متواتر کے مانند پہونچی ہے کہ شک اور شبہ کی جا باقی نہین
رہی اگرچہ ہر جگہہ اور اکثر مقامون مین آثار و تبرکات موی مبارک و قدم رسول موجود ہین لیکن کہ تعین
کر جو نشان قدم رسول جو دہلی مین شہزادہ فتح خان خلف فیروز شاہ بادشاہ دہلی کے قبر پر اونکے سینہ کے
مقابل رکھا گیا ہے اور موی مبارک جو بیجاپور مین ہے ان دونون کے مانند دوسرے مقامون اور
شہرون مین نہین ہی نقش قدم شریف و موی مبارک کی صحت و ثبوت و تحقیق نہین ہوی اور اوس
موی شریف کے [illegible] صدق و صحت کی قطعی دلیل ہین سعادت ازلی جسکی رفیق اور بخت بلند

یادرہو اور اسپر حضرت رسالت مآب کی مرضی مقدس متوجہ اقدس ہی ہو تو اوس کے بعد بردہ موے
مقدس اوس نلی مبارک سے جسمین کہ وہ رکھے ہوئے ہین بغیر بدن کے خود بخود باہر آکے ایک
نور کے جھاڑ کے مانند ہوکر پھر نلی مبارک کے اندر تشریف لیجاتے ہین محمد قاسم فرشتہ نے لکھا ہے
کہ غرۂ محرم الحرام سنہ ۱۰۰۵ ایکہزار پانچ ہجری مین سیادت مرتبت رفیع المنزلت میر محمد صالح ہمدانی بیجاپور
تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت سرور کائنات خلاصۂ موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے چند موے مبارک تھے یہہ خبر سلطان ابراہیم عادل شاہ کے سماعت مین آئی تو بہت خوش
ہوئے اور بہنایت تعظیم و تکریم کے ساتھ اون بزرگوار سے ملاقات کرکے موے مبارک کی زیارت
کے شرف سے مشرف ہوئے اوسوقت پادشاہ مذکور کے عقیدے کی خوبی اور نیت کی صفائی خاص و
عام پر ظاہر ہوئی یعنے بعض بڑے بڑے سلاطین نے اون موے مبارک کی زیارت سے مشرف
ہونے کے لئے ہر چند کوشش کی میسر نہ ہوئی اور اوس نلی مبارک نقروی سے جسمین وہ موی شریف
بند رکھے تھے باہر نہ آئے جب کہ ابراہیم عادلشاہ نے سر صدق کو قدم بناکر لوازم استقبال
بجالائے اور مقربان بارگاہ نے عود و عنبر جلایا اور تحفۂ درود و سلام حضرت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح پر بھیجا تو اوس نلی سے کہ جسمین بالکل روزن ہی نہتھا موی شریف
باہر آکے نور کے مانند ظاہر ہوئے اور ایکہزار پانچ سال کے بعد سلطان عرصۂ محشر کے [illegible]
کے شرف زیارت سے شاہ دکن مفتخر ہوئے اور میر محمد صالح کو بہت سا انعام دیکر [illegible]
سلطان نیک اعتقاد حسب عادت اوس سال بھی عشرۂ محرم الحرام مین امام المتقین [illegible]
الحسین کی عزاداری کے لوازم مین مشغول ہوئے تو میر محمد صالح کو پیام بھیجے کہ آپ سے [illegible]
کرتا ہون اگر دار الامارہ کو تشریف آوری سے منور کرین اور اس ملک مین [illegible] شرف قرب سے
ممتاز کرین تو دوستون کی خوشی کا موجب ہوگا اونہون نے بموجب اذا دعیتم فاستجیبوا
پادشاہ کا التماس قبول کرکے موی عنبر بوی باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
بیجاپور مین تشریف لائی سلطان ابراہیم آداب استقبال بجالائے [illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

دولت کو حکم دیا کہ شرائط خدمت گزاری بخوبی بجالاتے رہیں اور کبھی کبھی خود بھی میر محمد صالح سے ملاقات
کرکے نقد و جواہرات عطا کیا کرتے تھے جبکہ وہ مہینا ختم ہوا اور صفر کا چاند نمودار ہوا سیادت
پناہ مذکور نے سفر حجاز کا عزم مصمم کیا مکارم اخلاق خسروانہ اس بات کے مقتضی ہوئے کہ مہمان
عزیز کو از سر نو نوازش کرے اس لئے نقد دو ہزار ہون اور بہترین پشمینہ کے چند بستے اور نفیس
تحفے وہدیے عنایت کر کے طواف بیت اللہ شریف و زیارت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
و امام المتقین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے لئے جانے
رخصت دی میر صاحب موصوف نے پادشاہ کا احسان بے پایان سے شرمندہ ہو کر رخصت کے
وقت دو موی عنبر بوی حضرت ختمی پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پادشاہ کو عنایت فرمائے
اب وہ موی مبارک روپہلی نلی میں رکھ کر اوسکو بند کر دئے ہیں ہر شب جمعہ اور ایام متبرکہ میں
لوازم زیارت ادا کئے جاتے ہیں اور اوسکی برکت سے فتوحات پادشاہ کے شامل حال
ہو کر اونکے طالع کا ستارہ روز بروز ترقی پر ہے انتہی کلامہ۔ اور قدوۃ عرفای کرام
مربی علمای اعلام حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہما کے ملفوظ میں لکھا ہے کہ سید السادات
منبع الکرامات عمدۃ المحققین نخبۃ الواصلین حضرت شاہ صبغۃ اللہ الحسینی المدنی البھروچی قدس اللہ
سرہ العزیز کے رخصت کے وقت سلطان ابراہیم عادل شاہ نے عرض کی کہ آثار معجز شعار حضرت
رسالت پناہ کی زیارت کر کے تشریف فرما ہوں جب آپ محل آثار میں زیارت کے لئے تشریف
لائے تو پادشاہ کے اشارہ پر خدام آثار مبارک نے وہ روپہلی بند نلی جسمیں چند تار موے
مبارک مقدس معجز شعار کرامت اطوار حضرت رسالت علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات
ما دامت الارض والسموات تھے حضرت شاہ کے روبرو رکھی آپ نے فرمایا کہ نلی کھولیں
تا دیکھ کر زیارت کروں عرض کئے کہ بند نلی کو نہیں کھولتے ہیں اوسوقت نلی شریف کو دست
مبارک میں لیکر تھوڑا وقت درود شریف پڑھے وہاں چند شمعیں روشن تھیں اور پچاس
آدمی کے قریب گرد اگرد حاضر تھے حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

بھی اوس مجمع مین حاضر تھا حضرت شاہ قدس سرہ اوسوقت مجھکو نزدیک بلاکر فرماتے کہ آثار
شریف پر خوب نظر کرو دفعتاً دیکھا کہ ریش مبارک مین سو رخین ہوکر موی مطہر مقدس حقیقی جسم
نہ بہت موٹے نہ بہت باریک نہ بہت سیاہ نہ بہت سفید تھے اور ایک انگل کے مقدار مین نیچے
تھے ریش مبارک کے گرداگرد باہر نکلے اور وہ ایسی عود بتی کے جھاڑ کے مانند نظر آتے تھے اور ریش
دکھا دیتی تھین پھر گھڑی بھر یہ موئے مطہر مقدس اپنے جگہہ مین نزول فرمائے اور بعضے ابھی گم ہوگئین کیفیت زیادہ
شگفت ہوگیا اور پھر ایسی ملفوظ مین دوسری جگہہ پر حضرت مولانا سے منقول ہے کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے خدمت مین ایک شخص نیم
نابینا کتاب نصوص پڑھتے تھے اور اون بعضے کو حضرت شاہ کے خط شریف کے سوائے کچھ بھی
نظر نہین آتا تھا اس لئے آپ اپنے دست خاص سے لکھکر اونکو دیتے تھے اب وہی اون کے
چند جزو متبرک حضرت کے لکھے ہوئے میرے پاس حاضر ہین ایک وقت اون اجزای متبرکہ سے
پہلا ورق گم ہوگیا ہر چند ڈھونڈا نہ پایا ہمیشہ اسکا تاسف کرتا تھا کیونکہ وہ حضرت شاہ قدس
سرہ کا خط شریف تھا اتفاقاً مین ایک روز محل آثار مبارک مین صندوق آثار شریف کے
نزدیک بیٹھا تھا دفعتاً دیکھا کہ ایک کاغذ ہوا پر اڑتا ہوا آگے میرے گود مین پڑا دیکھا ہون
تو وہی گم شدہ ورق ہے پس شکر نعمت حق سبحانہ تعالی بجا لایا اور پھر دوسری جگہہ اسکی
ملفوظ شریف مین حضرت مولانا قدس سرہ سے مذکور ہے کہ لوگ قبا کے ہر دو طرف کپڑے کی بنی ہوی
جھریان زینت کے لئے ٹانکتے ہین اور انکو بند قبا کہتے ہین اور یہہ پارچہ ابریشمی اور تافتہ سے بناتے
ہین مجھکو ان ابریشمی بندون کے بارہ مین فکر پیدا ہوی کہ روا ہے یا نہین اور کتب متداولہ فقہ
مین یہہ مسئلہ کہین نہ پایا شکر ہے خدا تعالی کا اوس نے مجھ پر اس طریق سے ظاہر کیا کہ ایک وقت
محل آثار مبارک سرکار حضرت پیغمبر علیہ السلام مین بیٹھا تھا یکایک ایک شخص غیبی مجھ پر ظاہر ہوا اور
کہا کہ تافتہ ابریشمی کے بند قبا لگانا حرام ہے مولف ملفوظ حضرت مولانا قدس سرہ یعنی شیخ
عبدالفتاح صبیب اللہی لکھتے ہین کہ ایک بار حضرت مولانا اپنے غلام یعنی مولف کو فرماتے کہ اگر
اس مسئلہ کے لئے مکہ و مدینہ کو بھی جاوگے تو نہ پاوگے پھر اپنی قبای مبارک سے اس بند نگینہ کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

پاس ایک ڈبیا ہے کہ بند تھا وہ ہر جمعہ و ہر شب جمعہ کو دیوا ایک نقش پا رکھا ہے الحمد شیخ ... صحیح ابی
معتبر لوگوں سے منقول ہے کہ اوایل مین آثار مقدس گگن محل مین رکھے تھے اور وہ قلعہ ارک
کے اندر سلطان علی عادل شاہ کلان کی بنائی ہوی ایک بلند اور عالیشان حویلی تھی اوسکے
سقف و ستون در و دیوار سب پر طلا کاری کی گئی تھی منقش خط کے طرف سے وہ حویلی
تیار ہوی اوسمین ہر قسم کے بادشاہی جواہرات و تحایف وغیرہ رکھے تھے اتفاقاً سلطان
محمد عادل شاہ کے زمانہ مین گگن محل مین بغیر سبب ظاہری کی آگ لگ گئی ہر سمت سے شعلے
بلند ہوئے در و دیوار و سقف و ستون جلنے لگے بادشاہی خزانے اور توشک خانے کا
حجرہ بھی جسمین ہزاروں لاکھوں کا مال و اسباب تھا اور اوسکے ایک حجرہ مین آثار قدسی انوار سعادت شعار
بھی رکھے تھے آتش کے جھونکوں کے صدموں سے جل گیا آگ کے بیحد بھڑک جانے اور سقف و بام
کے جل جانے کے بعد خاص و عام کو معلوم ہوا تو بادشاہ کو خبر دئے بادشاہ اور ایلچیان و ارکان
بھی حادثہ ناگہانی کے واقع ہونے سے پریشان ہو کر دوڑتے ہوئے آئے اوسوقت آتش کی
تیزی ایسی تھی کہ اوسکے گرد اگرد بیس بیس ہاتھ تک آدمی کا گذر ممکن نہ تھا ہر ایک شخص دانت مین
انگلی پکڑے عالم حیرت مین حسرت کر رہا تھا کچھ فائدہ نہ ہوا اسباب و تحایف وغیرہ کے نکالنے کے
لئے ہر چند تو وسکے کوئی صورت نہ بنی اور کوئی تدبیر کام نہ آئی چاروں سمت مین آتش کے شعلے
ایسے جوش زن تھے کہ اگر طایر خیال بھی اوس طرف جاتا تھا تو اوسکے پر و بال جل جانے سے تھے سلطان
محمد عادل شاہ نے سب اسباب و تحایف سے ہاتھ اوٹھا کے اوسکی پرواہ نہ کی لیکن آثار شریف
کے لئے نہایت بے چین و تاب بیکمال ہونے لگا اور بازحد زیادہ بیقرار ہو گیا اوسنے پیچھے دیکھا تو معتبران
لشکر سے ایک شخص ملیحان نامی بکمال اقتدار بادشاہ نظر کرنے کے ساتھ اوس حلقہ کی سمت چست اندر
اور دل مضبوط کر کے جرأت کو کام فرمایا اور جس حالت مین کہ داہنے بائیں پیچھے اوپر آتش کی
تیزی ... سقف و بام سے گرتے جلے اور لکڑیاں آتش کی شکل ہوکے زمین پر گر رہی
تھین ... مبارک مین جا کر صندوق شریف سر پر اٹھا لیکے سلامتی کے ساتھ

باہر لایا اور ساتھ کپڑون کو اوس جلے آتش کا کچھ بھی اثر نہ پہونچا اور جناب اقدس نبوی کے طفیل سے اور موی مبارک حقیق تحقیق کے اعجاز سے اور ماون کے صدق اعتقاد کی برکت سے وہ شعلہ زن آتش اوسپر گلزار ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مانند ٹھنڈے ہو گئے یہ محض موی مبارک کا اعجاز و کرامت ہے اور باقی اجناس و اسباب اوس حویلی کے آتش کے صدمہ سے بالکلیہ جلکے خاک ہو گئے سلطان پاک اعتقاد صندوق تبرکات شریف کے سلامتی کے ساتھ حاصل آنے سے نہایت خوش ہوکر سجدہ شکرانہ حافظ متعال و منعم ذوالجلال بجالایا اور وہ اوردا محل مین جو قلعہ ارک کے باہر بنایا گیا تھا رکھا اور علیخان محل آثار کی حوالہ داری اور اوس مکان اشرف کی تولیت و خدمت سے معزز و سرفراز ہوئے اوس وقت سے علیخان آثاری مشہور ہوئے ثقہ لوگ سے منقول ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ نور قبرہ نے اپنے وقت کے اولیاء اللہ سے التماس کیا کہ بندہ ہمیشہ آثار شریف کی زیارت کی سعادت سے مشرف ہوتا ہے لیکن کمال تمنا اس بات کی ہے کہ شرف زیارت جمال آثار قدسی اسرار حضرت سید الابرار علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات حاصل ہو اس مقصد کا حصول آپ حضرات برگزیدگان بارگاہ الہی و باریابان جناب رسالت پناہی کے تائید کے بغیر ممکن نہین توجہ فرمائے تا یہ سعادت عظمی و دولت کبریٰ نصیب ہو اون بزرگوارون سے کسی نے پادشاہ کی درخواست قبول نفرمائی مگر وہ بزرگ یعنے سید السادات خارق العادات قطب الاقطاب غوث الطلاب حضرت شاہ ہاشم حسینی العلوی اور قطب العارفین اسوۃ الواصلین سید السادات منبع الکرامات حضرت شاہ مرتضی قادری قدس اللہ سرہما نے فرمایا کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین عرض کرتے ہین کہ اگر تمہارے نصیب یاور ہین تو قبولیت ہو جاتی ہے غرض ایک روز دونون حضرات موصوف حجرۂ آثار شریف مین تشریف لیجاکر صندوق مبارک کھول کے اوس ظرف مبارک کو جسمین موی مقدس محفوظ تھے باہر نکالکر اوسکا سرپوش کھول کے صندوق کے اوپر رکھکے اور آپ حجرۂ خاص کے باہر آکے موقف عرض مین کھڑے ہو کے [illegible]

ع کہ مقبول را رد نباشد سخن ؛ ترجمہ ع کہ مقبول کا رد نہیں ہے سخن ؛

اون دونون بزرگوارون کی درخواست جناب اقدس نبوی مین مقبول ہوی سلطان محمد عادل شاہ اور چند اکابر و اولیاء اللہ محل طلا مین جو حجرۂ خاص کے سامنے ہے کھڑے ہوے اور چند خواص محل طلائی کے پیچھے کی طنبی مین تھے اور اعیان و ارکان بڑے محل مین اور دوسرے سب لوگ حوض کے گرد لنگر و اپنے اپنے مرتبہ کے موافق کھڑے ہوکر سب کے سب تہلیل و تسبیح و تجید و سلام و صلوات مین مشغول ہوئے ایسے مین دفعۃً حجرۂ مبارک کے اندر سے جان کو راحت دینے والی مشک کی بو نکل کے عالم کے دماغ کو معطر اور روح کو تازہ کردی اور بعد ایک گھڑی کے حجرۂ منورہ سے ایک شعلۂ نور باہر آکے محل طلائی مین بھر جاکے اوسمین سے تھوڑا طنبی مین اور تھوڑا بڑے محل اور صحن اور اوسکے روبرو کے میدان مین جاکر تمام حاضرین و زائرین کو گھیر لیا اور اوس نور کی شعاع و تجلی سے ہر ایک کی آنکھین تاب نظارہ نہ لاکر بند ہوگئین اور ہر شخص پر حالت بیخودی مستولی ہوگئی سب کے سب نے پیشانی زمین پر رکھدی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا کا مضمون حسب حال تھا وہ حالت بیخودی دو گھڑی تک تھی بادشاہ و گدا سب زیارت و اعجاز سے افتخار حاصل کئے پھر اعجاز در اعجاز یہہ ہوا کہ اوس خوشبو سے جو ابتدا مین ظاہر ہوی تھی لوگون کے کپڑے اسقدر مشکبو و معطر ہوگئے کہ تین چار بار دہوبی کے ہاتھ سے دہولائے پر بھی وہ خوشبو اون کپڑون سے نہ گئی اللہم صل و سلم علیہ عطر اللہم قبرہ الکریم ؛ بعرفٍ شذی من صلواۃ و تسلیم اس روایت کو بعض ثقہ دوسرے طریق سے ذکر کئے ہین جو مشہور ہے کہ سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ مین چند حضرات اولیاء عصر ہر روز آثار مقدس کی زیارت کے لئے جمع ہوکے صلوٰۃ و سلام و تہلیل و تسبیح مین مشغول ہوتے موی مبارک خود بخودی سے باہر نکلکر ذاکر جلوہ گر ہوتے اور یہہ حضرات ذوق و لذت حاصل کرتے غرض اون بزرگوارون کا ہمیشہ یہی عمل تھا سلطان محمد عادلشاہ نے بکمال آرزو اون حضرات

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

مقدس سے عرض کی کہ آپ بزرگون کو ہر وقت موی شریف کی زیارت و حضور و قرب و مصاحبت حاصل ہے بندہ امیدوار ہے کہ آپ کے وسیلے اور تائید سے موی مقدس کی زیارت و مشاہدہ سے مشرف ہو کے افتخار و سعادت دارین حاصل کرون ان حضرات نے بادشاہ کی التجا قبول کی اور فرمایا کہ جس روز ہم حجرۂ خاص مین مشغول زیارت ہون اور ذکر تسبیح و تحمید و تمجید و درود و سلام مین مشغول ہون اور درود و تسبیح کی آواز بلند ہو اوسوقت تم آجاؤ او شرف زیارت سے مشرف ہو جاؤ کہتے ہین کہ ایک روز ان بزرگوارون کا زمرۂ شریفہ محل آثار مبارک مین جمع ہو کر حجرۂ خاص مین داخل ہوا اور حلقہ باندھکے ذکر و درود مین مشغول ہوا اور خادم آثار شریف کو فرمایا کہ صندوق مبارک کھول کے حسب عادت نلی مقدس باہر نکالو اور خادم نے عادتی آداب کے ساتھ صندوق کھولکے نلی مبارک نکال کے طبق مین رکھدیا اہل حلقہ درود و سلام اور تسبیح و تکبیر مین مشغول تھے کہ یکایک موی مقدس نلی کے اندر سے باہر ظہور فرما کر کمال روشنی کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے حضرات مذکور کی آوازین جوش ذوق و شوق مین بلند ہوئین سلطان محمد عادل شاہ نے جو ان حضرات کے حکم کے بموجب طلبی مین حاضر تھا حصول نعمت عظیم کا وقت جانکر جلدی کے ساتھ محل طلائی مین آیا اور دیکھا کہ موی مقدس باہر ظہور کر کے طبق مین جلا بخش دیدۂ بصیرت اور نور افزای مردمک اہل عقیدت ہین بادشاہ کے اندر آنے اور نظر کرنے کے ساتھ ہی موے معجزہ جو طبق مین تھے یا شعلۂ نور ہو کر شرقی جانب کے دریچے سے باہر نکل کے بڑا محل طی فرما کر آسمان کے طرف تشریف لیگئے بزرگوارن اس سانحہ سے پریشان ہوگئے اور مراقبہ کے ذریعہ سے معلوم کئے کہ آج جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضی اقدس کے خلاف کام کیا گیا اور جو بات کہ لوازم ادب سے دور تھی وقوع مین آئی پس آہ وزاری شروع کئے درگاہ ارحم الراحمین اور جناب رحمۃ للعالمین مین عفو تقصیر کے لئے التجا کرنے لگے تو بمضمون العذر عند کرام الناس مقبول پھر وہ مبارک آسمان پرسے اوترکے جس راہ سے باہر گئے تھے اودہرسے ہی واپس ہو کر

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اوسی دریچہ سے حجرۂ خاص مین ورود فرمائے سید السادات مجمع الکمالات غوث الخلائق حضرت
شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ کی داڑہی سے جو اوسی راہ مین بیٹھے تھے مس کرتے ہوئے
نَی کے اندر نزول فرمائے اوسوقت تمام حضرات ملکی صفات نہایت خوشی کے ساتھ شکر
عطیہ ونعمت حق جل وعلا بجالاکے خادم کو فرمائے کہ نَی کو صندوق مین داخل کرین کہتے ہین
کہ تمام بزرگان جو اوسوقت حاضر تھے نَی مبارک پر مشک وعنبر سے مہر او رنشان کئے اور
صندوق مین رکھکر مقفل کردئے پھر اوس روز سے نہ نَی کھولی گئی نہ زیارت ہوی منقول
ہے کہ محل آثار مبارک مین دو موے شریف دو جدا جدا نَی مین تھے ایک موے مبارک کو
جسکی صحت وثبوت کی زیادہ تر شہرت تھی بلورین نَی مین رکھے تھے اور دوسرے موے
مبارک کو کہ وہ بھی صحیح اور مشہور ثبوت ہمارو پہلے نَی مین رکھے تھے جبکہ بادشاہ عالمگیر نے
بیجاپور کا قلعہ فتح کیا تو سکندر عادل شاہ نے مغلوب ہوکر ملاقات کو جانے قصد کرکے اپنے
ارکان واعیان سے کہا کہ عالمگیر اس ملک کا قابض ہوا ہے اب خاندان عادلشاہی کا پاس
اور ہماری تعظیم وتوقیر نہین کریگا ایسی تدبیر بتلاؤ کہ ہماری توقیر ہو اور ہمارے ساتھ عزت اور
حرمت سے ملاقات کرے اونہوان نے یہہ صلاح بتلائی کہ صندوق آثار شریف سر پر لیکے ملاقات
کو جائین البتہ بادشاہ قدردان عالمگیر صندوق مبارک کے اعزاز کے غرض سے تعظیم وتوقیر
کریگا سکندر عادلشاہ اس رای کو صائب جانکر خادم آثار شریف کو بلاکے کہا کہ صندوق مبارک
آثار قدمی لاؤ تا عالمگیر کو ہدیہ دیا جاوے خادم مرد دیرین ودانا تھا خیال کیا کہ یہہ بادشاہ
ضعف طالعی اور کم سنی کے سبب اپنا تمام ملک وسلطنت ہاتھہ سے دیدیا اب چاہتا ہے
کہ تبرک موے مبارک جسکی صحت واعجاز پر عرب وعجم متفق ہین اور اوسکے بزرگان کمال
خواہش وآرزو کے ساتھہ لکھا روپیہ صرف کرکے جس جوہر شریف کو حاصل کئے اور جو
اس شہر کے نفئے برکات کا باعث ہے ہاتھہ سے دیدئے پس وہ موی مبارک کو تبدیل
کردیا یعنے جو موے مبارک کہ بلورین نَی مین تھا نقروی نَی مین رکھکر محل آثار مین چھوڑ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

رکھا اور نقرہ کی نی مین تھا سو مبارک بلورین نی مین داخل کرکے سکندر عادل شاہ سے
تعویض کیا اوس نے نی مبارک اپنے سر پر اوٹھا لیکے قلعہ سے عالمگیر کے پاس گیا اخباریون نے
عالمگیر کو خبر دی کہ سکندر عادلشاہ نے آثار شریف حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سر پہ لئے آتا
ہے اسکے ساتھ ہی بادشاہ نے کارپردازون کو حکم کیا کہ فی الفور خیمہ و خرگاہ سکندر کے راستہ
پر استادہ کرین اور حفاظ و ذاکران اور تمام عہدہ داران حاضر رہکر سکندر سے نی مبارک
لیکر اون خیمون مین رکھین اور عنبر و عود و اگر اور خوشبو کے دوسرے سب چیزین جلائین اور
تلاوت قرآن شریف اور درود و تسبیح مین مشغول رہین اوسی وقت فراش و آبدار و عود سوز
و امین و مشرف وغیرہ مقرر کئے گئے جب سکندر عادل شاہ اوس خیمہ کے قریب گیا تو بموجب فرمان
بادشاہی نی آثار شریف اوس کے پاس سے لیکر خیمون مین کمال آداب کے ساتھ رکھے اور خدمت
بجالائے آخر سکندر عادلشاہ اپنی تعظیم سے مایوس ہوکر عالمگیر کے پاس گیا عالمگیر بادشاہ وہ
موی مبارک دہلی روانہ کیا سماعت مین آیا کہ وہ موی مبارک وہان بھی نہین رہا بزبدۃ صلحی
متاخرین بقیۃ السلف متقدمین حضرت سید مصطفے بروم معروف بہ شاہ طالب تراہ جو حضرت کے
والد ماجد کے اوستاد ہین اور محمد پور ارکاٹ کے طرف بطریق سیر گئے تھے علامۂ زمان مولوی
امین الدین احمد خان سے نقل کرتے ہین کہ مولوی مذکور نے حکایت کی کہ عالمگیر بادشاہ نے
جو کچھ تبرکات بیجاپور سے حاصل ہوئے تھے دہلی روانہ کئے تھے وہ مسجد کاٹ مین حفاظت سے
رکھے تھے ایک روز مین اوس مقام پر حاضر تھا اور بہت سے لوگ جمع تھے دفعتاً ایک
بڑی آواز ہوکے مسجد کا چھت پھٹ گیا اور نور کا ایک شعلہ آسمان کے طرف چلے گیا ہم سب
لوگ حیران ہوکے کیفیت معلوم کرنے کے لئے مسجد کے اندر گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ صندوق
مبارک غائب ہوگیا ہے لوگ اوس کے تجسس و تلاش مین اطراف و اکناف مین پھیل گئے
اور دو تین کوس کے فاصلہ پر جنگل مین خالی صندوق ملا لوگ واپس آگئے واللہ اعلم و
علمہ اتم اور وہ موی مبارک جو محل آثار قدسی الانوار مین موجود ہے اوسکی بھی چند بار زیارت

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہوی ہے چنانچہ معمور خان ناظم بیجاپور نے عالمگیر بادشاہ کے اجازت سے عارف خدا آگاہ حضرت شاہ مصطفےٰ قادری کو جو ایک واسطے سے سید السادات قطب الخلایق حضرت شاہ مرتضیٰ قادری کے خلیفے ہوتے ہین ہمراہ لیکر نیٔ مبارک کی زیارت کی بعد اسکے ثنا اللہ خان نے اپنی صوبہ داری کے زمانہ مین قطب الافراد اعتصام الامجاد حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کے پوتے اور جانشین حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہٗ کے حضور مین نیٔ مبارک نکال کے شرف زیارت سے افتخار حاصل کیا پھر محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد مین سنہ ایکہزار ایک سو بیالیس ہجری مین قاضی القضاۃ سید عبد اللہ مقبل کو نواب آصفجاہ کا حکم ہوا کہ محل آثار شریف کے موجودات دیکھین مذکور عہدہ دارون اوس زمانہ کے تمام مشایخین اور اکابرون کو جمع کرکے صندوق مین سے نیٔ مبارک نکال کے زیارت سے مشرف ہوئے اوس وقت سے آج تک پھر کسی کو نیٔ مبارک کی زیارت نصیب نہ ہوئی لیکن اون تینون زیارتون مین جو اوپر مذکور ہوئین اوس نیٔ سے موی مقدس باہر ظہور نہین فرمائے فقط نیٔ کی باہر سے زیارت کیے منقول ہے کہ عالمگیر کے طرف سے کوئی سید صاحب خدمت صوبہ داری بیجاپور پر مقرر ہوئے تھے محل آثار شریف مین پنجشنبہ کے روز اور دوسرے ایام متبرکہ مین زایرون کا اژدحام اور تمام ساکنان شہر کی آمد و رفت کی کثرت جو ہوتی ہے اور اپنے سیادت و امارت کے غرور مین بیباکانہ اور بے ادبانہ زبان پر لائے کہ یہہ لوگ بال رسولؐ کے اسقدر آداب بجالاتے ہین اور لوازم عقیدت و خدمت ظاہر کرتے ہین اور کمال اعتقاد و ادب کے ساتھہ زیارت کرتے ہین اور تبرک گردانتے ہین لیکن ہماری جو آل رسولؐ ہین کچھہ بھی تعظیم و توقیر کا لحاظ نہین رکھتے اس گستاخانہ کلمے کے زبان سے نکلنے کے ساتھہ ہی اونکو مرض حبس ہو گیا یعنی پیشاب بند ہو گیا اور چند ساعت مین تڑپ کے مر گئے

ابیات

| | |
|---|---|
| بذر گستاخی کسوف آفتاب | شد عزازیلی ز جرأت رد باب |
| از ادب معصوم و پاک آمد ملک | وز ادب پر نور گشت این فلک |

## ذکر اولیاے متقدمین بیجاپور قدس اللہ اسرارہم

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ذکر حضرت حاجی رومی قدس سرہ - آپ بیجاپور کے بزرگواروں میں بہت قدیم ہیں جس زمانے
میں کہ دکن محض کفرستان تھا اور یہاں کے باشندے فقط ہنود اور حاکم راجگان تھے بتوں
کی پرستش کے سوائے ملت دین حقہ اور پاس اسلام کی بو تو نہیں پڑی تھی پہلے آپ ہی ہیں جو
بیجاپور تشریف لائے اور وہیں قیام فرمائے آپ کے ورود فیض آمود کی برکت سے تاریکی کفر
دور ہوئی اسلام کی روشنی چمکی رفتہ رفتہ اسلام کا غلبہ اس درجہ کو پہنچا کہ رسوم ضلالت وبدعت
کے جگہہ ضوابط شرعی وقوانین دین متین مثل اذان ونماز اور تمام احکام اسلامی ہر جگہہ اور ہر
طرف رواج پائے کافروں کے بتخانے غازیان اسلام ومجاہدان نیک فرجام کے گھوڑوں کی
ٹاپوں سے خاک در خاک ہوگئے اور بیجاپور بادشاہان دیندار کا دارالسلطنت ہوا بڑے بڑے
علما وصلحا کا مسکن اور اولیای جلیل القدر کا مورد ہوا نقل ہے جس زمانہ میں کہ حضرت حاجی رومی
قدس سرہ اپنے چند خادموں کے ساتھہ بیجاپور تشریف لائے تو یہاں ہنود کی حکومت تھی حضرت
کو آبادی کے اندر رہنے کے لئے جگہہ نہیں دئے آپ شہر کے باہر آبادی کے قریب قیام فرمائے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کفار از روی تعصب مذہبی آپ کے خدام کے درپی ہوکے ہر طرح سے رنج وایذا پہونچانے لگے وہون
نے اوس قوم ناہنجار کے جور وظلم پر صبر کیا اور سب طرح کی تکلیفیں اوٹھائیں ہنود نے دیکھا کہ مسلمان
سب کچھہ سختیاں اوٹھالیتے ہیں مگر جگہہ چھوڑتے نہیں زیادہ ترسختی پر آمادہ ہوئے شہر اور اطراف
واکناف میں تاکید کئے کہ کوئی شخص مسلمانوں کے ساتھہ اخلاق سے پیش نہ آئے اور اون کے ساتھ
غلہ اور دوسرے ضروریات کی خرید وفروخت کا معاملہ نہ کرے تا قوت کے نہ ملنے سے اس مقام سے
خود ہی نکل جائیں پس سب کے سب ان سے معاملت موقوف کر دئے اہل اسلام پر تین روز برابر
فاقہ میں گذرے تو تنگ آکر حضرت ممدوح کی خدمت میں عرض کی کہ ہم نے تین روز سے فاقہ کشی
کی اب جان بلب ہوگئے ہیں اسپر بھوک کی برداشت نہیں کرسکتے ہیں اوس وقت اتفاقاً ایک
فربہ گائے جسکی وہاں کا راجہ پرستش کرتا تھا وہاں پہونچی اور آپکی نظر اوسپر پڑی تو خدام کو حکم
فرمایا کہ اوس گائے کو ذبح کرکے اپنی قوت کرو لیکن اوسکا چمڑا اور سر اور پانوں اٹھا رکھو

خدام نے جو تین روز سے فاقہ کشی کی اور بھوک کے غلبہ سے بیقرار ہو گئے تھے یہ فربہ گای دیکھی اور
اوسکے ذبح کے لئے اپنے شیخ کا حکم بھی پایا تو ذبح کرکے حکم کے مطابق اوسکا چمڑا اور سر اور پاؤن اوٹھا
رکھے اور باقی گوشت وغیرہ ناشتہ کر گئے شام کو جو راجہ کی پرستش کا وقت تھا گای کو ڈھونڈھنے
لگے تو کہین نہین ملی آخر اطراف کے دیہات مین اور جنگلون مین تلاش کے لئے لوگ دوڑے آخر
ناکام واپس ہوئے دوسرے روز بالکل حیران و پریشان ہو کر خیال کئے کہ سوای ان مسلمانون کے
جو ہمارے جور و ظلم بہت سہے اور تین روز بھوکے رہے دوسرا کون ہے کہ گای ہضم کر جائے اغلب
ہے کہ یہی جماعت ذبح کر دی ہوگی چاہئے کہ اون سے پوچھکر انپر سختی کرکے انہین یہانسے نکالدین پس
اس رای پر سب متفق ہوکے حضرت کے خدام کے پاس آکر دریافت کئے اقسام سے ایذا دینے اور
سختی سے پیش آنے لگے خدام نے اون سے انکار کرکے حضرت کے خدمت مین گذارش کی حضرت نے
اوس قوم اشرار کو اپنے حضور مین طلب کرکے فرمایا کہ تم بدین قوم نے اس مسلمانون کی جماعت
پر قوت و غذا اور خرید و فروخت کے ابواب بند کر دئے ہمارے پریشان ہو کر تمہاری گائی
کاٹ کے کھا گئے اب مین وہ گائی تم کو دیدیتا ہون بشرطیکہ پھر تم انکو کسی طرح سے ایذا نہ دین
اوس قوم نے آپ کے کہے کے مطابق عہد کیا پھر آپ نے خدام کو اشارہ کیا کہ پوست اور سر
اور پاؤن جو امانت رکھے ہین حاضر کرین وہ حاضر کئے حضرت نے اوس چمڑیکو بچھا کے سر اور پاؤن
کو اونکے برابر موقع پر رکھکر لکڑی سے مار کے فرمایا کہ اوٹھ پھر یکایک گائی آواز کرتی ہوی اوٹھی
اور چلدی کفار اس کرامت سے متحیر ہوے اور آداب بجا لاکر اپنے گھرون کو چلے گئے اور پھر کبھی اپنے
اقرار سے تجاوز نہین کئے مروی ہے کہ آپ مرید ہین حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے جو شیخ
طریقت ہین حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے اور زبان زد خلایق ہے کہ آپکی تاریخ آفتاب ۵۵۵
تا ولد ہے جو مذکور روایت سے مطابقت رکھتی ہے بعض ثقہ لوگ سے سننے مین آیا کہ حضرت حاجی رومی
و حاجی مکی و حاجی سیف الملک و شیخ صلاح الدین قدس اللہ اسرارہم جو ہر ایک انمین سے مشہور آفاق
و مصدر خوارق و کرامات ہین بایکدیگر برادری طریقت رکھتے ہین اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

قدس اللہ سرہ العزیز کے خلفاء سے ہین واللہ اعلم اور آپ کا اصل اسم مبارک معلوم نہوا اور اوس محضر مین جو آپکی اولاد کے پاس ہے اور اوسپر معتبر مشائخین کی مہرین ثبت ہین لکھا ہے کہ موضع بیلاد واقع پرگنہ کرنجگی آپکی اولاد کی معاش اور آپکے عرس شریف کے اخراجات کے لئے عملی عادل شاہ ثانی سے مقرر ہوا تھا اور اوس موضع مین آپ کے اولاد اور مریدون اور طالبون سے پانچہزار آدمی مدفون ہین اور محمد کام بخش شہزادہ عالمگیر نے حضرت حاجی رومی قدس اللہ سرہ کے روضہ پر آکے زیارت سے شرف حاصل کیا آپ کے عرس کی تاریخ بائیسوین ذیحجہ ہے روضہ مبارک آپ کا حصار کے اندر شاہ پیٹھ مین قلعہ ارک کی خندق کے متصل جانب شمال واقع ہے اور حاجی مکی قدس سرہ کی درگاہ بیجاپور کے مغرب طرف تکوٹہ کے باہر مشہور ہے اور تکوٹہ بیجاپور سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے اور روضہ حاجی سیف الملک قدس سرہ بیجاپور کے مشرق طرف موضع خیشہ ذرہ مین ہے جو دریائے بہیمرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے اور حضرت شیخ صلاح الدین قدس سرہ کا مقبرہ پونہ مین مشہور و معروف ہے

**مترجم** تحقیقات سے معلوم ہوا کہ حضرت حاجی رومی قدس سرہ کے اولاد باقی نہین۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**ذکر حضرت شیخ نصیر الدین نصر اللہ ولی قدس سرہٗ** آپ بیجاپور کے قدیم مشائخین اور اولیا بزرگ سے ہین اور سلطان الواصلین زبدۃ العارفین حریقۃ المحبت حضرت شیخ فرید الدین مسعود اجودہنی ملقب بہ شکر گنج قدس اللہ سرہ کے بڑے فرزند اور خلیفے ہین قطب وقت غوث زمان تھے فقر و ریاضت اور توکل و قناعت مین اپنے زمانہ کے لوگ پر سبقت لیگئے تھے رات دن مستغرق بحق رہتے تھے دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش تھے آپ حالات شریفہ اور کرامات عالیہ رکھتے ہین۔

نقل ہے کہ پیر نصر اللہ ولی قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کی موجودگی مین خویش و اقارب گھر بار سب کو چھوڑ کے حرمین شریفین کو گئے حج اور زیارت شریف سے مشرف ہونیکے بعد خطہ دکن کو تشریف لا کر بلدۂ بیجاپور مین جسکو اوسوقت قصبۂ بیجاپور کہتے تھے قیام فرمائے طالبون اور مستفیضون کے ارشاد و ہدایت مین مشغول ہوئے آپ کے فیض تربیت سے بہت سے لوگ واصلان حق و صاحب کشف و کرامت ہوئے آپکی تشریف آوری کی برکت سے عرصۂ قلیل مین ملک دکن

سلاطین اسلام کا تخت گاہ ہوا اور بعد اسکے قصبہ بیجاپور بھی بڑا شہر اور بادشاہان اسلام کا دار السلطنت ہوا اور اسقدر اولیا اللہ اور بزرگان دین کے ورود کا محل اور فضلا و صلحا کا مولد ہوا کہ رشک بلاد دکن ہوا نقل ہے کہ آپ نے ابتدا مین قطب العالمین غوث العارفین شیخ الاقطاب فرید الاحباب حضرت قطب الملة والدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ ونفعنا برکاتہ کے قبر شریف سے از کمال اعتقاد و رسوخ جو آپ کے ساتھ تھا بیعت کی تھی آپ کے والد بزرگوار حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز نے یہ کیفیت سنکے ارشاد فرمایا جان بابا لوازم ارشاد و شرائط تربیت سے ایک شیخ کی حیات جسمانی دنیوی ہے تم کیون اون کاملون مین سے جو ہمارے پیر کا دامن پکڑے ہین اور قید حیات سے ہین کسی ایک کا دامن نہین پکڑتے تا جلد مقصد کو پہونچین اس ارشاد کے بموجب آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز کے فیض تربیت حاصل کیا کہتے ہین جسکو سید السادات غوث العشاق ملاذ الحبین اعتصام الطالبین بندہ نواز گیسو دراز حضرت سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز دہلی سے دکن تشریف لائے تو بیجاپور پہونچے اور حضرت شیخ نصر اللہ ولی قدس اللہ سرہ کی قبر شریف کی زیارت کی اور وہ مکان جسمین کہ حضرت خواجہ نے حضرت شیخ کی زیارت کے بعد دو ایک لمحہ تک تشریف رکھے تھے اب تک موجود ہے اور حضرت شیخ کی قبر شریف کے مغربی جانب واقع ہے۔

Tahreekh-e Ahlesunnat Bijapur

---

اللہم انفعنا ببرکاتہم فی الدنیا والآخرۃ آپکا عرس شریف رجب کی چوبیس کو ہے اور مزار شریف شہر پناہ کے اندر دروازہ شاہپور کے متصل مغربی سمت مین واقع ہے اور مرقد شریف پر ایک چھوٹی سی گنبد تعمیر کیگئی ہے اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اور باعث برکت جانتے ہین اور حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ جو اپنے وقت کے بڑے مشایخین سے تھے اور جنکا ذکر جناب حضرت شاہ ہاشم حسنی العلوی قدس اللہ سرہ کے خلفا کے احوال مین آئیگا حضرت شیخ نصر اللہ قدس سرہ کے قبہ کے قریب مشرقی جانب آسودہ ہین آپ کے مرقد پر بھی مذکور قبہ کے مانند ایک قبہ بنایا گیا ہے اور سکندر عادل شاہ والی بیجاپور جس سے سلسلہ عادلشاہی ختم ہوا حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ کا مرید تھا اور آپ ہی کے مزار کے پائین مین مدفون ہے۔

ذکر حضرت پیر میٹھے قدس سرہٗ آپ بیجاپور کے قدیم اور مشہور اہل کرامات سے ہین جس زمانہ مین کہ ہنود کا غلبہ ہے اور یہ لوگ سوای بت پرستون کے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت پیغمبر خدا کی رسالت سے خبر نہین رکھتے تھے اور اپنے قرار دئے ہوئے معبود موہوم کے سوائے خالق زمین و آسمان کو جو عالم کا پروردگار ہے اور ضد و شریک سے پاک ہے نہین جانتے تھے اوسوقت آپ تشریف لائے اور یہین سکونت اختیار کئے اور گمراہون کی رہبری کرنے اور دین و ایمان کے طرف کافرون کے دلون کو کھینچنے اور کلمہ توحید تلقین کرنے لگے بعد چند سال کے گذرنیکے ملک دکن ترویج اسلام اور غلبہ مسلمانان کے باعث فخر حاصل کیا اور ہنود کا زور ایسا ٹوٹا کہ برابر زمین کے ہوگئے بیشک ایسے بزرگون کو ایسے کفرستان مین لانے مین حکمت الٰہی یہی ہے کہ انکے تشریف آوری کی برکت سے کفر کی سخت زمین مین دین و اسلام کا نشان نصب ہوا اور دین پاک محمدی کا ڈنکا بجے حضرت پیر میٹھے قدس سرہٗ رجب کی گیارہوین کو روضۂ جنان کے طرف سدھارے آپکا مرقد شریف شہر پناہ کے باہر مشرق کیجانب فتح پور مین واقع ہے اور حاجتمندون کے حصول مقاصد کے بارہ مین عجب تاثیر رکھتا ہے۔ **مترجم** آپکی اولاد کوئی نہین ہے لیکن گورمنٹ انگریزی سے اب تک عرس شریف کے لئے سالانہ ایک روپیہ فتح پور والے یا یوسف صاحب کے نام دیا جاتا ہے اور ہنوز آپکا سالانہ فاتحہ کرتے ہیں

ذکر حضرت پیر جمنا قدس سرہٗ آپ بھی یہان کے قدیم بزرگون سے ہین آپکی تشریف آوری بھی اوسی زمانہ مین ہوی جبکہ ہنوز دکن مین اسلام کا ظہور نہین ہوا تھا اور فقط کفرستان تھا ہر کہین بت پرستی کا زور و شور تھا آپ کو اکثر کفار کے ساتھ جہاد کا اتفاق ہوا آخر بمصداق اذا جاء الحق و زھق الباطل بیجاپور کی سرزمین چند روز مین کفر و بت پرستی کی کثافت سے پاک ہوی اور دارالاسلام و معدن اولیا ہوگئی اور بزرگان دین کی تشریف آوری گویا تباشیر ظہور صبح اسلام ہوی مزار شریف شہر پناہ کے اندر نواب مصطفےٰ خان وزیر سلطان محمد عادلشاہ کی حویلی کے قریب مشرق کے طرف واقع ہے عرس شریف رمضان کی ستائیسوین کو ہوتا ہے اور آپ کے پائین مین چند مزارات آپ کے ہمراہیون اور

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

رفیقون کے ہین جو آپ کے ساتھ کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ **مترجم**

آپکی اولاد سے کوئی نہین ہے لیکن نواب مصطفےٰ خان کے اولاد سے نواب زین العابدین خان سالانہ عرس کرتے ہین۔

**ذکر حضرت پیر معبری کہنہ ایت قدس سرہٗ** آپ کا اسم مبارک شیخ محمد ہے آپ یہان کے قدیم بزرگوار ہین سے ہین آپکی بزرگی اور زہد و تقویٰ اور کرامات تعریف و توصیف کے محتاج نہین آپ ظاہری اور باطنی علوم و کمالات کے جامع تہے فقر و ریاضت اور توکل و قناعت کے رستہ پر مردانہ وار قدم رکھے تھے اور رات دن حق کی یاد و شہود مین مستغرق رہتے تھے آپ کی رہنمائی اور فیض صحبت سے بہت سے طالبان حق ظاہری اور باطنی کمال حاصل کئے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین یہان رایلون کی حکومت تھی آپ تشریف لاکر اوس قوم سے جہاد کئے اور اپنے لوہے کے گھنڈو سے بہت سے بڑے بڑے رایلون کے سر اور گردن توڑ دئے اور بہت سے مشرکان جنکے حصے مین ازروی ارادۂ الٰہی ہدایت اور سعادت تہی آپ کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوکر شرف اسلام حاصل کئے ایک گروہ آپ کے فرزندون اور رفیقون کا مشرکون کے ہاتھ سے شربت شہادت پیا چنانچہ قلعۂ ارک مین گنج شہیدان موجود ہے آپ کا مرقد مبارک بھی قلعۂ ارک کے اندر ہے مزار شریف کے اوپر لکڑی کا چھت بنایا گیا ہے روضۂ مبارک کے متصل ابراہیم عادل شاہ جگت گرو نے انند محل بنایا آپ معبری مشہور ہونیکا سبب معلوم نہ ہوا حسب ظاہر یہ پایا جاتا ہے کہ معبر آپکی پیدایش اور سکونت کی جگہ ہو معبر اور دہور سمندر دریائے شور کے کنارے دو مشہور بندر ہین جو سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ دہلی کے زمانے مین سنہ سات سو دس ہجری مین لشکر اسلام کے قبضہ مین آئے بہت سا دفینہ و خزینہ مثل روپے سونے کے مسلمانون کے ہاتھ آیا اور اسلام کا غلبہ ہوا بعض لوگ اوسکی وجہ کرتے ہین کہ اصل لفظ مہیلے ہے دکنی مین جس کے معنے بڑے پہلوان کے ہین اور آپ کی قوت و شجاعت ایسی تہی کہ سوا من لوہے کا قبضہ ہاتھ مین رکھتے تھے اس لئے آپ کے بزرگوار کی تعریف مین آپ کو مہیلے کہتے تہے لیکن زبان کے تغیر سے معبری ہو گیا۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آپکا عرس رجب کی اکیسوین تاریخ کو ہوتا ہے اور آپ کے روضہ مین آپ کے بہت سے علاوہ دو مدفون ہین حضرت موصوف کا تصرف اب تک جاری ہے چنانچہ حال مین بائیس سال کے آگے محمد حسن فرزند شیخ محمد بخشے بیجاپوری نے جو آپ کا روضہ مبارک کی تعمیر کیا مزار شریف کے اطراف مین پتھر کی دیوار کا احاطہ کیا اور اسکا پایہ ڈالتے وقت مزار مبارک کے پاس ہی سوالی کے جھاڑ کی جڑ مرقد معلا کے پائین کے طرف مشرقی وجنوبی سمت مین حائل تھی اوسکو کاٹ دیتے بمجرد کاٹنے کے اوس سے خون کا فوارہ جاری ہوا یہ عجیب قصہ اِس شہر کے خاص و عام مین مشہور ہے۔ **قبر جسیم** - آپ کی اولاد موجود ہے چنانچہ ان سے عبداللہ صاحب و گیسو دراز صاحب تنسیتی سجادہ و موجود ہین اور سنیع رہتے ہی تعلقہ اندی ... بیجاپور

آپ کے عود وگل کے مصارف کے لئے بادشاہان بیجاپور کی چھوڑی ہے ۔۔

**ذکر حضرت پیر معصوم قدس سرہ** آپ بھی یہاں کے قدیم بزرگوں سے ہین اور اوس جماعت سے ہین جو یہاں اسلام کا ظہور ہونے کے پیشتر تشریف لائی اور اوسوقت یہان فقط کفرستان تھا سوای بت پرستی کے دین حق سے کوئی واقف نہ تھا ان بزرگون کے تشریف آوری کی برکات سے کفر و ضلالت کے رسوم مین زوال آگیا رواج دین اسلام ترقی پایا اور بتدریج اہل اسلام کی شوکت قوت پکڑی مرقد آپ کا شہر پناہ کے اندر اللہ پور کے دروازہ کے متصل واقع ہے اور تاریخ عرس رمضان کی چھبیسوین ہے۔ سوای ان حضرات کے اور چند بزرگوار بھی ہین یعنے پیر [illegible] اور پیر بودلے اور پیر بالے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین انکی بھی تشریف آوری اوسی زمانہ مین کچھ آگے پیچھے ہوئی ہے اور ان کے مزارین بھی مشہور ہین۔

**ذکر حضرت شیخ ابراہیم سنگانی قدس سرہ** آپ یہاں کے قدیم و بڑے مشائخین سے ہین بزرگ حالات اور بلند مقامات رکھتے تھے تقوی وعبادت مجاہدہ و ریاضت کو انتہائی مرتبہ تک پہونچا سے تھے فقر و درویشی کے ذائقہ سے پورا حصہ حاصل کیکے خلق کے مقتدا ہوے شیخ الشیوخ حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ اپنی کتاب انساب مین آپکی تعریف مین اوہم ثانی لکھے ہین اور اطوار بالا برابر مین فرماتے ہین کہ اونہوں نے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ابتداے حالی مین روزگار کے کام اور دنیوی اشغال مین مشغول تھے بعد اوسکو ترک کرکے صلاح و پرہیزگاری کا طریق اختیار کئے اور ریاضت مین کوشش کرنے لگے اور شہر دولتاباد مین سید السادات حضرت سید علاء الدین خوندمیر حسینی جیوری قدس سرہ کی جو اکابر اولیای وہی سے تھے اور حضرت گنج العلوم قدس سرہ کے پیر طریقت تھے خدمت مین پہونچکر ظاہری اور باطنی فائدے حاصل کئے اور شیخ الکبیر حضرت شیخ شمس الدین لامعالی قدس سرہ جو اوس وقت کے بزرگون سے تھے صحبت سے بھی تبرک اور نعمت پائے اور سید العارفین حضرت شیخ منہاج الدین تمیمی الانصاری قدس سرہ سے جو قطب وقت اور خلفای حضرت سید خوندمیر علاء الدین جیوری قدس سرہ سے تھے اور اونکا مزار احسناباد گلبرگہ مین ہے برکتین حاصل کین اور حضرت شیخ العالم گنج العلم قدس سرہ سے بھی صحبت رکھتے تھے اور استفادہ حاصل کئے حضرت شیخ شمس الدین قدس سرہ کے احوال مین مصنف اطوار الابرار نے لکھا ہے کہ آپ چلنے سے عاجز ہوگئے تھے اور کھڑے نہین رہ سکتے تھے لیکن آپ سے جمعہ اور جماعت نہین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

فوت ہوئی جمعہ مین خدام آپکو پالکی مین بٹھا کر اپنے کاندھون پر لیجاتے تھے انتہی حضرت شیخ ابراہیم سنگانے قدس سرہ دولتاباد سے نکل کے بیجاپور تشریف لائے اور چودہوین محرم سنہ سات سو ترین ہجری کو جوار رحمت الہی مین پہونچے مرقد شریف آپکا بیجاپور مین شہر پناہ کے باہر بجنہلی کے دروازہ کے طرف شمالی قبرستان مین ہے اور آپکے دونون خلف رشید یعنی حضرت شیخ سعد الدین اور حضرت شیخ صدر الدین قدس اللہ اسرارہما جو بزرگان دین سے تھے اپنے والد بزرگوار کے پاس شمالی مقابر مین مقبور ہین نقل ہے کہ علی عادلشاہ کلان کے زمانہ مین ایک رافضی کا مکان حضرت شیخ سنگانے قدس سرہ کے روضہ متبرکہ کے قریب مین واقع تھا سو اوسنے چاہا کہ آپکے روضہ و زیارتگاہ کو توڑ کے دور کرے حضرت کی جلالت سے اوسوقت تک دو سو چند سال گذرے تھے غرض تابوت و لاش مبارک کو بیجاپور سے لیجا کے یہان سے دو کوس کے فاصلہ پر موضع الکیڑہ مین دفن کئے اب آپکی بارگاہ

موضع الکمیز وین ہے۔

۲۲ ذکر حضرت شیخ عبداللہ العزنی قدس سرہ کنیت آپکی ابوالقاسم ہے اور مولد آپکا ذیہ بفتح دال و سکون یا ہے یہ دریای بصرہ کے کنارہ پر جنوبی سمت مین ایک موضع ہے آپ عالم و عامل اور اہل دل اور صالح پرہیزگار اور صاحب اوراد و اذکار تھے ۷۳۰ھ سات سو تیس ہجری مین بیجاپور تشریف لاکر یہین قیام فرماے اور حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ سے بیعت و خلافت سے مشرف ہوکے کمالات ظاہری و باطنی حاصل کئے اور رجب کی سترہوین ۷۹۰ھ سات سو نوے ہجری کو وفات پائی۔

۲۳ ذکر حضرت شیخ الشیوخ ابوالعلی عین الدین گنج العلم جنیدی قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا جناب ہمایون بھی بلدہ بیجاپور کے قدیم بزرگون اور جلیل القدر اولیاء اللہ اور مشہور مشایخین سے ہے علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے شریعت کی سیدہی راستی اور مشایخین کے طریق پر قدم راسخ اور ہمت بلند رکھتے تھے طریقت و مشیخت مین اہل زمانہ کے پیشوا اور عالم کے شیخ اور اپنے وقت کے قطب تھے بلند مقامات اور کامل معاملات اور شریف حالات رکھتے تھے آپ سے بار بار بیحساب کرامتین ظاہر ہوئین سلطان علاء الدین حسن کانگو بہمنی جو طبقہ بہمنیان کا پہلا بادشاہ ہے حضرت ممدوح کے زمانہ مین تخت نشین ہوا اور اسکے سلسلے سے پانچ شخص حضرت کے روبرو گذرے اوسوقت کے بادشاہان و رؤسا و امرا آپ سے کمال اعتقاد و ارادت رکھتے تھے اور آپ اوسوقت کے اکثر اولیاء اور اہل کمال سے ملاقات کئے اور اونکی صحبت مین رہے بڑے بڑے علما و صلحا آپ کے ساتھ نسبت شاگردی و صحبت حاصل کرنیکے خواہان تھے علم دین اور دوسرے علوم متداولہ مین آپکی بہت سی نافع اور مفید تصنیفین ہین کہتے ہین کہ آپ کے کل تصنیفات ایک سو تیس ہین آپ سید الاقطاب شیخ الاحباب رئیس العشاق حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اوستاد ہوئیکی روایت حد تواتر کے قریب پہونچی ہے اور قطب المشیخ حضرت شاہ زین الحق والدین داؤدی قدس اللہ سرہ کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

والد بزرگوار حضرت شیخ حسین قدس سرہٗ آپ کے شاگردوں اور مسترشدوں سے ہیں بہت سے بزرگان
اور اولیاء اللہ اور اہل کمال آپ کے خلفا اور شاگردوں سے ہیں سید السادات حضرت سید خوند
میر علاؤ الدین حسینی جیوری قدس اللہ سرہٗ جو اوسوقت کے قطب مدار اور مرشد کامل تھے اور حضرت
دہلی کے اکابر سے تھے حضرت گنج العلم قدس سرہ کے پیر طریقت اور استاد شریعت و معرفت اور
مربی مجاز و حقیقت ہیں اور حضرت شیخ شمس الدین محمد لامعانی قدس اللہ سرہٗ جو اپنے زمانہ کے
پیشوا اور کامل بزرگ تھے اور قطب الاولیا غوث العرفا حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہٗ
کو اپنی کم سنی میں دیکھے اور فیض حاصل کئے تھے اور جو حضرت شیخ صدر الدین قدس سرہٗ کی صحبت
میں تھے اور فیض حاصل کئے تھے حضرت گنج العلم کے اوستاد اور مربی و شیخ صحبت ہیں اور سید الاولیا
سید العارفین حضرت شیخ منہاج الدین تمیمی الانصاری احناباوی بھی حضرت کے ساتھ توجہ مربیانہ
ملحوظ رکھتے تھے حضرت گنج العلم قدس سرہ کا تولد ملتان شہر میں جو دہلی کے مشرقی جانب ہے ۷۰۶ھ
سات سو چھ ہجری میں ہوا آپ وہان سے ہجرت کرکے دہلی و چاپو و گجرات طے کرکے ہر جای پر
علمی فواید حاصل کرتے ہوئے دولتاباد پہونچے یہ شہر اوسوقت سلطان محمد تغلق کا دار الخلافت
تھا سلطان مذکور دار سلطنت دہلی کو خالی اور ویران کرکے دہلی کے تمام اکابر و شیوخ کو
وہاں لایا تھا غرض وہاں آپ حضرت سید خوند میر علاؤ الدین حسینی جیوری قدس سرہ سے بیعت
و خلافت اور نعمت مجاز و حقیقت سے سرفراز ہوئے اور ۷۳۳ھ سات سو تینتیس ہجری میں
بیجاپور کو تشریف لائے اور بعد ایک زمانہ دراز کے یعنی ۷۷۳ھ سات سو تہتر ہجری میں
بیجاپور تشریف لاکر وہان کے باشندگوں کے دلوں کے آئینہ سے ظلمت و ضلالت کا زنگ
دور کئے اور طالبان حق کی تکمیل میں مشغول ہوئے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللٰہی قدس
سرہ کے ملفوظ میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ حضرت شیخ عین الدین قدس سرہ
کے حالات و کرامات اسطرح بیان فرماتے تھے کہ سننے والے کو گمان ہوتا تھا کہ شاید آپ ہمسایہ
تھے اسلئے اس تحقیق کے ساتھ فرماتے ہیں لیکن آپ کبھی اوکی زیارت کو نہیں گئے اور

کسی دوسری جگہہ بھی تشریف فرما نہ ہوئے نقل ہے کہ حضرت گنج العلم قدس سرہ نے اپنے تصرف کامل سے شب تحت الشعاع یعنی اماوس کی رات پہلے شب مین چاند کو طلب فرمایا تو وہ حاضر ہوا اور تمام خاص وعام چاند کو اسی روشنی کے ساتھہ ان آنکھون سے دیکھے حکما کے قول ہے نور ماہتاب نور آفتاب کا عکس ہے جب ماہتاب آئینہ کے مانند آفتاب کے مقابل ہوتا ہے اور اوسکے شعاع کے نیچے آتا ہے تو چاند کا نور اور روشنی بالکل باقی نہین رہتی حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ملفوظ شریف مین یہ بھی لکھا ہے کہ ایک روز حضرت مولانا قدس سرہ حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ کی زیارت اور اونکے سجادہ حضرت شیخ مصطفٰے قدس سرہ کی ملاقات کے قصد سے تشریف فرما ہوکر پہلے اوس مسجد مین جسمین کہ شیخ العالم قدس سرہ اپنی حیات مین اکثر اوقات نماز تہجد پڑہا کرتے تھے دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کئے بعد اوسکے روضۂ مبارک مین جاکر فاتحہ پڑہکے بہت وقت تک گنبد مبارک مین بیٹھے رہے اوسوقت حضرت مولانا قدس سرہ کے دست مبارک مین کتاب ہاتہہ تھی فرمائے کہ اس کتاب مین لکھتے ہین کہ اپنے پیر و مرشد اور حضرت پیغمبر علیہ السلام اور اللہ تعالی کے درمیان مین کچھ بھی فرق نہ کرے اور ایک جانے اور چاہے کہ وہ مقام نکالے پھر فرمائے کہ بالفعل کہان نکلتا ہے اوسوقت حضرت شیخ عبد الفتاح حبیب اللہی قدس سرہ کے ہاتہ مین حضرت شیخ العالم قدس سرہ کی تصنیف سے ایک کتاب تھی جسکو اونہون کھولے تو یہہ بیت نکلی

| | |
|---|---|
| تا تو نہ رسی بشیخ با حق نہ رسی | زیرا کہ میان شیخ و حق نیست دوئی |

پس شیخ عبد الفتاح قدس سرہ نے وہ شعر حضرت مولانا قدس سرہ کے روبرو پیش کیا تو آپ خوش وقت ہوکر وجد کئے اور فرمائے کہ آج شیخ عین الدین کے باطن سے ہماری فتوح یہی ہے اور اوسی ملفوظ مین مذکور ہے کہ شیخ مصطفٰے صاحب سجادہ شیخ العالم قدس سرہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے جناب مین نہایت رسوخ و اعتقاد رکھتے تھے اسوجہ سے ایک شب حضرت مولانا قدس سرہ کے پاس مرید ہونے کے ارادہ سے آئے جب نزدیک پہونچے تو اونکو

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

زبان بند ہوگئی تا بنا قصد ظاہر نہ کرسکے اوسوقت حضرت مولانا قدس سرہ کے دست مبارک کے
پشت پر ایک ستارہ روشن کے مانند دیکھے اور پوچھے کہ یہہ جو نظر آتا ہے کیا ہے حضرت مولانا نے
فرمایا کہ تم دیکھے اور پھر کچھہ نہ کہے اوسی شب حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہ خواب میں دیکھے کہ حضرت شیخ العالم
قدس سرہ شیخ مذکور کے جسم پر جو خرقہ تھا اوسکے دونوں کو لے پکڑ کے فرماتے ہیں کہ اگر تو جاتا ہے تو ہمارا
خرقہ دیدے پس حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہ اپنے عقیدت و ارادت اوسی طرف درست رکھکر فرماتے
تھے کہ میں حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے طالبوں سے ہوں کیونکہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ سے
میری قبولیت ہوئی حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہ اپنے شجرہ میں یوں لکھتے ہیں کہ میں ایام صغرسنی میں قاضی
عبداللطیف کے پاس جو عالم اور متقی تھے درس لیتا تھا ایک روز جانے میں دیری ہوئی قاضی بے پروائی
کئے اور درس کے طرف متوجہ نہ ہوئے میں آزردہ خاطر واپس ہوا اور قاضی قیلولہ کئے تو خواب میں دیکھے
کہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ اونکو خطاب کرکے فرماتے ہیں کہ ای قاضی ہمارا فرزند تیرے پاس طلب علم کے
لئے آتا ہے اور تو بے پروائی کرتا ہے اور ہماری تعظیم و تکریم نہیں کرتا اسی طرح بار بار زجر کے ساتھہ فرماتے
ہیں اوسی روز سے قاضی حضرت شیخ العالم قدس سرہ کے ساتھہ آپکی نسبت کی صحت کے قائل ہوئے
اور ان کے طرف توجہ کرنے لگے حضرت شیخ گنج العلم قدس سرہ جمادی الآخر کی ستائیسوں ۷۹۵ھ سات سو
بچانوے ہجری کو واصل حق ہوئے مرقد شریف آپ کا پہلے روضہ میں آپکی دختر فیض مظہر رونق دین
آوری داسیۃ اللہ مخاطب عرف حضرت بی بی خوندمان حافظ رحمۃ اللہ علیہا کے جو ولی کامل اور حافظ
قرآن شریف اور اپنے وقت کی رابعہ تھیں اور آپ سے کرامات ظاہر ہوئے ہیں تھا لیکن بعد چند سال کے
گذرنے کے حضرت گنج العلم قدس سرہ کے حکم پر گنبد و مزار شریف اب جہاں ہے وہاں تعمیر کئی گئی اسکی وجہ
بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت کی زیارت کے لئے آیا اور آداب زیارت بجالایا اور آپ کے
بازو میں حضرت بی بی خوندمار رحمۃ اللہ علیہا کا مزار شریف دیکھکر دل میں خیال کیا کہ شاید یہ حضرت کی زوجہ
محترمہ کا مزار ہو یہہ شبہ بابت حضرت کو ناگوار ہوا اوسی شب اپنے ایک خادم کے خواب میں فرمائے
کہ ہم یہاں ضیق کرتے ہیں اور جہاں کہ اب مرقد متبرکہ ہے اوس مقام کو بتلا کر فرمائے کہ یہاں

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہمارے مزار کا نشان بتاؤ وہ شخص عرض کیا کہ ہم کس علامت سے پہچانیں اور کیونکر دلکو یقین ہو کہ آپ
یہان سے نقل فرماکر اوس جگہہ اپنا خوابگاہ مقرر فرمائے ہین آپ نے فرمایا کہ فلان شب اوس مقام پر
پانچ گھڑے پانی سے بھر کے چارون کونون پر چار اور بیچ مین ایک رکھدو اور صبح کو دیکھو اگر وہ
گھڑے پھولون سے بھرے ہون تو یقین جانو کہ ہم نے وہان نقل کیا ہے حسب الحکم حضرت کے اوس مقام
معین پر مقرری شب مین پانچ گھڑے پانی سے بھرے ہوئے رکھدئے اور صبح کو پانی کی جگہہ دیکھے کہ پھول
ہین پس اوس متبرک مقام پر مرقد شریف تیار کئے پھر ایک زمانہ دراز کے بعد خواجہ جہان محمود گاوان
گیلانی جو بادشاہان بیدر کا رکن سلطنت تھا اور خصائل نیک رکھتا تھا حضرت شیخ العالم قدس سرہ کے
مرقد منور پر گنبد بنوایا جہان زایرین آتے ہین اور برکتین حاصل کرتے ہین آستانہ والا کا فیض اب تک
اس درجہ مین جاری ہے کہ جو لڑکا کند ذہن کم فہم و کم حافظہ ہو وہ چند ہفتون تک برابر آپ کے آستانے سے
کو جائے تو البتہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ذکی اور ذہین ہو جاتا ہے اور مراد علمی سے کامیاب ہوتا
نقل ہے کہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے ہمراہیون سے ایک عالم پالکی مین سوار ہو کر کہین جاتے تھے
اتفاقا انکا گذر حضرت کی درگاہ پر سے ہوا لوگون سے پوچھے کہ یہہ کس بزرگوار کا قبہ ہے وہ جواب مین کہے
کہ حضرت مخدوم گنج العلم قدس سرہ کی درگاہ معلا ہے اسکے ساتھ ہی وہ اپنے علم و دانش کے غرہ مین زبان
پر لائے کہ ان میزان و اوزان پڑھ لیکر گنج العلم کہلانا سہل ہے یہہ فقرہ انکی زبان سے نکلا ہی تھا کہ
اونکے سینہ سے تمام علم صاف دھویا ہر گیا تین چار قدم آگے جاکے خیال کئے تو معلومات علمی سے دلمین
کچھ بھی جائے نہ پائے بلکہ اپنے کو بے علم محض دیکھے اوسوقت اصل وجہ سے آگاہ ہو کر دیوانہ وار واپس
ہوئے اور حضرت کی قبر شریف کے روبرو کے صحن مین پڑگئے اور رونے چلانے لگے اور یا گنج العلم یا
گنج العلم کہتے ہوئے اپنی خطا کی معافی چاہے پھر تھوڑے وقت مین التفات دلی کی طرف متوجہ ہوے
تو سب معلومات و محفوظات کو اپنے حال پر پائے اور شکر کرتے ہوئے وہان سے روانہ ہوئے
واللہ اعلم حضرت کو لڑکے اور لڑکیان بہت سے تھے اور آپکی اولاد امجاد سے بہت سے اتقیا و اولیا
علما و فضلا ہوئے ہین اور ہر ایک صاحب مقامات و کرامات تھے چنانچہ آپکی دختر فیض مظہر حضرت

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

بی بی خوندمان حافظہ رحمۃ اللہ علیہا جنکی کرامات مشہور و معروف ہین اسی بلدہ مین حضرت کے روضہ کے مشرق طرف دو تیر پرتاپ کے فاصلہ پر آرام فرماتے ہین اور سلاطین دکن کے طرف سے اون کے اخراجات واعراس کے لئے بہت سے قریہ جات و دیہات جاری تھے لوگ زیارت کو جاتے ہین برکتین پاتے ہین۔

حضرت گنج العلم قدس سرہ پہلے اوسی جا مدفون تھے جیساکہ اوپر مذکور ہوچکا اور شیخ عارف کامل محقق حضرت شیخ مصطفےٰ جنیدی حبیب اللہی قدس سرہ بھی جنکی قبر شریف قبۂ مبارک کے پائین صحن آخر مین دروازۂ شمالی کے قریب پائین جانب کے محاذی اول ہلہ مین ہے حضرت مخدوم کے اولاد کرام سے بھی ہین اور آپ ہی کے سجادہ نشین بھی ہین یہہ بزرگ کمال ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور ورع و تقوی مین درجہ بلند رکھتے تھے جناب قدوۃ الواصلین عمدۃ المشائخین ملک العلما مخدومنا حضرت مولانا حبیب صبغۃ اللہی قدس سرہ سے ظاہری اور باطنی فیض حاصل کئے تھے اور جناب اسوۃ الکاملین قطب العارفین حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سے سلسلۂ علیہ قادریہ کی خلافت و اجازت لئے تھے اور اپنے زمانہ کے اکثر اولیای کرام و مشائخین ذوی الاحترام سے ملاقات کرکے فیض صحبت پائے تھے آپ دو شجرے تالیف فرمائے ہین ایک اپنے اجداد کے نسب کے بیان مین اور دوسرا اپنی نسبت ارادت کے بیان مین جنسے آپکے علم و تحقیق کا کمال معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے سنہ ۱۰۶۸ ایک ہزار اڑسٹھ ہجری مین وفات فرمائی

مترجم: حضرت گنج العلم قدس سرہ کی اولاد باقی نہین ہے لیکن سلالہ وہی سید رکن الدین عرف بہرو میان کے فرزند جو حیدرآباد دکن مین ہین اور ان کے بھائی سید شمس الدین خطیب عیدگاہ بیجاپور اور لڑکے ہین۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

## ۱۳ حضرت سلطان پیر شیخ ضیاء الدین غزنوی قدس سرہ

آپ بیجاپور کے قدیم اولیا مین ہین نقل ہے کہ آپ غزنی کے شاہزادون سے تھے جب طلب مولا کا دل مین جوش ہوا تو آپ نے دنیوی پادشاہت کا لباس چاک کردیا اور ظاہری زینت و آرایش کو پس پشت ڈالدیا اور راہ فقر پر قدم راسخ رکھکر حلقۂ اہل حق اور زمرۂ درویشان خدانما مین آئے اور شیخ کبیر قطب شہر حضرت شیخ محمد بن سراج جنیدی احسناباد قدس سرہ کا دامن دست ارادت سے مضبوط پکڑا مشرب درویشی اور طریقۂ فنا سے کامل حظ اور پورا حصہ پایا اور رموز عرفان و معرفت سے

محرم اسرار آگاہ ہوئے اور پیشوای راہ اور سلطان معنوی ہوگئے اور مسند ہدایت پر بیٹھکر ناقصون کے تکمیل اور طالبون کی تربیت مین ہمت مصروف کی اور حضرت شیخ العالم مخدوم الخلق گنج العلم قدس سرہ کی بھی صحبت و ملازمت مین رہکے ظاہری اور باطنی فیض حاصل کیا آپ کے مزار شریف پر چھوٹا سا قبہ بنایا گیا ہے عرس شریف شعبان کی بائیسوین کو ہے سال وفات نہین معلوم ہوا اور آپ کے پوتے شیخ الکامل شیخ عین الدین قدس سرہ نے شیخ الکاملین مربی الطالبین حضرت شیخ اویس عرف خوند میان جنیدی قدس سرہ سے جو حضرت شیخ محمد بن سراج جنید احسنابادی قدس سرہ کے اولاد سے تھے اور جانشین و سجادہ بھی تھے بیعت و خلافت اور ظاہری و باطنی فیض حاصل کئے۔

## حضرت ابوالبرکات شاہ حافظ حسینی قدس سرہ

آپ جناب سید السادات سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے بھتیجے ہین جس زمانے مین کہ یہان دین اسلام کامل طور سے رواج نہین پایا تھا اور کفار کی حکومت اور اونکے رسوم شرک و بدعت کا پورا زور اوس زمانے مین آیا تھا آپ بیجاپور تشریف لائے اور دین اسلام کے پھیلانے اور عالم کو سیدہی راہ بتلانے کی طرف متوجہ ہوئے بہت سے مشرک اور اہل ضلالت آپ کے دست مبارک پر شرک و طغیان سے توبہ کرکے اپنے باطل مذہب اور نجس آئین سے پاک دین کے طرف رجوع لائے نیک اور سیدہی راستے پر لگے نقل ہے کہ جب آپ یہان تشریف لائے کفار آپ کو شہر کے اندر اوترنے نہین دئے اور آپ کو ایذا دیکر آبادی کے باہر کردئے آپ اپنے رفیقون اور خادمون کے ساتھ آبادی سے خارج ایک کھوہ پر اقامت فرمائے اوس روز اتفاقاً بارش شروع ہوئی چونکہ وہ بالکل جنگل اور بے سایہ مکان تھا حضرت کے خادمان تنگدل اور مضطرب الحال ہوئے تو حضرت اوٹھکر اپنے عصائی مبارک سے اپنے فرودگاہ کے اطراف ایک خط کھینچے اس کے ساتھ ہی اوتنی زمین جو احاطہ کے اندر آئی تھی برسات سے محفوظ ہوگئی اور اوسکے باہر برسات پڑتی تھی جب کفار اس کرامات سے اطلاع پائے تو حضرت کی خدمت مین حاضر

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

پہنچکے آپکو اور آپکے رفیقون اور خادمون کو آبادی کے اندر لیگئے **نقل** ہے کہ حضرت شاہ حافظ حسینی قدس سرہ نے اپنی وفات کے وقت اپنے فرزند حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کو وصیت کی کہ اپنے وفات کے بعد غسل و کفن و دیگر نماز جنازہ نہ پڑہو اور سر غیبی و قدرت الٰہی کے ظہور کے منتظر رہو اور اوس زمانہ مین وہان ایک جھاڑی تھی سو اودہر اشارہ کر کے فرمائے کہ اس طرف سے ایک صاحب نقاب ڈالے ہوئے آئینگے اونکی اقتدا کر کے نماز جنازہ ادا کرو پس حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ اپنی والد کی وصیت کے مطابق لاش مبارک غسل و کفن دیکر منتظر تھے دفعتاً اوس جھاڑی کے طرف سے ایک بزرگ نقاب پوش جنکے چہرۂ انور سے ہیبت و جلال نمودار تھا آئے اور نماز جنازہ ادا کر کے جدہر سے آئے تھے اودہر ہی جلد جلد چلدئے حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ نے نہین چاہا کہ یہ مخفی بھید اسی طرح پوشیدہ رہے پس آپ بھی تیز رفتاری کے ساتہہ اونکے پیچھے گئے اور روبرو ہو کے نقاب اوٹھانے کے لئے عرض کئے پہلے تو اون بزرگ نے انکار کیا لیکن جب انکی عاجزی زیادہ تر دیکھے تو ایک گوشہ نقاب کا اوٹھا حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ نے دیکھا کہ خود اپنی والد بزرگوار ہین پس یہہ دم نہ مارے اور واپس ہوئے یہ راز عجیب اولیا ہے جانتے ہین۔ آپ کے وفات کا سنہ نہ ملا لیکن عرس شریف صفر کی تیرہ کو ہوتا ہے

## حضرت ابوالفضل شاہ حمزہ حسینی قدس سرہٗ

آپ بیجاپور کے بڑے اولیا اور قدیم اکابر و مشایخین سے ہین اور مرید و خلیفہ خاص اپنی والد بزرگوار حضرت شاہ حافظ حسینی قدس سرہ کے ہین آپ جادۂ ارشاد و ہدایت اور مسند کرامت و ولایت پر بیٹھکر اپنی اوقات شریعہ شرع کے مطابق خلایق کی رہنمائی اور طالبون اور مسترشدون کی تلقین کرنے مین معروف رکھے آپ کے بلند مدارج اور کرامات تعریف کے محتاج نہین آپ نے شعبان المعظم کی نوین کو وفات فرمائی **نقل** ہے کہ آپ کو آپ کے پدر بزرگوار کے بازو سے دفن کئے تھے شب کو آپکی قبر شریف والد ماجد کے مزار سے ایک ہاتہہ کے فاصلہ پر ہٹ گئی یہ فقط رعایت ادب ہے دیکھا ظاہر مین دونون مزارون پر ایک چھوٹا سا قبہ بنایا گیا ہے آپ کی اولاد مین پوری

[illegible]

برکت ہوئی چنانچہ آج کا روز آپکی اولاد صحیح النسب سے حیدرآباد دکن و رائچور و موضع لوہری
پرگنہ ہمسنبان جت علاقہ ملگاؤن وغیرہ مین موجود ہین اور آپکے مقبرہ مین صلحا اور اہل علم اور
دوسرے لوگ بہت سے مدفون ہین اور متاخرین سے محمد ابراہیم خطیب عیدگاہ و نوران کے
والد شیخ احمد وہین مدفون ہین۔ **مترجم** آپکی اولاد علاقہ حیدرآباد دکن مین موجود ہین چنانچہ
سید غوث صاحب حسینی منصبدار و منتظم علاقہ صرف خاص اور سید غلام دستگیر صاحب حسینی ساکن سوبہ ضلع پربہنی
علاقہ حیدرآباد آپ ہی کے اولاد سے ہین اور علاقہ انگریزی مین موضع لوہری مین صاحب حسینی صاحب اور
موضع سیونگی مین سید عبدالقادر صاحب موجود ہین۔

**حضرت شاہ حبیب اللہ کرمانی قدس سرہ** آپ حضرت قطب الاولیا
شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ کے پوتے اور حضرت شاہ خلیل اللہ بت شکن قدس سرہ کے
فرزند ہین کہتے ہین کہ بادشاہ دیندار سلطان احمد شاہ بہمنی مشایخین و فقراے صاحب کمال سے
نہایت [illegible] رکھتا تھا اور ہمیشہ اون بزرگون کے تلاش مین رہتا تھا اون
ایام مین حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی قدس سرہ کے کمالات و کرامات کا شہرہ عالمگیر
ہوا تو بادشاہ نے اپنے مقربون سے ایک کو علماء اور اہل اللہ کی ایک جماعت اور شاہانہ
تحفون اور ہدیون کے ساتھ کرمان کو روانہ کیا اور آپکی توجہ کا طالب ہوا حضرت نے اوس
جماعت کا اعزاز و اکرام کیا اور ایک سبز تاج بارہ گوشہ صندوق مین رکھکر اپنے ایک
مرید ملا قطب الدین کرمانی کو جو عالم و ژندہ پوش تھے دیکر دکن روانہ کئے اور فرمائے
کہ یہ سلطان احمد شاہ کی امانت ہے اوسکو پہونچا دو کہتے ہین کہ سلطان احمد جس وقت کہ
سلطان فیروز شاہ کے ساتھ جنگ ہو رہی تھی خواب مین دیکھا کہ کسی شخص نے ایک بارہ
گوشیہ سبز تاج اسکو پہونچا کر کہا کہ یہ تاج بادشاہی ہے ایک مشایخ گوشہ نشین نے تیرے
لئے دیا ہے غرض جبکہ مولانا قطب الدین موصوف حسب الحکم حضرت شاہ نعمت اللہ ولی
قدس سرہ سلطان احمد کے پاس پہونچے تو سلطان بے اختیار چیخنے لگا کہ یہ وہی فقیر

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہیں جو خواب میں فلانے جھاڑ کے نیچے فلانے وقت جبکہ مجھ کو فیروز شاہ کے لشکر سے
مقابلہ تھا بارہ گوشیہ سبز تاج مجھ کو نادئے تھے غرض جب مولانا قطب الدینؒ نزدیک
پہونچے تو سلطان احمد اوٹھ کھڑے ہوئے اور اونکو اپنے بازو بٹھلائے اور صندوق
کھول کے دیکھے کہ خواب میں جس طرح کی تاج دیکھے تھے یہہ ویسی ہی ہے پھر اوسکو اپنے
سر پر رکھ لئے اور اوسی وقت اپنے بعض اعیان سلطنت کو حضرت شاہ نعمت اللہ
قدس سرہ کی خدمت میں روانہ کرکے ملتجی ہوئے کہ اپنے اولاد امجاد سے ایک کو روانہ
فرمائیں چونکہ آپکو سوائے ایک حضرت شاہ خلیل اللہ قدس سرہ کے دوسرے کوئی فرزند
نہ تھے اونکی جدائی آپ پر شاق تھی اسلئے اپنے پوتے حضرت شاہ نور اللہ بن شاہ خلیل اللہ
قدس اللہ اسرارہما کو روانہ فرمائے جب محمد آباد بیدر کے قریب پہونچے تو سلطان نے
آپکو نہایت تعظیم و توقیر کے ساتھ شہر میں لایا اور اپنی بیٹی کو آپ کے ساتھ شادی کردی
جب حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ نے قریہ ماہان علاقہ کرمان میں ۸۳۴ھ آٹھ سو
چونتیس میں وفات پائی تو حضرت شاہ خلیل اللہ قدس سرہ بھی اپنے دو فرزند یعنی حضرت
شاہ حبیب اللہ و حضرت شاہ محب اللہ قدس سرہما کے ساتھ محمد آباد تشریف لائے حضرت
شاہ حبیب اللہ قدس سرہ بھی سلطان احمد شاہ کے داماد ہوئے اور حضرت شاہ محب اللہ
قدس سرہ سلطان علاء الدین ابن سلطان احمد شاہ کے داماد ہوئے اور حضرت شاہ حبیب اللہ
قدس سرہ اپنے والد کے بعد باوجودیکہ بڑے فرزند تھے لیکن آپ کو سپاہگری کے طرف زیادہ
غلبہ ہونے سے سجادگی اپنے چھوٹے بھائی حضرت شاہ محب اللہ قدس سرہ کو دیدئے
اور آپ امارت کے کاموں کے طرف متوجہ ہوئے اور ہمایون شاہ ابن علاء الدین بہمنی
کے عہد ریاست میں بادشاہ کے چھوٹے بھائی حسن خان کے ساتھ محبت رکھنے کے
باعث آپ قید کئے گئے بعد چند روز کے بعض مریدوں کی کوشش سے قید سے چھوٹ کر
بیجاپور آئے سراج خان جنیدی تھانہ دار کر و فریب سے پیش آیا اور آپ کو پکڑ کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اوس ظالم یعنے ہمایون شاہ کے پاس روانہ کرنیکا ارادہ کیا حضرت شاہ حبیب اللہ قدس سرہٗ نے ترکش اوٹھا کے جنگ کی اور شربت شہادت نوش فرمایا یہہ واقعہ ۹۶۲ھ آٹھ سو چونسٹھ ہجری مین ہو دیا۔ **مترجم** آپ کی اولاد محمد آباد بیدر علاقہ نظام مین موجود ہے اور سیڑم ضلع گلبرگہ مین سید شاہ نعمت اللہ حسینی و سید شاہ محمد اولیا محمد الحسینی موجود ہین۔

**حضرت سید علی شہید قدس سرہٗ** یہان کے مشہور مجاہدون اور شہیدون سے ہین کہتے ہین کہ جن ایام مین یہان فقط بت پرستی جاری تھی اور رایون کی حکومت تھی آپ اس ملک مین تشریف لاکر کفار سے جہاد کئے اور شرف شہادت حاصل کئے مشہور ہے کہ جنگ مین کفار کو غلبہ ہوا آپ کا سر تن سے جدا کئے اور تن بے سر اپنے مقتل سے آگے قدم بڑہا کے کفار سے جنگ کرتا ہوا اوس مقام تک پہونچا جہان اب مدفون ہے غرض بہت سے بے دینون کے سر کاٹ کے اونہین داخل نار کرنے کے بعد روح مبارک آپکی فردوس برین پہونچی آپ کے سر مبارک کی قبر قاضی محمد باقر کے مکان کے نیچے جنوبی سمت مین مسجد کے قریب واقع ہے آپ کا تن مبارک شاہ حضرت قادری قدس سرہ کے مقبرہ کے قریب اونکی حویلی کے احاطہ کے اندر دروازہ کے پاس شرقی جانب مدفون ہے اور وہان گنج شہیدان بھی واقع ہے آپ کے سر سے جو خون جاری ہوا تھا اوس خون کا اثر اور آپ کے انگلیون کا نقش اب تک پتھر پر موجود ہے۔

## ذکر اون اولیا و بزرگوارون کا جو سلاطین عادلشاہی کے زمانہ مین بیجاپور تشریف

**حضرت شاہ اصغر اللہ حسینی قدس سرہٗ** آپ کا نسب گرامی پانچ واسطون مین جناب ملاذ الخلائق غوث العالم عاشق شہباز بلند پرواز بندہ نواز گیسو دراز حضرت خواجہ سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز کے پوتے حضرت قطب الآفاق شاہ سیف اللہ دکنی تک کو پہونچتا ہے یہہ بزرگ خلافت اور اجازت اپنے بزرگون سے رکھتے ہین حضرت شاہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اصغراللہ حسینی قدس سرہ اپنے طریقۂ عالیہ کے مکمل اور اپنے خاندان کے نشان خاص تھے اور کمالات ظاہری و باطنی کے جامع تھے ارشاد و تلقین کی مجلس گرم رکھتے تھے طالبون اور مریدون کو فیض پہونچانے مین مشغول تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین بیجاپور تشریف لاکر قیام فرمائے اور ذیحجہ کی سترہوین کو سرای فانی سے عالم بقا کیطرف کوچ فرمائے مرقد مبارک آپ کا شہر پناہ کے اندر مکہ دروازہ کے قریب واقع ہونے سے آپکچہری حکام دکان بیجاپور کے احاطہ کے اندر ہے **مترجم** آپ کی اولاد سے اسوقت بیجاپور مین سید صفی اللہ حسینی اور سید اسداللہ حسینی موجود ہین۔ اور آپ کا سالانہ عرس کرتے ہین۔

۱۹

**حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ** آپ قطب السالکین مرشد الکاملین حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد سے ہین عادلشاہی پادشاہون کے زمانہ مین آپ بیجاپور تشریف لائے اپنے اجداد عظام کے طریقے پر مسند مشیخت و ارشاد پر متمکن طالبون اور مریدون کی تکمیل و ہدایت جاری رکھے تھے آپ کا روضۂ مبارک شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے مقبرہ کے نزدیک مغرب طرف واقع ہے اور مزار مبارک پر ایک چھوٹا سا قبہ بنا ہوا ہے۔

۲۰

**قطب الاقطاب حضرت شہباز حسینی قدس سرہ** آپ اپنے زمانہ کے بڑے اولیا اور مشہور بزرگوارون سے ہین اور حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ کے پوتے ہین آپ کا روضہ شہر پناہ کے اندر شاہ پیٹ مین واقع ہے اور عرس شریف ذیقعدہ کی بیسوین کو ہوتا ہے۔ **مترجم**۔ آپ کی اولاد نہین ہے آل مین داوے پیران صاحب جو سید شاہ کریم محمد صاحب قبلہ کے اولاد مین ہین سالانہ عرس کرتے ہین۔

۲۱

**حضرت شاہ ابوالحسن فخرآبادی قدس سرہ**۔ آپ جناب خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اولاد امجاد سے ہین کمالات ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور بڑے مشائخین اور بزرگوارون سے تھے مجلس ارشاد و مشیخت گرم رکھتے تھے طالبون

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور مریدون کو فیض پہونچانے مین مشغول تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو اور اونکے بیٹے سلطان محمد عادلشاہ آپ کا بڑا اعزاز و وقار کرتے تھے اور آپ کے فخرآبادی مشہور ہونے کی وجہ یہ بیان کرتے ہین کہ آپ نے زہرہ پور مین معمورہ مخصوصہ بنا فرماکر فخرآباد نام رکھا اور اوسی مین مدفون ہوئے۔

۲۲

## حضرت شیخ منتجب الدین قادری الصدیقی الدہولقی مشہور بہ میان باصاحب قدس سرہ

آپ بیجاپور کے بڑے بزرگون سے ہین اور شیخ الکرام حضرت شاہ علی خطیب گجراتی قدس سرہ کے اولاد سے ہین جن کا نسب گرامی حضرت خلیفۂ اول و یار غار شفیع روز محشر امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے غرض حضرت شیخ منتجب الدین قدس سرہ اپنا مولد و مسکن مقام دہولقہ چھوڑ کے محمد آباد بیدر تشریف لائے اور حضرت شیخ ابراہیم مخدوم جی خلف رشید شیخ المشائخ حضرت شمس الدین محمد ملتانی بیدری قدس اللہ اسرارہما کے ہاتھ پر بیعت کرکے اور خلافت و اجازت سلسلۂ قادریہ کی حاصل کرکے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور باطنی و ظاہری فیضون اور برکتون سے کامیاب ہوکر بیجاپور کے جانب عزیمت فرماکے طالبون اور مریدون کو ارشاد و ہدایت فرماتے تھے اور شرع و دین کی سیدھی راہ پر ثابت قدم تھے اور دینداری و پارسائی و پرہیزگاری و حفظ مراتب شریعت مین لاثانی تھے اور دنیاداروں کی صحبت و اختلاط سے بالکل پرہیز و نفرت رکھتے تھے او نہ دنیوی واہیات کے طرف کبھی التفات نہین فرماتے تھے آپ سلطان ابراہیم عادلشاہ ثانی کے زمانہ کے بزرگون سے ہین آپ کا مرقد پاک بیجاپور کے حصار کے باہر ابراہیم پور کے دروازہ کے طرف جنوبی سمت مین واقع ہے مشہور ہے کہ آپ فرماتے ہین جو شخص میرے قبر کے نظر دفن ہوگا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے قیامت مین وہ میرے ذمہ مین ہے اور وہ آتش دوزخ سے خدا تعالی کے امان مین رہیگا واللہ اعلم یہ بات اولیاء اللہ کے اسرار سے دور نہین آپ کے خلف رشید فخر العلماء شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے عالم اور واعظ تھے اور جن کے وعظ و نصیحت سے سنگدل

نرم ہوجاتے تھے اور جاہلان و نادان اپنی جہالت کی خیرسے نکلکر علم و صلاح کے حاصل مین معروف ہوتے تھے اپنے والد بزرگوار کے پاس مدفون ہین آپ کی اولاد گوسنگی اور بیجاپور مین موجود ہین مترجم ۔ آپکی اولاد سے موضع گوسنگی مین شاہ وجیہ الدین صاحب قادری جاگیردار موضع مذکور اور ان کے فرزندان نور اللہ صاحب قادری عظمت صاحب قادری وگیسو دراز قادری و محمد اکرم عرف مرشد میران اور انکی بہائی نجیب صاحب کے فرزند صاحب حسینی اور دوسرے بہائی مین صاحب کے فرزند عبد المجید اور تیسرے بہائی رحیم الدین کے فرزند محی الدین صاحب موجود ہین اور موضع نگلے بدرے تعلقہ بیجاپور مین شیخ محی الدین واعظ کے اولاد حاجی ابراہیم صاحب متوفی متولی آثار مبارک کے فرزند محمد غوث میران صاحب اور شیخ میر انصاحب اور شیخ محمد صاحب موجود ہین اور یہ ہردو موضع ہردو خاندان متذکرہ بالا مین بحال و اجرا ہے ۔

## حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ

آپ بیجاپور کے مشہور اولیاء اللہ سے ہین آپ حافظ قرآن اور خوش لہجہ والحان تھے اور اپنے وقت مین اہل حال اور اہل فقر کے شب چراغ تھے وحید زمان فرید عصر تھے اور سنت نبوی کی پیروی مرتبہ اعلیٰ تک پہونچا ہے

| | | |
|---|---|---|
| ہان طریق معرفت مین شرط پہلی کیا ہی جان | | ترک کرنا دونون عالم کا ہی پشت پاسے مار |

ترک و تجرید اور قطع علایق مین مردانہ وار مضبوط قدم رکہکر قناعت و توکل کا پانون دامن مین کہینچ کے طالبون کی تعلیم و ارشاد مین مشغول تھے نقل ہے کہ آپ اپنے ملک یعنی سندھ سے نکلکے محمد آباد بیدر مین وارد ہوئے اور شیخ طریقت حضرت شیخ محمد گنج بخش خلیفہ کامل حضرت شیخ مخدوم جی قادری قدس اللہ سرہا کے مرید ہوکے درجۂ کمال کو پہونچے اور مسند ہدایت خلق پہ بیٹھے بعد چند روز کے ابراہیم عادل شاہ ثانی عرف جگت گرو کے اوائل زمانہ مین بیجاپور تشریف لائے شہر اور شہریون کو اپنی تشریف آوری کے برکات کا مورد کئے ابراہیم عادل شاہ جو خصائل حمیدہ عدل و سخاوت قدر دانی مشائخین و فقرا و جوہر شناسی صلحاء و اہل کمال کے اوصاف سے ضرب المثل ہوگیا تہا حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ کا استقبال کرکے تعظیم و توقیر کے ساتھ ملاقات کیا اور آپ کو بیجاپور کی حصار کے اندر لایا اور آپکی

[illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

سکونت کے لئے نو باغ جو بادشاہی باغ مشہور ہے مقرر کیا اور انعام کا پروانہ بھی پیش کیا
کہتے ہین کہ آپ جو چلہ کش اور خلوت دوست و گوشہ پسند تھے اور خلق کی کثرت اور
غیرون کی صحبت سے پرہیز کرتے تھے نو باغ کی سند قبول نہین کئے لیکن ملکۂ جہان فاطمہ
سلطان منکوحہ سلطان علی عادل شاہ کلان نے جو مسجد و گنبذ اور باولی اللہ جناب کے موقوف
کی تھی اور اس مسجد کے قریب اپنے بچون کے لئے اور دو چھوٹی گنبذین بھی بنائی تھین
سو آپ نے گوشہ کی ہونے سے اوس مسجد مین اپنا بستر لگایا اور فرمایا کہ یہی وقف کی
ہوی زمین اور مسجد اور گنبذین فقیرون اور گوشہ نشینون کی سکونت کے لئے بہتر ہین
بادشاہ قدر دان نے یہ بات سنکر کہا کہ زہے سعادت اوس زمین کی جو منظور نظر اور
مقبول خاطر اشرف ہوئی اور اس زمین اور مکانات موقوفہ کے سوائے فصیل قلعہ تک
جو بادشاہی زمین ہے وہ بھی آپکے ہمراہی خادمون اور فقیرون کی سکونت کے لئے نذر ہے
حضرت شیخ بادشاہ کی اس نذر کو قبول فرماکر فقیرون کے لئے ایک چھپر تیار کرکے
عبادت الٰہی مین مشغول ہوئے اور اون چھوٹی گنبذون مین بہت سے چلے اور خلوت
کئین آخر عمر شریف تک وہی جگہہ آپکی آرامگاہ تھی اور بعد وفات وہی خوابگاہ ہوی
جب ملاء اعلیٰ سے ہاتف غیبی نے پیام پہونچایا کہ مترجم

| | | |
|---|---|---|
| یہ تجکو عرش کے اوپر سے دیتے ہین آواز | | خبر نہین تجھے اس دامگاہ مین کیا ہے |

بمجرد اس پیام وصال انجام کے ذیحجہ کی بائیسوین سنہ ۱۰۱۱ ہجری ایک ہزار گیارہ کو شہباز روح
مقدس نے قفس عنصری سے نکل کے آشیانہ قرب کا راستہ لیا آپ کی تاریخ شفیع قیامت
مشہور ہے اور مزار پاک آپ کا جہان چھپر تھا وہین واقع ہے اور شیخ یگانہ ہی تاریخ ہے

## حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ آپ اس شہر کے

بڑے کامل اولیا اور مشہور بزرگون سے ہین اور حضرت شیخ المشائخ شیخ حمید
قادری قدس سرہ کے خلیفے و سجادہ نشین ہین فقر و فنا و تجرید و تفرید و ریاضات

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

و مجاہدات و ترک دنیا و مخالفت نفس و ہوا و عزلت نشینی و خلوت گزینی مین اپنے مرشد کی متابعت و پیروی پوری پوری کئے اور اون کے سجادہ پر قدم مضبوط رکھکے دس سال تک ہدایت و ارشاد مین مشغول رہے اور آپ کی تربیت سے نہایت طالبان حق کامیاب ہوکر آشیانہ قرب و وصال کو پرواز کرگئے معتبر لوگ سے منقول ہے کہ جس زمانہ مین کہ قطب الاولیا نائب رسول اللہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی مدنی بہروچی قدس سرہ العزیز بیجاپور مین تشریف رکھتے تھے حضرت شیخ لطف اللہ قدس سرہ کو طالب مستعد و زود رس مین اور صاحب ریاضت و ذوق دیکھکر باطنی توجہ اور کشش سے اپنی طرف کھینچ لئے حضرت شیخ حمید قدس سرہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز کے جناب مین پیام بھیجے کہ جناب کو ہزارہا طالبان نامور اور مریدان مشتہر ہین اس فقیر کو یہی ایک لطف اللہ اندہی کے ہاتھ کا عصا ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم نے شیخ لطف اللہ کو تمہین بخشدیا جب حضرت شیخ حمید قدس سرہ نے دیکھا تو حضرت نے شیخ لطف اللہ پر فیض باطن کیا ہے تو آپ نے کہا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ نے عطا فرمایا لیکن اپنا بنا کے عطا فرمایا **نقل** ہے کہ حضرت شیخ حمید قدس سرہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ منورہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عزم سفر مصمم کرکے ایک روز حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز کی خدمت مین آئے اور ظاہر کئے کہ کعبۃ اللہ کو جاتا ہون آپ اس نیت سے فاتحہ پڑہین حضرت نے فرمایا کہ تم نہین جاتے ہو پس تمہاری سلامتی کی نیت سے فاتحہ پڑہتا ہون پس حضرت میان شیخ حمید و شیخ لطف اللہ قدس سرہما ہر دو بزرگوار بندر دابل تک پہونچے آخرالامر حضرت شیخ کا حرمین شریفین جانا نہ ہوسکا اور حضرت شیخ لطف اللہ قدس سرہ حج کعبہ اور زیارت حضرت نبوی علیہ السلام سے مشرف ہوکے واپس ہوئے اور اوسوقت تک حضرت شیخ بندر دابل مین ہی مقیم رہے بعدہ ہر دو شیخین ملکر بیجاپور واپس آئے حضرت شیخ لطف اللہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

قدس سرہ ربیع الآخر کے گیارہوین ۱۰۲۱ھ ایک ہزار اکیس ہجری کو واصل حق ہوئے اور آپ کا
مزار شریف حضرت شیخ حمید قدس سرہ کے بازو سے گنبذ مبارک کے اندر واقع ہے آپ کے قبنی
اور خلیفہ جانشین حضرت سید مصطفےٰ قادری قدس سرہ نے اپنے سجادگی کے زمانہ مین حضرت
شیخین کی گنبذ تیار کی اور یہ روضۂ مبارک مشہور زیارتگاہ خلایق ہے اور آپکی خانقاہ طالبون
کی ترتیب و تکمیل مین مشہور تھی اور بہت سے بزرگان اس خانقاہ متبرکہ مین باطنی کمال کو
پہونچے اور وصول حق کے طریق سے آگاہ ہے کہتے ہین کہ جناب حضرت شاہ عبدالرزاق قادری
قدس سرہ ابتدائے حال مین بارہ سال تک اوس خانقاہ مین ساکن رہے اور باطنی کمال کے
حصول کے لئے کوشش کرکے باطنی فیوضات حاصل کئے ہمیشہ اوس خانقاہ مین مسگل ہے روز
قرآن شریف کا ختم ہوتا تھا اور مزارات مقدسکی زیارت ہوتی تھی اور طعام تبرک حاضرین کو
تقسیم ہوتا تھا مترجم ۔ آپکی اولاد سے کوئی باقی نہیں ہے اور معاش ضبط ہو گئے ہین ۔

## حضرت شیخ عبدالصمد قادری کنعانی قدس سرہٗ

آپ یگانہ روزگار معتقد اہل زمان ذی کشف و کرامت صاحب دعوت و عزیمت تھے آپ کو جناب شیخ اکمل
حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ خلیفہ و جانشین حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ کا ہے
بیعت و خلافت اور ظاہری و باطنی ارشاد و اجازت حاصل ہے اور آپ کے بعض شجرون
مین بلا واسطہ خاص حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ سے خلافت کا حاصل ہونا پایا گیا آپ
شریعت نبوی اور سنت مصطفوی پر ثابت قدم تھے اور طالبان حق کو علوم ظاہری و باطنی
سے کامیاب کرکے کمال کے درجہ کو پہونچاتے تھے حضرت سید السادات سید محمد عرف شاہ
حضرت حسینی قدس سرہ جو قطب الآفاق راس العشاق او استاد العارفین مربی الواصلین
حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ العزیز کے اولاد سے ہین اور اپنے وقت کے
پیشوا اور بڑے بزرگ تھے حضرت شیخ عبدالصمد قدس سرہ کے خلیفۂ خاص و منظور نظر
ہین نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ عبدالصمد قدس سرہ ایک نقش تیار کئے جسکے اطراف

سب خانے اعداد سے بھر کے خانہ مقصود خالی رکھدیے اور مصلی پر رکھ چھوڑ کے قضای حاجت کیلئے نکلے گئے حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ اوس نقش کو اوٹھا کر نظر کئے اور خانہ مقصود عدد سے خالی دیکھے پھر دوات و قلم جو وہان موجود تہے اوٹھا کر اوس خانہ مین جو عدد ضرور تہا بھر دئے بمجرد اسکے عجیب و غریب اسرار ظاہر ہوئے ہونون اور اشرفیون کی تھیلیان ظاہر ہوکے انبار ہونے لگی حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ اس حالت کو دیکھکر حیران ہوگئے تھوڑے وقت کے بعد حضرت شیخ قضای حاجت سے فراغت پاکے آئے تو یہ حال دیکھے اور غصہ مین آکر پوچھے کہ یہ فضول حرکت کس سے ہوئی حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ ڈرتے اور کانپتے ہوئے عرض کئے کہ اس غلام سے ہوی آپ فرمائے کہ کیا ہمارے مین یہ طاقت نہ تھی جو تم نے ایسی فضولی کی پھر اوس نقش کو اوٹھا کے خانہ مقصود کے عدد کاٹ دئے بمجرد اسکے وہ سب تھیلیان غائب ہوگئین آپ کی کرامتین اور کمالات و مقامات بیان سے باہر ہین۔

آپ محرم الحرام کی پانچوین سنہ یکہزار اکسٹھ مین اس دار فنا سے جانب عالم بقا تشریف فرما ہوئے آپ کا مزار مقدس حضرت حسینی کے مدینہ منورہ کے قریب جانب مشرق واقع ہے جہان زائر آتے ہین برکت حاصل کرتے ہین اور عارف کامل حضرت شیخ عبدالکریم انصاری لاہوری جنہون نے لمعات پر شرح لکھی ہے آپ ہی کے خلیفون سے ہین اور آپ ہی کے ہاتھ سے معرفت و اسرار کا پیالہ نوش فرمائے اور اوس پیالے سے ایک گھونٹ طالبون اور مستفیدون کو بھی دئے۔

## حضرت سید السادات منبع السعادات نائب رسول اللہ شاہ صبغۃ اللہ حسینی بھروچی مدنی قدس اللہ سرہ العزیز

اگرچہ آپکا مزار مقدس مدینہ منورہ مین ہے اور یہہ مختصر تذکرہ اون حضرات کے احوال مین ہے جو خاک بیجاپور کو اپنی خوابگاہون سے شرف بخشی لیکن جناب حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز اس شہر مین تشریف لائے تھے اور آپ کا فیض و تصرف بیان کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

لوگون کو پہونچا اور آپ کے دامن ارشاد وہدایت سے ایک عالم کمالات ظاہری و باطنی سے
فیضیاب ہوکر اعلیٰ مراتب کو پہونچا اس لئے آپ کے بعض حالات اور کرامات تیمنا و تبرکا بیان
کئے جاتے ہین ملفوظا حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ جو آپ کے کل خلفا سے ہین منقول
ہے کہ جناب شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سن تمیز کو پہونچنے کے بعد علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل
اور کمال صوری و معنوی کے حصول کا ارادہ کرکے اپنے بزرگون کے وطن یعنے بھروچ
سے نکل کے احمد آباد گجرات مین اوستاد البشر تاج الاولیا مرشد العرفا سید السادات حضرت
شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز کے جناب مقدس مین پہونچے اور نو سال تک
آپ کے مدرسہ متبرکہ مین مقیم رہے تمام علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے اور علم حدیث شریف نبوی
کی سند لئے اور خواجگان چشت اہل بہشت کے سلسلے مین آپ سے بیعت کرکے ارشادات
صوری و معنوی اور اذکار و اشغال و دعوت کی تلقین اور مشایخین کرام کے تمام سلسلون اور
خانوادون کی خلافت و اجازت پائے **نقل** ہے کہ جناب شاہ وجیہ الدین قدس سرہ العزیز
کی عادت مستمرہ یہ تھی کہ ہمیشہ دو پہر رات کو تمام طالبان علم اور مریدون اور سالکون کے
حجرون پر گذرتے اور ملاحظہ فرماتے کہ کس شغل مین مشغول ہین بعد اسکے حضرت شاہ قدس سرہ
کے حجرے مین تشریف لاکے تھوڑا وقت نشست فرماتے غرض جب حضرت شاہ قدس سرہ
اوس مرشد کامل کی خدمت مین ظاہری اور باطنی تربیت پاکے تمام مقامات اور احوال مین
کامل و مکمل ہوکر اپنے مرشد حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ العزیز کے عین وجود معنوی
ہوگئے تو حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا حکم صادر ہوا کہ اپنے وطن کو جاکے وہان کے
لوگون کو علوم ظاہری و باطنی کا نفع پہونچائین اور خاص و عام سے ہر ایک کو طریقہ
راہ راست بتلائین حضرت شاہ قدس سرہ مرشد کے حکم کے مطابق بھروچ
روانہ ہوئے اور وہان چند روز تک مسند ارشاد و تکمیل پر جلوہ فرما رہے ایک روز
آپ گاڑی مین سوار ہوکے باغ کے سیر کے ارادہ سے نکلے اور ہمراہ رکاب طالبان علم

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

بھی تھے راستہ مین آپکے خاطر فیض ماثر مین آیا مدینہ منورہ جانا چاہئے اسکے ساتھہ ہی
فرمائے کہ سیر باغ کی حاجت نہین مدینہ منورہ کا راستہ چلین پس اوسی روز ایک منزل راستہ
طی کئے جب یہ خبر آپ کے حرم محترم مین آپ کے بی بی حضرت راجی دولت قدس سرہا جہانگیر خان
وزیر و رکن سلطنت بادشاہ گجرات کی دختر نیک اختر کو پہونچے تو آپ نے تھوڑے ہی عرصہ
مین سامان سفر مہیا کرکے روانہ فرمایا حضرت شاہ قدس سرہ حج ادا کرکے مدینہ منورہ جاکر
وہان مقیم ہوئے اور ہر صبح و شام حضرت سید انبیا علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کے
زیارت شریف کے لئے جایا کرتے اور نہایت حضوریت کے ساتھہ قدم شریف کے طرف کھڑے
ہوکے درود و سلام بھیجتے اور رعایت ادب کے باعث کبھی سر مبارک کے طرف نہین گئے جب لوگون
کو آپ کی بزرگی معلوم ہوی تو اہل مدینہ فرط اعتقاد سے آپکی قدمبوسی کے لئے ہجوم و ازدحام
کرنے لگے آپ اونہین فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب عالی کے طرف متوجہ ہون آخر الامر آپ تنگ آکے ظہر کے آگے زیارت
کے لئے جانے لگے کیونکہ اوسوقت لوگون کا ہجوم نہین ہوتا تھا حضرت مولانا قدس سرہ سے
منقول ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ فرماتے تھے کہ مین ایک روز جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے ہمیشہ کے عادت کے مطابق وقت مقرری پر کھڑا ہوا
تھا کہ دفعۃً مجھ کو کشف ہوا اور جناب معلیٰ مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات شریف
وجود ظاہری حقیقی کے ساتھہ روضۂ منورہ کے اندر سے باہر تشریف لائے اور دست مبارک
مین پانچ عدد مین کوئی سی چیز تھی وہ مجھ کو عنایت کرکے فرمائے کہ یہ کھاؤ اور دکن کو جاؤ
پھر تم کو بلاتا ہون مین نے اوسی وقت وہ سب کے سب حضور فایض النور مین کھالیے
رخصت ہوا اور کشتی بندر دابل پہونچی وہان سے بیجاپور کو ابراہیم عادلشاہ بادشاہ سنی
ہی کے عہد مین یعنی سنہ ایک ہزار ہجری مین آیا اور اس بلدہ مین پانچ سال اقامت
رہی جب حضرت بندگی مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ کے زیارت کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ور اوسے بندر وا ہل کو آیا خیال تھا کہ پھر اس ملک کو نہین آؤنگا اب غیرت حضرت رسالت
علیہ السلام ایسے مانع ہوئی کہ آپکی زیارت کو بھی جانے نہ دی اور اپنے پاس بھی آنے نہ
دی اور پانچ سال مجھ کو دور ڈالدی اب سوائے مدینہ منورہ کے کہین نہ جاؤنگا کہتے ہین کہ
حضرت شاہ قدس سرہ حضرت مخدوم قدس سرہ کے روضہ پر ایک فقیر کو روانہ کئے تا اوس
راہ سے کہ انکو ملاقات روحانی تھی سلام وکلام صورت رخصت پہونچائی جب وہ فقیر جواب
لائے تو آپ مدینہ منورہ روانہ ہوئے **نقل** ہے کہ جب سلطان مظفر آخر طبقہ سلاطین گجرات
پادشاہ ہوا تو قطب الاقطاب حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز کی
خدمت مین آکر حضرت کے دست مبارک سے شمشیر باندھ لیا اوسوقت آپ فرمائے کہ
سید کے ساتھ یعنے حضرت شاہ سید صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی نہ
کرنا ورنہ مین درمیان مین نہ آؤنگا بعد چند روز کے جب اوسکی خرابی کا وقت قریب آیا
تو آپ کے حرم محترم کے پاس چنگیز خان کا مال تلاش کرنے خیال وہان لاکر بے ادبی کیا
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
حضرت شاہ قدس سرہ کی زبان مبارک سے نکلا کہ مظفر فلانے روز حضرت میان کے دست
مبارک سے باندھی ہوی شمشیر سے مارا جائیگا جب یہ خبر سلطان مظفر کو پہونچی تو سراسیمہ
ہوکر حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کے خدمت والا مین عرض کیا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ کے جناب مین میرے سے تقصیر واقع ہوی خطا کیا معاف کرنے فرمائین کہتے ہین کہ
حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ نے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کو یہ پیام بھیجا کہ
سلطان مظفر کو معاف کرو کیونکہ مین نے اوسکو شمشیر باندھی ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ نے عرض کی کہ مجھ کو دوسری شمشیر کہان ہے وہی آپکی شمشیر اوسکا کام کردی
بعد اوسکے سلطان ناچار اور پریشان ہوکر احمد آباد کے تمام مشائخین اور فقرا کو جمع کیا
اور اپنی سلامتی کے لئے دعا اور دعوت کرنے التماس کیا ہر ایک نے اوس زمرۂ مشائخین و
اہل دعوت مین سے اوسکے لئے دعائے خیر کی اور اوسکو ہمت دی کہ ہم اتنے لوگ تمہارے

لئے دعا کرنے مین مشغول ہین تم خاطر جمع رکھو جب کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے
معین کی ہوی مدت مین سے بالکل کم روز باقی رہے ہے تو آپ کے خادمون نے عرض کی کہ
حضور کا ارشاد لوگون مین شہرت پا چکا اور مقرری دن بھی آگئے اب تک کچھ اثر
ظاہر نہین ہوا آپ نے فرمایا ابھی تین چار روز باقی ہین اوسکا مارا جانا ایک لمحہ مین ہوگا
القصہ اونہین ایام مین آپ کے ایک مرید فقیر ابراہیم کہلیری نے خواب مین دیکھا
کہ حضرت شاہ قدس سرہ ساتوین آسمان کے دروازہ پر عصا ہاتھ مین لئے کھڑے ہین
اور ملائکہ دعوت کی طبقین لا کہتے ہین کہ یہ مظفر کی دعوت کے طبقے ہین اور حضرت شاہ قدس
سرہ اون طبقون پر اپنے عصا سے ایسا مارتے ہین کہ وہ طبقین ایک دوسرے پر ہوکے
نیچے گرتے ہین فقیر مذکور نے یہ خواب حضرت سے عرض کیا تو آپ تبسم فرماکر خاموش رہے
حاصل کلام اکبر شاہ بادشاہ دہلی کا لشکر مظفر پر تاخت کیا اور اسکے لشکر نے لشکر مغلیہ سے
سازش کرلی آخر مظفر لاعلاج ہوکر اوسی وقت مقرری پر جو حضرت شاہ قدس سرہ فرمائے تھے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اوسی شمشیر سے اپنا گلا آپ کاٹ لیا اور مرگیا حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ
فرماتے ہین کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے بیجاپور مین پانچ سال جو اقامت فرمائی اس مدت
مین آپ سے تین چار کرامتین ظاہر ہوئین اونمین سے ایک یہہ کہ ایک روز کسی عرب نے
ایک مٹھی بن یعنے قہوہ کے چھلے ہوئے بیج لاکر حضرت کے دست مبارک مین دیا آپ نے
میرے طرف اشارہ فرمایا مین نے اپنے دونون ہاتھ بڑہائے ہوئے گیا وہ سب بن میرے
ہاتھ مین ڈالدئے اور آپ کے دست مبارک مین اوسکا ایک دانہ بھی نہ تھا پھر مین آگے
گیا تا اس مین سے لیکر حاضرین مجلس کو عنایت فرماوین کیونکہ حضرت کی ہمیشہ کی عادت یہ تھی
کہ جو کچھ مجلس مین آتا تمام حاضرین مین تقسیم کرتے غرض حضرت نے مجھکو دست شریف سے
منع فرمایا اور اوس بن مین سے ایک دانہ بھی نہ لیا تو مین اپنی جگہہ بیٹھ گیا بعد اسکے دیکھا کہ
حاضرین مین سے ہر ہر شخص کو طلب فرماکر میرے ہاتھ مین جس قدر تھے اوسی قدر عنایت

فرمائے تخمینًا معلوم ہوا کہ اگر سب کو ایک جا شمار کرین تو دو سیر سے زیادہ ہوگی اور بن کا ایک
دانہ دست شریف مین تھا ملا احمد مجذوب قدس سرہ آپ کے مرید کامل جو اپنی عادت قدیم
پر حضرت کے کفش مبارک بغل مین لئے ہوئے دور کھڑے تھے فریاد کرنے لگے
کہ صاحب وہ بن کا دانہ مجھکو عنایت فرماؤ تا مین کہاؤن آپ نے فرمایا کہ تم روزہ دار
ہو کیسا کہاؤگے اونہون نے عرض کی کہ اگر آپ عنایت فرمائین تو کھاؤن پس حضرت
شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہٗ نے وہ ایک دانہ ایسا پھینکا کہ اونکے منہہ مین جا پڑا ملا احمد قدس
سرہٗ تھوڑا وقت اوسکو چباکر منہہ سے باہر نکالے تو تمام حاضرین مجلس دیکھے کہ وہ بن کا دانہ
زرد ہوگیا اور بیچ مین شق ہوکر جیسی کی اس بن کی شکل ہے ویسا ہی ہوگیا تھا **نقل** ہے کہ ابراہیم
عادلشاہ ثانی کے وزیر عین الملک نے جو بہت شوکت اور بڑا لشکر اور ساٹھ مست ہاتھی رکھتا
تھا اپنے پادشاہ سے باغی ہوکے اعیان و ارکان سلطنت کو اپنا بنا لیکے قصد کیا کہ اوسکے بھائی
کو تخت پر بٹھلائے ابراہیم عادلشاہ حضرت شاہ قدس سرہ کے خدمت مین التجا لایا حضرت شاہ
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
ذیجاہ قدس سرہٗ نے اوسکی عاجزی پر رحم کرکے اوس باغی یعنی عین الملک کے حق مین فرمایا کہ
فلان روز اور فلان وقت مین پر اسکا سر کاٹا جائیگا آخرش حسب ارشاد والا اوسکا لشکر تاراج
ہوگیا اور اوسکا سر کاٹا گیا **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ نے ابراہیم پور مین جو شہر کے جنوبی
سمت مین واقع ہی مسجد بنوائی تو اوسکا پایہ رکھنے کے وقت اپنے تصرف سے معمار کو کعبہ روبرو مین
بتلایا پس معمار نے کعبہ کو روبرو دیکھکر سمت قبلہ درست کرکے بغیر تفاوت کے پایہ رکھا اور مسجد اوسی پر
تعمیر ہوی یہہ قصہ بیجاپور مین ہر ایک کی زبان پر ہی اسی سبب کہتے ہین کہ اکثر مسجدین قبلہ کی سمت برابر
نہین ہین ہرچند قبلہ نما کے رو سے اور تعیین قبلہ کے قواعد سے مسجدین بناکرتے ہین لیکن کچھ اور فرق
رہتا ہی مگر یہہ مسجد برابر قبلہ کے طرف واقع ہی حضرت مولانا قدس سرہ کے ملفوظ مین مذکور ہی کہ بیجاپور
مین ایک فقیر تھے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے مدرسہ مین حاضر رہکے علم ظاہر کی تمام کتابین
اپنی ایک جزو مین دیکھتے اور سنتے تھے ایک شخص نے اون سے پوچھا کہ تمام مختلف کتابین ایک جزو مین

کیونکر معلوم ہوتی ہین فقیر نے کہا کہ تمام کتابون کے حروف ہجی ایک ہین اور مختلف عبارتین بنکر نظر آتے ہین **نقل** ہے کہ دو فقیر تھے علم ظاہر کے درس کے وقت حضرت شاہ قدس سرہ کے خدمت مین حاضر ہوتے اون دونون مین سے ایک نہایت توجہ اور حضور قلب کے ساتھ مشتاقانہ بیٹھتے تھے ایک روز وہ فقیر حاضر نہ ہوئے تو حضرت نے اونکے رفیق وہمتا سے پوچھا کہ تیرے دوست کو کیا ہوا کہ آج حاضر نہ ہوا وہ عرض کئے کہ میرے رفیق کو اس جگہ پر حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار میسر ہوتا ہی اور وہ دیکھتا ہی کہ حضرت رسالتمآب علیہ السلام آپ کے ساتھ بیٹھکر درس علوم سنتے ہین اور کبھی حجاب پیدا ہوتا ہی کہ رویت شریف میسر نہین ہوتی اوسوقت بیتاب اور بیقرار ہوکے جنگل کو جاکر اپنے کو ہلاک کرتا ہی اور آج اپنی ہلاکی کے لئے گیا ہی غرض آپکے مناقب وفضائل اور مقامات وکرامات حد سے باہر ہین **شعر** فضائل شیخی صبغۃ اللہ من یحصہ ٭ سوی ربہ من یحصرھا و یحسر ٭ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ٭ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر ٭ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سنہ ایکہزار پانچ ہجری مین مجاور ہوکے مدینہ منورہ کو عازم ہوئے حرم شریف ملازم رہے اور حرم شریف مین آپکا خاص خلوتخانہ نہین تھا اور بیدو سرے باہری کر آپ حرم شریف نبوی کے ملازم ہوئے اور دس سال تک حیات ظاہری مین رہکر روز سہ شنبہ چھبیسوین جمادی الاول سنہ ایکہزار پندرہ ہجری مین واصل حق ہوئے **نقل** ہے کہ جناب حضرت میان شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز حضرت شاہ قدس سرہ کو جو خط لکھتے ہو سرپر یہ القاب تحریر فرماتے یعنی مجدد الدین و مجدد ام العالم جو ملاوہ تاریخ آپکا ہی یہ دونون حضرات کی کرامت ہی آپکی ولادت شریف کی تاریخ خیر الناس ہے اور رحلت شریف کے تاریخین یہ ہین۔ خیر الناس بالناس وشاہباز مستغرقین ومخزن اسرار الٰہی بود وقربان شاہ شہوم ومنور طریقت وجان بخش جہان وپیر الٰہ ودستگیر ما وسر حلقۂ اہل تصوف وگل گلزار بہشت وسر خیل اولیا واشد ویاد ایمان بخش وضامن الامان ومشائخ نواز سبحانی ہائکے جب حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ تشریف لیگئے تو حضرت مولانا قدس سرہ نے تاریخ دراغ کہی الہ وفات شریف ہوا تو وہ دراغ کہی **نقل** ہے کہ آپ کے وصال کے بعد مدینہ منورہ کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

لوگ آپکے وجود شریف کو روضہ منورہ سے دور دفن کرنا چاہتے تاکہ گنبد بنائی جاوے اسی فکر مین تھے کہ ایک
مرد غیبی جنکو کوئی شخص جانتا نہ تھا ظاہر ہوئے اور کہے کہ اگر تم شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کی مرضی چاہتے ہو تو مین
اونکی جگہہ بتلاتا ہون پھر انہون نے کہا کہ ایک روز شاہ صبغۃ اللہ نے حضرت ابراہیم فرزند حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کے پاس کہڑے ہوکے فاتحہ پڑہا اور آرزو کی کہ صبغۃ اللہ کو یہ جگہہ نصیب ہو پس آپکو
قبۂ مذکور کے پاس دفن کرکے سنگ مرمر پر آپ کا نام مبارک کہود کے قبر شریف کے سرہانے نصب کئے اور عمر
شریف آپکی جو تریسٹھ سال کی تہی بمدت عمر مسنون ہی **نقل** ہے کہ جب آپکی دستار مبارک اور جامۂ ملبوس مدینہ منورہ سے
آپ کے فرزندان شریف کے پاس جو بہروچ مین تھے لائے تو آپ کے بڑے فرزند حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہ
نے فرمایا کہ مین اس خرقہ کے لائق نہین ہون میرے چھوٹے بھائی شاہ ابو العلا اسکے لائق اور مستحق ہین اور
حضرت شاہ ابو العلا قدس سرہ جو بزرگوار اور عالم و پرہیزگار تھے اس خرقۂ مبارک کو سر پر رکھ کے قبول فرمائے
اور ہدایت طالبان مین مشغول ہوئے **مترجم** حضرت شاہ قدس سرہ کے حالات و کرامات اس قدر ہین کہ
اگر سب جمع کئے جائین تو بجای خود ایک مبسوط کتاب ہو جاوے اگر مدراس مین اس ترجمے کا اتفاق ہوا ہوتا تو
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
بہت کچھہ لکھتا لیکن کیا کیا جاوے اس وقت فقیر عالم مسافرت مین ہی اور عازم مدینہ منورہ ہی اس سبب سے
سر دست جتنے روایتین مل سکین داخل کیگئین **نقل** ہے کہ جن ایام مین حضرت شاہ قدس سرہ اپنے
وطن مین درس کا شغل کرتے تہے آپکی بی بی محترمہ حضرت راجی دولت صاحبہ قدس سرہا ایک روز تہ خانے کے دریچے
مین نظر کئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک بہت بڑی جماعت سفید پوشون کی بڑی بڑی پگڑیان باندہے ہوئے
ہین اور صورت و لباس سے معتاد آدمی نہین ہین حاضر ہوئے ہین حضرت مخدومہ قدس سرہا نے یہ واقعہ
حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین ظاہر کیا آپ نے نہایت تاکید سے فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرو اگر کسی سے
کہوگے تو تمہارے دونون فرزند مر جائینگے **نقل** ہے کہ بہروچ مین ایک راجپوت زادہ اپنی
رضا و رغبت سے حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت عالی مین مسلمان ہوا اوسکا باپ بادشاہ کے پاس
فریاد کیلیے گیا بادشاہ نے آپکو بلاکر پوچھا کہ اوس لڑکے کو ظلم و جبر سے کیون مسلمان کئے آپ نے فرمایا کہ اوسی
پوچھہ لو جب اوس سے پوچھے تو کہا کہ مین اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوا بادشاہ چاہا کہ آپ کو

جھنجلائے اسلئے اس لڑکے کو کنارے لیجاکر منصب کی طمع دیکے سکھلایا کہ ظلم سے مسلمان کئے گئے ہین
کہیے جب آپکے حضور شریف مین آیا کہا کہ مین اپنی رغبت سے مسلمان ہوا اسی طرح تین بار تعلیم
دیکر لائے کچھ فائدہ نہ ہوا آخر پادشاہ خجل ہوا ایسے مین پادشاہ کا مانوس ہاتھی پادشاہ پر ایسا دوڑ
آیا کہ اوسنے لاعلاج اور مضطرب الحال ہوکر بھاگا اور حضرت شاہ قدس سرہ کو رخصت کردیا۔

**نقل** ہے کہ جسطرح سے حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ کی درس سے فارغ ہونیکے بعد
اکثر اوقات حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی اور آپس مین واقعات و اخبارات
غیبی کا مذاکرہ رہتا تھا ویسا ہی حضرت شاہ قدس سرہ سے بھی تھا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ
نے چند روز مسجد جامع بیجاپور مین نماز جمعہ پڑھی ایک روز آپ نے راہ مین شراب کی دوکانین
دیکھین تو نماز جمعہ ترک کرکے فرمایا کہ اس شہر مین مسلمانون پر نماز جمعہ جائز نہین ہوتی **نقل** ہے
کہ ایک روز حضرت شاہ قدس سرہ نے اپنی مجلس مین فرمایا کہ اس ملک کا حاکم جو طالب دنیا ہے
اگر امر معروف و نہی منکر کے تین کام کرے تو خدا تعالی ہر ایک کے عوض مین ایک ملک کی بادشاہت
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
دیتا ہی اندازہ لیا چاہئے پہلا کام یہ ہی کہ اپنے تمام ملک سے شراب موقوف کرے تو اوسکے بدل مین
گجرات کی پادشاہت دلاتا ہون اور یہ نہین کہتا کہ جنگ کرکے لے بلکہ اوسکے ہمراہ رکاب چلکے
تخت پہ بٹھلا دیتا ہون اگر اسمین خلاف ہوا تو ایک شراب کی دوکان کی جگہہ اور دس دوکانین زیادہ
کرین دوسرا کام یہ ہی کہ طوائف یعنی کنچنون کو نکاح کا حکم کرین اسکے عوض مین بھی ایک ملک کی
پادشاہت دلاتا ہون تیسرا کام یہ ہی کہ رافضیون کو کسی جگہہ کا حاکم نہ کرے اسکے بدل مین بھی
ایک ملک کی پادشاہت ملتی ہی ان باتون کا آزمانا کچھ مشکل امر نہین ہی بعض حاضرین مجلس عالی
عرض کئے کہ آپ تصرف فرمائین تا یہ کام وقوع مین آئے آپ نے فرمایا کہ ہمکو تصرف کرنے سے
کیا کام ہی اگر وہ دنیوی ممالک چاہتا ہے تو امر معروف و نہی منکر بجا لاوے یہ کیفیت جب پادشاہ
کے سماعت مین آئی تو اس بارے مین ایک رافضی سے جو نائب امور ملکی اور پادشاہ کا معتمد علیہ
تھا مشورہ کیا وہ کہا جو کچھ حضرت فرماتے ہین سب بحقیقت اور بجا ہی اور ہرگز اسمین خطا

نہوگی لیکن سلطنت کی زینت و رونق باقی نہین رہیگی اور جو حضرت کے کہے مطابق عمل درآمد نہوگا تو
انکے خاطر کی رنجیدگی ہوگی یہ بات اِس پادشاہت کے خلل کا موجب ہوگی اسلئے اب یہ تدبیر کرنا
چاہئے کہ روانہ ہون آخرالامر اوس بدخواہ رافضی کی شومیت سے پادشاہ بے اقبال ہوا
اور ایک روز اپنی مجلس مین ظاہر کیا کہ اگر حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہٗ مدینہ منورہ
جاتے ہون تو رخصت کرتا ہون اوس مجلس مین حضرت کے مرید صادق عبدالقادر چشتی حاضر تھے
یہ بات سنتے ہی خدمت عالی مین حاضر ہوکے عرض کئے آپ نماز مغرب ادا کرکے اوسی لباس سے
جو نماز مین جسم مبارک تھا پادشاہ کے پاس جاکے رخصت ہوئے **نقل** ہے کہ ایک وقت محرم
کی دوسری تاریخ تھی احمد خان والی بیجے کے الاوہ کا جو حضرت شاہ قدس سرہٗ کے مکان کے
قریب تھا غلغلۂ بدعت بہت ہوا ایک درویش نے عرض کی کہ حکم ہو تو الاوہ توڑ کر آتا ہون
آپ فرمائے جاؤ پس وہ فقیر پانچسو آدمی کے مجمع مین گھس کے جنکو عمل کرنا تھا گئے اور راوہون نے دم
الاوہ کے مار ڈالنے کی کے اونکے ہاتھون سے چھوٹ کر آنے مین گھوڑی بھر دیر ہوتی ہے تو دوسرے
درویش نے عرض کی کہ اجازت ہو تو اوسکی مدد کو جاتا ہون آپ نے اونکو بھی اجازت دی یہ فقیر ابھی
الاوہ تک نہین پہونچے تھے کہ راستہ مین وہ فقیر آملے پھر دونون سلامتی کے ساتھ حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوئے پادشاہ نے یہ کیفیت سنکے کہا کہ اگر پانچ فقیر ہوئے تو میرے الاوے کو بھی ایسا ہی
کرینگے پس آپ کے مکان کو باہر سے قفل ڈلوایا اور احشام کے جوان اور پیادون کا پہرہ رکھوایا
تا آگ پانی تک حضرت کے مکان مین نہ جائے اوسوقت بعض لوگ اور مریدان ہرچند لڑبھڑ کر
آپکے مکان کے دروازے تک پہونچے کچھ فائدہ نہ ہوا اور بعد عشرۂ محرم کے دروازہ کھلا بعض
خادم عرض کئے کہ پادشاہ گستاخی کی آپ فرمائے کہ اگر وہ مانع نہ ہوتا تو مین امر معروف چلاتا لیکن
اوسکی اس حرکت سے آپکے خاطر شریف پر بالکل بار نہ آیا **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہٗ
بیجاپور تشریف لائے تو اکثر لوگ آپکا کمال اور بزرگیان دیکھکر معتقد ہوئے اور خود ابراہیم عادلشاہ
اور اوسکے حضوریان بھی آپ کے معتقد ہوئے شاہ نواز خان کو عرق حسد جوش مین آیا چاہا کہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

پادشاہ کو بے اعتقاد کرے اسلئے ایک روز پادشاہ سے کہاکہ انکا امتحان کرنا چاہئے وہ عقیدۂ عامیانہ
رکھتا تھا شاہ نواز خان کی اغوا پر آپکو بلایا آپ پالکی سوار ہوکے تشریف لائے آپکو پادشاہ اپنی
مجلس مین بٹھلایا اور اپنے روبرو دہکتی آگ کے چولہے پر دودہ گرم کرکے ویسا ہی جلتا ہوا برتن حضرت
کے روبرو رکہدیا آپنے معاً نوش جان فرمایا وہ بدبخت ممتحن کہاکہ البتہ منہہ اور زبان کو صدمہ ہوچکا
ہوگا لیکن ظاہر ہونے نہین دیتے ہین اب ایسے چیز کے کھانیکی تکلیف دین جس سے زبان کی سوختگی ظاہر
ہو پس پادشاہ نے پان بھیجا آپ وہ بھی کھائے وہ حسود بے سود کہاکہ نہین انکو امامت کا حکم کرین
قرأت مین حقیقت ظاہر ہوجاتی ہی پھر مغرب کا وقت آیا تو آپکو امامت کی تکلیف ہی دیگئی اور آپکے
قرأت مین سرمو تفاوت نہ ہوا اوسوقت وہ دونون شرمندہ ہوئے **نقل** ہے کہ اوسی شاہ نواز
خان نے آپ کے امتحان کے لئے اپنے خدمتگار سے کہاکہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ ابراہیم پور
مین مسجد بنائے ہین تو اپنے کو مردہ بنالے مین تجھکو کفن پہناکے چارپائی پر ڈالکر نماز جنازہ کے لئے حضرت
کے پاس لیجاتا ہون جب نماز سے فراغت ہو تو چارپائی سے اوٹھ اور مسخری کر وہ شخص طمع سے اوس
رفضی کے کہنے کو مان لیا اور اپنے کو میت سا بنایا پس اوسکو کفن پہناکے چارپائی پر رکھ کر کلمۂ
شہادت پڑھتے ہوئے مسجد ابراہیم پور مین لائے اور حضرت سے عرض کئے کہ نماز جنازہ پڑہا دین
آپ پہلے انکار کئے جب بالکل اصرار کیا گیا تو تشریف لائے اور پوچھے کہ زندے کی نماز پڑہون یا
مردے کی خان مذکور نے کہاکہ مردہ ہی زندے کی نماز کیسی حضرت نے ادہر اللہ اکبر کہا اور ادہر اوس
شخص کی روح قبض ہوگئی جب نماز سے فارغ ہوئے چارپائی دست مبارک سے اوٹھا کے فرمائے
اس میت کو لیجاؤ اور جلد دفن کرو اوسوقت وہ بدبخت رفضی دیکھاکہ خدمتگار نہ اوٹھتا ہی نہ حرکت
ہی کرتا ہی خود آپ اوسکے نزدیک جاکر دیکھا تو وہ مردہ ہی پس خجل اور نادم ہوا اور خدمتگار کو دفن
کردیا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ کے دربان میان نور محمد نام اہل باطن سے تھے وہ کہتے
تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام لینے کو عصر کے وقت ہمکے ایک لوح پڑہاتے ہین پاس دربان کا یہ حال تھا
کہ جب نماز کا وقت ہوتا اور موذن اذان دیتا یہ اپنے سے گم ہوجاتے اور اونکے ہاتھہ پیر مین اختیار نہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

رعشہ ہوکے ہاتہہ سے لکڑی گرجاتی اوسوقت کسی کے اندر آنے یا باہر جانے سے بیخبر رہتے یہ حالت
نماز گذارے تک رہتی بعد اوسکے اپنے حال پر آجاتے ہمیشہ اونکا یہی حال تھا **نقل** ہے کہ جب حضرت
شاہ قدس سرہ بیجاپور تشریف لائے شہر کے اکابر مشایخ وعلما وفضلا آپکے طرف رجوع لائے
اور آپکی بزرگی مین متفق اللفظ والمعنی ہوگئے اور میان حبیب شہر اوستاد بھی جو طلبای علم مرجع تھے
آپکے طرف رجوع ہوئے ابراہیم نے سنکر کہا کہ دوسرون سے قطع نظر مجھکو میان حبیب شہر اوستاد
کی فضیلت پر بہت اعتماد تھا وہ بھی حضرت کے طالب ہوگئے شہر اوستاد نے یہ بات سنکے کہا کہ مین
کچہ نہین جانتا ہون پھر مجھکو طالب ہونے سے کیا نقصان ہوا **نقل** ہے کہ ایک شخص حضرت شاہ
قدس سرہ کی خدمت مین التجا لایا کہ ایک لڑکی ناکتخدا رکھتا ہون اوسکے کارخیر کے لئے نہایت حیران
و پریشان ہون کچہ مبلغ ضروری ہے میرے حال پر ترحم فرماکر کسی سے سفارش کرکے بطور عطیہ دلاۓ
یا بطور قرض ہو تو بھی مین ادا کر دونگا آپ پوچھے کتنی مدت مین ادا کرتے ہو وہ کہا اس قدر عرصہ
مین ادا کرتا ہون پھر آپ فرماۓ کہ نوشتہ لکھکر لاؤ وہ لکھکر لایا تو فرماۓ کہ فلان طاقچے مین رکھدو
اور جو کچہ وہان ہو اوٹھالو یہ شخص جب نزدیک آیا اور تمسک رکھدیا تو دیکھا کہ مبلغ مطلوبہ کی تھیلی
پڑی ہے اوسکو اوٹھا لیکے چلا گیا اور اپنے کام سے فراغت حاصل کیا جبکہ وعدہ کے مطابق اوس نے مبلغ
حاضر کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ پیسا اوسی طاقچے مین رکھدیکر اپنا تمسک لیلو وہ شخص ویسا ہی مبلغ لیجاکر
وہان رکھدیا اور اپنا تمسک نظر پڑا تو اوٹھالیا **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت مولانا حبیب اللہ صفوۃ [illegible]
قدس سرہ حضرت شاہ قدس سرہ کا روی مطہر نہایت وجہ مین منور اور تر و تازہ دیکھے اور خدام درگاہ
معلی سے سبب اسکا دریافت کئے وہ کہے آج تیرہ روز ہوئے ہین کہ حضرت نے کچہ بھی تناول نہین فرمایا
**نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ شیخ ابراہیم کو قطب شاہ بادشاہ حیدرآباد دکن کے پاس روانہ
کرکے تاکید کئے کہ بغیر کسی کے وسیلے کے اوس سے ملاقات کرکے امر معروف بتلائین اور رفض سے منع کرین
لیکن انہون نے کسی کے وسیلے سے ملاقات کرکے امر معروف فرمایا قطب شاہ نے اوسی وقت اونکی
زبان کاٹ دی جب وہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوۓ تو آپ نے فرمایا حکم کا خلاف

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہیون گئے بہرحال زبان کے کٹنے سے اونکی بات چیت مین کچھہ خلل و تغیر نہ آیا **نقل** ہے کہ ملا احمد مجذوب
قدس سرہ ابتدا مین عشق مجازی مین بہت گرفتار تھے ایک روز اونکے والد حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت
مین انکا حال عرض کئے آپ فرمائے اوسکو ہمین دیدو اونہون نے زہے قسمت جان سے اپنے فرزند کو حضرت
کی خدمت مین لاکے چھوڑ دئے آپ انکو مرید کرکے کچھہ شغل بتلائے اور خلوت مین بٹھلائے ایسا مست و
مدہوش ہوا تہا سے سانپ بتلایا کہ ایسی جا مجھے بٹھلائے ہین حضرت شاہ قدس سرہ زجر
کرکے فرمائے اوسی جگہہ پر رہو اور حجرے کے باہر مت آ الغرض مدت خلوت تمام ہونیکے بعد اون سے اقسام کی
کرامتین صادر ہوئین تو حضرت فرمائے اس مقام لذت مین ہمیشہ مست رہو ورنہ بار دیگر تجہہ کو دوسری چیز نہین
دونگا **نقل** ہے کہ جب کوئی ملا احمد مجذوب قدس سرہ سے مصری مانگتا تو پتھر اوٹھا کے دیتے وہ مصری
ہوجاتے **نقل** ہے کہ ملا احمد مجذوب قدس سرہ وقت درس حضرت شاہ قدس سرہ کے کفش مبارک بغل
مین لیکے کھڑے ہوتے تھے ایک روز انہین کفش مبارک مین سے تازے گیند کے پھول نکال کے لوگونکو
دئے حضرت فرمائے تو سخاوت کرتا ہی **نقل** ہے کہ حضرت سید محمد بخاری خلیفہ حضرت شاہ قدس سرہما فرماتے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہین کہ ایک روز ملا عبداللہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ نے فرمایا آؤ میان عبداللہ
متولی گوگی حالانکہ اونہون اوسوقت متولی نہ تھے بعد چند روز کے گوگی کے متولی ہوئے اور جیتے تک
اوسی خدمت پر رہے اور اونکے بعد اونکے بیٹے بھی گوگی کے متولی ہوئے **نقل** ہے کہ ایک روز ابراہیم
عادلشاہ منصور خان کی حکومت کی قائم مقامی اپنے خزانچی احمد خان کے نام پر مقرر کرکے فرامین تیار کرکے
اپنے حضور مین رکھا تا احمد خان کو دے اس اثنا مین یہ خبر حضرت شاہ قدس سرہ کے سماعت مین آئی
آپ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ سے فرمائے کہ احمد خان سے کہو جسطرح منصور خان ہر سال اپنا
خزانہ شاہ کے فقیرون کو دیتا تھا تم بھی دیو ورنہ منصور خان کی ولایت تمکو نہین ملیگی حضرت مولانا
قدس سرہ نے عرض کی کہ احمد خان کے نام پر فرمان تیار ہوچکے ہین آپ نے فرمایا اس سے کیا ہوتا ہی
جب احمد خان نے یہ بات سنی کہا مجہہ سے ہر سال خزانہ کا تاراج کرنا نہ ہوسکیگا آخر ابراہیم عادلشاہ نے
تغافل کیا اور احمد خان کو ولایت سے کچھہ نہ ملا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ جب مدینہ طیبہ

پہونچے تو روضۂ منورہ کی جالی کے اندر داخل ہوکے قالین پر بیٹھے اور مراقبہ مین مشغول ہوے
چونکہ اوس مبارک جالی کے اندر کسی کو جانے نہین دیتے ہین خواجہ سراؤن نے یہ حال دیکھکر گڑبڑ
کئے اور کہے اوٹھئے اوٹھکر جاؤ آپ اونکو کچھ جواب نہین دئے اپنے حال مین ہی مستغرق تھے خواجہ
سرایان لاعلاج ہوکر قالین کے کونے پکڑ لیکے آپکو باہر لائے آپ جاکر روضۂ مبارک کی جالی پکڑ لیکے
تین وقت یا جدی کہے اور روضۂ مبارک سے تین بار یا ولدی کی آواز آئی اوسوقت آپ کچھ نہ
کہکے مراقبہ مین مشغول ہوگئے خواجہ سرا متحیر ہوکے دوسری قالین بچھا دئے شب کو حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواجہ سراؤن کے خواب مین تشریف لاکے غصہ ہوئے اور فرمائے کہ
ہمارا فرزند ہماری ملاقات کو آیا تھا اوسکو کیون تکلیف دئے خواجہ سراؤن نے علی الصباح حضرت
کی خدمت مین آکے عاجزی کے ساتھ معذرت کئے اور آپکی سیادت کے مقر ہوئے یہ کیفیت تمام
مدینے والون مین مشہور ہوی **نقل ہے** حضرت شیخ عبد الفتاح حبیب اللہی قدس سرہ اپنے رسالے
مین الیاسا تحریر فرماتے ہین کہ یہ فقیر بے استطاعت اکثر بزرگون سے سنا ہے کہ جب حضرت
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ مین تشریف رکھتے تھے آپ مین اور وہان کے سادات مین سیادت
کے مقدمہ مین گفتگو ہوی آپ نے یہ قرار دیا کہ روضۂ منورۂ حضرت رسالت پناہ مین کھڑے ہوکے
سلام کرین اور ملتجی ہون تا معلوم ہو پس سادات مدینہ پہلے کھڑے ہوکے تین بار کہے السلام علیک
یا جدی ایکبار کا بھی جواب نہ ملا پھر حضرت شاہ قدس سرہ آگے بڑھکے کہے السلام علیک یا جدی
جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی ایسا ہی تین بار سلام کئے تو تین بار بھی جواب ملا اس واقعہ سے
وہان کے سادات فریاد وزاری کرنے لگے جب شب ہوی تو وہان کے اکابرون سے ایک کے
خواب مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے فرمائے کہ جب مدینے کے سادات سلام
کئے مین وضو مین مشغول تھا اور جب صبغۃ اللہ سلام کئے تو وضو سے فارغ ہوچکا تھا اسلئے اون کے
سلام کا جواب دیا **نقل ہے** صاحب حرز العاشقین روایت کرتے ہین کہ حضرت شاہ قدس سرہ
مدینہ منورہ مین دس سال مقیم رہے اور ہمیشہ روضۂ مبارک مین کمال شوق سے بیٹھتے تھے جب رات

ہوتی اور خواجہ سرا دروازہ مبارک بند کردیکر اپنے مکانونکو جانیکا وقت آتا تو بھی حضرت شاہ قدس
سرہ وہین بیٹھے رہتے خواجہ سرا اکو حیلے سے آپکو باہر کردیتے اور آپ کبھی قالین کا کونہ پکڑ لیتے تا
اپنے کو کوئی باہر نہ کرسکے لیکن وہ لوگ قالین کے ساتھہ ہی آپکو اوٹھا لیکر باہر لاکے پھینک دیتے
اور جب صبح کو آتے آپکو ویسا ہی نمازین مشغول دیکھتے آخر ایک روز جبکہ روضۂ مبارک کے اندر
خاص و عام جمع ہوئے حضرت شاہ قدس سرہ نے کہا السّلام علیک یا جدی اور روضۂ مبارک سے
جواب آیا وعلیک السّلام یا ولدی حاضرین یہہ کرامت دیکھکر آپ کے معتقد ہوگئے اور سلک مریدی
مین داخل ہوگئے۔ اسی مضمون کا خلاصہ حامد صاحب خلیفہ حضرت شاہ کریم محمد صبغۃ اللّٰہ قدس سرہٗ
کی غزل ذیل مین موجود ہے۔

## غزل

صبغۃ اللہ ولی معتمدے — عاشق پاک و واصل صمدے
گفت روزے بروضۂ احمد — السّلام علیک یا جدے
باز آمد جواب جانب او — وعلیک السّلام یا ولدے
کئی تواند کسی برابریش — کہ مرا و راست سیادت سندے
باش حامد غلام درگاہش — تا بیابی سعادت ابدے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**نقل** ہے کہ حضرت شاہ تاج الحق قدس سرہ جو اہل باطن تھے جس بزرگ کی زیارت کرتے
اون سے روحانی ملاقات ہوتی اور اون سے باطنی مطالب بھی حاصل کرتے تھے وہ بزرگ
حضرت سید سعد بلخی خلیفہ حضرت شاہ قدس سرہا کے زمانہ مین مدینۂ منورہ کو آئے اور روضۂ متبرکہ
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی عادت کے مطابق بہت متوجہ اور مشغول بیٹھے کچھہ
بھی ظاہر نہ ہوا بلکہ جو صفائی باطن حاصل تھی اوسمین بھی خلل آیا وہ بزرگ حیران ہوکے اپنا حال
حضرت سید سعد بلخی قدس سرہ سے ظاہر کئے وہ فرمائے کہ تمہین خبر نہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے درگاہ معلی حضرت شاہ قدس سرہ کے تحویل ہے پس حضرت کے وسیلے کے بغیر اوس درگاہ
معلا مین کوئی نہین پہونچتا ہے پھر شیخ مذکور کو حضرت شاہ قدس سرہ کی قبر مبارک کے پاس حسب حکم

مشغول توجہ بہجلائے تو اوسوقت اونہین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شاہ قدس سرہ سے روحانی ملاقات حاصل ہوی اور اپنے باطنی مطالب سے بہرہ مند ہوئے پہر اپنی باقی عمر مکۂ معظمہ مین گذار کر رحلت فرمائے **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ سے آپکے ایک مرید نے عرض کی کہ غلام کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت شریف کی تمنا ہی اگر حضور کی نظر عنایت ہوجائے تو غلام اپنی مراد سے کامیاب ہوتا ہی آپ نے ایک اسم پڑہنے کے لئے حکم فرمایا وہ مرید خوشی کے ساتہہ تازہ وضو کر لیکر حجرے مین بیٹہ کے اسم مذکور پڑہنا شروع کئے تہوڑے ہی عرصے مین حالت بیداری مین کیا دیکھتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انکا جوکچہہ مقصد حاصل ہوگیا اس خوشی مین اونہون نے کہا ع

صبغۃ الٰہی شوار خواہی مراد — کو مصاحب بر اصحابی رتبہ داد
صبغۃ اللہ درمیان اولیا — چون محمد درمیان انبیا

**نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ مدینۂ منورہ کے شریف سے التفات و اخلاص نہین رکھتے تھے خادمون نے عرض کی کہ آپکو یہان رہنا ہی اسلئے شریف سے آشنائی ضرور ہی آپ نے فرمایا مین یہان مرنے آیا ہون مجہکو شریف سے کیا کام ہی **نقل** ہے کہ مدینۂ منورہ ایک شخص عاشق نامی تھے وہ اذان اور نماز پنجگانہ کی آواز روضۂ مقدسہ کے اندر سے سنکر مسجد حرم شریف مین نماز پڑہتے تھے اور وہ آواز اونکے مونس جان تھی جب حضرت شاہ قدس سرہ مدینۂ منورہ پہونچے اوسی روز سے اوس آواز کا سنا جانا موقوف ہوگیا اس بات سے وہ اپنے کو ایسا پریشان و ہلاک کئے کہ جلد مرگئے اونکی رحلت کی خبر حضرت شاہ قدس سرہ کو پہونچی تو فرمائے مقبول ہوئے تو جلد طلب فرمائے گئے **نقل** ہے کہ مدینۂ منورہ مین حضرت شاہ قدس سرہ ایک روز بیٹہے ہوئے تھے ملا احمد مجذوب قدس سرہ اور دوسرے خادمان خدمت مین حاضر تھے شریف مدینہ گہوڑے پر سوار حضرت شاہ قدس سرہ کیطرف التفات نہ کرکے راہ سے گذرا یہ بات ملا احمد قدس سرہ کو خوش نہ آئی تیز نظر سے اونکے طرف دیکہے وہ فی الفور گہوڑے سے گرا حضرت اس کے سر پر مارنا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہو کہ فرمائے ملا احمد تو اس جگہ کے لایق کا نہین ہی اپنے وطن کو جا تیری ماں زندہ ہی اور انتظار کرتی
ہی اوسکی خدمت کر پس مجبور وہ بیجاپور گئے **نقل ہے** کہ حضرت شاہ قدس سرہ اپنی آخر عمر شریف مین
جبل احد پر دو سال چلہ کئے جسکی پوری کیفیت حضرت شیخ علی کشائش قدس سرہ کے رسالے مین موجود ہے
اور حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی حنفی قدس سرہ بھی اپنے مکتوب مین حضرت کے بہت سے حالات و ریاضات
بیان کئے ہین اوس مکتوب مین لکھتے ہین کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ جبل احد پر دو سال تک چلہ کش
رہے بہت ریاضت کئے صایم الدہر قائم اللیل تھے اور اکثر جنگلی جانور آپ سے اختلاط رکھتے تھے
شب کو بھیڑیے آکے پہرہ دیتے تھے چنانچہ اکثر مدینہ منورہ کے رہنے والے عرب دیکھے ہین کہ دو
بھیڑیے آپکی نگہبانی کرتے ہین حضرت شاہ قدس سرہ اکثر وہان کے لوگ سے فرماتے تھے کہ رات کو یہان
کوئی نہ رہین اسکا سبب یہی تھا کہ رات کو جنگل سے بھیڑیے جو اپنی حفاظت کے لئے آتے ہین یہ راز
کہیں لوگون پر فاش نہ ہو جائے اور وہ بھیڑیے پھر کسیکو ایذا نہ دین اور وہان یہ بھی لکھتے ہین کہ
ایک روز عالم ارواح مین حضور [illegible] رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہ قدس سرہ سے ملاقات
کرکے فرمائے اے میرے فرزند اب زہد و ریاضت بس کر بس کر اور جلد اس پہاڑ سے مدینے کو
جا تیری عمر آخر ہوئی ہی اور اجل قریب پہونچی ہی پس آپ وہان سے مدینہ منورہ کو تشریف لائے
**نقل ہے** پیر غلام علی آزاد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مآثر الکرام مین یون لکھتے ہین سید صبغۃ اللہ
بن سید روح اللہ متوطن بہروچ علاقہ احمدآباد گجرات حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی کے مکمل خلفا
وتلامذہ سے تھے مرشد کے ارشاد کے مطابق چند سال اپنے وطن مین افادۂ طالبان اور امر معروف
ونہی منکر مین مشغول تھے دفعتاً شوق زیارت حرمین شریفین عظمہما اللہ تعالیٰ دامنگیر ہوا تو
اس دولت کبریٰ سے سعادت حاصل کئے بعد اپنے وطن اصلی کو تشریف لائے پھر ۹۹۹ھ نوسو
ننانوے ہجری مین سبب سے دل اٹھا کے مجردانہ مالوہ کو آئے اوسوقت شوق زیارت مدینہ
مصطفویہ علی صاحبہا السلام والتحیۃ کا جوش ہوا تو خاندیس کے رستے سے احمدنگر دکن کو پہونچے
وہان کا بادشاہ برہان الملک کے تنگ کرنے سے وہان قریب ایک سال کے وقفہ ہوا دوسرے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

سال سفر دریا کا عزم کئے اور بیجاپور پر گذر ہوا تو وہان کا بادشاہ چندے آپکو نہایت تواضع و دلجوئی کے ساتھ رکھا بعد سامان سفر مہیا کیا اور اپنا خاص جہاز پیش کیا پس تمام صوفیان و درویشان فراغت کے ساتھ بہمراہی منزل مقصود ہوئے آپ اماکن قدسیہ پہونچکر اور زیارت نبویہ حاصل کرکے کوہ احد مین سکونت اختیار کئے اور طالبان علوم ظاہری و باطنی کے مرجع ہوئی اور جواہر خمسہ کو عربی مین ترجمہ کئے اور آپ کے خلیفے احمد شناوی اوسپر حاشیہ لکھے اور یہ عربی جواہر خمسہ مع حاشیہ ملک عرب مین مروج ہی بہت سے لوگ آپ سے بیعت کئے اور انتہائی مراد کو پہونچے ۔

شیخ محمد عقیلہ مکی قدس سرہ کتاب لسان الزمان مین لکھتے ہین کہ شیخ کبیر عالم شہیر سید صبغۃ اللہ بن سید روح اللہ حسینی نے شیخ مشائخ طریقہ شطاریہ عشقیہ ہین حجت ہو اللہ تعالیٰ کی اون پر اور وہ تمام علوم معارف کے جامع تھے اور ایک عالم کو اون سے نفع پہونچا اور وہ ایسے ہین جنکو اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا اور مشہور کیا اونہون سادات شطاریہ کا طریقہ سید وجیہ الدین سے حاصل کئے اور اونہون غوث اور میرے سردار محمد غوث صاحب جواہر خمسہ سے حاصل کئے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور اون سے ایک عالم فیض یاب ہوا از انجملہ سید میر اور سید اسعد بلخی جو مدینہ مین وفات پائے اور شیخ کبیر احمد شناوی ہین اور سید صبغۃ اللہ کے تصنیفات سے **کتاب الوحدۃ** اور رسالہ **ارائۃ الدقائق فی شرح مرأۃ الحقائق** اور رسالہ **المرید ترک کل یوم من سنن القوم** **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ کی رحلت شریف کے ایام قریب پہونچے تو آپ جمادی الاول کی پندرہوین کو تپ محرقہ سے نہایت کسلمند ہوئے اور چھبیسوین کو نقل مکان فرمائے اوسوقت آپ کے دونون خلیفے یعنے شیخ عبد العظیم اور شیخ علی کتابیش قدس اللہ اسرارہما وہین تھے یہ حضرات اور اکابر اہالی مدینہ سب ملکر آپکو حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ شریف کے متصل اس طرح سے مدفون کئے کہ ناف مبارک حضرت صاحبزادہ دین و دنیا اور سر مبارک حضرت شاہ قدس سرہ برابر تھے وہ روز جمعہ کا تھا اور جمادی الاول کی ستائیسوین تھی اور تاریخ رحلت شریف رسالہ حضرت

مولانا قدس سرہ نے بیسوین کی اور رسالہ اعراس مین اٹھارہوین اور بعض جگہ ستر ہوین بھی لکھا
ہی اور حضرت سید عبداللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ مصنف کتاب خلاصۂ صبغۃ اللّٰہی تحریر فرماتے ہین کہ اپنے
مدینہ والون سے اور حضرت شیخ علی کشایش قدس سرہ کی اولاد سے دریافت کی تو ثابت ہوا کہ اٹھاسوین
روز جمعہ ہے اور اسمین کسیطرح کا شک نہین چنانچہ مدینۂ منورہ مین شیخ مذکور کی اولاد ہر سال حضرت
شاہ قدس سرہ کا عرس شریف کرتے ہین **واضح ہو** کہ پیر دستگیر حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی
قدس سرہ عرب مین علی الخصوص مدینۂ منورہ مین بواب رسول اللہ یعنے دربان رسول اللہ کہتے ہین
اور جسیا زایرین مدینۂ منورہ کو جاتے ہین اور مزور ہر ہر مقام پر اول سلام اون سے پڑہواتے ہین
او سوقت شہدای بقیع کے بعد حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ اور آپ کے بعد حضرت ابراہیم صاحبزادہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑہاتے ہین آپکے فضائل مین یہ بھی بہت بڑی بات
ہی آج تک ہندکے اور دوسرے ملکون کے بہت بزرگان اوس مقام متبرک مین مدفون ہوئے لیکن
سوائے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے دوسرے کسی کے لئے خاص کرکے سلام پڑہوایا نہین جاتا
ہی سوائے اسکے سلطان روم کے طرف سے آپکا سالانہ عرس شریف ہوا کرتا ہے ۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

## نسب نامۂ حضرت شاہ قدس سرہٗ

حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی بن شاہ روح اللہ حسینی بن سید احمد بن سید عبد الفتاح مغربی بن سید محمود بن سید برکات
بن سید طاہر بن سید قاسم بن سید محسن بن سید محمد بن سید عبد السلام بن سید خالد بن سید محمد بن
بن سید محمود بن سید فضل الدین بن سید عیسیٰ بن سید حسن المخاطب بن امام موسیٰ کاظم بن امام
جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی ابن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ

## اسامی خلفای حضرت شاہ قدس سرہ

حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی حنفی ۔ حضرت شیخ علی کشایش ۔ حضرت شیخ عبد الصمد ۔ حضرت
شیخ ابراہیم حضرت شیخ سنو حضرت سید اسعد بلخی ۔ حضرت مولانا حبیب اللہ بیجاپوری ۔
حضرت شیخ عبد الحکیم ۔ حضرت میان یوسف ۔ حضرت سید عبد اللہ حضرت شاہ

مرتضیٰ قادری، حضرت سید محمد بخاری قدس اللہ اسرارہم اجمعین واضح ہو کہ کتاب معارج الکرام سے معلوم ہوتا
ہی کہ حضرت سید میر اور حضرت شیخ احمد شنادی قدس اللہ اسرارہما بھی آپ کے خلیفے تھے اور فقیر نے شیخ جواہر
خمسہ عربی مین بھی دیکھا تھا کہ شیخ الآخر الذکر حضرت شاہ قدس سرہ کے خلیفے ہین لیکن فہرست مصدرین یہ دونون
نام نہین پائے جاتے ہین مگر ہان حضرت شیخ سنو جو نام لکھا گیا ہی شاید حضرت شیخ احمد شنادی قدس سرہ
ہی ہونگے

## حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللٰہی قدس سرہ

آپ علامۂ متبحر اور
ولی مشتہر اور مرشد کامل اور مربی واصل تھے اور آپ انسانی نسبہ سے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
کا مقام رکھتے تھے علم ظاہر و باطن کے جامع تھے اور شریعت و طریقت پر راسخ قدم تھے اور جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم خواب اور یقظہ مین دیکھکر بیحساب فیض حاصل کئے اور خضر و الیاس علیہما السلام سے
اور شیخ علی کلالاری اور حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری اور حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس اللہ
اسرارہم سے ملاقات روحانی کرکے ظاہری اور باطنی فائدے اوٹھائے اور روح اللہ شیخ محمد مرزا عرف میر نعمان
بابانگر اور قاضی محمد کلیانی اور شیخ بابو جی خلیفہ شاہ حسن دوڈہ اور شیخ تاج الحق قدس اللہ اسرارہم سے اور
اپنے وقت کے بہت سے اولیا اور واصلان حق اور اہل کمال اور مجذوبوں سے ملاقات کرکے اور صحبت
کرکے فائدے حاصل کئے آپ کے واردات و مکاشفات بعید حصر ہین آپ حضرت مرشد العرفا شاہ صبغۃ اللہ
حسینی بھروچی مدنی قدس سرہ سے ظاہری اور باطنی علوم اور صوری و معنوی کمالات اور حقیقی و مجازی
ارشادات حاصل کرکے خلافت و اجازت سلاسل علیہ عالیہ سے مشرف ہوئے اور حالات و کمالات
صبغۃ اللٰہی کے رنگ سے رنگین ہو کر حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے عین ذات ہوی اور آپکے
اس درجہ مین منظور نظر اور مقبول ہوئے کہ اونکے شجرۂ شریفہ مین اپنے دست خاص سے کمال توجہ کے
ساتھہ فرزند حقیقی لکھے اور اجازت دئے کہ اپنے مریدون اور طالبون کے شجرون مین کتبہ صبغۃ اللہ لکھین
اور فرماتے کہ فقیر اپنا نام بھی تم کو دیا اور جو کچھہ فقیر کو عالم الٰہیہ سے عطا ہوا ہی تم کو بھی عطا ہوگا اور
حضرت مولانا قدس سرہ رسوخ و اعتقاد اور پیر پرستی کے امتحان کی کسوٹی پہ [illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

This image cannot currently be displayed.

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

امتحان یونہی کے لیے آتا تھا ایک روز عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو آپ کے لئے اسی مسجد کے صحن میں ایک
گنبد تعمیر کرتا ہون آپ فرمائے کہ ایسا خیال مت کر کہ اسمین تیری بہتری نہوگی اور تیرے عیال و
اطفال باقی نہین رہینگی عرض کیا کہ سب قبول ہے مگر حکم عالی نافذ ہو جائے جو نکہ وہ اسی مقدمہ مین
اصرار کرتا تہا آپ خاموش ہوگئے پس اوس نے سب سامان کی تیاری کرلیکر کمال اعتقاد کے ساتہہ
گنبد شریف کا پایہ ڈالا اور اوس عمارت کے تمام ہونیکے پیشتر اوس برہمن کے تمام عیال و اطفال
مرگئے جب گنبد کا کام ختم ہوا تو وہ برہمن بھی مرگیا حضرت نے اوسکو مسجد کے روبرو کے صحن مین گنبد
کے پائین دفن کر دیا اوسکی قرابت دار حضرت کے پاس آکر تقاضا کئے کہ ہمارے مردکو یہان سے
لیجاکے ہماری آئین کے مطابق آتش مین جلائینگے آپ حکم دئے کہ لیجائین پھر اوسکی قبر کھولی گئی
تو کیا دیکھتے ہین کہ مُراری پنڈت برہمن کی لاش کی جگہہ پہولون کی ڈھیر ہو رہے پس ویسا ہی اوسکی
قبر کو بند کر دئے اور مایوس ہو واپس ہوئے کہتے ہین کہ صحن مسجد مین سنگ جو زمین پر رکھا ہوا ہے
اوس برہمن کی گور کا نشان ہے آپکی خوارق و کرامات حد بیان سے باہر ہین
کہ سلطان ابراہیم عادل شاہ جگت گرو اپنے وقت کے بزرگون اور شایخون سے نہایت رسوخ اور
عقیدت رکھتا تھا اور اون سے تعظیم اور تکریم کے ساتھہ ملاقات کرتا تھا اور اچھی طرح سے
اونکی خدمت بھی کرتا تھا پس حضرت قاسم قدس سرہ کی کمال و بزرگی اور استغنا و تجرید سنکر
آپکی ملاقات کی تمنا دلین رکھتا تھا اور بار یابانی دربار سے پوچھا کہ ملاقات اوس بزرگ
کی کس طور سے حاصل ہو وہ جواب دئے کہ حضرت کے دل پر استغنا اور بیغرضی ایسی غالب ہے

[redacted]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور بات بھی نہین کئے بادشاہ کے جانیکے بعد لوگ کہے کہ اس ملک کا پادشاہ سلطان ابراہیم تھا اور آپکی ملاقات کا آرزومند تھا آپ اوسکی طرف التفات نہین کئے حضرت فرمائے کہ ہمارا اوسکو سپہرا سمجھے کہتے ہین کہ حضرت ذیحجہ کی ستائیسوین تاریخ زبان مبارک سے فرمائے کہ فقیر کی حیات ایک مہینا باقی ہے اپنا جانشین مقرر کرتا ہون پس آپ ایک روز حضرت شاہ ابوالحسن قادری کے چھوٹے بھائی قدوۃ الواصلین حضرت سید مصطفےٰ قادری کے فرزند و سجادہ نشین سید السادات حضرت سید عبدالقادر قادری کو جو آپکے مسجد مین ظاہری اور باطنی نعمت سے سرفراز فرماکر خلافت نامہ اور سجادگی نامہ اپنے مہر متبرک سے مزین کرکے عطا فرمائے وہ کاغذ حضرت شاہ سید السادات کے اولاد کے پاس موجود ہے اور حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ محرم کی ستائیسویں سنہ ایکہزار بتیس ہجری کو سرای فانی سے عالم بقا کے طرف رحلت فرمائے اور مسجد جمیدہ خان کے صحن مین شمال کے جانب اندرون گنبذ آپکا مزار مبارک واقع ہے زائرین زیارت سے برکت حاصل کرتے ہین اور آپکا عرس شریف تیرہوین ماہ مذکور کو ہوتا ہے آپکے احاطہ کے اندر خاص و عام حصول نجات اخروی کی امید پر دفن ہوئے ہین اور بہت سے صلحا اور علما بھی وہان مدفون ہین حال کے لوگون مین سید ابوتراب فرزند سید السادات حضرت سید شمس الدین قادری قدس سرہ اور حضرت محمد خلیل الرحمان اور اونکے فرزند حضرت مولوی محمد اکرم اور شیخ نائب حضرت محمد اکبر صاحب وغیرہ بہت صلحا مدفون ہین انکی تفصیل بہت طویل ہے۔

**حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ** آپ بیجاپور کے اکابر سادات اور اولیا سے مشہور ہے ہین آپکا نسب اور شرب دونون قادری ہین آپ کے کرامات مشہور ہین آپکی پیدائش کا مقام احمدآباد گجرات ہے وہان سے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانے مین بیجاپور تشریف لاکر شہر اور شہریون کو ارشاد و تلقین کے برکات سے اعلیٰ درجہ پر پہونچائے اور آپکے فیض صحبت سے بہت سے لوگ جنکو خداطلبی کا ولولہ تہا اور درد عشق و محبت الٰہی رکہتے تہے خدا کو پہونچے حضرت شیخ مصطفےٰ سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ عین الدین گنج العلوم قدس سرہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آپ سے خلافت و اجازت سلسلۂ قادریہ کی لی ہے اور حضرت حافظ شاہ عبدالقادر قدس سرہ حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ صاحب سوفح عثماں کے مربی و مرشد حضرت شاہ مرتضےٰ قدس سرہ کے مریدوں اور خلیفون سے ہین اور حضرت شاہ ننگے مجذوب قدس سرہ بھی اوسی مرشد کامل کے فیض یافتگون سے ہین **نقل** ہے کہ شروع مین ایک مجذوب کی نظر کی تاثیر سے حضرت پر جذب نہایت غالب ہوگیا چونکہ جذب راہ سلوک مین ایک آڑ ہے اور مراتب وصول کے طی و ترقی مین خلل انداز ہے کیونکہ مجذوب ایک حال پر رہتا ہے اوسکو ترقی مقامات کی نہین ہے اسلئے شیخ الجن والانس استاد است محمد مرشد اکمل حضرت میر شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ کے بڑے فرزند مرشد الاولیا سید اولاد رسول اللہ حضرت شاہ عبداللہ قدس سرہ اوس جذب کو اپنے توجہ سے دور کر گئے اور اپنے ارشاد و تلقین کے برکت سے اعلیٰ مقامات کو پہونچائے **نقل** ہے کہ ابراہیم عادلشاہ کی بیٹی کی زیارت کے روز قبر کے پاس شاہانہ تکلفات و فروش مکلل اور غلاف اور پھول کی چادرین اور عطریات وغیرہ اقسام کی زیبائش سے اوسکے قبر کے اطراف بچھے ہوئے تھے اور اعیان وارکان و مشائخین و علما وہان جمع ہوئے تھے حضرت شاہ مرتضےٰ قدس سرہ بھی اوس مجمع مین تشریف لاکے باہر کی آرایش و تکلفات ملاحظہ فرماکے اور کشف باطن سے گور کی تنگی اور تاریکی اور سرزنش و عذاب معلوم کرکے دکھنی زبان مین فرمائے کہ اوپر جھک جھک اندر جھک جھک یعنی باہر آرایش و زیبایش ہے اور اندر طپش و سوزش ہے بعد اوسکے اوسکی قبر پر سوار ہوکے زبان مبارک سے فرمائے کہ اوپر بھی جھک جھک اندر بھی جھک جھک غرض آپ ایک گھڑی مین اپنے تصرف سے باطن کو ظاہر کے مانند کر دئے اور اوسکی قبر کو جنت کے باغون مین سے ایک باغ بنا دئے **نقل** ہے کہ ایک روز آپ حضرت آثار قدسی انوار کی زیارت کے لئے محل مبارک مین تشریف لے گئے لوازم زیارت ادا کرنے کے بعد صندوق شریف پر ٹیکا دیکو بیٹھے خادم آثار شریف آپ کی جناب مین عرض کیا کہ یہہ ادب کی جگہہ ہے یہان بیٹھنا اور صندوق پر

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

گیا دیناحسن ادب سے دور ہے آپ وہان سے اوٹھکر صندوق آثار مبارک سے دور جا بیٹھے۔
صندوق شریف آپکی پشت مبارک کو لگا ہوا تہا خادم یہہ حال دیکہکر جرأت کرکے کہا کہ اگرچہ آپ جناب
سیدالانام علیہ التحیۃ والسلام کے نہایت مقبول ہین لیکن اہل کمال کو پاسداری اور آداب
گذاری لازم ہے تفاوت کے ساتھہ تشریف رکہین اوسوقت آپ اوس خادم کے طرف تیز
نظر سے دیکھکر اوس مقام سے بھی اوٹھکر اور دور جا بیٹھے صندوق شریف ویسا ہی آپ کی
پیٹھ سے لگا ہوا تھا وہ خادم باوجود بار بار اس کرامت کے دیکہنے کے اور اوس خلاصۂ آل
اطہار پر جناب سیدالابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ ظاہر ہونیکے پھر جرأت اور گستاخی کو کام
فرما کے وہی سخن عرض کیا جب تیسرے بار بھی ویسا ہی ہوا تو خاموش ہو گیا اور موئے مبارک
آپکی ریش شریف سے مس کرتے ہوئے نئی مبارک مین داخل ہونیکا قصہ اس کتاب کے
شروع مین آثار قدسی انوار کے بیان مین ذکر کیا گیا ہے حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس
سرہ خلافت اور ظاہری و باطنی نعمت اپنے والد بزرگوار حضرت سید شرف الدین صوفی قدس سرہ
سے حاصل کئے آپکا سلسلہ بیعت آبائی ہے چنانچہ آپ کو اپنے والد سے اور اونکو اونکے والد
سے اسی طرح جناب سلطان الاولیا حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ تک سلسلہ پہونچتا ہے میرے
اوستاد کے اوستاد حضرت مولانا سیدی عبدالرحیم قدس سرہ سے منقول ہے کہ آپ ایک روز
حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ کی زیارت کے لئے گئے زیارت کے وقت خیال کئے کہ
حضرت نسب کے روسے تو سادات قادری ہین اور آپکی نسبت و طریقت آبائی بھی قادریہ ہے
لیکن معلوم نہین کہ آیا فیض و ارشاد و خلافت دوسری جگہہ سے بھی جو لازمۂ اہل کمال ہے حاصل
کئے ہین کہ نہین غرض زیارت شریف سے مشرف ہوکے گنبد مبارک کے باہر آئے وہان ایک
اجنبی فقیر حاضر تھے اور اونکے ہاتھہ مین ایک شجرہ تھا بس وہ مولانا کے ہاتھہ دیکر غائب ہو گئے
جب شجرہ کھولکے دیکھے تو جو حضرت اور حضرت شاہ عبداللہ اور حضرت شاہ وجیہ الدین
علوی گجراتی قدس اسرارہم کے اسمای مبارک سے آخر سلسلہ تک برابر تہے واللہ اعلم۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سنت نبوی کی تا بجا آوری مین شادی کئے ایک دختر فیض
مصدر پیدا ہوین اوس بی بی کو اپنے حقیقی بھتیجے سید توکل بن سید محمود کے ساتھ شادی
کردئے اور اون سے اولاد جاری ہوئے آپ کے عرس شریف کا روز جمادی الثانی کی
تیسوین تاریخ ہے سنہ وصال معلوم نہین ہوا روضہ متبرکہ ابراہیم پور کے دروازے کے
باہر مشہور ہے مزار شریف پر ایک چھوٹی سی گنبذ بنائی گئی ہے اس شہر کے خاص و عام چھوٹوں
بڑوں کی یہہ زیارت گاہ ہے آج بھی ہر جمعرات کو لوگ زیارت کے لئے ہجوم کرتے ہین اور
مدد چاہتے ہین اور برکت ڈہونڈہتے ہین سچے حاجتمندان اپنی مقصد و مراد کو پہونچتے ہیز
**نقل** ہے کہ آپنے اس عالم سے تشریف لیجاتے وقت وصیت فرمائی کہ فقیر کے جنازہ کی
نماز وہ شخص پڑہائے جس سے سن بلوغ سے ابتک نماز تہجد فوت نہ ہوئی ہو پس آپ کے
وصال کے بعد غسل کفن دیکے آپکی لاش جنازے مین رکھے اور دفن کے لئے لائے اکابر
و مشایخین و اعیان نماز کے لئے حاضر ہوئے اوس مجمع مین حضرت کی وصیت کا ذکر آیا سب
لوگ فکرمند ہوگئے اخلاص خان وزیر جو حقیقت مین سلطان ابراہیم عادلشاہ کا حبشی
غلام تھا اور بادشاہ کی عنایات سے بڑا رتبہ حاصل کیا تھا اور منصب امارت پایا تھا وہ بھی
مجمع مین جرأت کرکے اوٹھا اور کہا کہ سن بلوغ سے آج تک خدا تعالیٰ کی عنایت سے بندہ سے
نماز تہجد ناغہ نہین ہوی چونکہ غلام اور مملوک کی امامت درست نہین بادشاہ نے اوسکو آزاد
کردیا اور اخلاص خان نے آزاد ہوکر خود امامت کرکے حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہٗ
کی نماز جنازہ پڑہائی اخلاص خان کی گنبذ بھی حضرت کے قرب و جوار مین واقع ہے اور حضرت
کی گنبذ مبارک کے اندر قبر شریف کے داہنے جانب آپ کے نواسے حضرت شاہ صوفی قدس
سرہ کا مزار واقع ہے اور گنبذ شریف کے باہر مشرقی جانب مین دیوار گنبذ کے قریب حضرت
شاہ توکل اور حضرت شاہ حسین اور خود حضرت کے خلیفے حضرت شاہ حافظ عبد القادر
قدس اللہ اسرارہم آسودہ ہین اور میرزا مشہور مرثیہ گو اور میان حاجی ذاکر گنبذ شریف کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

پائین مشرق کے طرف مدفون ہین اور بہت سے فضلا اور صلحا اور دوسرے لوگ گنبذ شریف کے اطراف ہین مدفون ہین اور حال کے لوگون سے شیخ عبد السلام مرید حضرت شاہ مصطفےٰ قادری قدس سرہ اور اونکے فرزند اعلم العلما مولوی عبدالرحمٰن اور اونکے نواسے محقق مشرب معارف اگاہ حضرت ساقی علی جو میرے والد ماجد کے اوستاد ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین چار دیواری کے احاطہ کے اندر گنبذ مبارک کے پائین جانب مغرب مدفون ہین۔ **مترجم**۔ آپ کی اولاد ارکاٹ کی طرف ہے فی الحال مسمیٰ مرتضیٰ صاحب مجاور جو آپ کی معاش پر قابض ہین اور سالانہ عرس کرتے ہین

**حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ** آپ بھی ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانے ہین اپنے آبا و اجداد کا وطن محمد آباد بیدر چھوڑ کے اس شہر ہین تشریف لائے طالبون کی تکمیل کے طرف متوجہ تھے اور آپ اوس زمانے کے اولیای کامل اور مشایخ متصرف سے تھے اور سلطان الاولیا قایل قدمی ہذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ حضرت میران سید محی الدین جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاندان عالیہ سے ہین آپکی بیعت و ارادت و خلافت اپنے بزرگون کے واسطے سے سلسلہ جناب غوث الاعظم قدس اللہ سرہ کو پہونچتی ہے آپ قطب زمان اور یگانۂ عصر تھے آپ سے کرامتین ظاہر ہوئی ہین کتاب صحیفۃ السبدلی ہین لکہا ہے کہ حضرت پر مورچھل ہلاتے وقت اوسکے تارون سے نور کی چمک ظاہر ہوتی تھی۔

**نقل** ہے کہ ایک دکہنی شیخ اسرافیل نامی جو شجاعت و جوانمردی اور قوت و زورآوری مین یکہ تنہا سلطان ابراہیم عادلشاہ کے نوکرون کے زمرہ مین داخل ہوا بادشاہ نے اوسکو عزت و عنایت سے سرفراز کرکے حضور مین بیٹھنے کا حکم دیا بادشاہ کے طرف سے اوسکا اس قدر وقار و منزلت ہونیسے حاسدون کو رشک و حسد پیدا ہوا اور اوسکو اوس درجہ سے گرانے کے درپے ہوئے اور بادشاہ سے عرض کئے کہ اسرافیل اپنے زور و قوت سے مغرور ہے اور جوانمردی کی لاف کرتا ہے ایک بار دربار مین اوسکا امتحان کرنا چاہئے چونکہ اوسپر بادشاہ کی عنایت نہایت درجہ مین مبذول تھی اوسکو اپنے حضور سے دور کرنا نہین چاہا آخر جب مقربان

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

بارگاہ بالاتفاق اصرار کرنے لگے تو بادشاہ مجبور ہوکر اونہین نے تدبیر پوچہا تب سب ایک زبان
ہوکر عرض کیے کہ بادشاہ ایک روز صحن مین بیٹہہ کر بار عام کا حکم دین اور داروغہ فیل خانہ کو مخفی اشارہ
کرین کہ ایک مست ہاتی کو لاکر حاضر باشون پر چہوڑے لوگ مست ہاتی کی ہیبت سے کنارہ لینگے
اوسوقت اسرافیل کی جوانمردی ظاہر ہوتی ہے غرض ایک روز صحن کے چبوترہ پہ جو پتہر اور
چونہ سے بنایا ہوا تہا خیمہ بادشاہی نصب کیا گیا اور تخت رکہا گیا اعیان وارکان اور مقربان
وملازمان دربار حاضر ہوئے اسرافیل بہی اپنی عادت کے مطابق حاضر ہوکے روبرو دست
بستہ بیٹہا اشارہ کے حکم کے مطابق فیلبان مست ہاتی کو لاکر غل مچایا کہ ہاتی میرے اختیار مین
نہین ہے اور چیخ پر چیخ مارتا تہا کہ اوٹہو سب اہل دربار ہاتی کے خوف سے اوٹہکر کنارہ لئے
اسرافیل دکہنی نے جو دست بستہ بیٹہا ہوا تہا اپنی جگہہ سے حرکت تک نہ کی بلکہ ہاتی کے طرف
پلٹ کر بہی نہ دیکہا فیلبان ہاتی کو اسرافیل کے پاس پہونچاکر ایک ہولناک آواز کیا مست ہاتی
میرے اختیار سے نکل گیا ہے اوٹہو اور فیلبان نے ہاتہ سے چہوڑ دیا اشارہ کرتے ہی ہاتی جوش
ومستی سے اپنا سونڈ اوسکے بغل مین ڈالکے چاہا کہ اوسکو اوٹہاکر دور پہینکدے اسرافیل نے
ہاتی کے سونڈ کو اپنے بغل مین دبایا کہ وہ عاجز ہوکر اپنا زور بہول گیا اور چیخ مارکے زمین پر
گر گیا ہر چند فیلبان کہتا تہا کہ پادشاہ کی خاص سواری کا ہاتی ہے اسرافیل نے ایک ہی نہ سنا
اور چہوڑا اور سمجہ گیا کہ یہہ امتحان تہا اور غصہ مین آکر زمین پر ایک لکی ماری تو سوا گز تک زمین
پہٹ گئی پہر دربار سے اوٹہکر چلے گیا اور خانہ نشین ہوگیا پادشاہ نے ہر چند بلایا اور دلجوئی کی
لیکن اوس نے قبول نہ کیا اور اوسی روز سے نوکری سے استعفا دے اور یہہ قصد کیا کہ کامل
بزرگون مین سے ایسے کے ہاتہ پر بیعت کرے جو اس سے قوت وزور مین زیادہ ہو غرض ایسے
بزرگ کے دریافت کرنے کے بارہ مین اپنے ایک دوست سے مشورہ کیا اور اوس سے اوس
امتحان کا طریق پوچہا اوس نے کہا کہ بہتر تجویز یہہ ہے کہ ہر جمعہ کو بعد ادای نماز جامع مسجد کے تینون
دروازون مین سے ایک دروازہ پر بیٹہہ جاؤ اوس مسجد مین جمیع اکابر واولیا ومشائخین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور کاملان عصر نماز کے لئے جمع ہوتے ہین پس اوس دروازے سے جو شخص باہر جائے اوس سے
مصافحہ کرو اور دوسرے جمعہ کو دوسرے دروازے پر اور تیسرے جمعہ کو تیسرے دروازے پر
جاکے اسی طرح سے آزماؤ اگر چند جمعہ اس طریق پر عمل کروگے تو البتہ اوس جماعت سے جیسا شخص
کہ تم چاہتے ہو مل جائیگا اسرافیل اس عزم سے ایک دروازے پر بیٹھا اوس روز جو شخص باہر جاتا
تھا یہ اوس سے دست بوسی کرتا تھا لیکن اپنا مطلب نہ پایا ایسا ہی چند جمعہ تک ہر وقت ایک
دروازے پر جاکے آزمائش کرتا تھا اتفاقاً ایک جمعہ کو ایک دروازے پر بیٹھکر ہر ایک سے
مصافحہ کرتا تھا جناب شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ نماز سے فارغ ہوکے اپنے مکان کو واپس
ہوئے اسرافیل نے مصافحہ کے لئے حضرت کے روبرو آکے اپنے جسم مین جس قدر قوت و قدرت
تھا وہ سب حضرت کے ہاتھ پر کام مین لایا حضرت اوسکے دونون ہاتھ اپنے قوت باطنی اور زور
ولایت سے ایسا دبائے کہ تاب نہ لاکر زمین پر گر گیا اور بیہوش ہوگیا اور چند ساعت کے بعد
اوس حالت سے افاقہ ہوا تو آپ کا بھید پایا اور قدم پر سر رکھ دیا اور آپ سے بیعت کی پھر
آپ کے کامل مریدون سے ہوکر مشہور زمانہ ہوگئے اونکی قبر بھی حضرت کے روضہ مین واقع ہے
حضرت کے مناقب اور کرامتین بہت ہین آپ ربیع الآخر کی چودہوین سنہ ایکہزار اینتالیس
ہجری کو اس سرای فانی سے واصل حق ہوئے مزار شریف بیجاپور کی حصار کے باہر اللہ پور
کے دروازے کے طرف واقع ہے اور ایک سایہ دار چوکھنڈی آپ کے مزار مقدس پر بنائی
ہوئی ہے آپکا مشہور اور خلائق کی زیارت گاہ ہے حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس
سرہ کو پانچ فرزند رشید تھے ایک سید عبد القادر دوسرے سید نعمت اللہ تیسرے سید
بدر الدین چوتھے سید ابو القاسم پانچوین سید محمد میران قدس اللہ اسرارہم اجمعین انمین
سے حضرت سید بدر الدین قدس سرہ دہلی کو گئے اور وہین رحلت کئے باقی چار فرزند
جو ایک صاحب کمال ظاہر و باطن تھے اپنے والد بزرگوار کے روضہ مین آسودہ ہین حضرت
کی اولاد ان پانچون فرزندون سے جاری ہے انمین اکثر زاہد و صالح اور بزرگوار ہوئے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہیں اور بیجاپور اور بجیترا اور پرینڈہ اور دوسرے مقامات میں کثرت سے موجود ہیں اور سب
فرزندوں میں بڑے حضرت سید عبدالقادر قادری قدس سرہ سترہویں ذیقعدہ سنہ ۱۰۶
ایکہزار اٹھسٹھ ہجری کو وفات فرمائے آپ بھی بڑے بزرگ صاحب زہد و تقویٰ
تھے مسند ہدایت خلق پر بیٹھکر طالبوں کی تلقین اور ارشاد میں مشغول ہوئے اور آپ کے
فرزند حضرت شاہ ابوالحسن ثانی قدس سرہ سکندر عادلشاہ اور شاہ عالمگیر کے زمانے کے
مشہور بزرگوں سے ہیں آپ میں کمالات ظاہری و باطنی جمع تھے کتاب مخازن سلاسل
قادریہ آپ ہی کی تالیف ہے اور خانقاہ قادریہ جو انبار خانہ کے قریب ہے آپ کی بنا کی
ہوی ہے سنہ ۱۱۳۲ ایکہزار ایک سو بتیس ہجری میں اس جہان سے فردوس بریں کی طرف
رحلت فرمائے اور آپکا مزار شریف موضع کنکال میں جو آپکی معاش کا قریہ ہے واقع ہے

**مترجم** - حضرت سید عبدالقادر قادری قدس سرہ کے اولاد سے صاحب سجادہ یعنی ابوالحسن
ثانی کے پوتے سید شاہ حسین بن سید شاہ نور اللہ قادری جاگیر موضع [illegible] پور تعلقہ نانوکی
ہیں و دعلاقہ حیدرآباد دکن موجود ہیں۔ حضرت سید نعمت اللہ قادری اپنے بھتیجے مسمی سید ابوالحسن ثانی کو اپنا
سجادہ و خلیفہ کئے تھے۔ حضرت سید بدرالدین آپ کے اولاد بجیترہ میں موجود ہیں۔ حضرت سید ابوالقاسم آپکے
اولاد سے بیجاپور میں سید قاسم صاحب بن سید حسن قادری اور سید قادر پادشاہ صاحب ابن سید صاحب
پیر صاحب موجود ہیں حضرت سید محمد میران قدس سرہ کی اولاد سے سید حسین و سید یوسف و سید برہان و دیگر خاندان
سید [illegible] آثار شریف کے متصل موجود ہیں۔

**حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ** آپ اپنے بڑے بھائی شاہ
ابوالحسن قادری قدس سرہ کے ہمراہ محمد آباد بیدر سے اس شہر میں رونق افروز ہوئے کمال
بزرگی اور استغنا اور ماسوی اللہ سے پرہیز اور عبادت و پرہیزگاری اور مجاہدہ اور
رات دن کی نفس کشی کے ساتھ اپنے اوقات شریفہ اور انفاس متبرکہ استغراق اور مشاہدہ
حق میں معمور و مصروف رکھے تھے اپنی طاعت و عبادت اور احوال و کرامات کے پوشیدہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

دیکہنے مین بڑی کوشش کرتے تہے صحبت اغیار سے گوشہ اختیار کئے تہے کبہی دنیادارون کے طرف التفات نہین کئے اگرچیکہ بادشاہ اور امرا آپ کے دیکہنے کی خواہش رکہتے تہے لیکن آپ اوس سے بالکل انکار اور پرہیز کرتے تہے کتاب صحیفۃ الہدی مین لکہا ہی کہ سلطان ابراہیم عادلشاہ نے آپ کے کمالات اوس گوشہ نشینی کا شہرہ سنکر آپ کا مشتاق ہوکے ملاقات کی درخواست کی حضرت نے انکار کیا بادشاہ کے حضوریون مین سے ایک شخص جو حضرت کے ساتہہ صدق عقیدت رکہتا تہا اس باب مین اپنے خداوند نعمت کی تمنا دیکہکر عرض کیا کہ بادشاہ کا مقصد حاصل ہے بندۂ درگاہ اس مطلب کے حصول کا کفیل ہے بادشاہ اوس سے پوچہا تو اوس نے کہا کہ حضرت نماز صبح کے بعد وردا اوراد مین مشغول رہتے ہین اور آپ کے حجرہ کا دروازہ کہلا رہتا ہے بندہ بہی اوسوقت حضرت کی حضورباشی مین رہتا ہے اگر بادشاہ کسی روز علی الصباح تنہا سواری کرکے وہان پہونچین تو ملاقات میسر ہوگی پس بادشاہ دوسرے روز بغیر تجمل و شوکت بادشاہی کے چند ملازم خاص کے ساتہہ سواری کرکے حضرت کے پاس پہونچا آپ وظیفہ مین مشغول تہے بادشاہ کے طرف التفات نہین کئے وظیفہ سے فارغ ہونیکے بعد وہ خادم عرض کیا کہ یہہ خاقان زمان ابراہیم عادلشاہ ہین حضرت شاہ مصطفے قدس سرہ بادشاہ کے طرف متوجہ ہوکے فرمائے کہ بادشاہ کے اس گوشہ مین آنے سے مطلب کیا ہے بادشاہ جواب مین کہا کہ آپ کا جمال مبارک دیکہنا مقصود تہا کیونکہ اوسمین سعادت و برکت ہے فرمائے کہ ملاقات تو حاصل ہوگئی اب جاؤ بادشاہ کو اس بات سے بار خاطر ہوکر کہا کہ ملاقات تو حاصل ہوی لیکن کرامت کا اظہار چاہتا ہون حضرت غضبناک ہوکر حجرے کے چہت کے طرف نظر کئے دفعتاً چہت پٹ جاکر ایک نور کا شعلہ حضرت اور بادشاہ کے درمیان حائل ہوگیا بادشاہ کی آنکہین اوسکی تابش سے تاب نہ لاکر بند ہوگئین ایک گہڑی کے بعد حضرت کا غضب تسکین پایا اور وہ شعلہ گم ہوگیا تب حضرت فرمائے کہ بہلا ہوا کہ ماہتابی تجلی تہی اگر آفتابی تجلی ہوتی تو اوسکی تابش سے بادشاہ کا منہہ کالا ہوجاتا بارشاہی اون گوشہ نشینون کا جو

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

تارک دنیا ہو کر خلق سے منہ پھیر کے گوشہ اختیار کئے ہیں امتحان مت کر اور انکے اوقات مین
خلل انداز مت ہو پس بادشاہ رخصت لیکر چلے گیا حضرت اوس روز سے حجرہ سے باہر
قدم نہیں رکھے اور کہے کہ فقیر کا بھید کھل گیا اور اوسکے آٹھویں روز اعلیٰ علیین کو
تشریف لے گئے اور اپنے بڑے بھائی حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کے روضہ
مین آسودہ ہیں آپ کے فرزند رشید اور سجادہ نشین حضرت سید عبد القادر قادری قدس سرہ
بھی جو اپنے پدر بزرگوار کے کمالات کے حاوی تھے اُس چبوترہ پر مدفون ہیں اور آپکے فرزند رشید حضرت سید شمس الدین
قادری قدس سرہ مشاہیر وقت سے تھے اور ظاہری و باطنی علوم آپ مین جمع تھے نہایت بزرگی کے ساتھ متصف ہو کر جمادی الآخر کی
چھٹوین سنہ ۱۱۲۸ ایکہزار ایکسو اٹھائیس ہجری کو اِس سرائے فانی سے ملک جاودانی کیطرف عازم ہوا اور آپکا مزار شریف
موضع گومرے متعلقہ سندہنور مین جو آپکی معاش کا قریہ ہے واقع ہے آپ کے اولاد
امجاد اوس موضع مین اور اطراف و اکناف بیجاپور مین سکونت رکھتے ہیں اور ان میں
سے اکثر اہل اللہ اور اہل صلاح و کمال ہوگئے ہیں مختصر حضرت سید شمس الدین
قادری قدس سرہ کے پانچ فرزند تھے سید عبد القادر سید ابو تراب سید عبد اللطیف سید مرتضیٰ
سید مصطفیٰ قدس اللہ اسرارہم اجمعین انمین سے سید عبد القادر و سید ابو تراب و سید مصطفیٰ
قدس اللہ اسرارہم کی اولاد باقی نہین لیکن سید عبد اللطیف و سید مرتضیٰ قادری بیجاپور
مین موجود ہین اور سید مرتضیٰ کی اولاد سے سید محمود حضرت صمدانی صاحب موضع گوگی متعلقہ
سندہنور مین موجود ہین۔

## حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ

آپ خلاصۂ خاندان عالیہ حضرت پیر پیران میر میران غوث الثقلین سید محی الدین
جیلانی قدس سرہ ہین اور اس شہر کے بڑے مشائخین اور مشہور اولیا سے ہین
آپ قطب زمان غوث دوران سر حلقہ اہل عرفان تھے اور اپنے بزرگون سے
بیعت و خلافت رکھتے ہین اور سلطان محمد عادل شاہ کے زمانے مین بغداد

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

شریف سے اس ملک کا قصد کرکے بیجاپور کو اپنی تشریف آوری سے معمور و برکات و فیوضات کئے آپکی رہنمائی اور رشاد سے ایک عالم مقصد اصلی اور کمال باطنی کو پہونچا پادشاہ اور اعیان و امرا حضرت سے کمال اعتقاد رکھتے تھے اور آپکی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے خان محمد خانخانان وزیر سلطان محمد عادلشاہ آپ کا مرید صادق اور خادم راسخ تھا اور شیخ المتاخرین حضرت شیخ ابراہیم بغدادی قدس سرہ جو بزرگی اور پرہیزگاری اور عبادت و تقوی سے موصوف اور مشہور تھے حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ کے مریدان کامل اور خلفای واصل سے ہین اور آپ کے اور قطب السالکین سید السادات حضرت شاہ ہاشم دستگیر حسینی علوی قدس سرہ کے درمیان باہم نہایت دوستی و محبت تھی کہتے ہین چودہا حضرات اہل کمال اور صاحب کرامت مثل جناب شاہ ہاشم و شاہ قاسم و شاہ مرتضی و شاہ عبد الرزاق و شیخ عبد الصمد کنعانی قدس اللہ اسرارہم جنکے کرامات و تصرفات کا ڈنکا بجتا تھا اور جنکے کرامات و مقامات کی شہرت کا شمس فی نصف النہار تھی سب ہمعصر تھے اور باہمدیگر صحبت و ملاقات رکھتے تھے منقول ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ اپنے ابتدائی زمانہ مین حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ سے تھوڑا اشک اور انکار رکھتا تھا اور بداعتقاد تھا آپکی باطنی عظمت و بزرگی سے خبر نہین رکھتا تھا جناب شاہ ہاشم قدس سرہٗ اوسکے شک اور انکار کا زنگ اوسکے آئینہ دل سے صاف کئے اور آپ کے علوم اور مقام سے آگاہ کئے کہتے ہین کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ حضرت شاہ عبد الرزاق قدس سرہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور دونون بزرگوار ملکر بیٹھے اور اوس روز سلطان محمد بھی وہان پہونچا اور دونون حضرات کے ملاقات سے بہرہ مند ہوا ایک گھڑی کے بعد حضرت شاہ ہاشم سلطان محمد کو حجرہ کی اوس دیوار کی طرف جو حضرت شاہ عبد الرزاق قدس سرہ کی پیٹھ کے پیچھے تھے اشارہ فرمایا پادشاہ اودہر نظر کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ دیوار مین غیب سے ایک دریچہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ظاہر ہوا ہے اوسکے باہر جاکے تماشہ دیکھنے کے قصد سے اوٹھا اور دریچہ کے باہر قدم
رکھا چند قدم چلا دیکھا کہ وہ سرزمین اپنا شہر نہین بلکہ کوئی اور شہر ہے کسی طرف
باغ و بوستان گل و ریاحین سے آراستہ جنکے بو سے دل و روح تازہ اور درختون
مین اقسام کے نادر میوہ جات لگے ہین چشمے اور نہرین بہتین جدہر دیکھئے سبزہ زار
جسکے دیکھنے سے آنکہون کو طراوت بصارت کو قوت غرض بادشاہ یہ سیر دیکھتے ہوے
چلدیا تو ایک محل نظر آیا اوسکے اندر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہان لعل بیبہا کی
دو ڈہیرین لگی ہوئی ہین جنکی حفاظت کے لئے بہت سے نگہبان متعین ہین بادشاہ
جو اس قدر بیحساب لعل دیکھا اوس انبار سے ایک مٹھی اوٹھالینا چاہا نگہبان
کہے کہ مالک کے حکم و رخصت کے بغیر مت اوٹھاؤ بادشاہ پوچھا مالک کون ہے
اور اوسکو یہ بیبہا جواہر کہان سے ملے وہ جواب دئے کہ یہ حضرت شاہ عبدالرزاق
قادری کا مال ہے بادشاہ جو آپکا [illegible] ہے اوسنے یہ جواہر حضرت کو نذر کئے ہین
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
سلطان محمد اس بات سے مبہوت اور حیران ہوگیا اور واپس ہونیکا قصد کیا اور
چند قدم راہ طے کیا تو وہ شہر ہی غائب ہوگیا پہر وہی حضرت شاہ عبدالرزاق
کے حجرہ کا دریچہ نظر آیا حجرے کے اندر داخل ہوکے دیکھا تو دونون حضرات اپنے
جگہ پہ بیٹھے ہین اور اپنا تجمل و شوکت و احتشام ہر ایک اپنے موقعہ پر ہین
پس بادشاہ حضرت شاہ عبدالرزاق قدس سرہ اپنے بداعتقادی کی معافی چاہا
اور اوس روز سے آپکی عظمت و بزرگی اوسکے خاطر نشین ہوئی واللہ اعلم آپ
ربیع الآخر کی بارہوین سنہ ایکہزار اکاون ہجری کو اس سرای فانی سے نقل
مکان فرمائے اور شہر پناہ کے اندر مکہ دروازے کے متصل اپنی خانقاہ کے قریب
آسودہ ہین اور آپکے مزار مقدس پر گنبد بنی ہوئی ہے جہان لوگ زیارت
کی برکت حاصل کرتے ہین اور گنبد کے اندر مرقد شریف کے داہنے جانب آپکے

خواجہ محترمہ قدس سرہا کی قبر ہے اور بائین جانب آپکے فرزند رشید حضرت سید عبدالقادر عرف شاہ حضرت قادری قدس سرہ مدفون ہین جناب شاہ حضرت قادری قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کے بعد مسند سجادگی پر بیٹھکر طالبون کو ارشاد ہدایت کرتے تھے اور کمال ظاہری و باطنی سے متصف تہے اور رجب کی سولہوین کو رحلت فرمائے اور خان محمد خانخانان حضرت شاہ عبدالرزاق قدس سرہ کے پائین مدفون ہین اور اونکی قبر پر ایک خوشنما ہشت پہلو گنبد تعمیر کیا ہوا ہے۔

مترجم آپکی اولاد نہین ہے۔ معاش بھی خالصہ مین داخل ہوگئی اور خان محمد خانخانان عرف خواص خان وزیر کے اولاد سے موضع گنڈگی مین حسین صاحب موجود ہین اور اونکی آل سے سید صاحب عید رنگاوی انعامدار موضع منگولی تعلقہ بباگ واڑی مین موجود ہین۔

## حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ سلطان الواصلین برہان العارفین شیخ الکل فی الکل حضرت میان شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس اللہ سرہ العزیز و نفعنا من برکاتہ کے بھتیجے ہین اور آپ مقتدای سالکان پیشوای عارفان رئیس گروہ واصلان رہنمای خداجویان غوث خلایق قطب عالم اور خواص افراد کے مرتبے مین تہے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانہ مین اس سرزمین کو اپنے قدم آوری سے مشرف کئے اور ایک مدت تک زہرہ پور مین سکونت رکہتے تہے بعد اوسکے شہر پناہ کے اندر تشریف لائے آپ کے ارشاد و تلقین کے طفیل سے ہزارہا طالبان درمیان کمال ظاہری و باطنی حاصل کئے اور اعلی مدارج کو پہونچے چنانچہ حضرت خود فرماتے ہین کہ میرے فیض سے پانچہزار سو آدمی خدا کو پہونچے اور ترقی باطنی پائے ایسا ہی خدای عزوجل سے درخواست کیا ہون کہ میرے مریدین اور چاہنے والون کو دین و دنیا مین اور ظاہر و باطن کی سیر و طیر مین مشکل نہ رہی اور میری اولاد و اعقاب و خدا اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سرخرو اور باآبرو رہین حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی رحلت کے وقت آپ کی عمر شریف چودہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

سال کی تھی اور آپکو بیعت و ارادت اور ارشاد و تربیت خود اپنے والد ماجد برہان العارفین
حضرت شاہ برہان الدین حسینی علوی قدس سرہ سے حاصل ہے اور اونکی صحبت مین سخت ریاضتین
کین اور مجاہدون اور سلوک مین کامل العیار نکلے اور والد بزرگوار کی رحلت کے بعد وصیت
پدر اور غیبی الہامون کے مطابق مرشد اولیاء اللہ سید اولاد رسول اللہ حضرت شاہ عبد اللہ
فرزند حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہما کی خدمت مین جاکر ایک مدت دراز تک
آپ کی حضوری اور صحبت مین رہے اور خلافت اور اذکار و اشغال کی اجازت اور نعمت
ظاہری و باطنی حاصل کئے سلوک کے تمام مراتب اور وصول کے تمام مقامات طی کرکے مقام
ورالوری کے کشف مین جو کچھ عقدے رہگئے تھے حل کرلئے ابراہیم عادلشاہ آپ کے جناب
مین نہایت رسوخ و اعتقاد رکہتا تہا اور ہمیشہ دربہ مین خدمتگزاری اور جلسداری کرتا تہا اور اسکا بیٹا محمد عادلشاہ بھی اسی جناب سے بیعت
و ارادت رکہتا تہا اور جب اسکو کوئی حاجت اور مشکل درپیش ہوتی تو حضرت کی خدمت عالی مین ملتجی ہوتا اور آپکی توجہ سے وہ حاجت بر آجاتی اور مشکل حل
ہوجاتی اور حضرت کے پاس دینا اور اہل دنیا بموجب اس فرد ذیل کے کچھ بھی قدر نہین
رکہتے تہے **فرد** انکہ ہر دو کون بیک جو نمی خرند ٭ ایشان دم از محبت دنیا کی زنند
**ترجمہ** جو لوگ دو جہان کو کوڑی کو بھی نہ لین ٭ کیسے بہلا محبت دنیا وہ کب
کرین۔ شاہ و گدا آپ کے حضور مین یکسان نظر آتے تہے جو کچھ نذر و نیاز آتی فقیرون مین
تقسیم ہوجاتی حضرت فرماتے ہین کہ جسوقت فقیر کی عمر سولہ سال کی تھی یہ طریق اختیار
کیا کہ اگر لاکہہ ہون بہی ہر روز آوین اور عشا کے بعد ایک جیتل بہی باقی رہے تو اوسکو گرم
کرکے فقیر کے بدن پر داغ دین اور اس باب مین فرمائے **نکتہ** تا شرح کی
بات ٭ جن رکہے پاس بہات ٭ اوسکا جاوے ہاتے ہات۔ **نقل** ہے کہ ایک وقت
فراموشی سے ایک دینار حصیر کے نیچے رہ گئی تہی دوسرے روز نظر آئی تو آپ نے اپنے
عہد کے مطابق اوسکو گرم کرکے اپنے بدن شریف پر داغ دیا۔ **مترجم**
یہہ داغ آپکی اولاد کے پہچان کے لئے گویا ایک نشانی ہوگیا چنانچہ اس فقیر مترجم کے پیر و مرشد قدس

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

سرہ العزیز فقیر سے فرماتے تھے کہ تیری پیشانی کے ہاتھ پر پایہ نشان موجود ہے کیونکہ حضرت ام المریدین شاہ الملک
حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ العزیز کے اولاد سے ہین ہین! حضرت فرماتے ہین کہ مین نے سلوک کا
طریق سولہ سال کی عمر مین اختیار کیا نفس کی عداوت اور اوسکا خلاف اپنے پر واجب اور
لازم کرلیا اور یہ عزم کیا کہ جو کچھ نفس خواہش کرے وہ اسکو نہ دون اور جو کچھ بغیر مانگے
آئے لون اور مین نے مکان مین کبھی کہانا طلب نہین کیا جو کچھ رو برو لاتے کہا لیتا اور
کبھی نہ کہا کہ یہ کچا ہے یا پکا ہے کہارا ہے یا پھیکا ہے اور جو کچھ کہ نفس خواہش کرتا تہا
مین نے اوسکی اطلاع بہی دوسرون کو نہ دی کیونکہ اطلاع دینا اور مانگنا دونون برابر
ہین حضرت نے دو بار حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً وتعظیماً کی زیارت کی ہے
اسمین ایکبار اپنے جدامجد جناب حضرت رسالتمآب صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے دعوت پر
گئے تھے اور اوس جناب سے ظاہری اور باطنی نعمتون اور فیضون سے سرفراز
ہوئے اور کتاب حزب الاعظم اور انگشتری مبارک کا قبضہ بہی عنایت ہوا گنج الاسرار مین
حضرت سے روایت کرتے ہین کہ آپ فرماتے تہے جسوقت مدینہ منورہ کی زیارت
مشرف ہوا فقیر کی عمر پچاس سال کی تہی پس ایک شب کو مشاہدہ ہوا کہ حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خاص شمشیر متبرک اور ایک جلد کتاب اوراد حزب الاعظم ورد الافخم
فقیر ہاشم کو عنایت فرمائی بعد ایک گہڑی کے ایک شخص دروازے پر آیا فقیر پوچہا کون ہو
اوس نے کہا کہ مین مدینہ منورہ کا شریف ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیئے
شمشیر اور حزب الاعظم روانہ فرمائے ہین اور بندہ کو حکم فرمائے کہ میرا فرزند شاہ ہاشم
آیا ہے یہ امانت جو دین و دنیا کا تحفہ ہے اوسکو پہونچاؤ پس فقیر ہاشم اوسکو لیکر سر پر رکہ
لیا اور اس عنایت کا شکر بجالا کے شکرانہ ادا کیا اور حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ متواتر بشارتین اور عنایتین فرمایا کرتے تہے اور آپکے دونون ملفوظ شریف
مین مذکور ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ فرماتے تہے کہ ایک معاملہ مین دیکہا کہ گویا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

مین ہوشیار ہون کہ اپنے گھر سے مسجد زہر پور کے صحن مین آیا دیکھا تو منبر کے پاس محراب کے
رو برو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھہ کہڑے ہین اور
قبلہ کے طرف روی مبارک کرکے مسائل فقہ بیان فرماتے ہین اس اثنامین یہ فقیر جلدی سے
مسجد کے اندر آیا ایک صحابیؓ کہے یارسول اللہ شاہ ہاشم آتے ہین رسول علیہ السلام روی
مبارک فقیر کے جانب کئے فقیر کلمہ کی انگلی زمین پر رکہا اور تسلیمات کیا رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے دونون دست مبارک اپنے زانوی مبارک پر رکہکر پشت مبارک خم کرکے سر مبارک
ہلائے اور فرمائے اقبال الشریف ہاشمی ہاشمنا علی العالی اور اس خطاب سے
فقیر کو دوبار سرفراز فرمائے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی یہہ عادت ہتی کہ کبہی مست ہاتی کے
رو برو سے نہین ہٹتے تہے اور اوس حیوان مہیب سے اکثر بار مقابلہ کا اتفاق ہوا آپ اس
ذرا بہی نہین ڈرتے تہے ایک روز حضرت سے ایک مریدون کہے کہ حضور ہاتی اور شیر اور
سانپ کے رو برو سے منہہ نہین موڑتے ہین یہ شجاعت ہے یا اسمای الہی کی برکت ہے
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
آپ فرمائے نہ شجاعت ہے نہ اسما لیکن میرے والد بزرگوار فرمائے ہین کہ ای فرزند
جب تجہکو ہاتی اور شیر اور سانپ کے مانند جانورون سے سامنا ہو جائے تو اپنے کو
مت ہیر کیونکہ اسمین اپنا امتحان اور آزمایش ہے کہ اگر حضوری حق حاصل ہے تو اونکے
رو برو ہونے سے دل مین کسیطرح کی فکر اور وحشت نہوگی اگر کچہ وحشت ہوی تو معلوم کر
کہ مرتبہ سے نیچے گر گیا پس اوسکا علاج کرنا چاہئے تا پہر اوس مرتبہ کو پہونچے **نقل** ہے
کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ ایک شخص کی دعوت پر سید احمد لنگر جو
سادات عرب اور اوس زمانے کے اکابر تہے ساتھہ لیکر گاڑی مین سوار ہوکے جاتے تہے
اتفاقاً ادہر سے سواری مبارک حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کے روضے کے جنوب
طرف کی گلی سے پہونچے ادہر سے آکٹ کے میدان کے جانب سے ایک مست ہاتی اوس
گلی کے طرف آیا لوگ سب اوسکی خوف سے جان بچاکر ایک طرف بہاگ گئے اہل بچا

معلوم ہوتا تہا کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ مست ہاتہی کے روبرو سے مڑتے نہین ہین پس تماشائیون
کا ہجوم ہوگیا آپس مین کہنے لگے یارو آج عجب اتفاق ہوا ہے کہ اوس طرف سے مست ہاتہی آتا ہے
اور ادہر سے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ تشریف فرماتے ہین اور کوچہ بالکل تنگ ہے دیکہیں
کیا صورت ہوتی ہے ہر طرف سے ایک غل مچگیا لوگ تماشہ دیکہنے کے لئے دیوارون پر چڑہ گئے
اور دیکہنے لگے اس حکایت کا راوی کہتا ہے کہ خود بہی اوس ہجوم مین محل آثار شریف کے
شمالی دروازے کے طرف کے مشرق رویہ حوض پر بیٹہا تہا اور دیکہہ رہا تہا کہ حضرت گاڑی
مین تشریف رکہے ہین اور سید احمد نظیر آپکے بازو سے بیٹہے ہین اور وہ ہاتہی سواری شریف
کے مقابل ہوا حضرت نے بہلبان کو ارشاد فرمایا کہ بغیر خوف خطر کے گاڑی لیجا اوس نے بموجب
حکم والا گاڑی چلائی جب ہاتہی سواری مبارک کے قریب پہونچا گلی تنگ تہی ایک طرف
حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کے باغ کی دیوار تہی اور دوسرے جانب محل آثار شریف
کے احاطہ کی دیوار تہی مین نے اپنے آنکہون سے دیکہا کہ وہ خیرہ ہاتہی ڈر کر سونڈ اپنے
منہہ مین داب لیکے جاتا تہا اور اوسکے گلے مین لوہے کے گھنٹیون کی جو حمایل تہی
گاڑی کے چہت کو لگی غرض حضرت کی سواری کے نزدیک تہا تک ایسا جاتا تہا کہ گویا اوسکی
مستی کا جوش گم ہوگیا ہے اور اوسکا چکار دفعتہً موقوف ہوگیا جب وہان سے آگے بڑہ گئی تو
پہر وہی اپنی مستی کی حالت پیدا کی گنج الاسرار مین لکہا ہے کہ سلطان ابراہیم جگت گرو کے
زمانے مین برسات کی قلت سے بیجاپور مین ایسا قحط ہوا کہ اہل شہر پریشان ہوکر ترک
وطن کرنے پر آمادہ ہوئے اعیان وارکان واہالی استسقا کے لئے جمع ہوکے حضرت شاہ
ہاشم قدس سرہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے اور عرض کئے کہ برسات کے امساک سے تمام
عالم اور حیوانات ونباتات ومویشی وزراعت تلف اور ضائع ہورہے ہین بلکہ ہر ذی
روح کی تباہی وخرابی ہورہی ہے آپ قطب مدار اور مقبول درگاہ پروردگار مین نظر
توجہ فرمائین تا اس پریشانی اور ہلاکی سے نجات ملے حضرت نے زبان مبارک سے نکتہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

فرمایا۔ نکتہ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ کرون ؛ بحرمۃ النبی ہاشم جل تہل بحر دن یہہ کلمہ
صادر ہونے کے ساتھہ آسمان پر چہو طرف سے ابر آیا برسات شروع ہوی اور ایسی برسی کہ ہر
طرف ندیان نالے بہنے لگے اور چو طرف پانی کی طغیانی ہوگئی درخت اور کہیتیان سرسبز ہوگئین

**نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ طالبون کے ارشاد و افادہ مین مشغول
تہے عصر کا وقت آیا مجلس ویسی گرم تھی آفتاب غروب ہونے لگا اور وقت نماز بہت
تنگ ہوگیا تہا حاضرین کے دل مین یہ خیال آنے لگا کہ ہمین کیا سبب ہے کہ دیر سے کراہت
کا وقت پہونچگیا اور حضرت نماز کا تہیہ نہین کرتے ہین لیکن کوئی شخص بہی جرأت کر کے
زبان پر نہ لایا بعد اسکے حضرت اوٹہکر تازہ وضو بنانے کے لئے کنوین کے طرف تشریف
لیگئے ابہی وضو تمام نہین ہوا تہا کہ آفتاب غروب ہوگیا جب آپ وضو سے فارغ ہو کے
قدم سیڑہی پر رکہکر باہر آئے آفتاب پہر نکل آیا آپ اپنے مریدون اور اہل مجلس کے ساتھہ
نماز عصر ادا کئے غرض ایک گہڑی تک آفتاب بلند رہا **نقل** ہے کہ ایک شخص حاجی
ذاکر نامی راگ مین بڑا اوستاد تہا اور ہمیشہ بزرگون اور اولیاء اللہ کے عرسون مین
مولود و قصاید پڑہتا تہا لوگ اوسکی حقارت اور مسخری کرتے تہے کسی جگہ اوسکو عزت
نہ تہی اوسنے ایک روز حضرت کی خدمت والا مین آکر ایک مدحیہ سوز پڑہی اور اپنا حال
ظاہر کر کے عرض کی کہ اپنے کو خوش آوازی حاصل ہو اور خاص و عام مین اپنی قبولیت
ہو حضرت اوسکے حال زار پر ترحم فرماکر کمال عنایات سے اپنی دستار خاص اور دو دوفی
کی چادر اوسکو عطا فرمائے اور اوسکی آواز کو لحن داؤدی بنادئے پس وہ اپنے
زمانے کے مشاہیر سے ہوگیا اور اپنی خوش الحانی کے مقناطیس سے سننے والون کے دلون
کو کہینچتا تہا اور اپنے حسن صوت کے دام مین جنگلی پرندون کو پہانستا تہا لوگ اوسکی
آواز کے سننے کے لئے دور دور سے آتے تہے اور جان دیتے تہے حضرت شاہ نعیم اللہ
قدس سرہ فرماتے ہین کہ جس روز سے آپ اوسکو لحن داؤدی عطا فرمائے تب سے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اوسکی زندگی تک اوسکی قبولیت اور حسن مروت مین سر مو فرق نہین آیا **نقل** ہے کہ جن ایام
مین حضرت قوم عیسوی کے قید سے چہوٹکر خادمون اور رفیقون کے ساتھ بیجاپور کو عزم
کئے راستہ مین ایک بہت بوڑہا شخص حضرت سے ملاقات کرکے عرض کیا کہ آپکو کیمیا گری
کا فن سکہلاتا ہون اور آپ کے لئے ہی ہدیہ لایا ہون اور اس علم مین یکتا ہون اس کا نسخہ
سے کیمیا بناتا ہون حضرت تبسم کرکے فرمائے کہ مین فقیر ہون مجکو خدا بس ہے کیمیا کیا کرون
اگر تجہکو سونے کی خواہش ہے تو پتہرون کی ایک جگہہ ڈہیر بناتا سونا ہوجائے وہ شخص اوسکے
حکم کے مطابق پتہرون کی انبار کرکے عرض کیا تو حضرت اوسپر اپنی ایک نظر کیمیا اثر ڈالے
وہ سب پتہر سونا ہوگئے پہر آپ اوسکو فرمائے کہ اوٹہالیجا اوس شخص نے آپ سے یہ کرامت
جو دیکہی سر قدم مبارک پر رکہدیا اور کہا **ه** چو کحل بینش ما خاک آستانہ تست ؎
کجا رودم تو بفرما ازین جناب کجا۔ ترجمہ **ه** ہمارے آنکہہ کا سرمہ جو تیرے درکی ہے خاک جو
بہلا تیا مجھے اب چہوڑکر کہان جائین. پہر عرض کیا کہ بندہ کو جناب کے مریدون کے زمرہ
مین داخل فرمائین آپ اوسکو مرید کئے اور اوراد و اشغال تلقین فرمائے آخر وہ ہی بڑے
کامل ہوگئے **نقل** ہے کہ حضرت کے ایک خادم نے خدمت والا مین عرض کی کہ حج کعبۃ اللہ کا
عزم دل مین جوش کر رہا ہے اگر پیر دستگیر کا حکم و اجازت ہو توجہ سے مشرف ہوکے جناب
والا مین حاضر ہوتا ہون حضرت اپنی زبان گوہر فشان سے فرمائے کہ یہی کعبہ اور
ہاتہہ لنبا کئے وہ شخص دیکہا تو کعبہ ہے فرمائے اب طواف کعبہ کرلو حسب ارشاد طواف
سے مشرف ہوا پہر تہوڑے وقت کے بعد اوس مرید سے فرمائے کہ الحمد للہ خدا تعالی
تمکو یہین طواف نصیب کیا اوس خادم نے عرض کی کہ فقط فضل الہی اور تصدق
پیر دستگیر سے حاصل ہوا **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ
گہوڑے پر سوار ہوکے خندق کے کنارہ سے شہرہ پور کے طرف جاتے تہے اور حضرت خاص
ید اللہ فرزند شاہ ابو الحسن مخرہ آبادی قدس سرہ ہمراہ تہے ایسے مین ایک مستنا

ہاتھی سامنے آیا حضرت شاہ میداللہ قدس سرہ کا گھوڑا ہاتھی کو دیکھکر کودا اور اپنے سامنے کے دونون پاؤن خندق میں گہرا حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ اپنے دونون ہاتھ اوس گھوڑے کے سم کے نیچے دیکے اوسکو اوٹھا کر باہر لائے اوس وقت حضرت شاہ میداللہ قدس سرہ دیکھے تو حضرت خندق مین ہین اور جو پیچھے نظر کئے تو اپنے گھوڑے پر ہین حضرت شاہ میداللہ قدس سرہ اوس حالت سے متحیر ہوکے حضرت سے پوچھے کہ جب میرے گھوڑے کے دونون پاؤن خندق کے اندر چلے گئے تھے تو دیکھا کہ آپ خندق مین تھے اور میرے گھوڑے کو دست مبارک سے باہر کئے پھر جو پیچھے نظر کیا تو آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہین ایسین کیا بھید ہے حضرت فرمائے کہ تمہارا یہ سوال بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور اوس عارف پہ لیکنے تمہارے پر ظاہر ہے کہ شرط فقیری وہ ہے کہ کسی کے حق مین قصور نہ کرے اوسی وقت فقیر ہوگا اور اس فقیر کا حال تم جانتے ہو اگر کوئی شخص کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے یقین ہے کہ جو کچھ اس فقیر کے ہاتھ سے ہوسکے قصور نہ کرون اور آپ تو فقیر کے پیر بھی ہین اور حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اولاد سے ہین تمہارا گھوڑا خندق کے پانی مین اوتر جائے اور مین کھڑے رہکر نظر کرون اور جبکہ فقیر کے ہاتھ سے اوسکا بچاؤ ہوسکتا ہے پھر غافل رہون تو کل تمہارے جد حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ کے روبرو مجھکو شرمندہ ہونا پڑیگا مقصود المراد مین لکھا ہے کہ حضرت کے مرید سید سعداللہ نامی ایک روز آپ کے حضور مین بیٹھے تھے اون کے دل مین آیا کہ شیخ عبدالصمد صاحب بہت بڑے بزرگ ہین چاہئے کہ اونکے پاس جاکر دعوت کی اجازت لون اوسی وقت حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ فرمائے سید سادات شیخ عبدالصمد بڑے بزرگ ہین چاہئے کہ اونکے پاس جاکر دعوت کی اجازت لین سید سعداللہ رو کر عرض کئے کہ اگر میرے زبان پر یہ بات آئی ہو تو میری زبان کٹ جائے لیکن دل میرے ہاتھ مین نہین ہے پھر قدم پر سر رکھکر رونے اور توبہ کئے اور عفو کرائے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ بادشاہ پور کی مسجد جامع مین تشریف رکھے تھے ایک بڑھیا آئی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہو حضرت کے قدم پر سر رکہکر عرض کی کہ میرا بیٹا مر گیا اور مرید نہین ہوا تہا اوسکو مرید کرین آپ
اوٹہے اور مسجد کے باہر دیوار کے سایہ مین بیٹھے وہ بڈہیا کہجور اور پہول حضرت کے روبرو رکہی
سب خادمون کو حکم فرمائے کہ دور جائین حضرت شاہ مراد قدس سرہ فرماتے ہین کہ فقیر مسجد کی
دیوار کے کونے سے دیکہا کہ حضرت دست مبارک ایسا لنبا کئے جیسا کسی کا ہاتہہ لیتے ہین اور بیعت
کے وقت جو کچہ پڑہتے ہین ویسا ہی پڑہے اوس کے بعد اوس بڈہیا سے پوچہے کہ آیا تیرا بیٹا کالا ہے
کہی ہان پہر پوچہے کہ آیا میانہ قد تہا اور داڑہی قینچی سے کترا تہا اور پہر کچہ فرمائے لیکن ہم نہین
سنے بہر حال وہ بڈہیا ہر بات پر آپ کے قدم پر سر رکہکر کہتی تہے کہ برابر ہے بعد اوسکے شاہ
مراد کو طلب فرماکر پہول اور کہجور تقسیم کروا دئے **نقل** ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ کو
ہول کا شکوہ شروع ہوا وہ بہی اس درجہ مین تہا کہ جب ابر آتا اور بجلی چمکتی اور بادل گرجتا
تو بادشاہ کو بیقراری پیدا ہوتی اور بے طاقت ہو جاتا لطف اوٹہہ جاتا کہانا چہوٹ جاتا
نیند حیٹ ہو جاتی ایک مدت تک اس اذیت مین مبتلا تہا اور اطبا سے معالجہ کروایا کچہ بہی
فائدہ نہ ہوا آخر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی خدمت مین عرض کروایا کہ اس بلا سے نجات
ہو حضرت فرمائے خیر کچہ پروا نہین آجکے روز سے پہر کبہی بادل اور بجلی کی آواز تیرے کان مین
نہین آئیگی کہتے ہین کہ حضرت کی توجہ سے سلطان نے اس روز سے بادل اور بجلی کی آواز نہ
سنی جب تک بادشاہ بیدار رہتا نہ بادل گرجتا نہ بجلی چمکتی اور جب سو جاتا اور نیند غالب
ہوتی تو بجلی اور بادل اپنا کام کرتے غرض بادشاہ کی زندگی تک یہی حال تہا شیخ محمد
صدیقی حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید نقل کرتے ہین کہ مین حضرت کی بیعت سے مشرف
ہوا سو وقت آپ وعدہ فرمائے کہ تمکو اذکار و اشغال دوسرے وقت تلقین کرونگا مین
قبول کرکے رات دن حضرت پیر دستگیر کی حضوری مین تہا ایسا ہی چند سال گذرے لیکن
اذکار و اشغال سے کوئی چیز تلقین نہین فرمائے بندہ بہی عرض نہین کیا آخر حضرت رحلت
فرمائے اور بندہ حیران ہوا کہ پیر دستگیر قطب الاقطاب تہے آیا وہ حضرت کا سخن نہین تہا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

پابندے کو اس کام کے لایق نہین دیکہے جو انکو کچہ عنایت نہین کئے اس فکر مین حیران و پریشان تہا اوسوقت اور بہت سے اولیای عالی مقام بہی تہے لیکن مین کسی سے نہ کہا اس حال سے چند سال گذرے ایک روز میرے دل مین آیا کہ حیات کے دن گذر چکے اور مین بوڈہا ہوگیا اب سوائے اپنے شیخ اور مرشد کے کون مجکو خدا کو پہونچائیگا اس درد سے تاسف کیا اور آنکہون سے آنسو روان ہوئے ایسے مین حضرت شاہ یعنے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کو بے کم و کاست آپکی شکل و صورت اور جسم و ہیئت کے ساتہہ دیکہا اور قدم مبارک پر سر رکہا اپنی توجہ اور عنایت سے اذکار و اشغال کی اجازت اور معارف و اسرار کی تلقین سے سرفراز فرمائے اوسوقت قلب کو اطمینان ہوا اور کشف ملکوت ہوگیا

**نقل** ہے کہ اوس زمانہ مین دو بڑے نامور چور تہے او اپنے ہمسرون پر چوری اور ڈاکہ زنی مین سبقت لے گئے تہے اور بہت سے گہر چوری سے بالکل صاف کر دئے اگرچہ اونکے پکڑنے کے لئے نگہبانان مقرر ہوئے تہے لیکن وہ ہاتہہ نہ آئے اتفاقاً ایک روز کوتوالی کے جوانون کے ہاتہہ پڑ گئے کوتوال انکو سزا دینا چاہتا چونکہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے اخلاق او صفات مشہور تہے اور پادشاہ وقت اور اعیان و ارکان سب کے سب حضرت کے معتقد اور مطیع تہے او حضرت کے حکم کو ٹالتے نہین تہے اسلئے وہ چور اپنی جان بچانے کے لئے کہے کہ ہماری خطا نہین حضرت شاہ ہاشم رحم اس کام کے لئے بہیجے ہین جب وہ حضرت کا نام لئے تو کوتوال حیران ہوکر اون دونون چورونکو پادشاہ کے حضور مین لایا وہان بہی حضرت کے نام کو اپنی نجات اور مخلصی کا وسیلہ بناکر وہی تقریر کئے پادشاہ اور اہل دربار انکو زجر و ملامت کئے اور کہے یہ اپنی جان بچانے کے لئے حضرت کی پناہ لئے ہین تا حضرت کا نام لینے سے اپنی خلاصی ہو جائے وہ چور کہے کہ حضرت سے اس مقدمہ مین دریافت کر دیکہئے تا جہوٹ سچ ظاہر ہو جائیگا پادشاہ اپنے ایک ملازم کو حضرت کے جناب مین اس پیام کے ساتہہ بہیجا کہ وہ چور پکڑے ہین اور آپکا نام لیکر کہتے ہین کہ آپ نے انہین چوری کے لئے روانہ کیا وہ ثمر بستان رحمۃ للعالمین وہ مظہر محمد مصطفی

سنتے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ یہہ قصہ سنکر فرماتے کہ ہان برابر کہتے ہین فقیر ہاشم اونہین اس کام
کے لئے بھیجا ہے اونکی خطا نہین خطا اس فقیر کی ہے اونکو کسی طرح کی اذیت نہ دو اور
اونہین چھوڑدو بادشاہ پھر دوسرے بار امتحان کے لئے حضرت سے اونکی صورت شکل
دریافت کروایا تو آپ بعینہ اونکی شکل و شباہت قد و قامت خال و خط بیان کرکے فرماتے
کہ جلد چھوڑدو اس سے بادشاہ اور اہل دربار جانے کہ بیشک آپکی ذات معلی مظہر رحمت رحیم
اور حامی عاصیان ہے پس حکم والا کے مطابق اوسی وقت اون دونون چورون کو
حضرت کی خدمت مین روانہ کئے وہ دونون حضرت کے قدم پر سر رکھکر اپنے سب گناہون
سے تائب ہوگئے یہ صفت خاص حضرت کے خاندان مین اب تک باقی ہے بلکہ حضرت کے تمام
کمالات اور کرامتین اور خصلتین اور فقر و درویشی کے مقامات اور عیب پوشی خطا بخشی
اور توکل و قناعت اور عبادت و ریاضت اور بخشش و ایثار اور استغنا مصدر حسنات
عارف باللہ مرشد انام برکت الزمان سراج الاسلام سیدی و سندی و مرشدی حضرت شاہ
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
عبد اللہ ثانی حسینی علوی ابقاہ اللہ الی یوم القیام کی ذات بابرکات مین موجود ہین جو کمالات
و مقامات حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے سنے جاتے ہین وہ ان حضرت مین دیکھے جاتے
ہین الغرض اون چورون مین سے ایک نے حضرت سے عرض کی کہ غلام کو اپنے مریدون
اور خادمون کے زمرہ مین داخل فرمائے لیکن دو سخت برے عادتین یعنے شرابخواری
اور زناکاری اس عاصی کے وجود مین ایسی جگہہ کی ہین کہ اونکو چھوڑ نہین سکتا ہون
ان دونون گناہون کو معاف فرماکے جیسا کہ آج دستگیری اور بندہ نوازی فرماکر
میری جان اور عزت بحال رکھے ویسا ہی قیامت مین بھی شفیع اور وسیلۂ نجات ہون
حضرت فرمائے کہ قبول کیا لیکن فقیر کے روبرو یہہ کام مت کرو وہ شخص خوش ہو کر بیعت سے
سرفراز ہوکے چلے گیا اور شرابخواری کے خیال سے شراب خانہ کو گیا اوس جگہہ دیکھا
تو حضرت بیٹھے ہین وہان سے شرمندہ ہوکر نکل گیا اور پھر کسبن کے گھر کو گیا وہان بھی

مرشد کی صورت دیکھکر خجل ہوا اور نکل گیا غرض جب بدکام کا قصد کرکے جاتا تو وہان حضرت کو موجود دیکھتا۔ مصرع ۔ ہر جا کہ روم روی ترا می بینم ۔ ترجمہ۔ جاؤن مین جہان دیکھتی تیری صورت چند بار یہہ حال دیکھکر اون معصیتونکے خیال سے باز آیا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ مریدون اور طالبون کی جماعت کے ساتھ بادشاہ پور کی جامع مسجد مین بیٹھے تھے ایک خدمتگار آکر عرض کیا کہ سلطان محمد عادلشاہ کو سخت بیماری رودی ہے طبیبان اوس مرض کو پہچاننے اور معالجہ کرنے سے عاجز ہوگئے ہین اسلئے جناب مین التماس بھیجا ہے کہ نظر ترحم اور نگاہ توجہ فرمائین تا اس درد سخت دور بیماری شدید سے شفا پاؤن حضرت یہہ کیفیت سنکر اوس خادم کو فرمائے کہ رومال لاوے خادم رومال لایا آپ دعا پڑھکر اسپر دم کئے اور خادم کے ہاتھہ دیکے فرمائے کہ لیجا اور جہان درد ہو وہان اسکو باندہین خادم وہ رومال اور حضرت کا حکم بادشاہ کو پہونچا دیا اوس نے مطابق حکم کے عمل کیا لیکن کچہ اثر نہین دیکھا اور وہ درد نہین گیا بادشاہ خود حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکے عجز و الحاح کرنے لگا کہتے ہین کہ اوسوقت سے اون اولیاء اللہ کے جو بمضمون اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری چھپے ہوئے تھے چونکہ حضرات کرامات آیات کی بزرگی اور ولایت کا شہرہ تھا لیکن بادشاہ کو جو آپ سے اعتقاد صحیح اور ارادت صادق تھے اسلئے نہایت عاجزی سے عرض کیا کہ ذات والا کی توجہ کے بغیر میرے اس درد کا دوسرا کوئی علاج نظر نہین آتا خدا کے لئے اس ارادتمند خاص پر نظر ترحم فرماکر اس درد کا علاج کیجئے اور میرے باپ پر جیسی عنایت رکھتے تھے ویسی ہی مجہپر بھی رکھئے حضرت نے فرمائے بیشک تمہارے باپ ابراہیم عادلشاہ نے فقیر پر بڑا احسان کیا ہے جب کہ فقیر حج سے مشرف ہوکے اس طرف آیا تو اپنے تمام یاران کے ساتھہ جو کشتی مین فقیر کے ہمراہ تھے قوم عیسوی کے قید مین پڑگیا اسوقت تمہارے باپ نے ہماری بڑی خدمت کی اور نہایت مہربانی سے پیش آیا اب اوسکا بدل ضرور ہے تمہاری عمر آخر ہوچکی بغیر جان بخشی کے کچہ ہوسکتا نہین فقیر کے حیات مین دس سال باقی ہین وہ دس سال

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کی حیات تم کو تو بخشدیا اور تمہارا درد اپنے پر لے لیا پس سلطان محمد عادلشاہ اسیوقت اچھا ہو گیا اور دوسرے روز پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکے دیکھا تو وہی اپنا درد حضرت کے جسم مبارک پر وارد ہوا ہے اور حضرت کو اس درد سے اس قدر اذیت ہے کہ اپنی جگہہ سے حرکت نہیں کر سکتے ہیں بادشاہ بہت سی معذرت کیا اور احوال پرسی بھی کیا حضرت نے فرمایا اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ اور اسی مضمون میں فرمائے

**نظم**

مرگ ما را زندگی دیگر است — زہر مرگ از شہد شیرین خوشتر است
مرگ سازد مغز را صافی ز پوست — تا رساند دوست را نزدیک دوست

**ترجمہ** موت ہمکو دوسری ہے زندگی ؛ شہد سے بہتر ہے تلخی موت کی ؛ مغز کو کردے جدا وہ پوست سے ؛ دوست کو تا کہ ملادے دوست سے۔ اس واقعہ سے پادشاہ اور دوسرے لوگ کو معلوم ہوا کہ دوستان خدا محض اللہ کے واسطے دوسروں کا بار آپ اوٹھا لیتے ہیں اور اپنی حیات بھی دوسروں کو بخش دیتے ہیں اور اونکے پاس رنج و راحت اور موت اور حیات سب برابر ہیں پس حضرت اوسی درد سے تیسرے روز کہ روز جمعہ رمضان مبارک کی نویں ۱۰۵۶ھ ایکہزار چھپن ہجری تھی واصل حق ہوئے آپ کے جنازے کے ساتھ وزرا و امرا و فقرا و سادات و مشائخین و فضلا غرض بیجاپور کے کل خاص و عام چھوٹے بڑے سب کے سب حاضر تھے اور ہر چند چاہتے تھے کہ جنازہ مبارک تک اپنے ہاتھ پہونچا کر سعادت و شرف حاصل کریں لیکن کسی کا ہاتھ نہیں پہونچتا تھا تابوت ہوا پر معلق چلے جاتا تھا آپ کا مرقد منور بادشاہ پور میں ہے اور مزار مبارک پر گنبد بہت خوشنما بنائی گئی ہے آپ کا آستانہ کرامت نشانہ زیارت گاہ خلائق اور حاجت روای عالم ہے اور آپ کی تاریخ بادشاہ اہل بہشت ۱۰۵۶ ہے اور مغز کونین بھی کہے ہیں ۱۰۵۶

**نقل** ہے کہ وصال شریف کے تیسرے روز مزار مقدس پر بہت سے سادات و مشائخین و قضات و علماء و مریدان و خلفاء و وزرا و امرا حاضر ہوئے قوال جمع ہوکے حضرت کے خاص تعلق کی یہی غزل جو حضرت اپنے وصال سے تین روز

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

پہلے یاد کرنے حکم فرماتے تھے گانے لگے دفعتہً مزار مبارک جنبش وحرکت مین آئی اور مرقد شریف کے پھول اون لوگون کے دامن جا پڑے جو مرقد شریف سے دور بیٹھے تھے اور روضۂ مبارک اوس قوال کے گود مین پڑا جو حضرت سے نہایت درجہ مین رسوخ وارادت رکھتا تھا اور اوپر حضرت کی بھی کامل توجہ تھی لوگ اون پھولون کو تبرک کرکے کھالئے اور مرقد مبارک کے وجد وحالت مین آنے سے متحیر ومتعجب ہوئے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت استاد البلد مولانا عبد الرحیم قدس سرہ آستانہ ہاشمیہ کی زیارت کے لئے آئے اور بعد ادای فاتحہ ولوازم زیارت وآستانہ بوسی کے دل مین خیال کئے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کس مرتبہ اور مقام کے ہونگے حضرت مولانا کی عادت تھی کہ اپنے وظیفہ کی کتاب ہمراہ رکھتے پس بغل سے دلائل الخیرات کو کھولتے ہی یہ نکلا کہ هٰذِهٖ صِفَةُ رَوْضَةِ النَّبِيِّ دُفِنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت مولانا موصوف تعجب سے مبہوت ہوگئے اور اپنے آنکھون مین پانی لاکے کہے کر کیا کھڑا ہون اور کیا نیت کیا اور کیا نکلا اور آپ کے مقام کی عظمت کے معلوم ہونے سے رونے لگے اور توبہ توبہ کہتے ہوئے اپنے کانون پر ہاتھ لگائے اور کہے کہ مین نے ایسے بڑے معاملہ مین جرأت کی۔ اور حضرت شاہ وجیہ الدین ثانی علوی حسینی قدس سرہ سجادہ نشین بھی اوس جگہ پر حاضر تھے اون سے خطاب کرکے مولانا نے کہا کہ حضرت ملاحظہ فرمائے دیکھئے کہ کیا نیت کیا اور کیا نکلا یہی ہے روضۂ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے۔ گنبد شریف مین آپ کے داہنے بائین آپ کے دونون زوجہ محترمہ آسودہ ہین اور بائین مین آپ کے پوتے حضرت شاہ برہان الدین حسینی قدس سرہ مقبور ہین اور آپ کے درگاہ شریف مین مردون اور عورتون سے بہت سے اہل اللہ وصلحا دختر زادہ ومریدان ومعافرزادان مدفون ہین اور حضرت شاہ قطب الدین صفوی اور ان کے فرزند حضرت شاہ حسین صفوی قدس سرہما بھی یہین مدفون ہین

**تذئیل** اس مقام پر تھوڑے سے حالات وکرامات حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے چچا حضرت شاہ وجیہ الدین علوی حسینی گجراتی قدس سرہ العزیز کے تبرکاً ذکر کئے جاتے ہین اور یہ بھی کی

طاقت ہے کہ آپ کے تمامی فضائل وکمالات اور حالات وکرامات بیان کر سکے ہند اور گجرات کی تاریخون اور اولیاء اللہ کے ملفوظون اور تذکرون مین آپ کے کمالات وکرامات مذکور ہین اور آپ کے افاضات وتصرفات کا شہرہ گجرات وہند اور عرب وعجم مین مثل آفتاب نیم روز کے روشن ہین آپ کے انفاس متبرکہ کے وسیلہ سے خلایق ظاہری اور باطنی فیض حاصل کئے اور آپکو تمام علوم معقول ومنقول مین اس قدر قدرت تھی کہ کتب درسی مین حرف ہوائی سے کتب تحقیق تک نادر کتاب ہوگی جسپر آپ نے حاشیہ نہ لکہا ہو اور بیمارون کے دفع کرنے مین آپ مظہر اسم شافی تھے ہر روز بیمارون کا ایک جم غفیر جو اقسام کی بیماریون مین گرفتار ہوتے تھے آستانہ شریف پر حاضر ہوکے آپ کے انفاس متبرکہ سے فیضیاب ہوتا اور جلد شفا پاتے۔

## قطعہ

مسیحی ہر دم از فیض ہنا ہنسا ❊ زوہ بر مردہ جانان فیض جاہنسا

بہر سوی کہ او الحمد خوانده ❊ اجل از کار رانی باز مانده

ترجمہ مسیح ہر ایک دم فیض نہان سے ہے ❊ کہ زندہ مردہ جانون کو بنا ے ❊ جدہر دم کر دے وہ الحمد پڑہکے ❊ اجل بھی باز آکے وہان سے نکلے۔ آپ کا آستانہ شریفہ اکابر واخیار کا ملجا وماوی تھا آپ لباس ووضع مین کچہ امتیاز نہین رکہتے تھے موٹے لباس پر اکتفا کرتے تھے جو کچہ فتوح آتی تھی تقسیم کر دیتے تھے مصنف ثمرات القدس من شجرات الانس نے جو سلطان ہند اکبر بادشاہ کے مقرب امراءین سے ہی اور جس نے آپ کے مناقب نہایت شرح وبسط کے ساتہہ تحریر کئے ہین لکہا ہی کہ جب سن شریف جناب حجت المحققین کا یعنی آپ کا چودہ سال کو پہونچا تو سبہی علوم مختلفہ کے تحصیل تمام کو چکے اور اپنے والد بزرگوار حضرت سید نصر اللہ حسینی قدس سرہ کے مرید ہوئے اور درس دینی مین مشغول ہوے اور برابر ستر سال بغیر تعطیل کے شاگردون کو درس دیتے اور جب سے کہ آپ پر علم اولین وآخرین منکشوف ہوا یعنے چودہ سال کی عمر سے اس عالم سے تشریف فرما ہوئے تک بادشاہون کے مکان پہ نہین گئے اور دنیاداروں سے صحبت نہین رکہے اور ان سے کبہی کسی طرح کی خواہش نہین رکہے اور یہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

بھی لکھا ہی کہ لوگ آپ کو کئی بار حرمین شریفین مین دیکھے ہین حالانکہ آپ کبہی احمد آباد گجرات سے باہر قدم نہیں رکھے حضرت سے منقول ہے کہ فرماتے تہے کہ حضرت مولانا عماد الدین طارمی قدس سرہ جو فقیر کے اوستاد تہے ڈہائی سو علم جانتے تہے اونکی حیات تک فقیر نے فقط سوا سو علم حاصل کئے جب اونکا وفات ہوگیا فقیر کو نہایت تاسف ہوا اور ہمیشہ اسی غم مین رہتا تہا اتفاقاً ایک شب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین کہ ای فرزند غم مت کر جو علم تیرے اوستاد کو آتے تہے اون پر اور تیس ۳۰ علم اضافہ کرکے ہم تجہ کو عنایت فرماتے ہین اور ایک کاغذ جس مین علوم کے نام لکھے تہے میرے ہاتہ دئے جب مین اوسکو دیکھا تو اون علوم کے نام تہے جو مجکو عنایت کئے گئے اسکی خوشی مین بیدار ہوگیا اور وہ کاغذ میرے ہاتہ مین تہا لیس اوس کاغذ مین تہو سو علوم مین سے جس کے طرف متوجہ ہوتا ایسا معلوم ہوتا کہ گویا برسون اوس علم کا درس دیا ہون اور وہ کاغذ فقیر کے پاس اوس وقت تک تہا کہ اوسمین لکھے ہوے جتنے علوم تہے وہ سب مین پڑھہ لیکر خوب سمجہ گیا بعد اوسکے وہ کاغذ میرے پاس سے گم ہوگیا۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہر چند آپ اپنے کو علم کے پردے مین پوشیدہ رکہتے تہے اور اپنے حالات اور اسرار نہایت درجہ مین چہپاتے تہے لیکن کمال باطنی جوش پر تہا بید کرامتین آپ سے ظاہر ہوئین اور اوس مجمع البحرین سے فیض ظاہری و باطنی جاری ہوا۔ اور آپ کے فیض باطنی اور پرتو ولایت سے ایکہزار چار سو خلفای واصل نکلے جن مین سے ہر ایک کی ولایت وکشف وکرامات کا شہرہ تہا اوس زمرہ شریفہ مین سے ایک قطب شہیر حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ العزیز ہین جنکی ولایت وکرامت ہند ودکن وعرب اور حرمین شریفین مین نہایت مشہور ہی اور آپ مستغنی الوصف ہین آپ کا تہوڑا سا ذکر اس مختصر مین ہوچکا ہے اور حضرت سید یٰسین قدس سرہ جو ہندوستان مین مشہور ہین اسی زمرہ سے ہین اور اسّی شخص مدرس علم ظاہر ہوئے اوس جماعت مین ایک فحول علما ونقاد فضلا ملا حسن فراغی اور دوسرے ملا عبد الرحمن بوہرہ رحمۃ اللہ علیہما ہین حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ سے منقول ہے کہ حضرت

بیان شاہ وجیہ الدین قدس سرہ اپنی عمر شریف کی آخر مین درس و تدریس کے ترک کر دینے کا قصد کئے
جناب حضرت رسالتمآب علیہ السلام سے حکم نافذ ہوا کہ ہم تمہارے درس مین حاضر ہوکر سماعت فرماتے ہیں
ترک نہ کرو آخر الامر اوس روز سے درس محمدی نام رکہہ کر اپنے اخیر دم تک ہمیشہ درس دیتے تہے
اور خلق کو فائدہ پہونچاتے تہے اور درس سے فراغت ہوی بعد اکثر حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے
ملاقات ہوتی اور صحبت رہتی تہی اور آپس مین واقعات اور اخبارات غیبی کا مذاکرہ رہتا تہا
حضرت سید صوفی جیجانی قدس سرہ جو آپ کے اکمل خلفاسے ہین لکہتے ہین کہ ملک گجرات کی تباہی اور
بادشاہ مغلیہ کے تسلط کے زمانے مین ایک روز فرمائے کہ فقیر نے حضرت خضر علیہ السلام کا ہاتہ مضبوط
پکڑ کے پوچہا کہ گجرات کا حال جو ایسا تباہ ہوا ہی پہر سامان درستگی کب ہوگا سو کئے اونہون کہے کہ
اوسکو خدا تعالی پوشیدہ کیا ہی ظاہر نہ کیجے پہر اپنا ہاتہ زور سے چہوڑا لیکر چلے گئے
بعد اوسکے پہر مجلس درس مین نہین آئے **نقل** ہے کہ ایک طالب بہت دور سے آیا آپ
درس مین مشغول تہے وہ کہڑا رہا اور پریشان حال تہا نہین بیٹہا اور پڑہنے والون سے پوچہا
کہ حضرت میان وجیہ الدین کہان تشریف رکہتے ہین چونکہ حضرت حاضر تہے خود پوچہے کہ تجہ کو
اون سے کیا مطلب ہے کہا کہ ایک مطلب رکہتا ہون جبتک تم سب سے چہپانا لازم ہے فرمائے
وجیہ الدین یہ فقیر ہے اور حضرت میان وجیہ الدین دوسری جگہہ رہتے ہین وہ کہا میرا مطلب
وجہ اللہ سے تہا حاصل ہوگیا دوسری جگہہ جانیکی حاجت نہین پس قدمبوسی کرکے رخصت ہوا
حاضران و عزیزان کہے کہ تمہاری جگہہ ہے یعنے یہان ٹہرو اور بہت خوشامد کئے وہ کہا کہ جو
شخص ایک دید مین اپنا مطلب پائے پہر وہ کس لئے رہے اکثر اعزہ حیرت سے تکنے لگے حضرت
فرمائے کو دیا بتی تیل آگ تیار رہتی تو روشن نہ کرون **نقل** ہے کہ ایک روز وہ والا
جناب مدرسہ شریفہ مین طلباء کی تعلیم و تدریس مین مشغول تہے دفعتًہ ایک بازیگر شعبدہ باز
اپنے فن مین لاثانی حاضر خدمت ہوا اپنے ساتہہ ایک جوان اور خوبصورت عورت رکہتا تہا
غرض آداب بجالا کر عرض کیا کہ قبلہ عالم آسمانیون مین باہم جنگ پڑ گئی ہے چاہتا ہون کہ آپ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

بہائیون کی مدد کے لئے جاؤن لیکن یہ عورت میرے پاؤن کی بیڑی ہوگئی ہے نہ اوسکو ہمراہ
لیجا سکتا ہون نہ کہین چہوڑ سکتا ہون کیونکہ آب جوانی اور تاب جمال اوسکے چہرہ پر نمایان ہے
اور اس زمانے کے لوگ پر اکثر خیانت غالب ہے سنا ہون کہ درگاہ زاہدون و عابدون
اور امنیان خدا ترس کے رہنے کی جگہہ ہے اگر رخصت ہو تو اسکو کونے مین چہوڑکر اور جاتا ہون
بعد واپس ہونے کے اسکو اپنے ہمراہ لیجاتا ہون حضرت ایک حجرہ کے طرف جو مدرسہ کے کونے
مین تہا اشارہ فرمائے تا اپنی عورت کو وہان بٹھلائے شعبدہ باز جہٹ سے اوٹہا اپنی
عورت اور اسباب کو جو ہمراہ رکہتا تہا اوس حجرہ مین چہوڑا پہر باہر آکے ایک دہاگے کی
پنڈیا جیب سے نکالکر آسمان کے طرف پہینکا اور اوسکا پلو ہاتہہ مین رکہا بعد ازان اوسکے آداب
بجالاکے رخصت چاہا اور عرض کیا کہ سخت مہم پیش آئی ہے آپ ذراسی توجہ غلام کے ہمراہ
فرمانا تا فتح و نصرت کے ساتہہ واپس ہون حضرت اوسکی باتین سنکر تبسم فرماتے تہے غرض وہ
اوس دہاگے کو پکڑکے لٹک گیا اور اوپر چلا گیا لوگ دیکہہ رہے تہے بعد تہوڑے وقت کے
نظر سے غائب ہوگیا دیکہنے والے اس معاملہ سے حیران تہے ایک لحظہ کے بعد ایک ہاتہہ خون
آلودہ اوپر سے گرا لوگ چو طرف سے دوڑے اور دیکہی تو اوسکا ہاتہہ ہے سمجہے کہ واقعی مین
جنگ ہو رہی ہے اوسکی عورت غل سنکر حجرہ سے باہر آئی اور وہ ہاتہہ اوٹہا لیکر کہی کہ یہ میرے
مرد کا ہاتہہ ہے وہ مقتول ہوگیا پہر رونے چلانے لگی اس عرصہ مین دوسرا ہاتہہ بہی گرا اور
ایک گہڑی کے بعد ایک پاؤن گرا اوسکے بعد دوسرا پاؤن بہی گرا بعد اوسکے پیٹ اور سینہ
اور اسکے بعد سر گرا اوسکی عورت ایسی گریہ وزاری کرنے لگی کہ مدرسہ مین ایک کہرام مچگیا
ہرچند لوگ اسکو تسکین دیتے تہے وہ تہمتی نہ تہی بعد اوسکے حضرت کی خدمت مین عرض
کی کہ میرا مرد جس سے میری زندگی کی حلاوت اور عیش و شادمانی تہی جہان سے چلے گیا اب
میری زندگی محال ہے چاہتی ہون کہ اوسکے ساتہہ مین بہی ستی ہو جاؤن آپ رخصت
دین اسکے بعد اسکے ستی ہونیکا ضروری سامان مہیا کیا گیا الغرض عورت نے وہ جدا جدا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اعضا اکٹھا کر اپنے گود مین لئی اور لکڑیون کے بیچ مین بیٹھ گئی اور اوپر سے آگ لگائی گئی تو دونون
جل کے راکھ ہو گئے پھر ایک لحظ کے بعد وہ شعبدہ باز اوسی دھاگے سے لٹک کر نیچے اوترا اور
حضرت کے روبرو آکے آداب بجالایا اور عرض کیا کہ حضور کی دعا اور توجہ سے دشمنون پر فتح
پایا اور سلامتی کے ساتھ واپس ہوا اور دو ایک لحظے اپنی محبوبہ جان فزا سے یعنی اپنی عورت
سے جو جدائی واقع ہوئی تھی اس سے مجکو صبر و قرار نہین ہے اجازت ہوتا اوسکے دیدار سے
جان تازہ پاؤن حضرت خاموش رہے حاضرین متحیر ہوکے کہے کہ تیرے جانیکے بعد تیرا ایک ایک
عضو خون مین بھرا ہوا نیچے گرا اور تیری عورت سمجھی کہ تو مقتول ہو گیا پس رونے اور داویلا
کرنے لگی اور ایک گھڑی کے بعد آپ خود جل جانا چاہی ہر چند مانع ہوئے وہ نہ مانی آخر تیری
لاش کے ساتھ فلان مقام پر جل کے راکھ ہو گئی ابی تک اوس موقع پر آتش کی گرمی موجود
ہے شعبدہ باز شور و غوغا کرنے لگا اور غصہ کے ساتھ کہنے لگا کہ میری عورت کو جو حسن و جمال
مین لاثانی تھی حسد کر جاتے ہین کہ مجھ سے چھین لین یہ کیونکر ہوگا میری عورت زندہ ہے
جلی نہین بلکہ یہین اوسکو حاضر کرتا ہون لوگ کہے کہ اچھا ہے اوسکو بلا وہ تو جلکر راکھ ہو گئی
اب کہان سے حاضر ہوتی شعبدہ باز نے اوس عورت کو آواز دی وہ ہان کہتی ہوی باہر آئی
پس دونون حضرت کے روبرو آکے مجرا بجالائے اور کھڑے رہے حضرت نے اوس سے فرمایا
کہ مرحبا تو بڑا صاحب کمال ہے عجیب تماشا دکھلایا اور ایک حجرے کے طرف اشارہ کرکے فرمائے
کہ اوس جگہ جا اور طاق مین ایک کتاب ہے لے آ شعبدہ باز جلدی سے اوٹھا اور حجرے کے اندر
جاکے دیکھا تو طاقچہ مین کتاب ہے طاق کے نزدیک گیا اور چاہا کہ کتاب اوٹھائے ایسے مین
کیا دیکھتا ہے کہ نہ حجرہ ہے نہ طاق ہے نہ کتاب ہے لیکن ایک میدان وسیع اور صحرای
عظیم ہے جس کا حد نظر نہین آتا شعبدہ باز مبہوط اور حیران ہو گیا اور یہ نہین جانتا تھا کہ کیا
کرے بہر حال راہ گم ہوے کے مانند قدم بڑھایا اور ایک سمت مین چلدیا جب تھوڑی دور
گیا تو دیکھا کہ تھوڑے فاصلہ پر جنگل کے کنارے کے طرف ایک لشکر بڑی کروفر کے ساتھ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

جمع ہو کر اس طرف آرہا ہے اوس فوج مین ہاتھی گہوڑے نقارہ و نشان اور تمامی اسباب سلطنت
موجود ہے بارے شعبدہ باز کا دل جو وحشت تنہائی سے بدن سے اڑگیا تہا اپنی جگہ پر آیا کہ چلو
اپنے ہمجنسون سے تو ملاقات ہوتی ہے بعد اسکے جو کچھ ہونا ہو ہوے پس وہ آگے بڑہا اور فوج دیکہ
ہوئی تو دیکہا کہ سب کے آگے ایک ہاتھی تمام ساز و سامان سے آراستہ ہے اور سونڈ مین ایک جواہر
کا ہار لٹکتا ہے جب ہاتھی نزدیک آیا تو اوس ہار مرصع کو اپنے سونڈ سے شعبدہ باز کے گلے مین ڈالدیا
بعد اسکے تمام اعیان و ارکان اور اہل کار جو اوس مجمع مین تھے دوڑتے ہوئے آکر اوسکو نذر اور
تحفے پیش کرنے لگے اور پادشاہت کی مبارکبادی ادا کرنے لگے شعبدہ باز اس عجیب حالت سے
سخت حیران رہا وہ نہ کسی سے اسکا بھید پوچھ سکتا تھا اور نہ صبر کرکے خاموش رہ سکتا تھا ہرحال اعیان
وارکان اوسکو اوسی تجمل کے ساتہہ شہر مین لائے حمام مین نہلا کے شاہانہ لباس پہنائے اور تخت
پادشاہی پر بٹہلائے پہر از سر نو نذرین گذرین مبارکبادین ادا ہوین اور شاہی پہرا و قلعون کے
کنجیان پیش کی گئین اور اعیان سے ہر ایک شخص دربار مین اوسکے روبرو دست بستہ منتظر
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
فرمان کہڑا ہوا شعبدہ باز کو عجب سے جو یہ بڑی پادشاہت ملی تو وہ اپنی اگلی حالت بہول گیا
نہ عورت یاد آئی نہ وطن غرض ایک مدت تک عیش و شادمانی کے ساتہہ سلطنت کیا بعد اسکے
اعیان و ارکان اور خیر خواہان درگاہ نے عرض کی کہ حق تعالیٰ نے سب کچھ سامان دولت مہیا
کیا ہے لیکن ابھی تک پادشاہ بیگم محلسرای پادشاہت مین جلوہ افروز نہین یہ بات لوازم دولت
و سلطنت سے بہت دور ہے جب وہ راضی ہوا تو بڑی تکلف اور شان و شوکت کے ساتہہ اوسکی
شادی کی پہر ایک مدت عیش و عشرت مین گذری اس عرصہ مین چار پانچ بچے بہی ہو گئے غرض
وہ عیش و عشرت مین ایسا غرق ہو گیا کہ عیش مین رات کو دن کرتا اور خوشی مین ون کو رات
کرتا تھا اور قدیم حالت اوسکے دل سے گویا نسیاً منسیاً ہو گئی نہ اوسکو اپنی عورت کا خیال آیا
نہ کوئی دوست یاد آیا بہر حال ایک عرصہ دراز تک فرحت و سرور کے دروازے اوسپر اسطرح
کہلے رہے کہ ذکر غم کا وہان گذر بہی نہ ہوا آخر ایک روز شکار کے ارادے سے سواری نکلا

فوج وحشم پادشاہی سب ساتہہ تھے جب جنگل مین پہونچا تو پادشاہ کو ایک شکار نظر آیا اسکے پیچہے گہوڑا
دوڑایا اور شکار نے اسکو جنگل مین ایک طرف لیچلا فوج وحشم وغیرہ ایک سمت مین پڑے رہے
پادشاہ تنہا ہو گیا اوسوقت دیکہا تو نہ وہ شکار نہ وہ جنگل ہے نظر آتا جسکو طی کرکے آیا تہا گرد کو
طاقچہ اور وہی حجرہ موجود ہے جہان سے چند سال کے پیشتر اس عالم سے اوس عالم کو گیا تہا پر تبہ
تامل کے بعد یاد کیا کہ حضرت کے حکم پر کتاب لیجانے کے لئے حجرے مین آیا تہا غرض نہایت حیران
اور غمگین باہر آیا سر پر تاج سلطانی اور بدن پر خلعت خسروانی اور سر سے پانون تک لاکہون
روپیہ کے زیورات و جواہرات بعینہ موجود تہے حضرت کے روبرو زمین پر پڑ گیا اور اوس عیش و
عشرت اور فخر و تجمل کے جلسہ سے بیخبر ہو حیرت کہنے لگا حضرت تبسم فرماتے ہوئے تسلی دئے کہ یہہ
خیال کیکے شکر الٰہی بجا لاتا رہ کہ قدرت لایزال ہر حال مین ہر چیز پر تصرف رکہتی ہے حضرت کا وصال
شریف محرم الحرام کی اونتیسوین صبح صادق کے وقت اتوار کے روز سنہ ۹۹۸ھ نو سو اٹھانوے
ہجری مین ہوا مزار پاک آپ کا احمد آباد گجرات مین مشہور ہے اور زیارتگاہ عالم ہے اولیاء تحت
[illegible] تاریخ [illegible] ہجری مین جبکہ بہادر
پادشاہ احمد آباد گجرات کو گیا تہا وہان پہونچنے کے دوسرے روز بہی حضرت شاہ وجیہ الدین علوی
قدس سرہ کے روضۂ مقدس کو جاکے نہایت ادب کے ساتہہ زیارت کیا اوسوقت حضرت کے پوتے
حضرت شاہ اسد اللہ فرزند حضرت شاہ عبد اللہ قدس اللہ اسرارہم اوس مکان اقدس کے سجادہ
نشین تھے اور قطب الاقطاب حضرت شاہ عبد اللہ حسینی علوی قدس سرہ حضرت کے بڑے
فرزند بیس سال تک مسند ہدایت و ارشاد پر بیٹھکر خلق کی رہنمائی کئے آپ قطب وقت اور ولی کامل
تھے اور سیرت وشمائل مین اپنے والد عالی قدر کے قدم بہ قدم تھے درویشی و ریاضت کو انتہائی
درجہ تک پہونچا دیے تھے عمر شریف ستاسی سال سے بہی اوپر تھی اور اس مدت دراز مین آپکی
غذا فقط ساڑہے سات سیر جو شمار مین آئی آپ ہمیشہ روزہ رکہا کرتے تھے اور روزہ طی
بہی رکہا کرتے تھے بعد افطار کبہی روٹی سے کبہی پانی سے کرتے تھے رحلت شریف آپکی محرم الحرام

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کی پانچوین شنہ ایکہزار سترہ ہجری مین ہوی اور اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہین اَللّٰھُمَّ
اَنْفَعْنَا بِبَرَکَاتِھِمْ وَاجْعَلْنَا مِنْ کِلَابِ عَتَبَاتِھِمْ

## حضرت شاہ مرتضیٰ حسینی علوی قدس سرہ

حضرت پیر دستگیر شاہ ہاشم قدس سرہ کے بڑے فرزند ہین ارادت وبیعت اور اجازت وخلافت اپنے والد بزرگوار سے ہی رکھتے ہین اپنے والد ماجد کی سیرت وسریرت پر قایم تھے اور حضرت کے روبرو مین ہی شہید ہوئے آپ کی شہادت کا قصہ گنج الاسرار مین یون لکھا ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی عادت یہ تھی کہ کبھی حیوانات موذی یا غیر موذی سے کسی ایک کو نہین مارتے تھے اور حضرتکو بھی حیوانات سے کبھی ایذا نہ پہونچی ایک روز آپ آرام فرماتے تھے ایک چوہا آکی انگشت پای مبارک کو بوسہ دیا آپ پای مبارک کھینچ لئے پہر دوبارہ ویساہی بوسہ دیا آپ چپ رہ گئے پھر تیسرے بار بوسہ دیا اور چوسا تو آپ نے اوسکی ایذا کے دفع کے لئے دیکھے تو پیچے کہیلنے سو تیر وکمان نظر پڑی ایک تیر اوس چوہے کے طرف پہینکے قضارا وہ اوسکے پیٹ مین چبھ گئی جس سے وہ مرگیا حضرت اوسکے مرنے سے نہایت غمگین ہوئے اور افسوس کرنے لگے کہ اپنے ہاتھ سے اپنی تمام عمر مین کبھی کسی جاندار کو ایذا یا نقصان نہین پہونچا مگر آجکا روز اس ضعیف چوہے کی جان گئی اس واقعہ سے ہمیشہ فکر وغم مین رہتے تھے اور خدا تعالیٰ سے چاہتے تھے کہ اس خون کا بدلا جلد لے قضارا ان دنون مین نواب مصطفےٰ خان اور دولت خواص خان کے درمیان مین لڑائی جھگڑا ہو رہا تھا اتفاقاً ایک روز حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ نواب مذکور کے پاس بیٹھے تھے کہ مخالف کے جانب سے ایک تیر آکے آپ کے پیٹ مین اوسی موقع پر لگا جہان کہ حضرت کے ہاتھ کا تیر چوہے کو لگا تھا پس اوسی وقت وفات پائے یہ واقعہ ذیحجہ کے ۶ کا روز ۱۰۴۷ ایکہزار سینتالیس ہجری مین رو دیا جب یہہ خبر حضرت کے سماعت مین آئی تو فرمائے کہ میرے خون کے بدلے مین میرا بڑا بیٹا مارا گیا اب اوسکا عوض کرنا ضرور ہے پس اوسیوقت اپنے پوتے حضرت شاہ برہان الدین فرزند حضرت شاہ مرتضیٰ قدس اللہ اسرارہما کو اپنے حضور مین طلب

طلب کرکے فرمائے ای قطب زمان جو کچھ متاع محمدی اور اسرار محمدی میرے مین ہین وہ اور خلافت اور فقیری کی جانشینی تجہ کو عطا فرمایا اللّٰھم اجرہ اور مرقد شریف حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کا زہرہ پور کے حصار کے باہر ہے۔

**حضرت شاہ مصطفےٰ حسینی علوی قدس سرہ** حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے دوسرے فرزند قطب وقت اور بزرگ عصر تہے اور اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ تہے سلوک و ریاضت اور ارشاد و ہدایت اور فقر و درویشی اور حلم و تواضع اور تمام امور کمال مین اپنے والد بزرگوار کے خاص وارث تہے آپ کے چو ہاف زند تہے سب کے سب اپنے وقت کے اولیا اور مقتدا تہے اون سب مین بڑے حضرت شاہ حبیب اللہ قدس سرہ نہایت بزرگی اور جامعیت علوم ظاہری و باطنی سے متصف تہے حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ کا مقبرہ شہر پناہ کے باہر بہمن پلی کے دروازہ کے طرف حضرت مرزا محمد عرف شاہ راجو قدس سرہ کے روضے کے قریب واقع ہے اور آپکی تمام اولاد وہین مدفون ہین۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**حضرت شاہ مراد قدس سرہ** حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ کے مرید تہے اور اپنے پیر کی رحلت کے بعد پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی خدمت مین خلافت اور نعمت باطنی پائے اور رات دن حضوری مین رہتے تہے اور اسی در سے فتح باطن حاصل کئے اور آپ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے ملفوظ جمع کئے ہین جس مین حضرت کے زبان مبارک سے سنے ہوئے اذکار و اشغال اور معارف و اسرار و ارشادات اور حضرت کے زبان گجراتی مین فرمائے ہوئے ابیات و نظم عرفان و تصوف اور حضرت کے سلوک و ریاضت کا حال اور آپ کے بعض کرامات اور بیان کئے گئے ہین غرض حضرت شاہ مراد قدس سرہ کا مزار حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے روضہ مین مشرق کے طرف کنوین پر واقع ہے۔

**حضرت شاہ نعمت اللہ قدس سرہ** آپ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید

اور خلیفے ہین حضرت کے وصال کے بعد آپکے پوتے اور جانشین حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کی خدمت مین تربیت و ارشاد و خلافت پائے اور سجادۂ ارشاد و تلقین پہ متمکن تھے اور آپ گنج الاسرار ملفوظ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ تالیف کیے جسمین حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے اکثر کرامات معارف و مکاشفات بیان کیے گئے ہین اور حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کے بعض حالات و کرامات بھی لکھے ہین غرض آپ اپنے وقت کے اکابر اور مشہور مشایخین سے تھے آپ کا مزار شریف حضرت شاہ نصر اللہ ولی قدس سرہ کے روضہ مین مشرقی جانب واقع ہے اور ایک انکی قبر شریف چھوٹی سی گنبد مثل گنبد حضرت شاہ نصر اللہ قدس سرہ بنائی گئی ہے سلطان سکندر عادلشاہ آپ کا مرید تھا اور آپکے پائین مین دفن ہوا اور شاہ عثمان مجذوب جن کا مرقد دروازہ شاہ پور کے قریب واقع ہے آپ ہی کے مریدون اور تربیت یافتگون سے ہین اور آپکے دو فقیر بڈہن شاہ اور ہاشم شاہ جنکی کرامتین مشہور ہین موضع سر سنگی کے باہر پہاڑ کی چوٹی پر مدفون ہین اور حیدر شاہ جو بڑے بزرگ تھے اور حضرت سے فیوضات و برکات حاصل کیے ہے موضع کنکل مین مدفون ہین مستر جسم - آپکی اولاد سے ارکاٹ مین شاہ حافظ سید فضل اللہ صاحب عرف میان صاحب اور انکے فرزند موجود ہین - اور دوسرے ہم جد بھی موجود ہین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**حضرت شاہ احمد میرانجی قدس سرہ** گجرات سے ہی حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے خدمت و ملازمت مین تھے رات دن حضوری حاصل تھی اور حضرت کے مقبول اور منظور نظر تھی بیعت و ارادت اور مشرب شطاریہ کے اوراد و اذکار و اشغال کی اجازت حاصل کرکے رات دن مشاہدۂ معبود مین مشغول و مستغرق رہتے تھے طالبون کو اسرار اور حقایق سمجھاتے تھے اور استغنا و توکل اور ترک و تجرید مین اپنے وقت کے مقتدا تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ مین مسجد کے پیچھے رہتے تھے **نقل ہے** کہ بادشاہ عالمگیر آپ کی بزرگی اور کمال سنکر ایک روز ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ کو گیا اور آپ کی ملاقات کی قصد سے مسجد کے پیچھے سے چلدیا اور دو سیڑھیان اوترا تھا کہ ایک ملازم جو آگے ہی حضرت کو بادشاہ کے آنے کی خبر

دینے کے لئے گیا تہا پہر آیا اور عرض کیا کہ حضرت اسوقت وظیفہ مین مشغول ہین اور اشتغال کے وقت کسی کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اور بات نہین کرتے ہین بادشاہ کہا کہ غنیمت فقیر ہین پہر اور وہین سے واپس ہوا مزار آپ کا ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ مین مسجد کے پیچہے چبوترہ پر واقع ہے اور آپ کے مرقد کے پیچہے آپ کے مرید اور خلیفے شیخ محمد کہ وہ بہی اپنے وقت کے مشاہیر سے تہے اور علم دعوت مین کمال رکہتے تہے مدفون ہین۔

**حضرت شاہ برہان حسینی علوی قدس سرہ** آپ زمانے کے قطب سالکون کے پیشوا اور اہل ذوق ووجدان کے مرشد تہے اپنے جد امجد سے تربیت وارشاد وخلافت پا کے آپکی وصیت کے مطابق آپکے وصال کے بعد مسند خلافت اور سجادۂ ارشاد وہدایت پر بیٹہے خلق اللہ کی رہنمائی اور طالبون کی ہدایت کرنے لگے آپ شہر کے مشہور اولیا اور اہل ارشاد کے زمرے کے اکابرون سے تہے سلطان محمد عادلشاہ اور اکثر اعیان وامرا آپ کے جناب مین نہایت عقیدت رکہتے تہے آپ کی تربیت وہدایت کے برکت سے بہت سے طالبان حق مقصد پائے اور بہت سے سالکان راہ خدا محبوب حقیقی کو پہونچے آپ کے جد بزرگوار مین جو کچہ کمالات وکرامات تہے آپ مین بہی پائے گئے **نقل** ہے کہ جسوقت موضع کرکہوڑا کے طرف جو ٹکمیر کے قریب واقع ہے آپ تشریف فرما ہوئے تو حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین بہی اس سفر مین حضرت کی ہمرکاب تہا حضرت چاہے کہ وہان خانقاہ اور مسجد بنائین دہوپ کالا تہا اور اوس قریہ مین پانی کی نہایت درجہ مین قلت تہی حضرت درگاہ الہی مین دعا کئے کہ ای کریم کارساز ای رحیم بندہ نواز اگر برسات عنایت ہو تو تیرے مخلوق بہی بہت سے آرام پاتے ہین اور مسجد کے بہی جو تیرا گہر ہے بنا کی جاتی ہے راوی کہتے ہین کہ اودہر آپ یہ سخن لوگون کے درمیان زبان سے نکالے اور اودہر آسمان پر ابر اوٹہکر چو طرف سے جمع ہوگیا اور برسنے لگا جنگل اور پہاڑ سب پانی سے بہر گئے آخرش لوگ پانی کی کثرت اور برسات کی شدت کی حضرت کی خدمت مین شکایت کئے تو آپ دعا فرمائے برسات ٹہمر گئی

**نقل** ہے کہ حضرت اپنی وفات کے چار سال آگے اپنے فرزند خاندان نبوی کے چراغ حضرت شاہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

مرتضیٰ حسینی علوی قدس سرہ کو خلافت و اجازت و جانشینی عنایت فرمائے اور اونکی تربیت کی خدمت حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ کے تفویض کئے اسکے دو سال بعد موضع دوندکہ کا قصد کئے اس موضع کو اپنے نام مبارک سے منسوب کرکے برہانپور کے خطاب سے سرفراز فرمائے تھے غرض خادمون اور ملازمون کو حکم فرمائے کہ جمعرات کو برہانپور روانہ ہوتا ہون سواری اور سامان سفر کی تیاری کرین حسب الحکم خدام تیار کروئے حضرت اپنے روانگی کے وقت حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کو حضور مین طلب کرکے تین ساعت کے قریب اوپر نظر لگا کر دیکھتے رہے حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کے جسم مین رعشہ پڑ گیا محل کے لوگ یقین کئے کہ یہ دیکھنا اور نظر توجہ فرمانا اسرار سے خالی نہین پس اوس ایک ہی نظر مین اسرار لدنی اونکے سینے مین بھر دیئے اور ظاہر و باطن کا کمال عطا فرما دیئے پہر دوسرے روز برہانپور کے طرف تشریف لے گئے اور دو سال تک وہان اقامت فرما کے اوسی مقام پر دار فنا سے حریم بقا اور حرم قرب مولیٰ کے طرف سدہارے راوی کہتا ہے کہ آپ کی وفات کے روز آفتاب نہین نکلا اگرچہ کہ موسم مینہ کا نہ تہا اور آسمان پر ابر بھی نہ تہا لوگ سب حیران اور گبہرا رہے ہو گئے کہ آیا قیامت قائم ہو گئی ہے اور جب دوسرے روز آفتاب نکلا تو سمجھے کہ حضرت قطب وقت تھے اسلئے ایسا ہوا غرض آپکی نعش مبارک بیجاپور لائی گئی اور تین مقام پر آپکے جنازہ کی نماز گذاری گئی۔ ایک اوس قریہ مین دوسرے شہر پناہ کے باہر تیسرے شہر کے اندر اوس وقت بہت سے سادات و مشایخین عرب و عجم اور خاص و عام حاضر ہو کے نماز جنازہ ادا کئے اور اوس گنج عرفان کو آپکے جد امجد پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی گنبذ شریف مین مزار مقدس کے پائین مانتارین کے سپرد کئے عرس شریف ذیقعدہ کی سترہوین کو ہے

**نقل** ہے کہ وقت سلطنت اور بلدہ کی آبادی کے زمانے مین ایسا تقید تہا کہ باہر کی میت شہر پناہ کے اندر نہین لاتے تھے اور یہ قدرت نہ تھی کہ کسی بڑے امیر کی نعش بھی حصار کے اندر لاکے دفن کر سکے اور اگر کوئی شخص خواہ اولیا سے ہو خواہ وزرا اور امرا سے ہو حصار کے باہر مر جاتا تو وہین دفن کر دیتے تھے جس روز حضرت کی نعش مبارک شہر پناہ کے اندر لائے دروازے کے پہرے والون پر ایسا رعب چھا گیا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور اونکی ایسی حالت ہوگئی کہ آپسمین ایک دوسرے کو تکتا تہا اور سب کے سب قفل سکوت منہہ پر لگائے ہوئے خاموش تہے زبان ہلانیکی طاقت نہین رکہتے تہے اور اوبکے منہ سے نکلے پکارا ہوا کہ یہ فقط حضرت کی کرامت تہی ناصر اہل بہشت آپ کے وصال کی تاریخ ہے اور آپکے فرزند اور سجادہ نشین حضرت شاہ مرتضی حسینی علوی قدس سرہ گنبذ کے باہر علیحدہ بنگلہ مین آسودہ ہین۔ مترجم۔ حضرت مرتضی شاہ حسینی قدس سرہ کی رحلت ۱۶ شوال سنہ ۱۱۶۱ ہجری کو ہوی کسی نے آپکی تاریخ قطب معظم کہی ہے۔ واضح ہو کہ آپکے دس فرزند رشیدہ حضرت و سید شاہ ہاشم حسینی و شاہ وجیہ الدین حسینی سجادہ و سید عبدالحکم و سید مکارم شاہ کلیم و سید عبدالقادر و سید محی الدین و سید احمد و سید عبداللطیف منجملہ انکے شاہ حضرت حسینی و شاہ ہاشم و سید مکارم شاہ کلیم و سید عبداللطیف کی اولاد میسور وارکاٹ وچنیاپٹن وغیرہ کے طرف ہے اور سید عبدالحکم و سید محی الدین و سید احمد کو کوئی فرزند نہین اور شاہ وجیہ الدین حسینی سجادہ کے اولاد مین فی الحال شاہ عبداللہ حسینی صاحب سجادہ اور اونکے ایک فرزند سید وجیہ الدین نومولود اور سید عبدالقادر کے اولاد مین شاہ برہان الدین حسینی اور اونکے فرزند سید محمد حسینی موجود ہین۔

## حضرت سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی چشتی قادری قدس سرہٗ

آپ مشہور بزرگون اور بڑے مشایخین سے تہے اپنے زمانہ کے معتقد تہے علم وعرفان اور شریعت و طریقت کے جامع تہے ظاہری اور باطنی کمالات سے موصوف تہے آپ کے انفاس متبرکہ سے طالبان راہ ہدا خدا کو پہونچے آپ کا نسب شریف اور سلسلہ بیعت جناب سلطان العاشقین رئیس الکاملین صاحب راز حضرت خواجہ محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کو پہونچتا ہے اور آپ شیخ الکاملین واقف اسرار سبحانی حضرت شیخ عبدالصمد کنعانی قدس سرہ کے شاگرد بہی ہین اور آپہی سے استفادہ اور خلافت بہی حاصل کئے اور اسوقت کے اکثر مشایخون اور بزرگون سے ملاقات اور صحبت رکہتے تہے حرمین شریفین کی زیارت بہی کئی تہی بعد نت کجی رو سے شادی بہی کئے ایک دختر کرامات مظہر پیدا ہوئین وہ ہین حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی کے پوتے اور سجادہ نشین حضرت شاہ برہان ۱۱ کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

فرزند سید السادات حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہم اسرار ہم آجمعین کے ساتھ شادی کروئے تھے اور ان سے
تین فرزند پیدا ہوئے نانی نے بڑے نواسے کو گود لیکے خود پرورش کی اور شاہ حضرت حسینی نام رکھا۔
اور انہیں اپنے مکان کا جانشین وسجادہ بنایا غرض حضرت سید معروف شاہ حضرت حسینی چشتی
قادری قدس سرہ کی رحلت رمضان کی بستائیسین کو ہوی سنہ وصال انکا معلوم نہ ہوا مرقد شریف
شہر پناہ کے اندر واقع ہی اور مزار مبارک پر ایک چھوٹی سی گنبد جسکے چارون کمانین کھلے ہین
مشرقی جانب علیحدہ چبوترے پر بنائی گئی ہے اور قبر شریف کے بازو سے آپکی اہلیہ محترمہ آرام
فرماتے ہین۔

## حضرت شاہ میران جی شمس العشاق قدس سرہ

آپ اہل عرفان کے پیشوا تھے اور شہر بیجاپور کے مشہور کامل مشائخین سے تھے حج کعبۃ اللہ اور زیارت روضۂ منورہ سے مشرف ہوکے مدت دراز تک وہان مقیم رہے اور بارہ سال آستانہ نبوی کے ملازم رہے اور ایک ہی پہلو پر سوتے تھے بعد جناب رسالتماب صلوات اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اور باطنی ہدایت ... دکن کے طرف کا قصد کئے اور علی عادلشاہ اول کے ابتدائی زمانہ مین تشریف لاکے بیجاپور کی شہر پناہ کے باہر اقامت فرمائے اور شیخ اکمل حضرت خواجہ کمال الدین بیابانی قدس سرہ سے جو ایک واسطے حضرت بندہ نواز شہباز بلند پرواز خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کے خلفاء سے ہین بیعت ارادت اور بیعت وخلافت سلسلۂ چشتیہ کی حاصل کئے اور طالبون کی تکمیل اور رہنمائی مین مشغول رہے آپ کا مزار شریف بیجاپور کی حصار کے باہر شاہپور مین ایک ٹیلہ پر واقع ہے اور مرقد شریف پر ایک گنبد بنائی گئی ہے اور مرزا فصیح الدین عرف بابا چنجل خاکسار جو اپنے وقت کے مشاہیر سے تھے اور سلوک وتصوف مین بڑا مذاق رکھتے تھے اور شعر وشاعری مین سرآمد دوران تھے اور جنکا کلام پادشاہان زمان کے پسند تھا اور جن کا مزار قصبہ ساغر مین ہے حضرت شاہ میرانجی شمس العشاق قدس سرہ کے مریدون اور تربیت یافتگون اور خلیفون سے ہین۔

## حضرت شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ

حضرت شاہ میرانجی

شمس العشاق قدس سرہ کے فرزند اور خلیفے ہین آپ اکابر سالکان طریقت اور نامور شاہبازان
معرفت سے تھے اور سرحلقہ اہل تصوف و صاحب کرامت و تصرف تھے اور علم طریقت اور سلوک
راہ مولیٰ تعالیٰ مین ایک تازہ ڈھنگ اور اچھا طریقہ ایجاد کئے تھے آپ کے رسالے اور تصنیفات
او خلیفے مشہور ہین آپ کے نکات توحید اور رموز تصرف طالبون کے لئے مفید ہین بہت سے لوگ
آپ کے فیض و تلقین کے پیالے سے جام وحدت کے سرشار ہوکر نشای معرفت و وجدان کو دوبالا
کئے اور اون سے بڑا فیض جاری ہوا جمادی الثانی کی پندرہوین کو آپ کا وصال ہوا آپکا مزار
پر انوار آپ کے والد بزرگوار کی گنبد شریف مین ہے۔

## حضرت خواجہ امین الدین قدس سرہ

آپ اپنے والد بزرگوار حضرت
شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ کے وفات کے بعد پیدا ہوئے آپ اولیای کامل اور مجذوبان اہل
سے تھے اور اپنے چچا حضرت خواجہ عطاء اللہ قدس سرہ سے ارشاد و بعیت حاصل کرکے رات
دون محویت و شہود و استغراق حق مین رہتے تھے باوجود کمال جذب کے آپ سے ارشاد و تلقین نکات
معارف اسرار جاری تھے عروس عرفان مین لکہا ہے کہ حضرت خواجہ امین الدین قدس سرہ
ابتدا مین اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کے گنبد مین ملازم رہکر سلوک
و عرفان اور معرفت و وجدان حاصل کئے نقل ہے کہ ایک شب چاندنی کمال پر تھی حضرت گنبد
کے اندر سے باہر تشریف لائے اور خلیفون اور مریدون سے جو حاضر تھے خطاب کرکے فرمایا
کہ اے عزیزو حق تعالیٰ کا وصل بغیر بیخودی کے ممکن نہین سب کے سب جبین نیاز زمین پر رکھکے
عرض کئے کہ راست ہے پھر آپ اندر تشریف لے گئے ایک نیا مرید تہا اس ارشاد کی باریکی کو نہین
سمجھکر ایک خلیفہ سے جو اوسکے مربی تھے پوچہا کہ جب خودی اوٹھہ گئی تو وصال کیا ہے انہون
جواب مین کہے کہ یہہ خودی جینے سے اور زہر کھانے سے نہین جاتے بلکہ بعد مرنے کے بھی
رہتا ہے یعنے جب علم و شعور اوٹھہ گیا تو خودی چلی گئی نقل ہے کہ ایک روز کسی مرید نے آپ کے
جناب مین خطرات نفسانی کی شکایت کرکے عرض کی کہ یہہ دل کے تصفیہ اور نفس کے ترکیہ کا علاج

شغل مین خلل ڈالتے ہین اور جمعیت کو توڑ دیتے ہین آپ توجہ فرمائین تا مقصود مین متواتر خلل ڈالنے والے خطرون کے غلبے رہائی پاؤن حضرت فرمائے کہ خیر تیرے خطرون سے دریافت کرکے جواب دونگا پس خطرون کو حاضر کرکے مشغولی مین خلل کرنے سے ڈرائے اور اوس مرید کو بلاکے فرمائے کہ تیرے خطرون سے پوچھا تو وہ کہتے ہین کہ آپ خود انصاف فرمائین ہماری کیا تقصیر ہے ہم اپنے سے آپ نہین آتے ہین اور تمہارے اوقات مین خلل نہین ڈالتے ہین تم خود ہمکو کھینچ کر بلاتے ہین اور ہمکو دوا کر حیران کرتے ہین جیسا کہ ایک محبوب ظاہری کے ساتھہ دل لگاتا ہے اور اوسکا عاشق ہوتا ہے تو ہمکو اس میدان مین دوڑاتا ہے کہ معشوق کے لئے یاسمن کا پہول چاہئے اور ریتا بہی ضرور ہے اور اچھی خوشبو بہی چاہئے اور میوہ جات بہی ضرور ہین پس اسی طرح شغل کے وقت ہمکو حرکت دیکے کو داتے ہین **نقل** ہے کہ آپ حالت جذب و بیخودی کے غلبہ کے باعث ارکان شرعی ادا نہین کرتے تھے اور ترک وجود اور دوام آگاہی و شہود کے سبب سے نماز چھوڑ دئے تھے سید السادات حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ صاحب علی باغ جو اوسوقت کے اکابرون سے تھے اور صاحب کشف و عرفان اور جامع شریعت و طریقت تھے اپنے وقت کے بادشاہون اور امیرون کے پاس جاہ و منزلت رکھتے تھے جب حضرت کے جذب اور ارکان شرعی کے ترک کرنیکی کیفیت سنے تو پاس شرع اور حمیت امر معروف آپکے دامنگیر ہوئی پس چند دوسرے بزرگون اور مقتداؤن کے ساتھہ جاکے حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ سے کہے کہ بزرگان دین اور ائمۂ ظاہرین باوجود اوس قدر شہود و استغراق و محویت دایمی کے شریعت کا راستہ ہاتھہ سے نہ دئے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتون سے ایک سنت بہی اون سے نہ چھوٹی آپ کا نماز کو ترک کرنا اہل طریقت کے حال کے مناسب اور آداب شریعت کے شایاں نہین چاہئے کہ پہلے ارکان و احکام شرع ادا کرکے سلوک و طریقت کے راستے پر قدم مضبوط رکہین حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ اوسوقت اپنے ایک خلیفے کو حکم فرمائے کہ تالاب کی بیچ مین مصلا بچھا خلیفہ نے حسب الحکم شاہ صاحب

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

تالاب کے بیچ مین کہ وہ سو وقت پانی سے لبریز تہا متصل لیجا کے بچھایا اور حضرت جا کے دوگانہ ادا کئے
آپکی رحلت رمضان کی چوبیسوین شنبہ ایکہزار پچاسی ہجری مین ہوئی آپکے مزار مقدس پر گنبد
بنائی گئی ہے ختم ولی سے آپ کے وصال کی تاریخ ظاہر ہے آپ سے فیض ارشاد و تلقین و بیعت
و خلافت بہت جاری ہوا آپ کے مشہور خلیفون سے ایک سید خداوند خدانما صاحب پھولی
مین دوسرے شاہ میرانجی سید حسن خدانما ہین جنکا روضہ اور مکان حیدرآباد کے حصار کے باہر
ہے تیسرے قادر ینگا الملک کو تال مین قدس اللہ اسرارہم ان مین سے ہر ایک مشہور اور صاحب
کرامات ہین مترجم - آپکی اولاد سے سید پادشاہ حسینی ابن سید اسداللہ حسینی سجادہ نشین
موجود ہین اور انکو ایک فرزند سید اسداللہ حسینی نامی ہین اور آپکے چچا سید محمد حسینی عرف بڑے صاحب
کے فرزند موجود ہین اور معاش سالانہ دس ہزار روپیہ تنکہ کی ہے۔

**حضرت شیخ محمود خوش دہان قدس سرہ** آپ کامل بزرگون
اور صاحب دل عارفون سے تہے اور آپ جناب سید السادات حضرت شاہ ابوالحسن قادری
قدس سرہ کے بھانجے ہین بیعت و ارادت سلسلۂ قادریہ کی اپنے نانا سے رکھتے ہین بعد اسکے
محمدآباد بیدر سے ہجرت کرکے بیجاپور کے طرف تشریف لائے اور حضرت شاہ برہان الدین
جانم قدس سرہ سے خلافت اور اجازت خانوادہ چشتیہ کی لیکے فیوض ظاہری و باطنی حاصل
کئے اور حضرت کے وصیت کے مطابق حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ کے اوستاد اور
پیر تربیت ہوئے اور دونون خانوادون یعنے قادریہ و چشتیہ مین فقیر کرتے تہے آپ خوش
دہان مشہور ہونیکا سبب یہہ کہتے ہین کہ آپ کا منہہ ذرا تیڑا تہا اسلئے آپکو لوگ کج دہان
کہتے تہے آپکے فقراء اسکو تبدیل کرکے خوش دہان مشہور کئے آپ کا مرقد شریف حضرت
خواجہ امین الدین قدس سرہ کے روضہ مین واقع ہے۔

**حضرت جنید ثانی قدس سرہ** آپ اس ملک کے کامل مشایخون سے ہین سلوک
طریقت اور کثرت ریاضت مین کامل بہرہ تہے بیعت و نعمت اور فیض و خلافت حضرت شاہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

برہان الدین جانم قدس سرہ سے حاصل کئے آپ کا مرقد شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین ہے اور
قبر شریف پر چھوٹی سی گنبد ہے۔ **مترجم** آپکی اولاد موضع کرنجگی پورے بن ہے۔

**حضرت شاہ شریف رنگ ریزان قدس سرہ** آپ شہر بیجاپور کے
بزرگون اور اولیا سے ہین شریعت مین بھی اور طریقت مین بھی آپ خلق کے پیشوا تھے
آپ کی کرامت جاری تھی آپ کے احوال کی تفصیل نہین ملی اور آپ رنگ ریزان مشہور
ہونیکا سبب یہہ ہی کہ آپ شہر پناہ کے باہر رنگ ریزون کے تالاب کے طرف سکونت
رکھتے تھے اس لئے گویا یہہ لفظ آپ کا لقب ہوگیا آپ غرہ رمضان شریف ۱۰۷۱ ایکہزار
اکہتر ہجری مین اس عالم فانی سے تشریف فرما ہوئے اور بیجاپور کی حصار کے باہر شاہ پور مین
ملک ریحان کے باغ اور روضہ کے قریب آرام فرمائے آپ کے مرقد شریف پر پتھر کی پختہ
گنبد بنی ہے۔

**حضرت شاہ غنی قدس سرہ** آپ اس ملک کے نامور مشائخین اور اولیا سے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہین سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ مین کمال ولایت اور تصرف و کرامت سے مشہور رہتے
کہتے ہین کہ بادشاہ کے محلات سے ایک بیگم آپکی بیعت سے مشرف ہوئین آپکے مفصل
حالات سے اطلاع حاصل نہ ہوئی آپ شاہپور کے تالاب کے اطراف اپنی سکونت گاہ بنائے
آپکی مرقد شریف کے چارون طرف مین چار دیواری بنائی گئی ہے اور حضرت شاہ نور
قدس سرہ جو اہل اللہ اور صاحب تصرف تھے اور حضرت نرنجن شاہ قدس سرہ جنکا مکان
زہرہ پور مین ہے اور مرقد بھی اوسی موضع مین سرای نواب مصطفیٰ خان کے
قریب واقع ہے یہ دونون بزرگ آپ کے مرید اور خلیفے ہین

**حضرت شاہ عبدالسلام شطاری قدس سرہ** آپ بیجاپور کے
بڑے اولیا سے ہین صاحب حالات کاملہ و مقامات عالیہ تھے کہتے ہین کہ آپ غوث
العالم مرشد الاولیا شیخ الکل حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ العزیز

کے اولاد سے ہین بیعت وخلافت اور تصرف وکرامات اپنے بزرگون کے طریق پرجاری رکھے تھے انکا احوال اور تاریخ وسن وصال نہین ملا آپ کا مزار مبارک بیجاپور کے حصار کے اندر مسجد شافعیہ کے قریب مشرق طرف واقع ہے اور آپ کے بازو سے قبلہ کیجانب حضرت خواجہ عبدالرحیم قدس سرہ جو یہان کے بڑے اولیا سے ہین آرام فرماتے ہین۔

**حضرت شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہ** آپ شہر بیجاپور کے کامل مشایخین اور واصل الاولیا سے ہین صاحب شیخت وکرامت تھے اور آپ اولاد واحفاد سے سراج السالکین قطب العارفین حضرت شیخ محمد سراج الدین جنیدی قدس سرہ کے ہین جنکا روضہ گلبرگہ شریف مین مشہور ہے سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ مین اس بلدۂ مبارک کو تشریف لائے آپکا مرقد شریف بڑی جامع مسجد کے قریب مشرقی دروازہ کے روبرو واقع ہے یزار ویتبرک ۔ مترجم آپکی اولاد بیجاپور مین نہین ہے اور آل مین سید قادر بادشاہ بانچ صدے جن کا ذکر مولانا محی الدین قادری کے ذکر مین موجود ہے۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ** آپ شہر بیجاپور کے نامور مشایخون اور بزرگون سے ہین کمالات ظاہر وباطن کے جامع تھے اوسوقت کے پادشاہان اور امرا واعیان آپ کے معتقد تھے سنہ ۱۰۹۶ ایک ہزار ستانوے ہجری مین رحلت فرمائے آپکی تاریخ مقبول خدا ورسول بوسے ظاہر ہے مزار شریف شہر پناہ کے اندر علی باغ مین واقع ہے آپ کی وصال کی تاریخ نہین ملی۔ مترجم آپ کا عرس سالانہ اہل محلہ کرتے ہین +

**حضرت سید محمد تعظیم ترک قدس سرہ** آپ سادات رضوی اور بیجاپور کے نامور بزرگون سے ہین اپنے وطن استرآباد سے ہجرت کرکے پادشاہ نیک کردار سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانہ مین اس بلدہ کو تشریف لائے آپ تعظیم ترک مشہور ہونیکا سبب یہہ بیان کرتے ہین کہ آپ کسی ایک کو جسطرح سے کہ عادت عصری ہے تعظیم نہین دیتے تھے لیکن مردونکی تعظیم کرتے تھے یعنے جس کسیکا جنازہ آپکے روبرو آتا آپ فی الفور اوسکی نماز کے لئے اوٹھتے تھے

نقل ہے کہ چند شخص بدبخت فقیرون کے حال کے منکر آپس مین اتفاق کرکے تجویز کئے کہ انہون نے مردون
کی تعظیم نہین کرتے ہین اور مردون کے لئے اٹھتے ہین انکا آزمائش کرنا چاہئے تا اپنی اس عادت سے
باز آئین اور مردون کی تعظیم کا رسم اور زندون کی توقیر و تعظیم کا ترک چھوڑ دین پس اپنے مین سے
ایک شخص کو ترغیب دیکے کہ کل تجہیز کو مردون کے مانند کفن پہنا کے جنازے مین رکھکر کلمۂ شہادت
پڑھتے ہوئے اپنے کاندہون پر اون کے پاس لیجاتے ہین اور انہون نے اپنے قدیم عادت کے مطابق
اوٹھکے نماز کے لئے پڑھینگے جب اونہون اللہ اکبر کہین تو اوسوقت تو جنازے سے اٹھ پھر ہم اونکی
کشف و کرامت اور مردون کی تعظیم کا کس طرح سے ٹھٹھا مسخری کرتے ہین دیکھ پس اس تجویز پر
دوسرے روز اپنی قرارداد کے مطابق عمل کئے اور اپنی دوست کو مردہ بناکر حضرت کے پاس لے گئے
آپ اپنی عادت کے خلاف مین اوسکے نہین اپنی جگہ پر ایسا ہی بیٹھا رہے وہ جماعت جلدی جنازے کو
حضرت کے روبرو رکھکر عاجزی سے عرض کرنے لگے کہ آپ امامت کرین تو اس میت کی چھٹکار ہوگی
آپ فرمائے کہ دوسری جگہ لے جاؤ تا کوئی اور شخص نماز پڑہائے وہ لوگ بہت بہلا کر دوبارہ
عرض کئے جب اوس جماعت کی خواہش اور کد کو کوئی حد باقی نرہا تو حضرت تین بار پوچھے
تمہاری خوشی ہے کہ مین نماز گذارون اور اوٹھکر جنازے کے روبرو کھڑے ہوکر اللہ
اکبر کہے اور چارون تکبیرین ادا کرکے سلام دئے وہ لوگ اپنی قرارداد پر مشغول اور
مسخری کے طور پر آپ کے پیچھے نماز پڑہی اور منتظر تھے کہ اب اٹھیگا تب ہنسینگے جب اپنی قرارداد کے خلاف اوس نے
حرکت و جنبش نہ کی تو پریشان ہوکر نماز کے بعد اوسکے پاس جاکر دیکھے کہ اوسکا کام تمام ہو چکا ہے
پس یہ شرمندہ ہوگئے اور کف افسوس ملنے لگے اور اپنے تقصیر اور بے ادبی کا اظہار کئے حضرت
جواب مین فرمائے کہ مین انکار کرتا تھا تو تم کد اور خواہش کرتے جاتے تھے اسلئے مین مجبور نماز
گذارا میری خطا نہین ہے بازتانی فقیرون سے امتحان اور گستاخی نکرنا چاہئے وہ شاہ عالم کے
وفات کا سنہ معلوم نہ ہوا روز عرس ذیحجہ کی گیارہوین ہے اور مزار مقدس حصار کے اندر شاہپور
کے دروازے کے قریب واقع ہے اور آپ کے مقبرے پر گنبذی بنائی گئی ہے اور آپ کے

Tahreekhe Ahlesunnat Bijapur

فرزند حضرت شاہ علی قدس سرہ کو ایک دختر تہین۔ **مترجم** آپکی اولاد سے سید محمد صاحب
و سید میران صاحب و نظیم صاحب و سید صاحب وغیرہ تعظیم ترک ہوئے ہین ان سے بعض مترجم ویلی کنجے واقع بیجاپور و بعض
دوسرے مقامات مین موجود ہین اور آپ کا سالانہ عرس ہوتا ہے۔

**حضرت شاہ موسیٰ قادری قدس سرہ** آپ یہان کے نامور اولیای متاخرین
سے ہین آپ سے کرامتین ظاہر ہوئی ہین سجادہ نشینی اور سنت شیخ طریقت پر مضبوط رہکر خلق کی
رہنمائی کرتے تہے آپ کے والد بزرگوار سید السادات حضرت شاہ عبد اللطیف قادری قدس سرہ جو
صاحب تصرف و کرامات تھے کرنول مین آرام فرماتے ہین اور وہان آپکی زیارتگاہ مشہور ہے اور
آپ سلطان الاولیا غوث الاعظم پیر پیران حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ کی اولاد امجاد سے
ہین غرض مزار مبارک حضرت شاہ موسیٰ قادری قدس سرہ کا حصار کے باہر مشرقی جانب دروازہ
اللہ پور کے طرف واقع ہے مزار متبرک اور آپکی اولاد حیدرآباد دکن مین موجود ہے
**مترجم** آپکے والد بزرگوار سید شاہ عبد اللطیف قادری ملقب بہ لاڈلے مشہور ہین آپ کا
مزار اقدس کرنول مین ہے۔ آپ کے چار فرزند ایک سید عبد اللہ قادری جن کا مزار کرنول ہی مین ہے
دوسرے سید شاہ موسیٰ قادری بیجاپوری تیسرے سید شاہ پیر سکین قادری جن کا مزار حیدرآباد کاروان
مین ہے چوتھے سید شاہ طاہر عرف شاہ حضرت قادری جن کا مزار ادہونی مین ہے اور ان حضرات کے
اولاد حیدرآباد و کرنول و ادہونی و غیرہ مختلف علی ہذہ دوگرد تاپور و غیرہ مین موجود ہین ؛

**حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ** آپ بیجاپور کے اولیای
متاخرین سے ہین اور حضرت سید محمد رس قدس سرہ کے بہانجے ہوتے ہین اور آپ کے والد
حضرت سید چاند محمد قدس سرہ قاضی سید علی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بہانجے ہین غرض آپ مشائخ
طریقت اور پیشوایان نیک طینت کے طریق پر دم قدم کے ساتھ رہکے خلق کی ہدایت اور رہنمائی
کرتے تھے اور بیعت و ارشاد و خلافت قدوۃ السالکین و الاکرام حضرت شاہ عبد القادر
مرید و خلیفہ جناب ولایت انتساب صاحب تصرف و خوارق عادات حضرت شاہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

مرتضیٰ قادری قدس اللہ اسرارہما سے کیے فیوض ظاہری باطنی حاصل کئے اور سلاطین عادلشاہی عہد بادشاہ عالمگیر کے زمانہ مین جاہ و عزت
اور کمال بزرگی رکہتے تہے اور آپ بادشاہ عالمگیر کے اشارہ پر میر محمد جان صوبہ دار کی معیت سے تبرکات مبارک کی زیارت کئے اور عالمگیر کے
طرف سے موضع جمبہال آپکی معاش مین مقرر اور جاری تہا آپ اپنے سالے حضرت خلیل علی صوفی قدس
سرہ کو اپنے متبنے اور جانشین کئے پس حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ کی معاش اور حویلیان اونکے
اور اونکے اولاد کے تصرف مین ہین آپکا وصال ربیع الاول کی اکیسوین ۱۱۱۳ھ ایکہزار ایکسو
تیرہ ہجری مین ہوا مرقد مبارک آپ کا جامع مسجد کے قریب انگلی کے کہنے کے طرف واقع ہے۔
مترجم۔ آپکی اولاد سے پونہ مین سید مصطفےٰ قادری ہرے جہنڈے والے موجود ہین۔

**حضرت شاہ نور اللہ قادری قدس سرہ** آپ حضرت غوث الثقلین
قطب خافقین سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے خاندان سے ہین اور بیجاپور کے
بڑے بزرگوں اور اولیا سے ہین بڑی کمالات اور حالات کے حاوی تہے اہل سلف کے
طریق اور ارباب طریقت کی پیروی پر مضبوط رہکر طالبان ہدایت کو فیض وارشاد و افادت
سے کامیاب کرتے تہے اور ۱۰۶۵ھ ایکہزار پینسٹھ ہجری مین سرای فانی سے حریم وصال اللہ
کو تشریف فرمائے "زفت نور بہ نور اللہ" اور "رعنی ابد" آپکی تاریخین ہین آپکا
۱۰۶۵
مزار شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے روضہ
کے قریب جنوب کے طرف چبوترہ پر واقع ہے۔

**حضرت شیخ عبد اللطیف قادری قدس سرہ** آپ حضرت
شاہ نور اللہ قادری قدس سرہ کے فرزند ہین آپ اہل کشف اور صاحب تصرف تہے مسند
مشیخت و ہدایت پر متمکن تہے آپ سے کرامتین ظاہر ہوئی ہین آپ کا وفات ۱۰۸۲ھ ایکہزار
بیاسی ہجری مین ہوا اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہین "خلف برگزیدہ" آپکی تاریخ ہے آپکے
فرزند حضرت شاہ حضرت قادری قدس سرہ مشاہیر وقت اور اکابر عصر تہے سلطان سکندر
عادلشاہ کے زمانہ مین بجاہ مرتبہ اور قدر و اعتبار رکہتے تہے اور سلطنت کے بعض امور کا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

بندوبست آپکی ہای صاحب پر کیا جاتا تھا سلطان عالمگیر کے پاس بھی آپ کا بڑا اعزاز تھا اور
بادشاہ مذکور کے طرف سے آپکے اخراجات کے لئے بڑی معاش مقرر ہوئی جو اب تک آپکی اولاد و
اجداد پر جاری ہے محرم الحرام کی چودھوین کو دار فنا سے قرب مولا مین سدھارے اور مرقد شریف
آپ کا شہر پناہ کے اندر آپ ہی کی حویلی مین جامع مسجد کے متصل مغربی سمت واقع ہے اور آپکی
اولاد معاش کے قریون مین سکونت رکھتے ہین۔

**مترجم** ۔ شاہ حضرت صاحب کے اولاد سے تاج الدین شاہ محمد نبیرہ قادری کے فرزند سید نصیر الدین
حیدر نبیرہ قادری سجادہ نشین ہین اور اناہسور ضلع لنگسگور علاقہ حیدر آباد دکن مین سکونت رکھتے ہین اور
قریہ جات معاش اب تک جاری ہین اور شاہ حسین نبیرہ قادری کے اولاد ضیاء الدین شاہ احمد قادری و
مولوی فیاض الدین شاہ حضرت قادری و شاہ نور اللہ قادری و شاہ ابراہیم نبیرہ قادری اناہسور
مین موجود ہین اور آپکی جد حضرت شاہ نور اللہ قادری کے ہمراہی مین سید محمد صاحب جو صاحب ولایت و
اہل خلافت تشریف لائے تھے اونکی اولاد مین سید عبد الوہاب صاحب بیجاپور کے درگاہ کے خدمت گذار موجود
ہین اور شاہ نور اللہ قادری عبد العلی کے اولاد مین سید کریم اللہ قادری مددگار ناظم جمعیت اور دیگر اونکے
اعزہ و اقارب بجاہای مختلف کثرت سے موجود ہین +

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**حضرت شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ** آپ بیجاپور کے مشہور
بزرگون سے ہین اور قطب العرفا حضرت شاہ شریف محمد شرف الحق قادری گجراتی قدس سرہ کے
بھانجے ہین۔ کہتے ہین کہ سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے مین حضرت شاہ شریف محمد قدس سرہ بیجاپور
تشریف لائے بادشاہ آپکی تشریف آوری کو باعث برکات اور اپنے شہر کی آبادی کا سبب
جانکر آپکے اقامت کا خواہان ہوا اور آپکی سکونت کے لئے محلہ قلیل مین ایک عمدہ حویلی تیار کیا
لیکن آپ قبول نہ کرکے اپنے وطن یعنے گجرات کو واپس چلے گئے اور اپنے بھانجے اور خلیفے حضرت
شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ کو روانہ کئے حضرت شاہ کریم اللہ قدس سرہ کمال بزرگی
سے موصوف تھے بادشاہان اور امرا آپکی توقیر اور عزت کرتے تھے آپ کے رحلت کا سنہ

معلوم نہ ہوا مزار شریف جامع مسجد کے قریب مغربی جانب واقع ہے اور آپ کے فرزندان رشید
شاہ اسرار اللہ اور شاہ ولی اللہ عرف شاہ رجی قدس اللہ اسرارہما جو نامور بزرگون سے
تھے اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہین اور آپ کی اولاد رانچور اور اسکی اطراف مین
رہتے ہین +

**حضرت شاہ منجھن بخاری قدس سرہ** آپ اس ملک کے نامور بزرگان
متاخرین سے ہین آپ صاحب جمال و کمال و کشف و عرفان تھے اور بڑا تصرف رکھتے تھے آپکا
تصرف زبان زد خلایق ہے محرم الحرام کی تیرہوین کو وصال پائے مزار شریف حصار کے اندر
پادشاہ پور مین مالصاحبہ کی باولی پر واقع ہے اور آپ کے والد بزرگوار حضرت سید محمد بخاری
قدس سرہ اللہ پور کے دروازے کے باہر آسودہ ہین -

**حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ** آپ کمال بزرگی اور عشق وشیدائی
سے موصوف تھے اور عاشقان الہی کا وجد و حال رکھتے تھے اور عارف کامل ولی و اصل حضرت
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
شیخ محمد بن فضل اللہ قدس سرہ مصنف تحفۃ المرسلین کے مرید اور خلیفے ہین **نقل ہے**
کہ حاجی ذاکر جو جناب شاہ ہاشم قدس سرہ کے توجہ سے الحان داؤدی پائے تھے اور خوش
آوازی اور حسن الحان اور خوش لہجہ مشہور تھے اور اپنے زمانہ مین لاثانی تھے انکی زبان سے
مولود شریف سننے کے شوق اور ولولے مین حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ اپنے وطن
مالوف لینے برہانپور خاندیس سے ہجرت کر کے جلد جلد دور کی مسافت طے کر کے بلدہ بیجاپور کو
پہونچے اور اپنے قرابتدار میان رحیم محمد زبیری کے دیوان خانہ مین اترے اتفاقاً کسی
بزرگ کا عرس تھا اوس جگہہ مولودیون اور ذاکرون اور شہر بیجاپور کے بزرگزادگون
کی مجلس جمع تھی عاشق کامل حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ جو حاجی ذاکر کی زبان سے مولود سننے کے شوق مین برہانپور سے یہان
آئے تھے تو اوس مجلس مین جا کر شریک ہوئے جب ذاکر مولود شریف شروع کئے تو حضرت ممدوح ایک سوختہ دل جو اپنے پیر و مرشد سے تبرک پایا تھا اوسے
جس محفل و مجلس مین جاتے تھے اوسکو تبرکاً اپنے کاندہے پر ڈال لیکے جا بیٹھے

تھے وہ حاجی ذاکر کو عنایت کرکے فرمائے کہ یہ تبرک حضرت عارف باللہ شیخ محمد بن فضل اللہ قدس سرہ سے اس فقیر کو پہنچے تھے اب تم کو دیا ہوں حاجی ذاکر آداب تسلیم بجا لاکر سر پر باندھ لئے اور مدح خوانی میں مشغول ہوئے اثنائی مدح خوانی میں یہ بیت اونکی زبان سے نکلی ؎

| | |
|---|---|
| نام و نشان ما ہمہ در عشق پاک سوخت | با ما دگر مگو کہ کجائی و چیست نام |

مترجم ؎ نام و نشان ہمارا جلا صاف عشق میں ✢ پوچھو نہ ہم سے پھر تم کہاں اور کیا ہے نام حضرت یہ سنکر ایک نعرۂ پرسوز مارے اور بے تابانہ مولودیوں کے حلقہ میں جا پڑے اور بیہوش ہوگئے آپکو اسیوقت حاجی ذاکر کی پالکی میں ڈالکر مکان کو لائے صبح کو آپ کے سالے آکے کہے کہ ذرا سی جان باقی ہے دوسرے لوگ کہے کہ نہیں غرض ہست و نیست کے درمیان دو پہر ہوگئی جب آپ کے جسم مبارک سے پیراہن نکالے تو آپ کے سینہ سے زانو تک برابر ایک آبلہ ہوگیا تھا اور بدن آپ کا حرارت سے مانند تپ والے کے گرم تھا کہتے ہیں کہ آپ کی حالت کی خبر حاجی ذاکر کو پہونچی تو تاسف کرکے کہلا بھیجے کہ میں آنے تک جنازہ کے اٹھانے میں جلدی نہ کریں غرض ذاکر کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آنے کے بعد نعش شریف اٹھاکے مقبرہ کو لے چلے حاجی ذاکر مدح خوانی کرتے ہوئے تابوت کے آگے آگے چلتے تھے جب جوابیاں پڑھتے تھے تو نعش شریف آہستہ آہستہ جاتی جب حاجی ذاکر بلند آواز سے پڑھتے تو تابوت جلدی سے جاکر حاجی ذاکر کے سر پر ٹھہرتا اسی طور سے مقبرہ تک گئے اور اوس بزرگوار کو زمین کے سپرد کئے آپ کے وصال کا سنہ اور مزار پاک کا مقام معلوم نہیں ہوا۔

## حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ

آپ اکابر سادات عرب اور نامور بزرگان بیجاپور سے ہیں شریعت کے سیدھے رستہ پر قدم مضبوط رکھکر پرہیزگاری و استغنا اور ترک دنیا جو بزرگوں کی صفت خاص ہے اختیار کرکے معرفت الٰہی جو آفرینش کا اصل مقصود ہے حاصل کئے آپ سے کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں بادشاہ ولی سیرت سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانے میں شہر حضرموت سے جو عرب کے سادات اور اس زمرۂ شریفہ کے بزرگوں کے رہنے کا مقام ہے ہجرت کرکے اس شہر ہمایوں کو تشریف لائے **نقل** ہے کہ ایک روز آپ بڑے علی عادلشاہ

روضے کی دہلیز کے بالاخانہ کی عمارت کے اوپر اپنے مریدون اور طالبون کی جماعت کے ساتہہ تشریف
رکھے تھے اور قہوے کا دور جاری تھا اوس وقت کے بزرگون سے ایک بزرگ اوس راستہ
سے کہین جاتے تھے جب اوس بالاخانے کے پاس پہونچے تو حضرت ایک قہوہ کا کٹورہ اوس
بزرگ کے لئے بالاخانہ پر سے نیچے چھوڑے حضرت کی کرامت سے وہ قہوے سے بہرا ہوا کٹورہ
اسطرح سے اوس بزرگ کے ہاتہہ پہونچا کہ اوسمین سے ایک قطرہ بھی زمین پہ نہ گرا گویا کہ کسی نے
کمال احتیاط و حفاظت سے انگلیون مین پکڑکے لایا **نقل** ہے کہ حضرت کے زمانہ مین غنیم کی بہت
بڑی فوج بہت سے باروت گولی کے ساتھ آکر شہر کی حصار کے اطراف محاصرہ کی اہل شہر اس
محاصرے اور روز کے جنگ او رقتال سے تنگ آگئے سلطان محمد عادلشاہ آپکی خدمت مین اس
بلا کے دفع ہونے کے لئے دعا کرنے کہلا بہیجا آپ اوس کے التماس کو قبول کرکے فرمائے کہ گولاندازون
کو حکم کرین کہ فقیر کے اطلاع اور اجازت کے بغیر توپین سر نہ کرین بادشاہ نے اس کام کے عہدہ دارون
کو حکم کیا بعد حکم حضرت کے گولاندازی نہ کرین اور اس کام مین جلدی نہ کرین امسکے حضرت
خود برج پر تشریف لیجاکے غنیم کے لشکر کے طرف متوجہ ہوکر گولندازون کو حکم فرمائے کہ توپین سر
کرین اور گولے مارنے مین دیر اور توقف نہ کرین پس تہوڑے سے وقت مین مخالفونکی فوجکو شکست
فاش ہوی جو لوگ توپون کی مار سے بچگئے تہے بہاگ گئے سلطان محمد اپنے کو فتح و فیروزی اور غنیم
کو شکست حاصل ہونے سے نہایت خوش اور ممنون ہوکے اشرفیون کی تہیلیان اور قریہ جات معافی
کے اسناد حضرت کی خدمت مین پیش کیا آپ اسناد قبول نہین کرکے واپس دیدئے بادشاہ اس باب
مین ہرچند کد کیا تو بھی انکار ہی کئے اور پیسے لیکر مسکینون اور مستحقون کو تقسیم کردئے آپکی رحلت دنقعدہ
کی بیسوین ششنہ ایکہزار ستاون ہجری مین واقع ہوئی اور نوباغ کے قریب آسودہ ہین مرقد
شریف پر سقف چوبین بنایا گیا ہے آپکے دہنے اور بائین بازو پر آپ کے دونون فرزند رشید
آسودہ ہین اور آپ کا روضہ مشہور زیارتگاہ ہے ہر جمعرات کو ختم اور فاتحہ جاری ہے اور آپکے
روضہ مین بہت سے سادات عرب اور علما و فضلا اور شرفا و عوام مدفون ہین اوس میں عمرہ شجرہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ایک حضرت سید حنیف سقاف قدس سرہ ہین جو بزرگ اور صاحب دعوت اور صاحب کمال تہے حضرت
کے مزار کے چبوترے محراب کے پاس مشرق طرف آسودہ ہین اونکے بعد کے لوگون مین استاد
حضرت سید علوی بزرگ قدس سرہ حضرت سید احمد بردم قدس سرہ کے پوتے جو کمال بزرگی اور کمالات
ظاہری و باطنی سے موصوف تہے اور سیر و عقائد مین تصنیفات بھی رکھتے ہین حضرت کے
روضے کے صحن مین جانب مشرق ایک چبوترہ پر آسودہ ہین اور انکے بھتیجے خلاصۂ کرام پیشوای نامی
بزرگ خصائل حضرت سید مصطفی بردم مشہور بہ شاہ قدس سرہ اور جو اس مختصر کے مولف کے والد
بزرگوار کے استاد ہین اور حضرت والد بزرگوار نے آپ کی خدمت مین شرح ملا سے مختصر تلخیص
معانی تک پڑھے تھے اور آپ جناب قبلہ گاہی پر بیحد عنایت اور توجہ مبذول رکھتے تہے اپنے چچا
حضرت سید علوی بردم قدس سرہ کے مرقد کے قریب جانب مشرق الگ چبوترہ پر آسودہ ہین۔
اور جناب شاہ نہایت پارسائی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے اور زیور کمالات سے آراستہ
تھے اور صورۃ و بزرگی کے نشانون سے پیراستہ تھے لوگون کو دینی مسائل اور احکام کی تعلیم اور
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
نماز اور روزے اور امر شرعی کی پابندی کی ترغیب دیتے تہے اکثر راتون مین لوگ آپ کو مقبرون
اور مزارات مین دیکھے ہین کہتے ہین کہ انکو کشف قبور حاصل تہا آپ ابتدا مین استاد البلد
حضرت مولانا سیدی عبدالرحیم قدس سرہ کی خدمت مین اور بعد اسکے مولوی محمد اکرم رحمۃ اللہ
علیہ کے پاس تحصیل علوم کئے اور عمر کی اکیسوین ۲۱ سنہ ایکہزار دو سو بیس ہجری مین اس جہان
فانی کو مہجور کرکے روضۂ جنان مین مقیم ہوئے اور علامۂ زمان مولوی عبدالعلی عرف بڑے میان
فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ جو مضبوط طالب علم اور ذکی بلند طبع تہے اپنے مولد ارکاٹ سے تحصیل علم کے
لئے حضرت مولانا سیدی عبدالرحیم قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت مولانای موصوف
کے حکم پر آپ کے شاگرد رشید مولوی محمد اکرم صدر عرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑہتے تہے اثنای
تحصیل مین داعی اجل کو لبیک اجابت کہے اور حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ کے روضہ مین
مدفون ہوئے کہتے ہین کہ عبدالعلی قوت ذکاوت اور فہم کی تیزی اور طبیعت کی رسائی اس درجہ

مین رکہتے تہے کہ اپنے اوستاد مولوی محمد اکرم کے روبرو سبق کی کتاب کہولکے جو سبق لیتے عبارت
نہین پڑہتے بلکہ کتاب کے متن اور حواشی کے مضامین نہایت فصاحت اور چرب زبانی کے ساتہہ
بیان کرتے اپنی فکر رسا سے گہڑے اشکالات اور دقیق سوالات نکالکے بیان کرتے تو حضرت محمد
اکرمؒ تمام اشکالون اور دقیقون کو سنکر اونکی تقریر تمام ہونیکے بعد اوسکے جواب مین اختصار کے ساتہہ
اس طرح سے بیان کرتے کہ انکی تشفی خاطر ہو جاتی کہتے ہین کہ ایک روز انہون نے سبق مین اسقدر
اشکالین اور دقیقین نکالین کہ درس کے اتمام کا وقت تجاوز کر گیا اور ظہر کی نماز کا وقت کراہت کے
قریب پہونچ گیا مولوی محمد اکرم اونکا تمام بحث اور مناظرہ سنکر کہے کہ سنت کے لئے ذرہ فرصت ہوتا ہے
عبدالعلی سمجہے کہ نماز کا وقت آخر ہو گیا ہے پس کتاب کو گردان دئے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ ملا عبدالعلی
مستعد شیخ عبدالوہاب جو عبدالعلی کے ہم سبق اور اون سے مباحثہ کرنیوالے تہے ایک شب کسی کام کے
لئے ایک طرف جاتے تہے جب عبدالعلی کے مکان کے پاس جو رستہ پر تہا پہونچے تو دیکہے کہ عبدالعلی بالا
خانے پر کتاب کے مطالعہ مین مستغرق بیٹھے ہین عبدالوہاب کو سبق مین کوئی عقدہ حل طلب رہگیا تہا
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
بالاخانے کے نیچے کہڑے ہوکے عبدالعلی سے سوال کئے اسکے ساتہہ ہی انہون فصاحت و لطافت کے
ساتہہ اونکے اشکال کا جواب شروع کئے دو گہڑی کا عرصہ گذر چکا تو بہی اونکی تقریر کا سلسلہ ٹوٹا نہین
چونکہ عبدالوہاب کو ضروری کام درپیش تہا جواب کا سمجہنا دوسرے وقت پر موقوف رکہکر اپنے
کام کے لئے چلے گئے اور اوس سے فارغ ہوکر ایک عرصہ دراز کے بعد پہر اوسی رستہ سے واپس
ہوے تو دیکہے کہ عبدالعلی ویسا ہی بحث و تقریر کرتے ہین اور وہان کوئی حاضر نہین ہے پس پوچہے
کہ کس سے بحث کرتے ہو اونہون جواب دئے کہ وہی تمہارے عقدے کا جواب بیان کرتا ہون
عبدالوہاب کہے کہ چند ساعت کے آگے یہان سے اپنے کام کیلئے بہت دور گیا تہا اور وہان سے
ویسے بعد فراغت پاکر واپس ہوا تم ابہی اوسی تقریر مین ہو عبدالعلی نہ برغصہ مین آکر زجر کئے مین
سمجہا تہا تم یہان کہڑے ہو اپنے جانے کی مجہکو اطلاع کیون نہین دئے لوگ گمان کرینگے
کہ مین دیوانہ ہوگیا ہون **مترجم**۔ حضرت سید جعفر سقاف کے علاوہ حیدرآباد وغیرہ مین

اور اب آپکا سالانہ عرس سید غوث متقبل خلیفہ سقاف و سید احمد مقبل خلیفہ سقاف و سید داؤد کے پیر صاحب وغیرہ
کرتے ہین اور زمین انعام موجودہ پر قابض ہین اور آپکی اولاد سے سید مختار صاحب و سید حسین صاحب مقبل بھی موجود ہیں

**حضرت سید ابوبکر بافقیہ قدس سرہ** آپ بھی بادشاہ عادل بیدار دل
سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانے مین حضرموت سے اس ملک کو تشریف لائے بہت سے
عرب آپکے ہمراہ تھے اور آپ کے خانقاہ مین رہتے تھے زہد و تقوی نہایت اعلی درجہ کو پہونچا
تھے خلق کی ہدایت کرتے تھے اور تصرف باطنی جاری رکھے تھے آپ عرب کے بزرگ سادات اور
بیجاپور کے نامور بزرگون سے ہین اور اوس زمانہ کے اکثر اولیا اور اکابر سے ملاقات و مصاحبت
رکھتے تھے اور اوس شریف زمرہ کے ساتھ آثار معجز شعار کی زیارت کئے ہین وصال شریف شعبان
کی بائیسوین کو ہوا اور آپکا سنہ وفات نہین ملا مزار شریف آپ ہی کی خانقاہ کے صحن مین محل
آثار مبارک کے قریب محلہ دریہ مین واقع ہے کہتے ہین کہ آپ کا وصال علی عادلشاہ ثانی کے
زمانہ مین ہوا بادشاہ مذہب شیعی رکھتا تھا اسلئے رافضیون کو بادشاہ کے پاس حد سے زیادہ
تقرب اور غلو تھا حکیم شمسا کی حویلیان اور اوسکے قرابتداروں کے مکان حضرت کے مکان کے
نزدیک تھے اور وہ اہل سنت وجماعت سے کینہ اور حسد رکھتے تھے علی الخصوص حضرت سے کیونکہ آپکا
نام حضرت خلیفہ اول کا اسم شریف تھا اسلئے وہ آپکی قبر شریف اپنے قرب وجوار مین ہونا نہین
چاہتے تھے عبد المحمد جو بادشاہ کے وزیر کے اوستاد اور بڑے سُنّی اور عالم و فاضل تھے اہل
تشیع کے خلاف مین حضرت کو آپ ہی کے خانقاہ کے صحن مین دفن کروائے آپ کے فرزند
حضرت سید محمد عبد الرحمن مکی قدس سرہ جو کمال ظاہری و باطنی سے موصوف تھے اپنے
والد ماجد کے روضہ مین مشرقی جانب آسودہ ہین اور اس روضہ مین بہت سے سادات اور
آپ کے اقربا اور متوسلین مدفون ہین اور افضل علمای متاخرین زبدۃ العرفا صوفیین اوستاد
اکابر و مشرفا مربی اکارم وصلی شہر الاستاد و مولانا سیدی عبد الرحیم **نفعنا اللہ من**
**برکاتھم و برکات علومہ و کمالاتہ** حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کی مرقد کے پیچھے آسودہ ہین اور آپ کے مرید بھی تھے حضرت مولانای موصوف بڑے عالم و متقی
اور صاحب علم و وجدان اور اہل تصوف و عرفان تھے آپکی ذات فخر دور آخر تھی اور تمام عمر
عالم تجرید اور درویشی مین گذاری ترک دنیا اور اوس سے پرہیز کرنے مین ممتاز زمانہ تھے اور
اونکے زمانہ کے رؤسا یعنی نواب آصفجاہ و ہدایت محی الدینخان آپ کے معتقد اور تابعدار رہتے
اور آپ کے حق مین نہایت حسن ظن رکھتے تھے کسی سے وجہ معیشت اور نذر و نیاز قبول نہین
کرتے تھے آپ بیجاپور کی تباہی اور انقلاب سلطنت کے زمانہ مین سن شعور کو پہونچے شوق تحصیل
و قصد طلب علم رکھتے تھے اوسوقت بیجاپور کے مدرسے جو مشہور تھے اور طالب العلمون سے
معمور رہتے تھے خالی تھے اور وہان درس و تدریس کا نام نہ تھا مگر چند مقامات مین کچھ صرفیان و
نحویان تھے حضرت مولانا کسی جگہ علم صرف و نحو اور کسی سے علم منطق اور ایک سے کچھ استعداد
فارسی حاصل کئے اور بادشاہ عالمگیر کے آنیکے بعد قاضی ابوالبرکات سے تحصیل علوم کئے اور ساٹھ
سال تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھے اکثر لوگ تین پشت تک آپکی شاگردی کئے ہین
یعنے ایک شخص آپ سے تحصیل علم کیا بعد اوسکے اوسکا بیٹا پھر بعد اوسکے اوسکا بیٹا آپ سے
علم حاصل کیا اور شہر بیجاپور کے کل شرفا اور بزرگزادے اور پیرزادے آپکے شاگرد تھے
کتب تحصیل کے سوائے عرفان و تصوف کے رسالون اور کتابون کا درس بھی جاری تھا غرض
آپ سے ظاہر و باطن کا فیض جاری ہوا کہتے ہین کہ آپکو کسب انبیا حاصل تھا اور کہتے
ہین کہ آپ حضرت گنج العلم قدس سرہ کی روحانیت سے بھی فیض تربیت پائے ہین اور شب مین
حضرت کے مدرسہ روحانی مین جاتے تھے واللہ اعلم حضرت مولانا چہارشنبہ کا روز جمادی الثانی
کی اونتیسوین ۱۱۶۹ ایکہزار ایک سو انہتر ہجری مین وفات فرمائے میرے والد ماجد آپکی
تاریخ مین آفتاب رفتہ کہے ہین اور عربی مین لذالک الفوز الکبیر لکھے
ہین حضرت مولانا اپنے شاگردون مین سے مولوی عبدالرحمن کو جو عالم فاضل اور آپکے
شاگرد رشید تھے اپنے مدرسہ اور تدریس کے متولی اور ولیعہد کرنیکا ارادہ رکھتے تھے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

لیکن آخر عمر مین مولوی عبد الرحمان کے مزاج مین جنون پیدا ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ **مترجم**
حضرت ابوبکر یافقیہ کے اولاد سے اسوقت زین صاحب و حسن صاحب و محمد حضرت و سید ابوبکر و سید عبد الرحمن
و سید حسین و سید احمد وغیرہ وغیرہ جاگیر موضع لونی تعلقہ سانگلی علاقہ راجہ کولاپور موجود ہین -
اور سید حسین نامی حیدرآباد مین ملازم ہین ٥

**حضرت سید احمد نظیر قدس سرہ** آپ اکابر سادات عرب اور اس سرزمین کے بڑے بزرگون سے ہین حضرموت سے جو سادات عرب کا مولد و مسکن ہے ہجرت کرکے سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانہ مین اس شہر بجاپور مین رونق افروز ہوگئے اور یہین اقامت اختیار کئے آپ انسانی کمالات کے جامع تھے سالکون کے طریق کی پیروی مین کامل وقت تھے اور اوس زمانہ کے بزرگون اور شائخون سے صحبت رکھکے فیوضات و برکات حاصل کئے اور پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ سے نہایت رابطہ اور مصاحبت رکھتے تھے آپکا مرقد شریف بیجاپور کے شہر پناہ کے باہر شاہپور دروازے کے طرف ہے آپ کا سنہ رحلت ملا نہین **مترجم** آپکی اولاد سے سید محسن صاحب نظیر متصل آثار شریف سکونت رکھتے ہین ٥

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**حضرت سید زین مقبل قدس سرہ** آپ سادات عرب اور بیجاپور کے نامور بزرگون اور اہل دعوت کے زمرۂ شریفہ سے ہین آپ حضرموت تریم سے اس ملک کا عزم کرکے نکلے اور اس شہر بجاپور کی سکونت پسند کئے اور یہان کے بادشاہون کے پاس بڑا رتبہ اور منزلت رکھتے تھے آپ کے معاش مین بادشاہون کے طرف سے بڑی آمدنی کے قریے مقرر تھے آپ شریعت کے مضبوط راستے پر ثابت قدم تھے اور اہل طریقت کے سلوک سے آگاہ رہتے تھے زاہد و تقوی سے موصوف تھے اور علم و فضل کو انتہائی حد تک پہونچائے تھے آپ کے کتب خانہ مین نو سو جلدین تھین اونمین سے خاص آپکے ہاتھ کی لکھی ہوئی تین سو ۳۰۰ جلدین تھین اکثر کتب انکی اور کتابین ہر جگہ دیکھی جاتی ہین اور آپ علم دعوت مین بڑا کمال رکھتے تھے اور آپ کے دعوت بڑے مجرب اور پر اثر تھی **نقل ہے** کہ سلطان علی عادلشاہ ثانی کے زمانہ مین اونکے ملک اور سلطنت کا قوی دشمن ایک بڑا لشکر بہت

سامان جنگی کے ساتھہ لیکر بیجاپور پر آکے جنگ شروع کیا علی عادلشاہ حضرت سے توجہ اور دعا چاہا آپ
ایک تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھکر دئے اور تاکید کے ساتھہ کہے کہ توپ کو مخالف کے لشکر کے طرف پھیرا کے یہہ
تعویذ اوسکے منہہ پر باندہکر اوسطرف گولے مارو انشاء اللہ تعالی مخالف کا قوت ٹوٹ جائیگا اور اون کے
کچہ صدمہ نہین پہونچیگا آپ کے حسب الحکم عمل کئے تو دشمن کا لشکر پیٹہ بتلاکر بہاگ گیا غرض آپ سے
اس قسم کے اکثر تصرف اور تجربے ظاہر ہوئے ہین اور آپ کے دعوت کے کمال کی حکایتین خلایق کی
زبان پر ہین اور آپ عالمگیر بادشاہ سے ملاقات کرکے بادشاہ اور اعیان کے پاس بڑی عزت
وتوقیر کے ساتھہ تھے آپکی معیشت اور عمارت مشہور ہے [illegible] اللہ دل کی چمپون کو طلب فرمائے اور شاہ
پیٹ مین مدفون ہوئے آپکا مقبرہ مشہور ہے اور آپ کے فرزند حضرت سید عبداللہ مقبل جو نیک
خصائل سے موصوف تھے اور رؤسای وقت کے پاس نہایت اعزاز و توقیر رکھتے تھے اپنے پدر بزرگوار
کے بازو سے مدفون ہین مترجم آپکی اولاد سے رشید علی صاحب و غوث صاحب بیجاپور مین موجود ہین اور
موضع لنگاور [illegible] تعلقہ بیجاپور [illegible] آپکے علاقہ گورنمنٹ سے ہے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**حضرت شیخ فرید قدس سرہ** آپ یہان کے مشایخین اور بزرگون سے
ہین فقیہہ و درویشی مین شیخ وقت اور یکتای روزگار تھے راتدن شغل و شہود مین گذارتے تھے
صوفیانہ کلام کا شغل رکھتے تھے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ملفوظ مین حضرت مولانا
قدس سرہ سے منقول ہے کہ مین ایک شب گہر کی حجرے مین ملنگ پر مشغول تہا اور اندر سے دروازے
کی زنجیر لگا دی تہی تاکہ حجرے کے اندر کوئی نہ آسکے اور ہمیشہ گہر کے دروازے کو قفل لگایا جاتا تہا
غرض دفعتۃً دیکہا کہ آخر شب مین شیخ فرید درویش اندر آکے مشغول بیٹھے ہین مین پوچہا کہ شیخ
فرید یہان کیسا آئے وہ فرمائے کہ اللہ تعالی لایا بعد اسکے زنجیر کہولکے باہر آکر ہم دونون دالان
مین بیٹھے اور نماز صبح ادا کئے گہر کا دروازہ ویسا ہی مقفل تہا انتہی حضرت شیخ فرید قدس سرہ کے
وصال کا سنہ اور عرس کا روز اور مرقد شریف کا مقام معلوم نہین ہوا۔

**حضرت شیخ احمد برقع پوش قدس سرہ** آپ بیجاپور کے نامور مشایخین سے ہین

ہین صاحب باطن اور اہل کمال تھے بزرگی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے شیوخ طریقت کے ردیہ پر مستقیم القدم تھے آپ کے احوال کی تفصیل معلوم نہین ہوئی آپکی رحلت ربیع الاول کی دسوین کو ہوئی۔ اور مزار بیجاپور کے حصار کے اندر شاہ پور دروازے کے قریب واقع ہے **مترجم** آپ کی اولاد سے رشید شہزادی صاحب تعلقہ آنڈی مین موجود ہین اور اہل معاش بہین سالانہ آپکا عرس ہوا کرتا ہے۔

**حضرت مولانا شیخ صالح قادری قدس سرہ** آپ صاحب باطن اور صاحب کمال اور صاحب تصرف تھے اور خطہ پاک بیجاپور کے بزرگون سے تھے **نقل ہے** کہ آپ اپنے وفات کے وقت سے واقف ہوکے اپنے دفن کے لئے قصبہ تورودہ کے جنگل مین زمین کے اندر ایک تنگ حجرہ تیار کرکے اوسکو قبر بناے اور اپنے مصاحبون کے اصرار اور عاجزی پر نشان قبر کے لئے اوس حجرے کے اوپر ایک چھوٹی سی گنبذ مانند قبے کے تعمیر کئے اور اوس وقت فرماے کہ مجھکو عالم غیب سے خبر دیگئی ہے کہ اس زمین پر ایک بڑا شہر بنایا جائیگا اور اسمین بادشاہ چند سال سلطنت اور زندگانی کریگا اور پھر ویران ہوگا غرض بعد تھوڑی مدت کے سلطان ابراہیم عادل شاہ ثانی شہر نورس پور سیکے وہان بنایا اور سولہ سال وہان سلطنت اور حکمرانی کرکے پھر قلعہ بیجاپور کو آکر اقامت کیا اور شہر نورس پور ویران ہوگیا کہتے ہین کہ اوس وقت کے بعض لوگ کہتے تھے کہ اوتو کبھین کبھی کبھی ایک مرد غیبی گندم رنگ بڑی داڑہی والے سفید پوش شیخ صالح کی صورت سے اونکی گنبذ کے اندر سے ظاہر ہوکے ٹہلتے اور پھر وہین جاکے غائب ہوجاتے تھے اور کبھی وہان اللہ کے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی بزرگون سے اسطرح کے تصرفات کا ہونا عجب نہین ہے وہ حال آپکے مزار شریف سے ظاہر نہین ہے

**حضرت مولانا محی الدین قادری قدس سرہ** آپ بیجاپور کے بزرگان اہل دل اور نامور عالمون سے ہین اور صاحب کشف وکرامت تھے عملیات اور دعوت اسما آپکے خاندان مین تجربہ اور صحیح اجازت کے ساتھہ آئی تھی اور اوس زمانہ مین خانقاہ قادریہ آپکا مشہور تہا اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ہمعصر اور اقربا سے تھے اور روالدماجد

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آپکے حضرت مولانا احمد قادری قدس سرہ بہت بزرگ آدمی تہے اور رحلت حضرت مولانا محی الدین قادری قدس سرہ کی ۱۰۲۹ھ ایکہزار انتیس ہجری مین ہوی ہمیت محی الدین انقادر ہے آپ کے وصال کی تاریخ ہے مزار شریف آپ کا حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے روضہ مین چار دیواری سے باہر جنوب کیطرف واقع ہے کہتے ہین کہ ایک روز حضرت سید علی برم قدس سرہ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ کے روضہ مین جاکر زیارت کرکے واپس ہونیکا قصد کئے تو حضرت مولانا محی الدین قدس سرہ کے مزار شریف جانب سے دکہنی زبان مین آواز آئی کہ ادہر بہی آؤ یعنی ادہر بہی آؤ پس انہون نے آپکی مزار پر بہی جاکر زیارت کی آپکے فرزند رشید حضرت مولانا جلال محمد قادری قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کے کمالات سے موصوف تہے اور اپنے والد کے پاس ہی مدفون ہین اور آپ کے پوتے حضرت شیخ شریف اللہ فرزند حضرت مولانا جلال محمد قادری قدس سرہما مرد کامل اور اپنے وقت کے نامورون سے تہے اور سلطان سکندر عادلشاہ اور اوسوقت کے امرا کے پاس آپ کا بڑا اعزاز و اکرام تہا اور ہیکل النوریہ شرح اسماء شریف حضرت غوث الاعظم قدس سرہ آپ ہی کی تصنیف سے ہے مترجم آپکی اولاد سے سید قادر بادشاہ ابن سید صاحب بیجاپور مین اور سید دستگیر صاحب ابن سید احمد صاحب پانچ چہرے موضع ادگی مین موجود ہین۔

## حضرت سید میران خلف سید اسد اللہ گجراتی قدس سرہما

آپ اس شہر بیجاپور کے اہل کمال اور مشہور علما سے ہین سلطان ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین اپنے مولد گجرات سے یہان تشریف لاکے اقامت فرما ہوئے اور مستعدون کو فیض پہونچانے مین اور علوم کی تدریس مین مشغول رہے زہد و تقوی نہایت بلند درجہ کو پہونچا تہے اور علوم کسبی و وہبی کے جامع تہے اور سلخ جمادی الاول ۱۰۰۴ھ ایکہزار چار ہجری مین سرای فانی سے ملک جاودانی کو نقل فرمائے اور اللہ پور کے دروازے کے باہر شرق کے جانب حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کے مقبرہ کے قریب آرام فرمائے یعنی قبر جو قبلہ کیجانب ہے وہ آپ ہی کا مزار ہے اور پتہر کے چبوترے کے بازو مین پختہ بنائے مین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور آپ کے مرقد شریف کے مشرقی جانب آپکے فرزند رشید حضرت سید اسمٰعیل قدس سرہ مدفون ہیں اور اوس چبوترہ کے مغربی جانب مین حضرت شیخ علم اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ اور مزاری باغ واقع ہے اور اوس چبوترے کے مشرقی سمت مین حضرت سید میران قدس سرہ کے بہائی حضرت سید علی محمد قدس سرہ کا مزار ہے اور حضرت سید علی محمد قدس سرہ کے چبوترے کے قریب بھونڈ کے باڑکے مشرقی جانب مین حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کا روضہ ہے مترجم کہتا ہے انکی آل سے بادشاہ پور والے صاحبان اور رنگین محل والے صاحبان اور گورسکی والے اور زبیر والے بہی موجود ہیں۔

## حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ

آپ اپنے بڑے بہائی کے ساتھ گجرات سے ہجرت کرکے ملک دکن کے طرف متوجہ ہوکے شہر بیجاپور کو اپنی تشریف آوری سے رونق بخشی اور علوم دینی کی تدریس مین اور طالبون کو فیض پہونچانے مین مشغول تہے بہت سے سادات و مشایخ اور علما و فضلا مثل قطب الاقطاب حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کے پوتے سید السادات حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ اور حضرت شاہ حضرت فرزند حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہما اور حضرت شیخ ابو تراب مدرس رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ اور حضرت قاضی ابراہیم زبیری مدرس رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی برہان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم بہی آپ کے شاگرد ہین اور ابراہیم خان ولد عبد المحمد بہی آپ ہی کی تعلیم و تربیت سے سرافراز ہوئے تہے اور سلطان ابراہیم عادلشاہ اور سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے مین بیجاپور کے عہدہ قضا پر تہے اس قاضی القضاۃ کا حکم خاص و عام پر جاری تہا امرای عظام آپ کے حکم سے سرمو انحراف نہین کرتے تہے نقل ہے کہ بیجاپور کے ایک دولتمند جو قدرت اور ثروت مین اپنے ہم عصرون سے بڑہکر تہے اونکا مکان مسجد کے بازو سے تہا زبردستی سے مسجد کو اپنے احاطہ مین ملالئے اور مصلیون کو وہان آنے اور نماز پڑہنے سے ممانعت کلی ہوگئی شدہ شدہ یہ خبر قاضی القضات کے سماعت

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

مین آئی تو یہ آیت لکہکر اونکے پاس بہیجے ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا اوس دولتمند نے اوسی وقت مسجد چہوڑ دی آپ روز چہارشنبہ ذیقعدہ کی پانچوین سنہ ایکہزار ستر ہجری مین داخل خلد برین ہوئے ستون دین فتادہ آپ کے رحلت کی تاریخ ہے اللہ پور کے دروازے کے باہر اپنے بڑے بہائی حضرت سید میران قدس سرہ کے مقبرہ کے متصل مشرقی سمت مین ایک علیحدہ پتہر کے چبوترے پر آسودہ ہین اور آپ کے دونون فرزند بزرگوار حضرت شاہ کریم اللہ وحضرت شاہ نور اللہ قدس سرہما اپنے والد ماجد کے مزار کے بازو مشرق کیجانب مدفون ہین یہ دونون بزرگوار جامع فضائل انسانی تہے خصوصاً حضرت شاہ نور اللہ قدس سرہ مقتدای زمان تہے آپکی فارسی انشا فضلا اور سلاطین کے مقبول ومطبوع تہی سلطان محمد عادلشاہ اور علی عادلشاہ آپکی نہایت بزرگی اور اعزاز کرتے تہے آپ کے حالات اور کمالات عادلشاہی تاریخون مین لکہے ہوئے ہین۔

**حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ** آپ بیجاپور کے بزرگون اور نہایت

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کامل صاحبدلون سے ہین اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے چچیرے بہائی ہوتے ہین حافظ قرآن اور انسانی فضیلتون اور بزرگیون کے جامع تہے جناب مرشد الاولیا حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی گجراتی قدس سرہ سے فیض بیعت وخلافت اور برکات علوم حاصل کئے اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین بیجاپور تشریف لائے مزار شریف شہر پناہ کے باہر فتح دروازے کے طرف واقع ہے آپ اور شیخ احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی چبوترے پر آسودہ ہین **مترجم** مصنف کتاب ہذا نے جو لکہا ہے کہ آپ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے چچیرے بہائی تہے اور آپنے جناب مرشد اولیا حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ سے بیعت وخلافت حاصل کئے۔ اسمین پہلے تو قرابت محض غلط ہے آپ حضرت شاہ قدس سرہ کے حقیقی بہائی ہین۔ اور دوسری بیعت وخلافت یہ بہی سماعی معلوم ہوتی ہے کیونکہ آپکو بیعت وخلافت حضرت سید محمود حسینی قدس سرہ سے حاصل ہے اور اپنے والد حضرت شاہ روح اللہ حسینی قدس سرہ

سے ہی خلافت حاصل ہے اوسکی پوری کیفیت روایات ذیل سے واضح ہوگی سوای اسکے حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ کے حالات کے تحت مین فقیر نے تاریخ ہاشمیہ سے آپکی خلفاکی فہرست بصفحہ ۱۱۴ مین نقل کی ہے اوسمین بہی حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی بہروچی قدس سرہ کانام مبارک ہنین ہے اوسکی اصل کیفیت یہ ہے۔

حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ حضرت سید میران محمد مدرس قدس سرہ کے بہانجے اپنے مکتوب مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت سید عبدالرحمٰن قدس سرہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بہائی اپنے وطن بہروچ مین حضرت سید محمود حسینی قدس سرہ کے پاس جاکے چہ سال آپکی خدمت مین رہے اور تمام علوم ظاہری مثل حدیث وفقہ وغیرہ سے بہرہ ور ہوے بعد اسکے ایک روز حضرت ممدوح کی خدمت مین عرض کیے کہ بیعت کا ارادہ صادق رکہتا ہون مجہکو آپ کے مریدون کے زمرہ مین داخل کیجیے آپ فرماے کہ تمہارے پدر بزرگوار حضرت شاہ روح اللہ حسینی سے بیعت کروکیونکہ میرا اور انکا شجرہ ایک ہی ہے اور حضرت شاہ روح اللہ حسینی مرید حضرت شاہ جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہ کے مرید ہین حضرت سید محمود حسینی خلف حضرت سید رحمۃ اللہ حسینی قدس سرہما حضرت سید جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہ کے بہتیجے ہین اور حضرت سید رحمۃ اللہ حسینی اور سید جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہما اپنے والد حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ کے مرید ہین اور انہون حضرت شاہ کمال صوفی بہروچی قدس سرہ کے مرید ہین اور انہون حضرت سید محمد گیسودراز قدس سرہ کے مرید اور داماد ہین غرض حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ عرض کیے کہ پدر بزرگوار کے حکم سے ہی خدمت عالی مین آیا ہون یعنے وہ فرماے کہ حضرت سید محمود حسینی کے پاس جاکر خدمت عالی مین عرض کرکے خطا طلبی کرین اور اہل تصوف کے علوم سے آگاہ ہون اور انہین سے خرقۂ خلافت لین جب حضرت مذکور نے انکی عقیدت دیکہی تو سلک مریدان خاص سلسلۂ چشتیہ مین داخل فرمایا اور آپکو خلوت مین بٹہلایا چند روز کی چلہ کشی مین آپ عین وجود معنوی حضرت شاہ محمود حسینی قدس سرہ ہوگئے نقل ہے کہ حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کو خرقۂ خلافت آپ کے والد بزرگوار حضرت شاہ روح اللہ حسینی قدس سرہ سے بھی پہونچا ہے
نقل ہے کہ ایک روز حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد بہروچ
کو جاتے تھے راستے مین ایک ایسے خوبصورت گھوڑے کی تصویر نظر پڑی کہ کبھی کسی نے دیکھا نہ
نہ ہوگا آپ اوسکی تصویر دیکھکر اوسکے مصور کا ملاحظہ کئے اور کہے کہ مصور حقیقی ایسی تصویر پیدا کیا
ہے افسوس ہین ایسے مصور سے غافل ہون پس محبت الٰہی آپ کے دلین جگہہ کی اور سینہ مین ایسا
جوش ہوا کہ آپکو اپنے جسم و لباس کی بہی ہوش نہ رہی غرض نماز جمعہ ادا کرکے اوسی روز شہر سے
باہر گئے اور اپنے قبائل سے جدا ہوئے اور تنہائی اختیار کرکے فقیرون کی گروہ کے ساتھ سیاحی کا
خیال کئے اور قبیلے والے حضرت کو بہت ڈہونڈہے لیکن کسی جا نہ پاے نقل ہے کہ حضرت سید
عبدالرحمن حسینی قدس سرہ چندے فقیرون کے ساتھ رہے اونکی صحبت چھوڑ دیکر بیت اللہ کا عزم
کئے اور ۹۹۵ھ نو سو پچانوے ہجری مین حج اکبر ادا کرکے مدینہ منورہ پہونچے اور چند مہینے وہان رہکے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف سے مشرف ہوکر بغداد شریف روانہ ہوے
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت شریف سے بھی مشرف ہوے وہان
سے موضع معروفا کو جاکر وہان کے صحرا مین چلہ کشی کرنے لگے اوس وقت اگر کوئی بے مانگے دیا
تو قبول کرتے تھے لیکن کسی سے سوال نہین کرتے تھے ایکروز آپ خواب مین دیکھے کہ ایک
شخص آپ کے حجرۂ شریف کے اندر آکے کہتا ہے کہ حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ تمہاری تلاش
مین آکر حجرے کے باہر انتظار کرتے کہڑے ہین اسکے ساتھ ہی حضرت باہر آکے اپنے دادا مرشد کے
قدم پر گرے حضرت آپکو اوٹھاکے سینے سے لگاے اور فرماے ای سید عبدالرحمن اب زہد و
تقوی بس کرو اوس صحرا سے باہر نکلو تمہارا زہد و تقوی درگاہ حق جل و علا مین مقبول ہوی
اگر تم کو یقین نہ ہو تو میرے ساتھ چلو یہ کہکے حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ کا ہاتھ پکڑ کر حضرت
سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدمت شریف مین لگئے حضرت غوثیت مآب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بشارت دیے کہ ای سید عبدالرحمن تیرا زہد و کسب درگاہ باری تعالے

میں قبول ہوا ہے تو اس صحرا اور لق و دق سے باہر نکل اور سیاحی اختیار کر جھوٹ مت بول اور
اکل حلال سے جو کچھ کہ میسر ہوتا ہے کھا پس حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ خواب سے بیدار
ہوئے اور اپنے مرشد حضرت محمد سید حسینی قدس سرہ کے فرمانے سے اور حضرت عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ کی بشارت سے معروف کا جنگل چھوڑ کے سیاحی کا عزم کئے اور ۹۹۸ھ نوسو اٹھانوے
ہجری میں وارد بیجاپور ہوئے وہاں چندے کلام اللہ کے سیپارے لکھ کر ہدیہ کرکے جو کچھ ملتا روپیہ
سے آدھا فی سبیل اللہ دیتے اور باقی اپنا قوت کرتے تھے بعد اسکے چند روز تک جنگل سے لکڑیوں کا
بہارا سر پر لاکے بیچتے اور جو کچھ اوسکو ملتا موجب صدر صرف کرتے تھے پھر کچھ عرصہ تک تاجرون کے
مکان میں مزدوری کرکے اوسمیں سے بھی ویساہی حصہ کرتے تھے بعد ازان غلام احمد تجار کی
دکان میں نوکر رہے جب تنخواہ آتی تو ویساہی دو حصے کرتے تھے حضرت سید اسعد بلخی خلیفہ
حضرت شاہ قدس سرہما اپنے رسالۂ اشغال و مراقبہ میں حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کے
بہت سے حالات لکھے ہیں **نقل** ہے کہ غلام احمد تجار نے بازار میں بیٹھے تیل کی دکان رکھی تھی
اوس [illegible] میں چل گئے آپ سے [illegible] نماز
عصر کا وقت ہو گیا آپ تاجر مذکور سے کہے کہ مدلا زمین پر رکھ کر نماز عصر پڑھ لیتا ہوں پھر [illegible]
دکان کو پہونچا دیتا ہوں غلام احمد نے قبول کیا اور مدلا آپ کے ہوتے زمین پر اوتار کے کہا کہ میں
جاتا ہوں رستے میں انتظار کرتا رہونگا غرض حضرت نماز سے فارغ ہو کے [illegible]
روانہ ہوئے غلام احمد رستہ میں چھپکر بیٹھا تھا دیکھا تو وہ [illegible]
کی بلندی پر معلق آتا ہی اوس روز سے تاجر مذکور آپسے [illegible]
آپ اولیای کامل سے ہیں اسلئے کوئی کام [illegible]
غرض حضرت دیکھے کہ یہ شخص تیرا کام نہیں [illegible] ایک روز اس سے
کہے کہ تیرا [illegible] مجھ پر حلال نہیں ہوتا پھر اوس روز سے اوسکی نوکری ترک کئے اور
سابق کے طور پر کتابت کرکے قوت حلال کھاتے تھے **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

صبغۃ اللہ قدس سرہ سنہ الیکہزار ہجری مین مدینہ طیبہ سے بلدۂ بیجاپور کو پہونچے تو وہان کے لوگونکی زبانی سنے کہ یہان کوئی بزرگ وسال سے آکر ہین اکل حلال کہاتے ہین اور صدق مقال رکہتے ہین اونکی گذر اوقات مزدوری پر ہے ہر روز مزدوری کرتے ہین اور نصف فی سبیل اللہ دیتے ہین اور باقی اپنا قوت کرتے ہین نام انکا سید عبدالرحمٰن ہی اپنا وطن بہروچ بتاتے ہین اس کیفیت کے سننے سے حضرت شاہ قدس سرہ کو بڑی تلاش ہوئی ایک روز ابراہیم پور مین آپ بالاخانے پر تشریف رکہتے تہے اوس مجلس مین حضرت میان عبدالصمد اور حضرت شیخ عبدالحکیم قدس سرہما خلفای حضرت شاہ قدس سرہ بہی حاضر تہے اور حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ بالاخانے کے نیچے بازار کے رستہ پر جاتے تہے حضرت شیخ عبدالحکیم قدس سرہ دیکہے کہ آپ آتے ہین پس حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین عرض کئے کہ وہی بزرگ ہین جو رستہ پر جاتے ہین آپ تو تلاش مین تہے دیکہے کہ وہ بہت مشابہت اپنے بہائی کی ہے حکم کئے کہ جلد بلاؤ اور اونکو جانے نہ دو مین اونسے ملاقات کرتا ہون پس حضرت میان عبدالصمد اور حضرت شیخ عبدالحکیم قدس سرہما گئے اور کہے کہ ای فقیر ٹہرئے ہمارے مرشد تمہاری ملاقات کے لئے آتے ہین آپ فرمائے ہمین تمہارے مرشد سے کیا کام ہے وہ کیون آتے ہین ایسے مین حضرت شاہ قدس سرہ خود تشریف لائے اور دیکہے کہ یہ اپنے بڑے بہائی ہین پس قدمبوس کئے اور جوش و خروش سے رونے لگے حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ اپنی زبان مبارک سے فرمائے ای بہائی اب تک مین اپنے کو پوشیدہ رکہا تہا اب تمہارے سے راز فاش ہوا غرض دونون بہائیان رستے سے بالاخانے پر آئے اور حضرت شاہ قدس سرہ اپنے بہائی کو اپنے پاس رکہے تب سے مشہور ہوا کہ یہ دونون بزرگ حقیقی بہائی ہین **واضح ہو** کہ حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ چند روز کے بعد حضرت امۃ الفاطمہ بنت سید کریم محمد قادری قدس سرہما سے شادی کئے حضرت سید کریم محمد قادری قدس سرہ بیجاپور کے مشائخین سے تہے وطن شریف انکا گجرات ہی اس بی بی معظمہ سے ایک فرزند حضرت سید محمد قدس سرہ اور تین دختر ایک اہلیہ سید چاند محمد صاحب جنسے حضرت شاہ مصطفٰے قادری قدس سرہ پیدا ہوئے دوسرے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اہلیہ شیخ عبدالوہاب خطیب والد شیخ احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ جنسے محمد شریف اور احمد شریف پیدا ہوئے
تیسرے اہلیہ سید محمود جد سید محمود نوری قدس سرہ جنسے سید احمد صاحب پیدا ہوے۔

حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ جو حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے حقیقی بھائیے اور مرید اور خلیفے ہیں اپنے رسالہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جب حضرت سید عبدالرحمن صاحب حسینی قدس سرہ رمضان شریف کی گیارہوین چہارشنبہ کا روز ۱۰۲۵ ایکہزار پچیس ہجری مین نقل مکان فرماے تو تمام مشائخین اور آپکے فرزند حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ حسب وصیت حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ اوس سیاہ چبوترہ پر جو ابراہیم عادلشاہ سے بنے تہے دفن کئے اوسوقت حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی عمر شریف بارہ سال کی تہی۔

**حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ** آپ حضرت سید عبدالرحمان قدس سرہ کے فرزند رشید ہین او بیجاپور کے نامور مدرسون اور مشائخون سے ہین آپ بیجاپور مین پیدا ہوے اور علم بہی بیجاپور ہی مین حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ کے پاس حاصل کئے شریعت و طریقت مین اپنے وقت کے پیشوا تہے اور توکل و درویشی مین ممتاز تہے اور مشیخت و افاضت اور تعلیم تدریس علوم ظاہری و باطنی کی مسند پر بیٹھکر طالبونکو ظاہری و باطنی فیوض پہونچاتے تھے اور شیخ الکاملین حضرت شیخ عبدالعظیم محمدی کی مرید و خلیفہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہما سے بیعت و خلافت پاے اور حرمین شریفین کی دو بار حج و زیارت کئے آپکے پوتے حضرت سید علی محمد قدس سرہ تجلیات رحمانی مین لکہے ہین کہ حضرت حج کعبۃ اللہ کے قصد سے گہر سے نکل کے سرای نکوٹ مین جو مشہور عمارت ہے پہلی منزل کئے اہل حرم اور صغار ابتداران اور مریدان و طالبان مشایعت کے لئے آپ کے ہمراہ تہے اور آپ کا تہیہ تھا کہ صبح کی نماز کے بعد سب متعلقین اور ہمراہیون کو رخصت کر دیکے ایک روز مین دو منزل چلے کرین جب صبح ہوی اور نماز ادا کیگئی تو روانگی کا قصد تہا ایسے مین آپکے بڑے فرزند حضرت سید زین الدین قدس سرہ جنکی عمر اوسوقت ڈہائی سال کی رہتی اوہنا آپکو دایہ گود مین لیکر تماشے کے لیئے سرا سے کے دہلیے پر گئے اور وہان لوگون سے باتین کرنے مین مشغول ہو گئی ایسے مین آپکے

فرزند مذکور سرای کے وہان سے نیچے گرے اور مار کا ایسا صدمہ پہونچا کہ بھیجا نکلنے تالو اور ناک سے
نکلنے لگا اور رمق بھر جان باقی تھی آپ کے اہلیہ شریفہ اور تمام قرابتدارون اور متوسلون اور
مریدون پر غم و اندوہ چھا گیا حضرت یہ واقعہ دیکھکر کچھ پروا نکرکے سوار ہوے آپکے اہلیہ محترمہ گریہ و
زاری کرکے مزاحم ہوئین کہ فرزند دلبند کی زندگی سے تھوڑے ہی دم باقی ہین بہتر ہے کہ آپ نماز
جنازہ پڑہا کر دفن کرکے روانہ ہون حضرت فرمائے کہ اگر مر گیا تو یہان مسلمانان بہت ہین تجہیز و تکفین
کرینگے اور نماز پڑہینگے فقیر خدا کی راہ مین قدم رکھاہی ان تعلقات سے کچھہ کام نہین رکھتا ہی پس
سب قرابتدارون اور متعلقون کو رخصت دیکے روانہ ہوئے اور منزلین کاٹتے اور مسافتین
طی کرنیکے بعد حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی قدس سرہ سے ملاقات کئے اور بیعت و خلافت اور خرقہ
و کلاہ حاصل کرکے مکہ معظمہ جاکر حج ادا کرکے مدینہ منورہ پہونچے اور زیارت حرم شریف نبوی سے
مشرف اندوز ہوئے حرمین شریفین کے اکثر لوگ حضرت سے بیعت کئے اور فیض حاصل کئے اور بعد
چند روز کے شہر بیجاپور کو واپس ہوئے اور تیس برس تک یہان اپنے مسند افادہ علوم ظاہری و
باطنی و مشیخت و ارشاد گرم رکھے اور آپسے قریب ستو آدمی کے خلافت سے سرفراز ہوئے پھر دوسری
بار حرمین شریفین کا قصد کرکے ان صاحبزادے کو جو حرمین شریفین کو پہلے بار جاتے وقت
سرای کوٹھے سے نیچے گرے تھے اپنے ساتھ لیکے منجھلے فرزند حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ کو
اپنی خلافت اور جانشینی عطا فرماکر اپنے اسم شریف سے مخاطب کئے اور مریدون اور طالبون
کا ارشاد اور خلافت آپکے حوالے کرکے ابراہیم پور مین منزل کئے لوگون کی کثرت مرید اور طالب
ہونے کے لئے اس قدر ہوئی کہ ہر شخص کو الگ الگ بیعت کرنے کے لئے فرصت کافی نہ تھی آخر ہر
خانوادے کے طالبون کی جدا جدا صف کرکے اپنی مریدی مین قبول کئے اور بیعت و ارشاد و تلقین
اپنے فرزند اور سجادہ نشین سے حاصل کرنے فرمائے اور ایک مہینے تک ابراہیم پور مین مشیخت
و ارشاد کی مجلس گرم رکھکر آگے بڑہے پھر لوگ مریدی کے ارادہ سے دریای شور تک ہمراہ
ہوئے حضرت انکو بھی مریدی فرماکر رخصت کئے اگر ستارے جیسے اپنے فرزند کو جو حسین محمد سید سے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

چھوڑا ہوں جو کچھ چاہتے ہو اون سے لو اور اونہیں سے پاؤگے غرض بعد چند روز کے کعبۃ اللہ
پہونچکر طواف حرم سے مشرف ہوکے مدینہ منورہ پہونچے جب گنبد مبارک نبوی نظر آئی تو اوسیوقت
نماز ادا کئے اور باطنی جوش اور ولولہ سے تحفۂ جان شریف نثار کئے آپکے بڑے فرزند اور خادمان و
مریدان مغموم و محزون ہوکر تجہیز و تکفین کا سامان کئے اور قبر مبارک کے لئے حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی
قدس سرہ کے مرقد شریف کے پاس دیکھے تو قبر کے مقدار مین جگہہ نہ تھی اسلئے چاہے کہ دوسری جگہہ
دفن کرین ایسے مین ایک بوڈہے بزرگ آئے اور پوچھے کہ انہین کہان دفن کرتے ہو وہ لوگ کہے کہ
حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کی قبر کے پاس دفن کرنا چاہتے ہین قبر کے مقدار مین جگہہ نہین
ہے اسلئے دوسرے جگہہ پر قبر تیار کرتے ہین وہ بزرگ فرمائے کہ اگر تم انکو غسل دیکر تجہیز مین شریک کرین
اور پردہ اشرفلی مرقد کہ دین تو حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ بازو مین انکے جگہہ ہو انہون قبول کئے غسل و کفن دیکر تعبۃ حضرت شاہ
قدس سرہ کے مزار متصل اونکے دفن فارغ ہوکر اون بوڈہے بزرگ کو مزد دینے کے لئے ڈہونڈہے تو نہین
اونکا پتہ نہ ملا اور حرم نبوی کے لوگ سے دریافت کئے تو وہ کہے کہ ہم اوس کسی کو اس جگہہ پر نہین دیکھے
ہم اہل [illegible] ہین آپکا عرس شریف [illegible] اور [illegible] وصال [illegible]
ہجری ہے فات الس[illegible] محمد الوفات [illegible] محمد النبی [illegible] آپ سے
بذریعہ درس و تدریس و ارشاد و تلقین بہت فیض [illegible] عارف ربانی حضرت مولانا شیخ
محمد زبیری الثانی قدس سرہ جو آپکے داماد اور [illegible] فرزند [illegible] آپ سے استفادہ
علوم اور بیعت و خلافت حاصل کئے اور [illegible] آپ کے معقول اور منظور نظر تھے اور آپ
[illegible] مدرس تھے آپ سے بھی ظاہری اور باطنی فیض جاری ہوئے [illegible] غرض حضرت سید
محمد مدرس قدس سرہ کو تین فرزند رشید تھے اونمین سے ہر ایک اہل شریعت و صاحب کمال تھے
اور آپ کے اولاد مین اکثر اہل اللہ اور صلحا ہوئے اور آپکی تمام اولاد مدرس [illegible]
اور صاحب رشد ہین [illegible] واضح ہو کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ
فرزند ہین حضرت سید عبد الرحمٰن حسینی قدس سرہ کے اور وہ فرزند ہین حضرت شاہ [illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

حسینی والد حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہما کے اور کتاب تصرفات ربانی مین بہہ کتابت
مین آپکو فرزند حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ لکھا گیا ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ
کی رحلت کے روز یعنے چھبیسوین جمادی الاول سنہ ۱۰۱۵ ہجری کو حضرت میران سید محمد مدنی
قدس سرہ کا تولد ہوا بعد سن شعور کو پہونچنے کے تمام علوم ظاہری مثل فقہ حدیث وغیرہ حاصل کئے
کتاب تجلیات رحمانی مین لکھا ہی کہ حضرت شاہ قدس سرہ اپنے وصال سے پہلے اپنے خلیفہ اعظم
حضرت شیخ عبدالعظیم محمد مکی قدس سرہ کو وصیت فرمائے کہ میرے انتقال کے روز میرے بھتیجے کا
تولد ہوگا اور وہ حج و زیارت کے لئے آئینگے یہہ خرقہ و دستار اور تمام اجازت و نعمت اون کو
پہونچائین کہ وہ میرے سجادہ نشین ہین بہت سے لوگ اونکے فیض سے بہرہ یاب ہوکے
رتبہ ولایت کو پہونچینگے اون سے شرط ہین کہ اس فقیر کا سلسلہ جاری رکھین اونکے زمانہ مین
مثل اونکے کوئی نہوگا آخر الامر حضرت شیخ مکی قدس سرہ دریا کے کنارے حجرہ بنا لیکے راہ دیکھتے تھے
جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ جوان ہوئے اور بولہ عشق زیادہ ہوا توجہ کا قصد
فرمائے حضرت شیخ عبدالعظیم محمد مکی قدس سرہ آگئے آپکو حضرت شاہ قدس سرہ کی زمین بجا لا
اور خرقہ خلافت بخشے [illegible] بیان کیا ہے
کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ اس جہان فانی سے [illegible] خلیفہ اعظم حضرت شیخ
[illegible] کہ دس سال بعد میرے بھتیجے سید
محمد کا تولد ہوئے [illegible] جب جوان ہوگا [illegible] اپنے [illegible] شاہ ولی [illegible]
[illegible] بھی اونکے قدم
[illegible] میرا جانشین کر دیں اسلیے حضرت شیخ مکی قدس سرہ سب انکے اپنے مرشد کے منتظر رہے و حضرت
میران قدس سرہ تھے جسوقت آپ جوان ہوے بیت اللہ کا عزم کئے اور حج سے فارغ ہوکے
مدینہ منورہ پہونچے جب یہہ بات حضرت شیخ مکی قدس سرہ کو معلوم ہوئی تو کمال خوشی کے ساتھ
اپنے پاس بلا لئے اور کہے کہ آپ کے چچا نے مجکو یہ وصیت کی ہے کہ جب آپ آئین اونکی تمام

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آپکو پہونچاؤں الحمد للہ میری عمر وفا کی اور اپنے پیر کا حکم بجالایا پس حضرت شیخ کی قدس سرہ نے حضرت
میران قدس سرہ کو سب تلقین کر دیکے خلافت دیدی اور کہا کہ خانقاہ و مدرسہ حاضر ہین اپنے
تحویل کر لو آپ نے کہا کہ میرا وطن ہند ہے اسلئے یہہ مدرسہ اور کتب وقف کر دیا اور خانقاہ آپکو
ہبہ کر دیا غرض آپ خرقہ پہن لیکر رخصت لیکے وطن کو واپس آگئے **نقل ہے** کہ ایک روز
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ای سید محمد تو اپنے وطن کو جاکے وہان کے
لوگ کو فائدہ پہونچا اور اپنا تصرف ظاہر کر آخر تیری جگہہ یہی ہے بعد اسکے آپ حضرت شاہ قدس سرہ
کی قبر شریف کے پاس مراقبہ کئے وہان سے بھی یہی حکم ہوا پس آپ اپنے وطن کو واپس ہوئے اور
یہان درس علوم مین مشغول ہوئے ہمیشہ جامع مسجد بیجاپور مین سکونت رکھتے تھے اور اپنے مدرسے
مین علوم دینی کا درس جاری رکھہ کر در ہدایت خاص و عام پر کھولے اور اپنا قوت شاہی لنگر
خانے مین مقرر کر واے اگر کوئی آپکو کچھ کھلانا چاہتا تو اوسکو لازم تہا کہ پہلے لنگر خانے کے غربا و فقرا
کو کھلاوے اوسوقت آپ بھی اوسی قدر قبول کرتے جتنا مساکین و غربا کھاتے ہین اسطرح سے
آپ تین سال گذارے **نقل ہے** کہ حضرت سید میران محمد مدرس قدس سرہ کی اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی امۃ الحبیب صاحبہ قدس سرہا اس جہان فانی سے مقام جاودانی کو سدھارے تو آپکے
منجملے فرزند حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ آپکو جامع مسجد کے قریب دفن کئے اور
روز سوم مزار شریف پر گنبد چوبین رکھے اسکا قصہ یہہ ہے کہ قوم ہنود سے ایک راجہ جو تعلقہ بدنور
کی حکومت رکھتا تھا ایک محل چوبین بطور نذر علی عادلشاہ بادشاہ بیجاپور کو بھیجا تھا اونہون نے
اپنی سعادت جانکے وہ محل جو مانند گنبد کے تھا حضرت بی بی کے مزار شریف پر رکھدیا حضرت
میران سید محمد مدرس قدس سرہ سوم کے فاتحہ کو تشریف لائے اور اوس محل کو دیکھہ کر
فرمائے ای بابا میان مسلمانان اگر مین اجاڑون تو تم نہین بھی اسی طرحسے پرستش کر دینگے پس
مین اس ملک مین ہرگز نہین رہونگا حق تعالی جلشانہ ہمکو اس ملک مین عزت تو ہے واسطے
حضرت سید حبیب اللہ جنتہ اللہی قدس سرہ اپنی کتاب خلاصۂ جنتہ اللہی مین لکھتے ہین کہ

جب حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی عمر آخر ہوی تو اپنے منجھلے فرزند حضرت
سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ سے فرمائے میری رحلت کے ایام قریب آئے ہین مجھکو
حرمین شریفین روانہ کرو تا مین وہان مرون اور مدینہ منورہ کی خاک مین دفن ہون پس حضرت سلطان
سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ اسباب سفر تیار کردئے حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ
خرقۂ خلافت اور اپنی جانشینی حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو عنایت فرمائے
اور تین سو مرید عقیدتمند کو ساتھہ لیکر کعبۃ اللہ روانہ ہوئے اوسوقت بہت سے لوگ جنکی تعداد
شمار مین نہین آتی ہے آپ کے مرید ہوئے آخر الامر لوگ کی اس قدر کثرت ہوئی کہ آپ ایک مٹکا
بھر شربت منواکر اوسمین سے ہر ایک کو ایک کٹوری دیکے اپنے سلک مریدی مین داخل فرمائے
**نقل** ہے کہ جب حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی روانگی کی خبر حضرت خواجہ امین الدین
اعلی کو پہونچے تو کہے کہ حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ شہر کی برکت اپنے ساتھہ لیجاتے ہین آخرش
ایساہی ہوا اور جب خواجہ کا سخن حضرت کے گوش گذار ہوا تو فرمائے کہ اب اس ملک کی برکت مجذوبن
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
کے ہاتھہ ہے **نقل** ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ اپنے تیسرے فرزند حضرت
سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ کو خرقۂ خلافت دیکے روز شنبہ رجب المرجب کی پانچوین سنہ ۱۰۸۳
یکہزار تراسی ہجری کو اپنے بڑے فرزند حضرت شاہ زین الدین اور آپ کے فرزند شاہ صبغۃ اللہ
ثانی قدس سرہما کو ساتھہ لیکر مکہ معظمہ روانہ ہوئے **واضح ہو** کہ حضرت میران سید محمد مدرس
قدس سرہ حضرت بی بی امۃ الحبیب صاحبہ بنت حضرت مولانا احمد زبیری قدس سرہا سے جو رنگین
مسجد بیجاپور کے مشائخین سے ہین شادی کئے حضرت مولانای موصوف حضرت زبیر صحابی رضی اللہ
عنہ کی اولاد سے ہین حضرت بی بی ممدوحہ سے ایک دختر اور تین فرزند پیدا ہوے دختر حضرت
مالفا صاحبہ قدس سرہا محمد زبیری ثانی قدس سرہ سے منعقد ہوئین اور آپ سے ایک فرزند صبغۃ اللہ ثانی
پیدا ہوکے بارہ سال کی عمر مین انتقال کئے بڑے فرزند حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ
منجھلے فرزند حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ اپنے والد کے سجادہ نشین

تیسرے فرزند حضرت سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ ہین نقل ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ مدینہ طیبہ کو جانے کے آگے اپنے مدرسے مین ہر خاص و عام طالب علم کو درس دیتے تہے اسلئے آپکا لقب مدرس ہوا غرض آپکے مدرسے مین ایک جن کا لڑکا بہی پڑہتا تہا ایک وقت آپ کے متعلقین پر فاقہ تہا محل سرا مین بچے جو تین روز سے کچہ کہائے نہ تہے شور و فغان کرنے لگے یہ کیفیت جن کے لڑکے کو معلوم ہوی اوس نے اپنے باپ کے خزانے سے چند تہیلیان اشرفیون کی لاکر حضرت کے حجرے مین رکہدیا آپ ظہر کی نماز کے لئے وضو کرنے مسجد جامع کے حوض پر گئے تہے بعد فارغ ہونیکے واپس ہو کر حجرہ کا دروازہ کہولنا چاہے تو اشرفیون کی کثرت سے کہلا نہین آپ پوچہے اسکا کیا سبب ہی جن کا لڑکا حاضر تہا سو عرض کیا کہ چند تہیلیان اشرفیون کی مال حلال سے میرے باپ کی میراث کے آپکے متعلقین کے خرچ کیواسطے لایا قبول فرمائین آپ پوچہے تو کون ہے عرض کیا جن کی خلقت سے ہون آپ نظر جلال سے اوسکے طرف دیکہکر فرمائے کہ تیری اشرفیون کی تہیلیان جلد اوٹہالے جلد اوٹہالے ورنہ خراب و ہلاک ہوجائیگا اسکے ساتہہ ہی وہ جن اپنے تہیلیان حجرہ مبارک سے اوٹہالے گیا نقل ہے کہ ایک روز ایک سپیرا آپ کے مدرسے کے پاس اپنی پونگی بجاکر رقص کرتا تہا اوسوقت بعض لوگ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے مجلس مین حاضر تہے اونمین مذکور جن کا لڑکا بہی تہا پس اوس نے حضرت سے عرض کیا کہ حکم ہو تو مین سانپ نچاتا ہون آپ اوس سپیرے کو بلاکر پونگی بجانے حکم فرمائین اور تماشہ ملاحظہ فرمائین حضرت نے اوسکو اجازت دی اور ہر وہ سانپ نکلے ایک کونے کی سوراخ مین بیٹہا اور اودہر سپیرے کو بلاکے حضرت نے فرمایا کہ اس سانپ کو پکڑ لیں اوس نے بہت سے منتر چلائے کارگر نہ ہوئے آخر اوس نے مجبور ہوکے کچہ پڑہکے مٹی پر دم کیا اور سانپ کے جانب پہینکا وہ مجبور ہوکے اوس سوراخ سے نکلا اور اوسکی پٹاری مین گہس گیا اسکے ساتہہ ہی سپیرا خوشی کے ساتہہ اوسکو پکڑ لیکے چلدیا پہر حضرت نے اوسکو فرمایا کہ چہوڑ دے وہ کہا مین اسکو ہرگز نہین چہوڑونگا اس سے اپنا پیٹ پالونگا آپ اوسکی بہت فہمایش کرکے کچہ نقد بہی دیکر اوسکو چہوڑادئے بعد وہ گئے کے آپ جن کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

لڑکے سے دریافت فرماے کہ تیری کیا حالت تھی عرض کیا کہ جب اوسنے مٹھی دم کرکے پھینکی تو آ
اسکی چاروں طرف کوئی جگہ ایسی نظر نہ آئی جہان آتش نہو اس لئے مین مجبور ہو اوسمین گھس گیا۔ اس
وقت حضرت اوسکو تاکید بلیغ فرمائے کہ آیندہ کبھی جا بیجا ایسی حرکت مت کر پھر اوس روز سے
اوسکا درس بھی موقوف کئے جس سے اوسکی آمد و رفت بھی موقوف ہوئی **نقل ہے** کہ حضرت
میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے ایک مرید عبد العلی نامی تھے حضرت سے کمال عقیدت
رکھتے تھے اور ہمیشہ آپکی خدمت شریف مین حاضر رہا کرتے تھے حضرت میان شمس الضحی صوفی
قدس سرہ اپنے مکتوبات مین لکھتے ہین کہ عبد العلی سخت بیمار ہوکے قضای الہی سے موے
اون کے علاقہ دار اونہین غسل کفن دیکے چارپائی پر لٹاکے جامع مسجد مین نماز کے لئے
لائے جب حضرت کو خبر ہوئی کہ میان عبد العلی کی میت نماز جنازہ کے لئے لائے ہین تو آپ
لاش کے پاس تشریف لاکے کہے کفن کھولو تا اوسکا چہرہ دیکھون جب کفن کھولے تو آپ
دست مبارک اونکی پیشانی پر رکھکے فرماے ای میان عبد العلی تجکو مناسب نتہا کہ میرے
بے رخصت تو اپنے پر رخصت گوارا کرتا اونہون نے فی الفور آنکھین کھولکے تبسم کیا پھر ایک
لمحے کے بعد آنکھین بند کرلین اور جان بحق تسلیم ہوے **نقل ہے** کہ میان نصرتی جو نظم
دکھنی بیچ گلشن عشق کے مصنف ہین جب حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی خدمت مین
بیعت کے لئے آئے آپنے پوچھا تم کس سلسلے مین مرید ہوتے ہو اور کس بزرگ سے عقیدت
رکھتے ہو نصرتی نے کہا کہ حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ سے عقیدت رکھتا ہون پس
آپ اونکو سلسلۂ چشتیہ مین مرید کئے اور فرماے کہ تم خواجہ کی مدح مین اشعار لکھو کیونکہ تم دونو
حضرت سے بہت عقیدت رکھتے ہو **نقل** صاحب خلاصۂ صبغۃ اللٰہی مین لکھتے ہین کہ ایک
روز حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ ہماری ذات
مین تین چیزین تہین وہ تینون فرزندون مین تقسیم کردین چنانچہ شیخ شاہ صاحب یعنی حضرت
شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کو اور علم سلوک و تصوف میان صاحب یعنی حضرت سلطان

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو اور حفظ قرآن شریف حضرت صاحب یعنی حضرت سید کریم محمد
حسینی قدس سرہ کو دیا **نقل** ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے خلیفے
حضرت سید احمد جونپوری قدس سرہ نقل کرتے ہین کہ جب حضرت بیجاپور سے جانب بیت اللہ روانہ
ہوے رمضان کی گیارہوین گیارہ سو چوراسی ہجری کو وہان پہونچے اور حج ادا کرکے
ایک سال وہین قیام فرماے دوسرے سال ماہ شوال کی دوسرے کو جانب مدینہ منورہ روانہ ہوے
اور رستہ مین سخت بیمار ہوے ماہ مذکور کی چوبیسوین گیارہ سو پچاسی ہجری روز شنبہ
بیر علی پر پہونچے اور روضۂ مبارک جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھکر زبان مبارک
سے فرماے ارادۂ حق یہی ہے کہ مین زندہ مدینے مین داخل نہوون یہین مرون اور اپنے
بڑے فرزند حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کو وصیت فرماے میری لاش مدینے کو لیجاؤ
اور وہان کے اکابر کو اطلاع کرو وہ جہان چاہین دفن کرین تم مانع و مزاحم نہوون اور انکو
اختیار [illegible] انکے دوسرا [illegible] کلام اللہ [illegible] انفاس
کے ساتھ جان بحق تسلیم ہوئے آپکی تاریخ رحلت حزن عظیم ہے اور تاریخ ولادت مشایخ
نواز ہے۔ صاحب خلاصۂ صبغۃ الٰہی لکھتے ہین کہ حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ
حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی لاش مبارک بیر علی پر غسل دیکے کفن پہناکر آپکا
تابوت تین سو مرید خرقہ پوش کے ساتھ مدینہ منورہ مین مقام جنت البقیع پر لے گئے اور اپنے
پدر بزرگوار کی وصیت وہان کے شریف سے بیان کئے اوس شریف کو آگے ہی خواب مین
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارت فرما چکے تھے کہ میرے فرزند سید محمد رح کی لاش
آتی ہے اوسکو شاہ صبغۃ اللہ رح کی قبر کے پاس دفن کرین پس شریف نے لاش مبارک جنت
البقیع مین حضرت شاہ قدس سرہ کے مزار شریف کے پاس ایسا دفن کی کہ ناف حضرت شاہ
قدس سرہ اور سر حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ برابر تھے تیسرے روز جو رسم
زیارت ہے اوسکے بعد حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی فرزند حضرت شاہ زین الدین قدس سرہما

کو تمام جمہور اور اکابر اہل مدینہ مسند سجادگی وجانشینی پر بٹھلائے اور خرقۂ خلافت پہنائے۔
واضح ہو کہ اس روایت سے حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کے اولاد حضرت
سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو حضرت میران سید محمد مدرس قدس ہوئے جو
خلافت وجانشینی ملی او پھر اس خلافت وجانشینی کو تعلق دیتے ہین۔
حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ کتاب تجلیات رحمانی مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت
میران سید محمد مدرس قدس سرہ تیس سال سے زیادہ اپنے وطن مین رہے اور آپ سے تقریباً
سو آدمی کے خلافت سے سرفراز ہوئے منجملہ جس قدر نام ملے ذیل مین لکھے جاتے ہین

## فہرست خلفای حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ

(١) حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی منجھلے فرزند اور سجادہ نشین۔ (٢) و حضرت
شاہ زین الدین بڑے فرزند۔ (٣) و حضرت سید کرم محمد حسینی چھوٹے فرزند۔
(٤) و حضرت مولانا محمد زبیری داماد (٥) و حضرت شاہ مصطفی بھانجے (٦) و حضرت سید محمد
جونپوری (٧) و حضرت سید عبدالرحیم (٨) و حضرت سید عبدالرسول (٩) و حضرت سید موسیٰ
(١٠) و حضرت میان عبدالعلی (١١) و حضرت سید عبداللطیف (١٢) و حضرت میان قاسم صوفی
(١٣) و حضرت سید میران مفتی (١٤) و حضرت شاہ حبیب (١٥) و حضرت حاجی ابوالقاسم (١٦) و
حضرت مخدوم شاہ (١٧) و حضرت شیخ امان اللہ (١٨) و حضرت درویش علی (١٩) و حضرت
شیخ محی الدین (٢٠) و حضرت شاہ جمال محمد (٢١) و حضرت شاہ محمود (٢٢) و حضرت محمد مومن (٢٣) و حضرت
میان محمد (٢٤) و حضرت میران صاحب (٢٥) و حضرت مرزا صاحب (٢٦) و حضرت بابا صاحب غازی
(٢٧) و حضرت بابا میان (٢٨) و حضرت سید عبدالرزاق (٢٩) و حضرت شیخ حبیب اللہ (٣٠) و حضرت
شاہ عبداللہ (٣١) و حضرت صادق محمد (٣٢) و حضرت حاجی جو صاحب (٣٣) و حضرت سید موسیٰ (٣٤) و حضرت
سید عبدالقادر (٣٥) و حضرت شریف حسین (٣٦) و حضرت شیخ داؤد (٣٧) و حضرت

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

فقیہ ابراہیم و حضرت فقیہ علی و حضرت میر قاسم قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

## حضرت سید زین الدین عرف شاہ صاحب قدس سرہ۔

حضرت میران سید محمد رسن قدس سرہ کے بڑے فرزند جامعیت کمالات اور حلم و بزرگواری سے موصوف تھے توکل و استغنا اور شغل درویشی میں مضبوط قدم تھے اور علم و بیعت اور فیض و خلافت اپنے والد گرامی قدر سے حاصل کئے اور اپنے والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین کے حج و زیارت سے مشرف ہوے اور والد بزرگوار کے وصال کے وقت حاضر تھے اور بعد چند روز کے مدینۂ طیبہ سے بیجاپور تشریف لاے اور چندے یہاں رہکر حرمین شریفین کا قصد کئے اور راستہ مین کشتی پر رحلت فرماے کشتی کے لوگ چاہے کہ نماز جنازہ ادا کر کے اپنے معمول کے مطابق لاش دریا مین چھوڑ دین لیکن آپ کے فرزند حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ جو اپنے والد کے ہمراہ تھے اس بات سے انکار کئے اسی گفتگو مین تھے کہ طوفان آیا اور کشتیاں متفرق ہو گئین اتفاقاً کنارہ ... نزدیک ... لوگ ... گئے ... آپکا مزار وہین بنا آپ کے فرزند حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ جو بزرگ اور کامل عصر تھے دعوت اسماء عملیات مین قوت تام رکھتے تھے حج و زیارت بھی ادا کئے تھے ارکاٹ مین آسودہ ہین اور آپکی اولاد و اقارب ارکاٹ مین رہتے ہین آجتک اونکی شیخت جاری ہے اور حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ جو اپنے وقت کے مشاہیر اور صاحب شیخت سے تھے آپکی گنبذ بیجاپور کے حصار کے اندر ... سی بازار مین واقع ہے آپ حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ کے فرزند ہین **مترجم** آپکا وفات شریف رجب کی ستر ہوین ۱۰۶۶ھ ایکہزار اور ایکسو ... ہجری کو ہوا کسی نے آپکی تاریخ پیشوای کامل ازجہان رفتہ کہی ہے انتہی **مترجم** حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہ شوال کی چوتھی ۱۱۳۱ھ ایکہزار ایکسو اکتیس ہجری مین وفات پاے کسی نے ماہ وصال بندگی اللہ آپکی تاریخ کہی ہے گنبذ شریف محلۂ محمد پور عرف آرکاٹ مین بمقام حسن پورہ واقع ہے انتہی۔

اور حضرت سید حسن قدس سرہ کے بھائی حضرت سید محمد پیر قدس سرہ ہیں جنکا مزار احمدآباد گجرات مین مشہور ہے اور جنکا رشد اور تصرف جاری ہے آپکے عرس کے سبب وہان کے لوگون کا اژدحام ہوتا ہے اور حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ کے اور ایک حقیقی بھائی ہین جو اللہ پور کے دروازے کے باہر آسودہ ہین آپکا نام حضرت سید محمود صاحب حسینی قدس سرہ ہے آپکی تاریخ وفات مغفور جسم قدوۃ السالکین کہی ہے۔

صاحب خلاصۂ صبغۃ اللّٰہی لکھتے ہین کہ جب حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ رحلت فرماے آپکے فرزند حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ مدینہ منورہ مین دو مہینون تک تشریف رکھکر اپنے وطن بیجاپور کو اپنے والد بزرگوار کے تین سو مریدون کے ساتھ آئے اور چند سال بیجاپور مین رہے پھر اپنے پوتے حضرت سید کریم محمد فرزند دوم حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہما کو خلافت اور جانشینی سے سرفراز فرما کے اپنے چھوٹے پوتے حضرت حاجی حسین قدس سرہ کو بھی ہمراہ لیکر کعبہ معظمہ کی طرف روانہ ہوے اور جاتے وقت اپنے بھتیجے حضرت شاہ قاسم حسینی قدس سرہ کو اپنے مرید کرکے خرقۂ خلافت سے سرفراز فرماے اور کسی کتاب مین لکھا ہے کہ جب آپ عازم کعبہ ہوے بیجاپور سے نکل کے کرنول گئے وہان سے کڑپہ کو آئے یہان سے اپنے پوتے حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ کو بھی ہمراہ لیکے ارکاٹ کے طرف روانہ ہوے وہان چند مہینے رہکر نواب حراست خان وغیرہ کو مرید کرکے ملیبار تشریف لیگئے پھر وہان سے کشتی پر سوار ہوکر کعبۃ اللہ کو روانہ ہوے ایک سو چالیس غریب اور خادم آپکے ساتھ تھے اور جو کچھ اسباب اور روپے کی پالکی اور گھوڑے وغیرہ ہمراہ تھے سب محتاجون اور مسکینون کو دیدیے اور جب بیت اللہ پہونچے وہان چند مہینے رہکر حج ادا کرکے مدینۂ منورہ گئے اور زیارت روضۂ مقدسہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مزار شریف حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مزار شریف حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ سے مشرف ہو کے اپنے مطالب و مقاصد کو پہونچے اور چندے وہان

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

یا اقامت کر کے بغداد شریف کا عزم کئے اور جہاز پر ایک ہفتہ تک سخت بیمار رہکے شب جمعہ بتاریخ بیسوین
ماہ صفر المظفر ۱۱۲۹ھ ایکہزار ایکسو انتیس ہجری مین انتقال فرمائے پس حضرت حاجی حسن
قدس سرہ اور تمام خدام و مالک جہاز نے چاہا کہ لاش مبارک کو غسل و کفن دیکر نماز
جنازہ ادا کرکے حسب عادت دریا مین چھوڑ دین حضرت حاجی حسن قدس سرہ اپنے
رسالے مین لکھتے ہین کہ اوس شب تاریک مین دریا مین غیب سے آواز آئی کہ شاہ زین الدین
کی لاش دریا مین مت ڈالو ورنہ تم سب ہلاک ہوگے یہ آواز سب نے سنی ایسے مین ایک
بڑا طوفان آیا اور ناخدا جہاز کے چلانے سے عاجز آگیا تمام لوگ حیرت مین تھے ایسے مین
جہاز مقام مخا کے متصل ہے جنگل کے کنارے جا پہونچا اور طوفان ٹھہر گیا جب صبح
ہوی تمام لوگ حق تعالی کا شکر بجا لائے لاش مبارک کو نہلا اور کفنا کے جہاز سے
دریا کے کنارے اوتارے اور بعض اہل مخا بھی یہ خبر سنکر حاضر ہوے غرض نماز جنازہ
پڑھکے وہین دفن کئے اور حضرت حاجی حسن قدس سرہ معہ ہمراہیان وہان تین روز
رہکے حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی زیارت کے لئے بغداد شریف
کو روانہ ہوئے کسی نے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کی تاریخ وفات نحل گلین
گلزار لطیف کہی ہے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کی اہلیہ شریفہ حضرت
۱۱۲۹
بی بی سلطان صاحبہ بنت حضرت شاہ موسی بن حضرت شاہ عبد اللطیف قادری
لاابالی قدس اللہ اسرارہم تھے آپ سے تین دختر اور ایک فرزند پیدا ہوئے۔

واضح ہو کہ صاحب روضۃ الاولیا نے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کے ہمراہ سفر آخرین مین حضرت حاجی حسن
قدس سرہ کے عوض مین حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہ کا رہنا جو لکھا ہے روایت مذکورہ سے غلط معلوم
ہوتا ہے شاید کہ اونکی سماعت ایسی ہی ہو یا کاتب کا تصرف ہو یہ دونون صورتین ممکن ہین ورنہ یہ خلاف
ہوتا بہرحال روایت صدر خود اوس خاندان کے ایک بزرگ کی تصنیف ہے اسلئے زیادہ معتبر ہے۔
اونکی اولاد مین اب کوئی باقی نہین ہے فقط سید شاہ محمد الحسینی صبغۃ اللہی مرید و خلیفہ پیر دستگیر قدس سرہ اور اونکے چیا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

فرزند سید فیض الدین حسینی و سید زین العابدین حسینی و سید علی محمد حسینی و سید عبداللہ حسینی موجود ہین

## ذکر حضرت سید عبدالرحمان عرف میانصاحب قدس سرہ۔

آپ حضرت سید محمد مدس قدس سرہ کے منجھلے فرزند اور جانشین ہین صاحب شیخت و اہل عرفان تھے پدر عالیقدر کے بعد مسند ارشاد و ہدایت پر متمکن تھے تجلیات رحمانی ہین جو آپکے زندگی تصنیف ہی لکھا ہی کہ حضرت کے پاس نذر اور فتوح بہت آتے تھے آپ اوسکو رکھتے نہ تھے تقسیم کر دیتے تھے اکثر اوقات درگاہ ذوالجلال مین یہہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی ایسا کر کہ میرے مرنیکے بعد مکان مین کچھ نہ رہے اور میرے تجہیز و تکفین قرض لیکر کیجاوے اور وفات شریفکے بائیس سال آگے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے گیارہوین شریفکے عرس کے روز آپکے ایک مرید یازدہم شریفکے کھانیکا خوان حضرت کے روبرو لاکے رکھے اوسوقت آپ کے بعض خلفا حاضر تھے حضرت اون سے پوچھے کہ جب کسیکا پیر رحلت فرماتا ہے تو اوسکے مریدان اوسکا عرس کرتے ہین حضار جواب مین عرض کیے کہ کون ایسا بدنصیب مرید ہوگا جو اپنے پیر کا عرس نہ کرے آپ تبسم فرمائے اور کہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ فقیر اپنے مریدون کو تصدیع نہ دیگا حق جل وعلا ایسا کریگا کہ اسی روز جو ربیع الثانی کی گیارہوین ہے فقیر کا عرس ہو اور مرض موت کے آخر ایام مین اپنے فرزندون سے پوچھتے تھے کہ گیارہوین کونسے روز ہے انشاءاللہ تعالیٰ میری رحلت اسی روز ہے آخر الامر ربیع الثانی کی گیارہوین سنہ ۱۱۲۰ ایکہزار ایکسو بیس ہجری مین آپ رحلت فرمائے مرقد شریف آپکا شہر پناہ کے اندر جامع مسجد کے قریب جنوب کے طرف آپ کی والدہ ماجدہ کے قبر شریفکے بازو مین واقع ہی حضرت خود اپنے والدۂ ماجدہ کے لئے گنبذ تیار کئے تھے اور آپکی مزار شریفکے بازو سے آپکا اہلیہ محترمہ کے قبر مبارک ہے اور مقامات عروج و نزول اور اصطلاحات اہل تصوف کے بیان مین نفس رحمانی جو فارسی زبان مین ایک مفید رسالہ آپ ہی کی تصنیف سے ہی اور شیخ علی مصنف نوائد علیہ اس نسخہ کو عبارت فصیح سے عربی زبان مین ترجمہ کئے ہین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

مترجم ۔ صاحب خلاصہ صبغۃ اللہی لکھتے ہین کہ جب حضرت میران محمد سید بن قدس سرہ عزم
بیت اللہ کئے اپنے بڑے بیٹے حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کو بلا کر پوچہے ای بابا شاہ
صاحب مین اپنی خلافت و جانشینی تجہکو دیتا ہون تو کیا کہتا ہی آپ نے کہا کہ یہ بار گران اوٹہانا مجہ سے
نہ ہو سکیگا پہر آپ اپنی چہوٹے فرزند حضرت سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ سے پوچہے ای بابا
حضرت صاحب مین اپنی خلافت و جانشینی تجہکو دیتا ہون تو کیا کہتا ہی آپ بہی اپنے بڑے بہائی کے مانند
عذر کئے پس حضرت نے تجویز کی کہ تمام مشائخین بیجاپور کو جمع کر کے اپنے داماد حضرت مولانا محمد زبیری
قدس سرہ کو جو تمام علوم ظاہری و باطنی مین مکمل اور اپنے وقت مین لاثانی تہے اپنا خلیفہ و جانشین
کرین ایک روز حضرت اپنے حجرے مین قیلولہ فرماتے تہے اور حضرت سلطان سید شاہ محمد حسینی
قدس سرہ آپ کے پیر پر مشت زنی کرتے کرتے عرض کئے کہ آپ ہماری حق تلفی کرتے ہین بمجرد اس
بات کے سننے کے حضرت اوٹہہ بیٹہے اور فرمائے ای بابا میان صاحب مین تمہاری کیا حق تلفی کیا
آپ عرض کئے خلافت و جانشینی فرزندون کا حق ہے آپ بہائی مولانا محمد زبیری کو دیتے ہین اس
صورت مین ہماری حق تلفی ہے حضرت نے فرمایا ای بابا میان صاحب مین بابا شاہ صاحب اور بابا حضرت
صاحب کو خلافت و جانشینی دینے کہا تو وہ قبول نہین کئے اور کہے کہ یہہ بار گران اپنے سے اوٹہانا
ہو نہین سکتا اور تمہاری بہی طبع سے پایا نہ دیکہا تم سے نہ کہا کیونکہ یہ خلافت و جانشینی کا بار گران اوٹہانا
تم سے نہ ہو سکیگا اب تو کیا کہتا ہی آپ عرض کئے کہ اگر نظر توجہ ہو جائے تو تمام بار گران آسان ہو جائیگا
جیسا کہ قطب الاقطاب حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ ایک نظر عاشق کی چالیس چلون
سے بہتر ہی حضرت بمجرد یہ بات سننے کے اپنے جگر گوشے کو زمین پر لٹا کے آپ کے سینۂ مبارک کو زبان
مبارک سے چاٹے اسکے ساتہہ ہی کدورت قلب اور حب دنیا و جاہ و حشمت دفع ہوئے اور دل مانند
آئینہ کے مصفا ہوا اور آپ ایسے عارف یکتا ہو گئے کہ اوس زمانے مین کوئی دوسرا آپ کے مانند نہ تہا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور طبقات آسمان وزمین سب آپ پر منکشف ہوئے پہر حضرت جبہ وخرقہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ
جو حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی قدس سرہ نے حضرت کو عنایت کئے تہے آپکو عطا کئے اور نماز ظہر کے واسطے
حجرے کے باہر تشریف لائے تو گویا صورت وشباہت دونون بزرگوارون کی ایک ہی تہی کوئی نہ
پہچانا کہ یہہ کون ہین اور وہ کون ہین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اوسوقت حضرت
سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ نے اپنے والد بزرگوار سے اور تین درخواستین کین پہلے یہہ
کہ مجھکو علم نہین ہے علم عنایت ہو دوسری یہہ کہ میرے دروازے پر ہاتھی رہے اور گہر کے اندر فاقہ
رہے تیسری یہہ کہ کوئی شخص مجھپر سبقت نہ لیجاسکے حضرت میران محمد سید مدرس قدس سرہ نے فرمایا
ان شاء اللہ تعالی ایسا ہی ہوگا پہر اپنی زبان مبارک حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کے
منہہ مین دی اور فرمایا کہ اسکو چوسو پس آپ نے چوسا اسکے ساتہہ ہی سب علم حاصل ہوگیا اور بعد
اسکے دوسری دونون درخواستون کا بھی برابر ظہور ہوا بلکہ اوسکا اثر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
تک باقی تہا **نقل ہے** کہ اگر کسی نے حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کے جناب مین
بے ادبی کی تو فی الفور اوسکی سزا پائی چنانچہ حضرت میران محمد سید مدرس قدس سرہ کے عرس شریف
کے روز تمام خادمان ومریدان وغیرہ بزرگون کے مزارون کے مانند آپ کے سر مبارک پر صندل
چڑہاتے تہے قاضی شہر اور علمای ظواہر اس رسم کو بدعت جانکر مانع ومزاحم ہوئے آخر اون سے
کچہ نہ ہوسکا بلکہ اوسکے بدل مین اونہون نے خود سزا پائی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے ہیں کہ
پادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے بعد فتح بیجاپور جب شہر کے اندر آکے چندے قیام کیا اس اثنا مین
روز عرس شریف آیا اور حسب عادت جلسہ منعقد ہوا لوگون نے پادشاہ کو اس جلسہ کی کیفیت سے
آگاہ کیا پادشاہ نے اس فعل کو خلاف شرع شریف جانکر اپنے اکابرون سے ایک کو روانہ کیا کہ جاکر اس رسم
کو موقوف کرین جب وہ آئے تو یہان بڑا مجمع تہا اونکو دم مارنے کا یارا نہ ہوا خاموش پہر گئے بادشاہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

نے تہوڑا وقت انتظار کرکے اپنے وزیر کو بہیجا یہ بہی ویسا ہی مجلس مین بیٹھ گئے آخر بادشاہ خود آئے اوسوقت حضرت کے مریدین سے بارہ سو شخص مسلح بیٹھے تہے عالمگیر کے آنیکی خبر سنتے ہی حضرت کے جناب مین عرض کئے کہ حکم ہو تو غلامان ابہی بادشاہ کا کام تمام کر دیتے ہین حضرت نے فرمایا تم چپ رہو وہ شریعت کا حکم جاری کرنے آیا ہے اگر مجہہ سے واقعی مین خلاف شرع فعل صادر ہوتا ہے بیشک حکم شرع شریف جاری کرنے دو تم کو اسمین کچہہ دخل نہین غرض بادشاہ مجلس مین داخل ہوتے ہی صندل چڑہانا شروع ہوا اوسوقت بادشاہ نے سرعت سے آگے بڑہکے خود بہی صندل چڑہایا جبکہ وہ رسم ختم ہوی بادشاہ واپس چلے گئے مقربان بادشاہی نے عرض کی کہ جہان پناہ تو اس رسم کی موقوفی کے لئے تشریف لے گئے تہے لیکن یہہ کیا سازہی کہ خود بہی صندل چڑہانے مین شریک ہوگئے بادشاہ نے کہا کہ یہہ فعل خلاف شریعت ہونے سے اسکو موقوف کرانا چاہا جب کہ مین اوس مجلس مین داخل ہوا دیکہا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مجلس مین تشریف رکہتے ہین اور خود اپنے دست مبارک سے صندل چڑہاتے پس مجہکو سوائے صندل چڑہانے کے گذر نہ ہوئی اس رسم کے جاری ہونیکی کیفیت یہہ ہے کہ مشائخین مین دستور ہی جب کوئی شیخ نقل مکان کرتا ہی تو اوسکا جانشین یا خلیفہ اوسکا سالانہ عرس کرتا ہے اور اوسکے مزار پر صندل چڑہاتا ہے ویسا ہی جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ نے مدینہ منورہ مین نقل مکان فرمایا تو آپ کے جانشین حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کو لازم ہوا کہ اپنے پیر کا عرس کرے پس آپ نے بیجاپور مین عرس کیا اور دیکہا کہ صندل چڑہانیکی رسم باقی رہجاتی ہے تو اپنے سر مبارک پر ہی چڑہانے ارشاد فرمایا اوسوقت سے آپ انتقال مکان فرمائے تک ہر سال شوال کی چوبیسوین کو اپنے والد بزرگوار کا عرس شریف مین صندل ایسا ہی چڑہایا جاتا تہا چونکہ یہہ فعل عادت کے خلاف تہا اسکو اہل ظاہر بدعت پر محمول کرکے معترض ہوئے لیکن اوسکی حقیقت کو نہین سمجہے عرس کیا ہی ہندوستان میں عروسی یعنی شادی ... سے اونکے ارواح مقدسہ کی خوشنودی ہی اسکی تفصیل کتاب ...

مین لکہی ہے بالفعل اس قول کے ثبوت مین دو حکایتین جو اس کتاب مین موجود ہین لبس ہین ایک حضرت شاہ علاء الحق قادری قدس سرہ کے احوال مین ہے اور دوسری حضرت ستی تقاصد عرف ستی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کے حالات مین ہے حاصل کلام عرس کا کرنا اور صندل کا چڑہانا جو حقیقت مین صاحب قبر کی رسم عروسی ادا کرنا ہے ضروری ٹہرا اب اس موقع پر مزار شریف تو یہان موجود نہ تہا لیکن حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ کو آپ کے والد ماجد نے سید محمد کے خطاب سے مخاطب کرکے اپنے مرید و معتقدین کو فرمایا تہا کہ آپکو عین سید محمد جانین یہ ارشاد اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عین وجود اپنے والد کے ہو گئے تہے اس خیال سے آپ نے اپنے پر صندل چڑہوانا ٹہرایا اور چونکہ قبرون کے سرہانے صندل چڑہایا کرتے ہین اسلئے آپ نے اپنے سر مبارک پر چڑہوانا قرار دیا کہ یہ مرتبہ موتو قبل ان تموتو ہے حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ کے وفات شریف کے بعد آپ کے فرزند و جانشین حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ جو اپنے والد کے عین وجود معنوی تہے اس رسم کو جاری رکہے غرض یہ رسم سلسل آجکی تاریخ تک جاری ہے یعنی آپکی اولاد مین جو کان کے سجادہ نشین ہوتے ہین انکے سر پر شوال کی چوبیسوین کو صندل چڑہایا جاتا ہے **نقل ہے** کہ حضرت شمس الضحی صوفی خلیفہ حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ فرماتے تہے کہ اگر کسیکو حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ کے روی مبارک کا مشاہدہ کرنا ہو تو میرے مرشد کی صورت مبارک کا تصور کرے **نقل ہے** کہ جب حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ نے نفس رحمانی تصنیف کی تو اسپر بعض علمای بیجاپور نے آپ سے مباحثہ کا ارادہ کیا آخر وہ اپنی کج فہمی کے قایل ہوکے آپکے مریدوں کے زمرے مین داخل ہوئے مکتوبات رحمانی بہی آپ نے ہی اپنے فرزند دلبند حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ کے نام پر تحریر فرمائے ہین **واضح ہو** کہ حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ کے حال مین ایک کرامت جو ظاہر ہوی یہ ہے کہ بیجاپور کے مسجد مین اور گنبد مین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

وغیرہ بالکل شکستگی مین تہے جسکے باعث گورنمنٹ نے یہہ اشتہار دیا تہا کہ جو لوگ ان اماکن کے وارث ہین ایک مہینے
کے اندر کلکٹر کی کچہری مین آکے ایک اقرارنامہ لکہدین کہ اپنے علاقہ کی مسجد یا گنبذ کو مرمت کرکے اچہی حالت مین
رکہینگے ورنہ وہ اماکن سرکار کے علاقہ مین آجائینگے پہر بعد اونپر کسیکا دعوی نہ چلیگا جو لوگ اس اشتہار سے واقف ہوے
وہ خود رجوع ہوکے اپنے اماکن انگریزی قبضہ سے بچالئے اور جنکے وارث کلکٹر کے پاس جاکے اپنا حق ثابت نکئے ہین
اونکے علاقہ کے مساجد اور گنبذین انگریزی قبضہ مین آگئین پہر وہان کسیکو تصرف کا اختیار باقی نہین رہا از انجملہ
حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کی گنبذ شریف بہی ہے کہ جسکے لئے بعض صاحب حقیت کا دعوی
پیش کئے لیکن اونکا دعوی ثبوت کو نہین پہونچنے سے مسترد کردیا گیا اور درگاہ شریف انگریزی قبضہ مین آگئی
چونکہ وہان کوئی خبرگیران باقی نہین تہا گنبذ شریف کا دروازہ بہی لوگ نکال لئے تہے اور اوسکو بکرے باندہنے
کی جگہہ بنائے تہے اسلئے انجنیئر کی طرف سے دروازے کی جگہہ ایک دیوار اوٹہادیگئی تہی اور فقط ایک آدمی
بدقت اندر جاسکے قابل راستہ چہوڑا گیا تہا جب یہہ کیفیت کسی صاحب کی زبانی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
کے سماعت مین آئی تو باحسن سفر ارادہ ہوکے آخر ماہ جمادی الثانی سنہ ایکہزار تین سو سات ہجری مین
بیجاپور تشریف لیگئے اور وہان اہتمام کرکے نیا دروازہ تیار کروایا گیا دریافت سے معلوم ہوا کہ بغیر انجنیئر کے
اجازت کے دیوار توڑکر دروازہ نہین لگا سکتے ہین پس انجنیئر کو اس کام کی اجازت کے لئے خط لکہا گیا تو وہ صاف
کہدیا کہ مین حکم نہین دونگا اس جواب کے آنے سے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ اوس شب بہر بیقرار رہے اور
اودہر حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ ہاتہ مین سونٹا لئے ہوے انجنیئر کے خواب مین پہونچے
اور یہہ کہکر مارنے لگے کہ میرا فرزند دروازہ لگانے اجازت چاہتا تو تو نہین دیتا اسکے ساتہہ ہی وہ گہبراکر اوٹہا
اور علی الصباح حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے پوچہا کہ آپ دروازہ لگانا چاہتے ہو آپ نے فرمایا ہان فقیر تو
اسی کام کے لئے آیا ہی پہر وہ پوچہا کیا دروازہ تیار ہے آپنے فرمایا ہان پس انجنیئر نے اوس دروازہ
کو دیکہکر بعض لکڑیان جو اوسکی کم تہی تو انہین نکالدینے کہا اور حاضرین سے کہا کہ دروازے کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

دیوار توڑ دو اسکے ساتھہ ہی دیوار توڑ دیکے مٹی پتھر وغیرہ نکالدیکر صاف کر دئے اوسوقت انجنیر پوچھا کہ آپ
خوش ہوئے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے فرمایا کہ ہان خوش تو ہوا اب درگاہ شریف فقیر کے تحویل کر دینا
تو اوسکی مرمت کرا دینگا انجنیر نے کہا میرے اقتدار جو کام تہا کیا اب یہہ کام کلکٹر کے علاقہ کا ہے اوس سے
درخواست کرلو یہہ کہکے وہ چلے گئے پہر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے اپنے جد امجد کا عرس کیا اور جب حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ کی زیارت کو تشریف لے گئے تو انجنیر نے
آپکو دیکہکر اپنے مسکن بلا لیگیا اور بڑے اخلاق سے پیش آیا اوسوقت کلکٹر دورہ مین تہا اسلئے آپ درخواست
ڈپٹی کے پاس بہیجدیکر درگاہ شریف مین جاروب کشی اور چراغ افروزی کرنے کے لئے ایک خادم نوکر رکہے
اور وہان کی خبر گیری اور سالانہ عرس شریف کرنے کے لئے حقایق پناہی شاہ سید روشن علی صاحب قادری شطاری
صبغۃ اللہی کو گویا متولی کے طور پر مقرر فرمائے چنانچہ یہہ انتظام ابتک برابر جاری ہے اور حضرت امام المرشدین
مدظلہ العالی خادم کی تنخواہ اور عرس شریف کا خرچ شاہ صاحب موصوف کے تحویل کیا کرتے ہین غرض حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ مدراس تشریف لانیکے بعد کلکٹر کے پاس سے جواب آیا کہ یہ گنبد سرکاری علاقہ مین
آگئی ہے اسلئے تحویل نہین کیجا سکتی پہر بمبئی کی گورنمنٹ کو لکہا گیا تو وہان سے جواب آیا کہ کلکٹر کا جواب
ساتہہ رکہکر بہیجین حضرت پیر دستگیر نے یہ کاغذات اپنے اس غلامان غلام یعنی مترجم کے پاس دئے
فقیر نے دیکہا کہ مثل مشہور ہے قصہ زمین بر سر زمین جب تک وہان نہ جائے اور وہان کے اہلکار کی
رای نہ لے ٹہیک راستہ بننے والا نہین اس کام کے تردد مین تہا کہ ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۹ ایک ہزار تین
سو نو ہجری مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا وصال شریف ہوگیا بعدہ فقیر کو باتفاق شاہ صاحب
موصوف ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ ایک ہزار تین سو دس ہجری کے عرس شریف مین بیجاپور جانے کا اتفاق
ہوا تو حضرت شاہ ہاشم پیر دستگیر قدس سرہ کے درگاہ شریف مین جناب شاہ سید وجیہ اللہ حسینی
العلوی الہاشمی گجراتی قدس سرہ نے مددگار انجنیر کو بلا کے ملاقات کروائے اور ان سے اس بارہ مین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

سوال کیا گیا تو کہا کہ جبوقت حضرت یہان تشریف لائے اور ہم کو معلوم ہوا کہ یہہ یہان کے وارث ہین تب سے ہم اپنے تصرف او ٹھالئے اس گنبد کی مرمت کے لئے سرکار سے تین سو روپیہ منظور ہوچکے ہین اگر آپ مرمت نہین کرتے ہین تو ہم کو اجازت دیدو سرکار کے طرف سے کردینگے اگر پورا کام کرنا چاہتے ہو تو پانچ ہزار روپیہ لگینگے اور جو بالفعل ضروری کام کرنا ہو تو ایکہزار روپیہ چاہئے افسوس ہے کہ یہہ بات حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کی کیفیت مین معلوم نہ ہوئی چونکہ سرکار نظام دکن مین درگاہ شریف کے اخراجات کے لئے درخواست ہو کر ہے اوسکے اجراتک یہہ کام ہونا ممکن نہین حاصل کلام کیفیت مصدر کے ظاہر ہے کہ یہہ مرمتین فقط حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی اور حضرت پیر دستگیر قدس اللہ اسرارہما کے کرامت سے ہوئین ورنہ کیا ممکن تہا کہ انگریزی لوگ درخواست کا جواب تحریری دیدئے کہ پہر اوسکے خلاف مین بغیر کسی تحریک کے ایسا کرتے **نقل ہے** کہ ایک نسب نامہ پارینہ حضرت سید کریم محمد حسینی صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے اولاد کے پاس بمقام بیجاپور جو بدست ہوا اسکے دیکھنے سے اور صاحب خلاصۃ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

صبغۃ اللّٰہی کے تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ آپنے بی بی حضرت صاحبہ قدس سرہا بنت حضرت سید محمود جونپوری قدس سرہ سے شادی کی آپ سے ایک دختر حضرت بی بی حبیب صاحبہ زوجہ حضرت شاہ عزیز اللہ فرزند حضرت سید کریم محمد حسینی صبغۃ اللّٰہی قدس سرہا اور چہے فرزند پیدا ہوئے پہلے حضرت سلطان سید علی محمد الحسینی قدس سرہ آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ و جانشین ہوئے دوسرے فرزند حضرت شاہ میران صاحب قدس سرہ آپنے بیجاپور مین رمضان کی تیسری تاریخ کو وفات فرمایا آپ کے فرزند حضرت سید کریم محمد عرف شاہ حضرت صاحب قدس سرہ ہین جن کا انتقال بیجاپور مین ذیحجہ کی ستائیسوین ۱۱۲۶ ایکہزار ایکسو چہبیس ہجری مین ہوا اور جنکی تاریخ مغموم ہے آپ کے دو فرزند تہے ایک حضرت بڑے صاحب قدس سرہ جنکا وصال ملباری مین شعبان کی گیارہوین تاریخ کو ہوا دوسرے حضرت شاہ برہان صاحب قدس سرہ جنکا وفات بدنور

مین ذیحجہ کی دوسری تاریخ کو ہوا تیسرے فرزند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ آپ بمقام تاجپورہ شریف متعلقہ ارکاٹ مین شعبان کی اکیسوین ۱۱۸۱ھ ایکہزار ایکسو اکیاسی ہجری مین لاولد انتقال کئے چوتھے فرزند شاہ ابراہیم صاحب قدس سرہ آپ بیجاپور مین محرم کی گیارہوین ۱۱۳۶ھ ایکہزار ایک سو چھتیس ہجری مین لاولد انتقال کئے پانچوین فرزند حضرت شاہ حبیب صاحب قدس سرہ آپ کعبۃ اللہ شریف کو روانہ ہوئے سو پھر آپکی کچھ خبر معلوم نہوئی چھٹوین فرزند حضرت شاہ برہان صاحب قدس سرہ آپ بیجاپور مین رمضان کی انیسوین کو لاولد انتقال کئے حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ نے عمر مسنون یعنے ۶۳ سال مین رحلت کی اور تواریخ رحلت یہہ ہین غم از الم معشوق رحمان شد وصل عاشق و معشوق جاہ عالی رفیع الدرجات خاتم الاولیا یہہ تاریخین ناظرین کو شبہ مین ڈالتی ہین کہ سنہ وفات گیارہ سو اکیس ہے یا بیس ہے روایت کی کثرت بیس کے طرف ہے لیکن عقل چاہتی ہے کہ اکیس ہی ہو کیونکہ پانچ مادون مین بیس کا مادہ ایک ہی ہے چونکہ وہ مادہ معنے کے رو سے بہت ہی خوب ہے اسلئے ایک عدد کی زیادتی کو روا رکہتے ہون ورنہ چار مادے بھی ایک عدد کی کمی سے لکھے جانا ممکن نہین معلوم ہوتا واللہ اعلم ۔

# فہرست خلفای حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ

حضرت سید علی محمد حسینی فرزند و سجادہ نشین و حضرت محمد حسین عرف امام صاحب مدرس و حضرت سید محمد جونپوری و حضرت شمس الضحی صوفی و حضرت شیخ احمد و حضرت نظام الدین علی و حضرت محمد مجتبی قادری و حضرت احمد ابو تراب و حضرت شیخ موسی و حضرت شیخ حسن و حضرت حاجی فتح محمد و حضرت بابا صاحب زبیری و حضرت نورالدین محمد و حضرت شیخ عبداللہ و حضرت سید محمد و حضرت سید مخدوم و حضرت شیخ حسین و حضرت شیخ محی الدین و حضرت شیخ عبدالرحیم و حضرت شیخ عبدالسلام و حضرت بابا شاہ حسین و حضرت شیخ عظمت اللہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

و حضرت شاہ زین الدین و حضرت شیخ علی و حضرت سید عبدالفتاح و حضرت محمد علی و حضرت سید بڑے منار نولی و حضرت شیخ احمد مدنی و حضرت شیخ عبدالقادر و حضرت شیخ ملا ابراہیم و حضرت شیخ لاڈ محمد و حضرت شیخ حمید قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

اور حضرت کے فرزند رشید اور سجادے حضرت سید علی محمد قدس سرہ اپنے وقت کے بزرگ اور مشاہیر عصر اور صاحب مشیخت تھے تجلیات رحمانی آپ ہی کی تصنیف سے ہے اور ارکاٹ مین آسودہ ہین اور آپکی اولاد بھی ارکاٹ مین سکونت رکھتے ہین اور خوش معاش ہین۔

**مترجم** حضرت سید علی محمد قدس سرہ ۱۰۷۸ھ ایکہزار اٹہتر ہجری مین شہر بیجاپور مین پیدا ہوئے کسی نے آپکے ولادت شریف کی تاریخ رضی اللہ کہی ہے آپ اپنے والد بزرگوار کے خلیفہ و جانشین ہین کتاب تجلیات رحمانی آپ ہی کی تصنیفات سے ہے نواب سعادت اللہ خان صوبہ دار محمد پور عرف ارکاٹ کے عہد حکومت مین آپ بطریق سیاحت ادہر تشریف لائے اور قلعہ ارکاٹ کے اندر ایک مسجد مین قیام فرمائے چنانچہ وہ مسجد اتبک آپ ہی کے نام سے مشہور ہے غرض تاج خان جمعدار ذی منصب و عالی خاندان نے حضرت سے بیعت کی اور تاجپورہ مین جو انہین کے نام سے موسوم تہا اور ارکاٹ سے ملتی ہے آپکو بڑی تعظیم و توقیر کے ساتھ لا رکہا اور وہان آپ کے لئے ایک عمدہ خانقاہ بنوادی اور اپنے لڑکون کے کتب خانہ کی جگہہ ایک گنبد شریف بھی تیار کردی اور گنبد شریف کے بازو ایک گنہنہ کہدوایا اس گنہنہ کو شفا گنہنہ کہتے ہین کیونکہ اسکے پانی کی یہ تاثیر ہے کہ بخار والا بیمار اسکے پانی سے غسل کرے تو شفا ہو جاتی ہے اور دوسرے بیمارون کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے کہتے ہین کہ تاج خان حضرت کے عرس شریف مین گنہنہ کے پاس کی دیوار مین سوالاکہہ چراغون کی روشنی کرتے تھے جسکی علامت ابتک باقی ہے۔ تاج خان بہی گنبد شریف کے بائین خانقاہ کے متصل انہین کی وصیت کے مطابق دفن کئے گئے اور اونکی قبر کا تعویذ سنگ سیاہ سے بنایا ہوا ہے **نقل ہے** کہ حضرت شیو اولیا مرید حضرت خواجا امین الدین اعلی قدس سرہما جنکا مزار آرکاٹ مین ہے حضرت سید علی محمد قدس سرہ کے ہمعصر تھے اور اوس زمانہ مین شہر ارکاٹ مین مشائخین و فقرا کے تین

سا ٹھہ مکان تھے اور حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ ہمیشہ برہنہ رہتے تھے وہان کے بڑے بڑے مشایخین سے اودہر جاتے تو بہی آپ کچھہ خیال نہین کرتے برہنہ ہی بیٹھے رہتے اور جب کسی وقت حضرت سید علی محمد قدس سرہ اودہر سے تشریف لیجاتے تو آپ کے پہونچنے کے آگے ہی و مکتے کہ آدمی آتا ہے کپڑا لاؤ اور کپڑا آتے ہی اپنا ستر ڈہانپ لیتے غرض ارکاٹ مین حضرت سید علی محمد قدس سرہ کا بہت بڑا مرتبہ تہا جس کے سبب سے وہان کے تین سو ساٹھہ مکانات مین یکا مکان سرمکان کہلایا۔ چنانچہ آجتک بہی تاجپورہ شریف کا مکان وہی سرمکان کہلاتا ہے حضرت نے عمر مسنون یعنی ترسٹھہ سال کی عمر مین ربیع الاول کی ساتوین ۱۱۳۸ھ گیارہ سو اڑتیس ہجری مین نقل مکان فرمایا آپکے رحلت شریف کی تاریخ ''در رضوا جنہ'' ۱۱۳۸ ہے کسی نے آپکی ولادت و وفات دونون کی تاریخین ایک بیت مین جمع کر دی ہین ؎ رضی اللہ نور بدان ❊ در رضوا جنہ وصال شریف آپکا مزار شریف تاجپورہ کے گنبد کے بیچ مین ہے **نقل ہے** کہ حضرت کی اہلیہ محترمہ حضرت بی بی اچی صاحبہ قدس سرہا بنت نواب سرفراز خان بہی ولیہ کاملہ تہین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے ہے کہ ایک روز شہر پور سے جہان کئے ہوئے تہے بہائی حضرت شاہ صبغۃ اللہ ابن حضرت شاہ زین الدین قدس سرہما رہتے تہے برابر دوپہر کے وقت پچاس مہمان تاجپورہ شریف کو آگئے یہان عادتی لوگون کے لئے کہانے کے دو دیگچے پک کر تہے حضرت سید علی محمد قدس سرہ نے اپنے اہلیہ محترمہ سے کہلا بہیجا کہ فرزند حسن پور سے پچاس مہمان آگئے ہین اسوقت کہانا تم نکالو حضرت بی بی دیگچہ کے پاس چوکی ڈالکے تشریف رکہین اور دیگچہ پر سے سینی نکالکے اپنی دامنی مبارک اوڑہا دین اور خادمون سے فرمائین کہ دامنی کے نیچے سے کہانا لے لیا کرو غرض جب باہر سے پیام آیا کہ سب مہمانون کی سربراہی ہوچکی اب کہانے کی ضرورت نہین اوسوقت آپ اوٹہین خادمون نے دیکہا تو دیگچے کا کہانا جیسے کا ویسا ہے اوس مین سے کچہہ بہی کم نہین ہوا حضرت بی بی قدس سرہا سے دو دختر اور تین فرزند پیدا ہوئے ایک دختر حضرت جمال شاہ بی بی قدس سرہا اہلیہ حضرت شاہ قاسم حسینی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

فرزند حضرت سید کریم محمد قدس سرہا دوسرے دختر حضرت حبیب شاہ بی بی قدس سرہا اہلیہ حضرت سید محمد سرخ موئی قدس سرہ بڑے فرزند حضرت سید محمد ثانی قدس سرہ سجادہ نشین دوسرے فرزند حضرت دستگیر صاحب قدس سرہ آپ موضع کاکہنڈی واقع متصل بیجاپور مین رجب کی پانچوین تاریخ کو لاولد انتقال فرمائے تیسرے فرزند حضرت سید شاہ محمود صاحب قدس سرہ آپکے دو فرزند طفلگی مین انتقال کئے اور آپ تاجپورہ شریف مین رمضان کی سولہوین سنہ ۱۱۹۰ گیارہ سو نوے ہجری مین انتقال فرمائے کسی نے آپکی تاریخ رحلت از مخزن اسرار ہو بود کہی ہے حضرت شاہ محمود صاحب قدس سرہ بہی بڑے صاحب کمال بزرگ تہے چنانچہ نقل ہے کہ جب حیدر علیخان معروف بہ بہادر حاکم میسور نے مقام ارکاٹ پر فوجکشی کی تو اوسوقت تاجپورہ کی گنبد شریف کے پاس ایک نیم کا درخت تہا جو حائل حد نظر تہا بہادر نے حکم کیا کہ اوسکو کاٹ دین پس اوسکے کاٹنے کے لئے لوگ آئے یہہ کیفیت حضرت شاہ محمود صاحب قدس سرہ کو معلوم ہوی آپ وہان تشریف لاکے فرمایا جو شخص اس جہاڑ کو کاٹیگا وہ خود کاٹا جایگا غرض ایک شخص نے اوس درخت پر ایک کلہاڑی ماری تو وہ خود اوسکے پاؤن پر لگی اور انگلی کٹ گئی وہ شخص ڈر سے کنارے ہوگیا پہر ایک اور شخص نے کوشش کی تو اوسکے بہی اچہا زخم لگا آخرش بہادر کو معلوم ہوا کہ حضرت نے یون فرمایا تہا جسکا ظہور ایسا ہوا اسکے ساتہہ ہی بہادر اوس درخت کے کاٹنے سے دست بردار ہوا۔

## فہرست خلفای حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ

حضرت سید محمد ثانی سجادہ وجانشین وحضرت دستگیر صاحب وحضرت شاہ سید شاہ محمود فرزندان آنحضرت قدس اللہ اسرارہم اجمعین آپکے دوسرے خلفا کے نام دستیاب نہین ہوئے اسلئے نہین لکہے گئے اغلب ہی کہ آپکے داماد حضرت سید محمد صاحب سرخ موئی قدس سرہ بہی آپ ہی کے خلفا سے ہون۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

# حضرت سید محمد ثانی معروف بہ دستگیر دوعالم قدس سرہ

آپ حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ کے بڑے فرزند اور سجادہ وجانشین ہے سنہ ۱۱
گیارہ سو سات ہجری مین پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت وخلافت ونعمت حاصل
کئے اپنے زمانہ کے بزرگون مین نہایت جلیل القدر تھے آپ سے کرامتین بھی بہت سی ظاہر ہوئین
**نقل ہے** کہ آپ جب سواری نکلتے تھے سو آپکی پالکی کے سامنے کے ڈنڈے کو بھوئی
اٹھاتے نہ تھے فقط پیچھے کے ڈنڈے کو اپنا کاندہا دیتے تھے حضرت اکثر ٹیپو اولیا قدس سرہ
کے مکان کو تشریف لیجاتے کیونکہ ان دونون بزرگون کے درمیان نہایت ارتباط تھا غرض
جب آپکی پالکی ارکاٹ مین داخل ہوی تو حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ کشف باطن سے معلوم
کر لیکے استقبال جاتے اور سامنے کے ڈنڈے کو کاندہا دیتے اوسوقت حضرت دستگیر دوعالم
قدس سرہ فرماتے ٹیپو ڈنڈا چھوڑ اور سرک جا انہون کہتے دستگیر چپ رہو اسمین دخل نہ
دو آخر اسی حالت سے پالکی اونکے مکان کو پہونچتے آپ تہوڑا وقت وہان تشریف رکھتے جب
وہان سے رخصت ہوتے تو حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ آپکی پالکی کو ویسا ہی کاندہا دیکر خندق
یعنے ارکاٹ کے سرحد تک پہونچا کے واپس جاتے **نقل ہے** کہ حضرت دستگیر دوعالم
قدس سرہ بطریق سیاحت میسور تشریف لیگئے تھے اوسی شہر مین آپ نے عمر مسنون یعنے تریسٹھ
سال کی عمر مین شوال کی پہلی سنہ ۱۱۶۹ گیارہ سو انہتر ہجری مین رحلت فرمائی کسی نے آپکی تاریخ
پیران پیر دستگیر کہی ہے غرض آپکو سونپ کر تا چبوترہ شریف کو لائے اور گنبد مبارک ۱۱۶۹
مین آپکے پدر بزرگوار کے پہلو مین جانب مشرق دفن کئے اور میسور سے آپکی لاش ٹھیرا لاتے
وقت جس جس مقام پر قیام ہوتا حاکم وقت کے طرف سے وہان مسافرین کے لئے ایک ایک
مسجد اور ایک ایک سرا بنوا دیگئی ہے حضرت دستگیر دوعالم قدس سرہ کو آپکے اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی صاحبنی صاحبہ قدس سرہا بنت شاہ حضرت صاحب علوی داماد حضرت شاہ
رجی صاحب قدس سرہما سے ایک دختر حضرت بی بی حضرت صاحبہ زوجۂ حضرت سید قاسم صاحب

قدس سرہ تھا اور ایک فرزند حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ پیدا ہوئے فرزند ارجمند کو آپ نے اپنا خلیفہ وجانشین کیا شاید اپنے داماد حضرت سید قاسم صاحب قدس سرہ کو بھی خلافت سے سرفراز فرمایا آپ کے دوسرے خلفا کے نام نہین ملے۔

**حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی قدس سرہ۔** آپ حضرت سید محمد ثانی قدس سرہ کے فرزند وجانشین ہین ۱۱۳۲ گیارہ سو بتیس ہجری مین پیدا ہوئے اور اپنے والد سے بیعت وخلافت ونعمت حاصل کئے آپ اپنے وقت کے اولیا مین بڑے جلیل القدر تھے آپ سے بہت کرامتین ظاہر ہوئین **نقل ہے** کہ جب حیدر علیخان معروف بہ بہادر نے ارکاٹ پر فوجکشی کی تو رائی جی نامی نے نواب کرناٹک والاجاہ جنت آرامگاہ کا دیوان اور ارکاٹ کا حکمران تھا اپنے پاس کفایتی فوج کے نہ ہونے کے سبب سے یہہ کام کیا کہ ارکاٹ کے تاڑ کے جھاڑونکو قد آدم کی مقدار مین باقی رکھکر اوپر سے کاٹ دیا اور اون درختون کے باقیماندہ حصہ کو فوجی لباس پہنا کر دشمن سے مقابلہ کیا چونکہ اوسپر یہہ کیفیت معلوم نہ تھی وہ کثرت فوج کا گمان کرکے جنگی کارروائیان جاری رکھے جب اونہین معلوم ہوا کہ یہہ فقط رائی جی کا فتور ہے فی الفور دھاوا کئے اور رائی جی کو قید کرکے نہایت بیعزتی کے ساتھہ بہادر کے پاس لے چلے اوسوقت اوس نے درخواست کی مجکو حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ کی گنبد مبارک پر سے لیچلو عہدہ داران فوج نے ویسا گنبد شریف کے سامنے سے لے چلے حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ گنبد شریف کے صحن مین تشریف رکھے تھے رائی جی نے عرض کی حضرت آج تک آپکے زیر سایہ مین نے نہایت عزت وآبرو کے ساتھہ اوقات بسر کی آج اس بے عزتی کے ساتھہ گرفتار ہو کر جاتا ہون آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اب تو جیسے بیعزتی کے ساتھہ جاتا ہے ویسے ہی عزت وآبرو کے ساتھہ ابھی واپس آئیگا غرض جب اسکو روبرو لے گئے تو بہادر نے کہا کہ تو نے اس قدر فتور کرکے ہماری فوجکو بہت حیران وپریشان کیا رائی جی کہا مین نے جو کچھہ کیا وہ اپنے آقا نواب والاجاہ کی خیرخواہی اور نمک حلالی تھی محکوم کو لازم ہے کہ اپنے حاکم کی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اوسی طرح خیر خواہی کرے بہادر کو یہہ جواب بہت پسند آیا اوسکی مخلصی کا حکم دیا رائی جی نے پھر کہا کہ مین نہایت بے عزتی کے ساتھہ لایا گیا ہون امیدوار ہون کہ عزت و آبرو کے ساتھہ واپس کر دیا جاؤن بہادر نے اوسکو پالکی مین سوار کروا کر اوسکی ہمراہی جمعیت کے ساتھہ روانہ کیا اور رائی جی کے کہنے سے فوج ہمراہی نے اوسکو پیہر حضرت کی گنبد مبارک کے جانب لایا جب قریب پہونچا تو پالکی سے اوتر گیا اور حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے دولت سرا پہ حاضر ہوکر قدمبوس ہوا اور اپنے بیعزتی سے جاتے اور حضرت کے طفیل سے عزت و آبرو کے ساتھہ واپس ہونیکی پوری کیفیت عرض کی **نقل ہے** کہ حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ جنکا مزار شریف رحمت آباد علاقہ نیلور مین واقع ہے ایکبار کسیوجہ سے خفا ہوکر نواب والا جاہ جنت آرام گاہ کو کافر کہدئے نوابصاحب نے علماء مشائخین سے فتوے چاہا تو سب کے سب نے بموجب شرع تکفیر کرنے والے کی تکفیر کا فتویٰ دیا اوس فتوی کو نوابصاحب نے ارکاٹ کو بھی روانہ کیا یہ بات معلوم ہوتے ہی خواجہ صاحب گھبرائے اور فوراً حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کو ایک خط ایسے القاب و اداب سے لکھے جیسا چھوٹا بہائی بڑے بہائی کو لکھتا ہے اور اوسمین یہ درخواست تہی کہ اسوقت میری آبرو آپکے ہاتہہ ہے غرض جب وہ فتوے حضرت کے پاس دستخط کے لئے آیا تو فرمائے پہلے یہہ تو بتلاؤ کہ کسنے کسکی تکفیر کی ہے فتوی لانیوالے نے کہا کہ خواجہ رحمۃ اللہ نے نواب کی تکفیر کی حضرت نے فرمایا کہ نواب سے کہو کہ فقیران دیوانے ہین دیوان کی حالت مین انکی زبان سے کچہ کا کچہ نکل جاتا ہے انکی بات سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے یہہ کہکے آپ نے فتوی اپنے پاس رکہہ لیا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے ہین کہ وہ فتوی اور خط اپنے بڑے بہائی حضرت ثانی سید میران محمد مدرس قدس سرہ کے قلمدان مین اب تک موجود ہے افسوس یہہ رہا کہ اس خاکپای فقرا یعنے مترجم نے اوسکے دیکہنے کی خواہش نہ کی ورنہ وہ فقیر عنایت ہوگیا ہوتا جسکی پوری نقل اس موقع پر درج کی جاتی تہی حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے عمر سوا نہیں ترسٹھ سال کی عمر مین ذیقعدہ کی چھبیسوین ۱۱۹۱ھ گیارہ سو

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

پورا نوسے ہجری مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کے طرف کوچ فرمایا اور اپنے دادا حضرت سلطان سید علی محمد قدس سرہ کے پہلو مین جانب مغرب مدفون ہوئے کسی نے آپکے رحلت کی تاریخ مین یہہ قطعہ لکھا ہے۔

## قطعہ

| | |
|---|---|
| شہنشاہ دین صبغۃ اللہ کرد | شدہ مظہر صبغۃ اللہ جہان |
| زسال وصالش بگفتا سروش | زوشد زہی آفتاب زمان |

آپکو اپنی اہلیہ شریفہ حضرت بی بی فاطمہ صاحبہ قدس سرہا بنت حضرت شاہ برہان صاحب علوی فرزند شاہ حضرت صاحب علوی داماد شاہ ولی اللہ صاحب عرف رجبی صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین سے تین دختر اور دو فرزند پیدا ہوئے ایک دختر حضرت بی بی صاحبنی صاحبہ قدس سرہا زوجۂ حضرت سید عمر محضار قدس سرہ دوسری دختر حضرت بی بی رحمان صاحبہ قدس سرہا زوجۂ سید قاسم صاحب برادر زادۂ حضرت سید عمر محضار قدس سرہما تیسری دختر حضرت بی بی سلطان صاحبہ قدس سرہا زوجۂ حضرت بڑے صاحب قدس سرہ بڑے فرزند حضرت سید محمد ثالث معروف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ چھوٹے فرزند حضرت سید علی محمد ثانی عرف حضرت علی پیران صاحب قبلہ قدس سرہ ہین۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

## فہرست خلفای حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ

حضرت سید محمد ثالث عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ فرزند کلان و سجادہ نشین و حضرت سید عمر محضار و حضرت ساقی علی صاحب و حضرت اکبر صاحب و حضرت رحمان شاہ صاحب و حضرت قطبی صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

## حضرت سید محمد حسینی عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ

آپ حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بڑے فرزند اور سجادہ نشین ہین آپ سنہ گیارہ سو ستہتر ہجری مین پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت و خلافت

ولیت خاصی کی اپنے والد کے کمالات کے جامع تہے آپ سے عجیب کرامتین ظاہر ہوئین **نقل**
ہے کہ ایک وقت تاچورہ شریف کے گنبد مین بڑی مچہلی جسکو مرل کہتے ہین کثرت سے تہی او حضرت
سید شاہ امین الدین قادری عظمۃ اللّٰہی عرف امین پادشاہ صاحب قدس سرہ جنکو حضرت دستگیر
دوعالم ثانی قدس سرہ کے ساتہہ کمال رسوخ تہا ایک روز یہ خیال کئے کہ تاچورہ کے گنبد مین مرل
مچہلی کثرت سے ہی وہان چلکے کہانا چاہئے یہان حضرت دستگیر دوعالم قدس سرہ نے لوگون کو
مچہلی لوٹ لینے اجازت دیدی غرض سب مچہلی لٹ چکی تو امین پادشاہ صاحب تشریف لاے
حضرت نے انہین دیکہتے فرمایا میان امین پادشاہ تم مچہلی کہانے کے لئے آئے ہو لو یہان مچہلی لٹ
گئی شاہ صاحب نے کہا دستگیر جب تم کو معلوم ہوا کہ مین مچہلی کہانے آتا ہون تو میرا حصہ کیون نہین
رکہے حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ ہان بہائی تمہارا حصہ ابہی آتا ہے اتفاقاً اوسی روز رعایا تاچورہ
کے تالاب کی مچہلی بہی لوٹے وہان بہی اسی قسم کی مچہلی کثرت سے تہی رعایا نے دو ٹوکرے مچہلی
حضرت کی خدمت مین بطور نذر حاضر کی تو آپ نے فرمایا امین پادشاہ لو یہ تمہارا حصہ ہے پہر
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
اوسوقت شاہ صاحب کی فرمایش پر کچہہ بہنی اور کچہہ کہٹی پکی اور کچہہ تلی گئی اور باقی تقسیم کردیگئی **نقل**
ہے کہ حضرت دستگیر دوعالم قدس سرہ کی مہمان نوازی ایسی تہی کہ کسی مذہب وملت کا مسافر
آئے آپ اوسکی مہمانداری کرتے تہے اگر مسلمان آتا تو اوسکو پکا ہوا دیتے تہے اور ہندو آتا تو کچا تر
دیتے تہے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تہے کہ ایک وقت ایک گوسائین آیا اور تین
روز تک اوسکو برابر برت دیا گئے اوسنے دیکہا کہ یہہ بڑا فیاض دربار ہے معزز وعجائب لوگونکو
فیض پہونچتا ہے پس اپنے رخصت کے وقت حضرت کے پاس گیا آپ حقہ پیتے تہے تہوڑی آگ
طلب کیا تو آپ فرماے او شالو پہر ایک تانبے کا پیسہ طلب کیا تو آدہا آنہ دیے اوسنے
اپنے چلم مین اوسکو رکہکر اور ایک خالی کئے ہوئے ناریل مین سے کچہہ خاک نکال کے اوپر کیا
اور دم لگایا بعد اوسکے چلم لوٹادیا۔ اور ٹہنڈا ہونیکے بعد اوس آدہے آنہ کو دیکہا کر جسکا تو سبز
سونا ہوگیا تہا پس وہ سونا اور وہ ناریل حضرت کی نذر رکہکے کہا کہ تمہارے مکان کا بڑا معزز ہی

ہمہ اپنے پاس رکہو یہہ کہکر وہ چلے گیا حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ وہ دونون چیز اپنے اہلیہ
شریفہ کے تحویل کئے حضرت بی بی قدس سرہانے وہ سونا جو مانند موم کے ہوگیا تہا ایک خادم کے پاس
بہیجے کہ اسکا چہلا بنالا اوس نے دیکہا کہ یہہ بہت نادر چیز ہے عرض کیا کہ یہہ بہت نفیس اگر حکم ہو تو اسمین سے
غلام آدہا لیتا ہے اور آدہے مین چہلا بنالاتا ہی حضرت بی بی نے فرمایا کہ اچھا دیا ہی کر پس اونہم
نصف مسمین سے برونکا تانبا ملایا تو بہری تہی پہر اسکو برابر وزن تانبا ملایا تو تب کندن یعنی بارہ بان سونا ہوا غرض اسنے
نصف سونے کا چہلا بناکر لادیا اور حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ سے عرض کیا کہ اوسمین سے
تہوڑی خاک عنایت ہو آپ مکان کے اندر تشریف لیجا کے وہ ناریل اٹہا لائے اور گنٹے کے طرف
چلدیئے اوس خادم کو بہی ہمراہ بلا لے گئے وہان پہونچکر وہ خاک پانی مین اونڈیلدی یہ خادم
عجز والحاح کرتا تہا کہ خاک کو نہ پہینکین آپ فرماتے تہے ٹہرو کہتا ہون جب سب خاک پانی مین
گرگئی تو اوس ناریل مین پانی لیکر خوب ہلاکے ست دئیے اور ناریل بہی گنٹے مین پہینک دئیے
خادم نے عرض کی کہ اگر یہہ چیز حضور کے کام کی نہین تہی تو غلام کو عنایت فرمادینا تہا حضور ایسے
چیز کو گنٹے مین ڈالدیئے آپ نے فرمایا ارے میان اب تم تہوڑی خاک طلب کئے فقیر تم کو
دیتا تو دوسرے مرید خادم بہی یہ بات سنکر آکے مانگتے اونکو بہی دینا پڑتا شدہ شدہ یہ خبر
ارکاٹ رانی پیٹ ویلور اور دوسرے سب اطراف وجوانب کے قریون مین شہرت ہوجاتی
کہ تاجپورہ کا دستگیر اکسیر بانٹتا ہے پہر چو طرف سے لوگ آنے لگتے جب تک وہ خاک رہی
دینا پڑتا اور جب تمام صرف ہوگئی تو کہنا پڑتا کہ ہوگئی اوس بات کو لوگ یقین نہین کرتے
اور کہتے کہ تاجپورہ کا دستگیر جہوٹا ہے اسلئے فقیر نے ایک ہی وقت مین قصہ پاک
کردیا **نقل ہے** کہ ایک صاحب بڈہن علی نامی تاجپورہ شریف مین رہتے
تہے اونکو کیمیا کا بڑا شوق تہا اون پر حضرت کے بڑے عنایات تہے غرض ایک روز
وہ اپنے مکان مین حسب عادت کُتّا پہونک رہے تہے حضرت آہستہ اون کے پیچہے
سے آکے اونکے کاندہون پر ہاتہ رکہکر پوچہے میان بڈہن علی کیا کرتے ہو کیا اس سے کیمیا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہوتی ہے اونہون نے کہا دستگیر آپ یہان کاہیکو تشریف لائے ہم کچھ بھی کر لیتے ہین آپ کو
ان باتون سے کیا کام ہے حضرت نے فرمایا اری میان کہو تو اس سے کیا ہوتا ہے آخر اونہون نے
مجبور ہوکے اوس نسخہ کی تمام ترکیب بیان کی آپ نے تبسم کرکے فرمایا ارے میان اس سے
کچھ ہوتا نہین اگر چاہتے ہو تو یون کرو تمہارا مدعا بر آئیگا بدھن علی نے کہے کہ بتلایئے کیا چاہیے
آپنے فرمایا سرب یعنے سیسہ لیکر پوس مین گلاؤ اور جیسے کے بیل کے رس مین غوطہ دو ایسا
ہی ایک سو بیس بار کرو تو وہ سخت ہو جائیگی اوسوقت فلان بوٹی مین رکہہ کر پٹ دو تو
اکسیر ہو جائیگی صاحب مذکور اسکو دل لگی سمجھے آپ نے فرمایا ارے میان پہلے کرکے دیکھو
اگر کہے مطابق نہوا تو دستگیر جہوٹا ہے کہو چونکہ انکے نصیب مین یہہ چیز نہ تھی انہین یہہ کام کرنے خیال
ہی نہ آیا جسوقت حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ کا وفات شریف ہوچکا اور لوگ آپکے کمالات و
کرامات بیان کر رہے تھے تو بدھن علی صاحب بھی حضرت کے مزاج کی سادگی کے بیان مین یہہ قصہ
بھی کہے لوگون نے اونہین پوچھا کہ تم حضرت کو ولی جانتے ہو کہ نہین اونہون نے کہا کہ بیشک وہ ولی
تھے جب ایسا ہی تو ولی کے زبان سے کبھی جھوٹ بھی نکلتا ہے وہ کہے کہ نہین لوگون نے اون سے کہا کہ پھر
تم یہ بات کیونکر جھوٹ سمجھے اس تقریر سے اونکو خیال آیا کہ اوس نسخہ کو کل ہی مین نے ایک سو بیس غوطے دئے تو سخت ہوگئی
اب باقی رہا خاک پھانا اوسکے لئے حضرت نے جو بوٹی فرمائی تھی وہ بہول گئے جسکا رنج اونہین جیتے جی لگ رہا
حضرت دستگیر دو عالم ثانی قدس سرہ نے عمر مسنون یعنے ترسٹھ سال کے عمر مین جمادی الاول کے
تیسوین ۳۰ سنہ ۱۲۴۰ ایکہزار دوسو چالیس ہجری مین رحلت فرمائے جسوقت آپکا جنازہ اوٹھا ابر سایہ
کئے ہوئے تھا اور آپکی سواری کا گھوڑا جنازہ کے آگے اشک ریزان چلتا تھا اور دانہ وچارہ
چھوڑ دیا تھا آپ کا مزار مقدس گنبد شریف کے اندر آپکی والد بزرگوار یعنے حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ کے بازو سے مغرب کے طرف واقع ہے حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ کو آپکی اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی شاہزادی بی صاحبہ بنت احمد صاحب سے ایک دختر زوجۂ غوث پیران صاحب فرزند
حضرت سید عمر مختار قدس سرہا اور دو فرزند ایک حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث قدس سرہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

دوسرے حضرت سید محی الدین قدس سرہ پیدا ہوئے حضرت سید محی الدین قدس سرہ انتقال کئے اور
حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی ثالث اپنے والد بزرگوار سے بیعت و خلافت و نعمت حاصل کرکے سجادہ
نشین ہوئے۔

حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث قدس سرہ کو تین دختر اور تین فرزند پیدا ہوئے ایک دختر بی جان بی
صاحبہ زوجہ صاحبجو صاحب فرزند حضرت سید غوث پیر النساء صاحب صبغۃ اللہی بن سید عمر شاہ صاحب النساء
میسوری قدس سرہما سے منسوب اون سے ایک فرزند سید محمد عرف پیر جیو بعمر بارہ سال رحلت فرمائے
اور اوس بی بی کے رحلت کے بعد دوسرے دختر سلطان بی صاحبہ منسوب کئے اون سے ایک دختر
صاحبزادی بی صاحبہ زوجہ سید ولی محی الدین صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللہی خلیفہ سید علی محمد
الثانی الحسینی عرف پیران صاحب قبلہ پیدا ہوئے اور تیسرے دختر نے کم عمری میں رحلت کی اور ایک
بڑے فرزند حضرت سید محمد صاحب عرف دستگیر صاحب بعمر سات سال رحلت کئے دوسرے فرزند حضرت
سید عبدالرحمٰن قدس سرہ اپنے والد کے خلیفہ و سجادہ نشین ستائیس سال کی عمر میں بتاریخ ۲
شوال سنہ ہجری میں لاولد انتقال فرمائے تیسرے فرزند حضرت سید علی محمد الحسینی عرف پیر النساء
سجادہ نشین حال اور اپنے منجھلے بھائی سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ سے بیعت و خلافت پائے
اور اونکی انتقال کے بعد آپ سجادہ نشین درگاہ شریف ہوئے آپ اپنے بزرگون کی ایک نشانی
ہین اور حضرت سلطان سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ کے اولاد مین فقط آپ باقی رہگئے ہین۔
خدا تعالیٰ اونکی صد و بست سال کی عمر کرے اور آپ سے بھی نسل آگے چلے بزرگون کے فیض جاری
کرائے آپکو دو صاحبزادے ہین ایک سید محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ دوسرے سید برہان الدین
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ خداوند کریم اون دونون کے عمرون مین برکت دیوے اور ان سے
خاندان صبغۃ اللہی کا سلسلہ قایم قائم و دایم رکھے آمین ثم آمین ٭

فہرست خلفاے حضرت سید محمد ثالث عرف دستگیر دو عالم ثانی قدس سرہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

حضرت سید علی محمد ثانی عرف علی پیران صاحب قبلہ چھوٹے بھائی اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث بڑے
فرزند اور سجادہ نشین حضرت سید محی الدین صاحب چھوٹے فرزند اور حضرت سید محمد غوث بھانجے
اور داماد اور شاہ اللہ صاحب برادر سید عبد القادر قلعہ دار بنگلور اور سید کریم محمد عرف حضرت صاحب
و محمد قاسم صوفی و یقین شاہ و غلام عبد القادر و سید حبیب اللہ قدس اللہ اسرارہم۔

**حضرت سید علی محمد ثانی الحسینی قدس سرہٗ** آپ حضرت
ثانی شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے فرزند اور حضرت سید محمد حسینی عرف دستگیر و عالم
ثانی قدس سرہ کے چھوٹے بھائی اور خلیفے ہیں آپکے والد بزرگوار قدس سرہ کے وفات کے
وقت آپکی عمر شریف چار سال کی تھی آپ اپنے بڑے بھائی حضرت دستگیر و عالم ثانی قدس سرہ
سے تربیت پاکے علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور ہوئے بیعت و خلافت و نعمت اور اجازت
جمیع سلاسل سے سرفراز ہوئے آپکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ زبان زد خاص و عام
ہیں آپکو اپنے مولیٰ کے طرف ایسے مستغرق تھے کہ دنیوی معاملات سے ذرا بھی خبر نہیں رکھتے
تھے چنانچہ **نقل ہے** کہ ایک روز مدار المہام دیوان نواب کرناٹک آپ کے حضور میں
حاضر تھے ایک شخص آکے تسلیم کیا آپ اپنے عادت کے مطابق جو ہر کس و ناکس کی تعظیم کے لئے برابر
اوٹھا کرتے تھے اوسکے لئے بھی اوٹھے دیوان صاحب کو بھی طوعاً و کرہاً حضرت کے ساتھ اوٹھنا پڑا
اوس شخص نے کسی کام کے لئے تعویذ درخواست کی تو آپ نے عنایت فرمائی اور پوچھا کہ بابا تمہاری
گذران کیونکر ہے اوسنے عرض کی حضرت دو چھوکریوں کو رکھ لیکر عزت و آبرو سے گذر اوقات کر لیتا
ہوں آپ نے تاسف کرکے فرمایا ہم کیا کروگے بابا کیوں بھی چار روز گذار لینا ہے غرض وہ
شخص چلا گیا اور دیوان صاحب بھی چلے گئے تو حاضرین نے بیٹھنے کو عرض کی یا حضرت آپ نے اوس
شخص کو تعظیم دی آپ نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا اوسنے حضور میں جو بیان کیا کہ دو چھوکریوں
کو رکھا ہوں اس سے کچھ معنے طوائف مراد ہیں اونکی آمدنی میں اسکا گذران ہے پھر ایسے کو تعظیم
کیسی آپ نے پوچھا وہ مسلمان ہے کہ نہیں حاضرین کہے وہ مسلمان ہے حضرت نے فرمایا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

حضرت نے مسلمان کی تعظیم کی **نقل ہے** کہ ایک بزرگ سید احمد نامی جو ابدال سے تھے ہندوستان
سے میسور کو آئے اونکی عادت یہہ تھی کہ جو شخص اونکے روبرو گیا اوسپر توجہ کرتے اوسکے قلب سے
اللہ کی آواز آنی لگتی اور اگر وہ کسیکا مرید نہین ہے تو ان کا مرید ہوجاتا ورنہ طالب ہی ہوجاتا غرض
میسور کے کل مشایخین اوس بزرگ کے طالب ہوگئے اوس زمانہ مین حضرت کو اودہر تشریف
لیجانیکا اتفاق ہوا تو یہہ کیفیت سنکر آپ بھی اونکے مکان کو جانیکا قصد کئے تا دیکھین کہ وہ
کیسے ہین ایسے مین آپ کی بڑی بہن اہلیہ شریفہ حضرت سید عمر مخفا قدس سرہما نے کہا باوا
وہ شخص آکر ہمارے سب چھوکروں کو کھینچ لیا ہے پھر تو کیوں اونکے پاس جاتا ہے آپ نے
فرمایا بڑی بی اگر وہ نہین ویسے ہین تو کیا عیب ہے اونکی جوتیان اوٹہا ینگے غرض آپ اونکے
مکان کو تشریف لے گئے اوسوقت اونکے مرید طالب سب حاضر ہین حضرت روبرو ہوتے ہی سید
احمد صاحب نے آپ پر دور سے ہی توجہ کی اس سے کچہہ نہ ہوا جب آپ نزدیک پہونچے تو پہر اونہون
نے توجہ کی اس سے بہی کچہ نہ ہوا آخر حضرت اونکی مجلس مین ہونچکر سلام علیک کہہ کے بیٹھ گئے سید
صاحب نے پھر توجہ کی اس سے بھی کچہہ نہ ہوسکا آخر مجبور ہوکے اپنی گود سے تکیہ اوٹہا کے ایک
طرف رکہہ دیکے حضرت کے روبرو آکے بیٹھے اور مراقب ہوئے حضرت اوسوقت پان کہاتے تھے
تھوک دیکر آپ بھی مراقب ہوئے ایک پہر کے بعد سید صاحب عاجز ہوکر مراقبہ سے سر اوٹہائے
اور کہے یہہ ڈہال آڑی لانا کیا ہے حضرت نے فرمایا اگر تمہاری تلوار اصیل ہے تو ڈہال کو کاٹ
دیگے ورنہ اوڑجائیگی اسکے ساتہہ سید صاحب اوٹہ کے اپنی جگہہ پر بیٹھ گئے اور حضرت
السلام علیکم کہہ کے اوٹہ گئے اور اپنی بہن کے مکان کو تشریف لائے تو حضرت بی بی بیقرار ہین اور
برہنہ سر قبلے کے جانب منہہ کرکے اپنی دامنی مبارک اوٹہا کے بارگاہ الٰہی مین دعا کر رہے ہین
جب حضرت اندر تشریف لیگئے تو حضرت بی بی پوچھے باوا کیا تو بھی اودہر ہوگیا حضرت
فرمائے بڑی بی نہین ہوا ایسے مین حضرت بی بی کے فرزند حضرت سید محمد صبغۃ اللہی قدس سرہ
اور دوسرے صاحبان حضرت کی پیٹھ سے پونہچے اور یہہ واقعہ بیان کئے حضرت سے آگی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

سہن نے پوچھا باوا وہ کیا بات تھی آپ نے فرمایا بڑی بی اونہون اپنے کو دیکھے اور مین اچھی پیر کو دیکھا یہان اونکی دال نہین گلی عاجز آگئے اسکے ساتہہ حضرت بی بی نے آپکو چبوترے پر بٹھلاکے آپ پر سے تین بار تصدق ہوئے **نقل ہے** کہ آپکو دنیا سے نہایت تنفر تہا آپکے مریدین و معتقدین جو کچھہ مبلغ بطور نذر لاکے پیش کرتے آپ اوسکو خادم کے پاس دیدیتے اور کبھی حساب آمد و خرچ کا نہین پوچھتے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تہے کہ ایک وقت حضرت نیلور کے جانب تشریف لیگئے تو آپ بھی ہمراہ تہے راستے مین نذر نیاز بہت سے آتی تہی تو خادم اوس مبلغ کو بغیر اجازت صرف کر لیتا اور جب پوچھتے کہ باوا کچھہ ہے تو کہتا ہوگیا یہہ بات حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کو ناپسند ہوی آپ ہر روز اوس سے آمد و خرچ کا حساب لینے لگے چنانچہ ایک روز آپ روپے گن رہے تہے اور حضرت ٹہلتے ہوئے اودہر تشریف لائے اور فرمائے بیٹے تو اپنی اونگلی دیکھہ آپ دیکھے تو جس انگلی سے روپے گن رہے تہے اوس پر سیاہی آگئی ہے حضرت فرمائے بیٹے اسکے گننے سے انگلی پر اتنا داغ آیا ہے تو تو جو اس قدر اوسکے طرف متوجہ ہوکے گن رہا ہے اس سے دل پر کتنا داغ جما ہوگا ۔

**نقل ہے** کہ جب آپ مقام میسور تاریخ نہم شوال ۱۲۶۰ھ ایک ہزار دو سو ساٹھ ہجری مین اس دار فانی سے رہگرای عالم جاودانی ہوئے آپکو چھہ مہینے کی مدت سے وہان سوپا کر رکھے بعد انقضای مدت یعنی ایک سال کے بعد آپکی لاش مبارک کا صندوق دفن کے لئے تاجپورہ شریف کو لائے دفن کے روز ارکاٹ اور ویلور اور رانی پیٹ اور بنگلور اور مدراس وغیرہ اطراف و اکناف سے لوگون کا مجمع کثیر ہزارہا آدمیون کا جمع ہوا تہا اور اکثر اشخاص کو یہہ گمان تہا کہ سونپ کر عرصہ ہوا ہے معلوم نہین تبتک جسد مبارک کا کیا حال ہے پردہ پکڑ کے لاش کو قبر مین اوتارنا چاہئے ۔ حضرت سید محمد صاحب صبغۃ اللہی بن سید عمر مختار قدس سرہ نے فرمایا کہ آپ سادات عظام اور مشایخ کرام شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ کے اولاد مین پردہ کے کچھہ ضرورت نہین غرض جب آپکی حسب ارشاد صندوق لاش مبارک کا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کہولا گیا سبحان اللہ کہ جسد مبارک کے کفن پہ ایک داغ بہی نہین تہا اور لاش مطہر ایسی تہی
کہ گویا آج ہی روح مبارک قبض ہوی ہی اور ابہی کفنہ پہنایا گیا ہے آپکو تا چبوترہ شریف مین
گنبذ کے باہر جانب شرق گنبذ کے دیوار کے پاس دفن کئے ہین **نقل ہے** کہ جب آپ مقام
بیسور مین علیل ہوئے اور رحلت کے تین روز پہلے سب کو جمع کرکے آپنے زمین پر ہاتھ مارکے یہہ آیت
پڑہی بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ یعنے یہہ اشارہ تہا کہ ہم یہین رحلت کرینگے بعد تین روز کے
جب وقت قریب آیا اور آپ چہرۂ مبارک کو ایک جانب پہیرے ہوئے عبدیت اور عبودیت کے
مقام مین تہے پیر دستگیر قدس سرہ کا فرمانا تہا کہ مین نے الا اللہ کہا تو حضرت نے کچھ جواب نہ
دیا پہر الا اللہ کہا جب بہی جواب نہ ملا تیسرے بار الا اللہ کہا تو حضرت نے آنکہین کہولکر یا مین
الفاظ ارشاد فرمائے کہ مجکو معلوم ہے حضرت سید محمد صاحب صبغۃ اللہی اسکی تشریح بیان فرماتے
کہ حضرت الا اللہ کہنے کے وقت مجکو معلوم ہے کرکے جو ارشاد فرمایا فقط اپنے صاحبزادہ
کے اطمینان قلب کے لئے کیونکہ جو لوگ کہ خاصان خدا ہین وقت آخر دیدار الہی کے شوق
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
اور یاد کے قربت کی اشتیاق مین اپنے کو فنا کر دیتے ہین اور ذات سے نسبت قائم رکہتے ہین
اور الا اللہ دیا ہو وہین کہنا کیا ہے گویا اوسکو اپنے سے علیحدہ سمجہنا ہے آپکی اہلیہ شریفہ حضرت
بی بی سلطان صاحبہ بنت سید نعمی صاحب علوی فرزند شاہ برہان الدین صاحب علوی اور آپکو دو فرزند
ہوئے ایک میران سید محمد الثانی الحسینی قدس سرہ دوسرے فرزند سید السادات قبلۃ المحققین فرزند
مولانا حضرت سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ العزیز
حضرت میران سید محمد الثانی الحسینی قدس سرہ آپ حضرت سید علی محمد الثانی قدس سرہ کے فرزند اور
پیر دستگیر قدس سرہ کے بہائی آپکو اپنے والد بزرگوار سے خرقۂ خلافت اور علوم ظاہر و باطن سے
سرفرازی ہوی آپکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مشہور عالم ہے آپکی رحلت ۱۹ محرم
سنہ ۱۲۱۲ھ ہے آپکا دفن اپنے والد بزرگوار کے بازو ہوا ہے اور آپکے بازو جانب شرق سید محمد
صاحب صبغۃ اللہی بن سید عمر صاحب قدس سرہ کا دفن ہوا ہے **نقل ہے** کہ جب آپکی

[illegible]

روح مبارک پرواز کی تو کچا سر مبارک پیر دستگیر قدس سرہ آغوش میں تھا بعد چلت رکھ دو مختیں کہانیں پیر دستگیر نے فرمایا کہ بیانی [illegible]

## ذکر پیر دستگیر سید السادات منبع الحسنات برہان الحق والدین حضرت مرشدنا مولانا سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ ابن حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی

القادری عرف بڑے پیران صاحب ابن حضرت ثانی سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی القادری ابن حضرت سید محمد بڑے الثانی القادری عرف دستگیر صاحب ابن حضرت سید علی محمد الحسینی القادری ابن حضرت سلطان سید عبد الرحمن الحسینی القادری ابن حضرت میران سید محمود درس الحسینی القادری برادر زادہ مرشد اولیاء اللہ اولاد رسول اللہ حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔ آپ صاحب مشیخت فرید العصر وحید الدہر اہل عرفان یکتای زمان جامع علوم ظاہری وباطنی علیم الطبع صاحب [illegible] مستمعان بدر منیر سپہر شریعت وطریقت آفتاب عالمتاب برج حقیقت ومعرفت تھے اور اپنے پدر عالیمقدار کے [illegible] آپ کا مولد شریف [illegible] سنہ ۱۲۲۵ھ سن یکہزار دوصد وپچیس ہجری میں ہوا۔ آپکی ولادت کی تاریخ۔ مصرعہ۔ ضیای دیدۂ سید علی بلند مکان ۔ ہے آپ ستر سال کی عمر شریف میں اپنے والد بزرگوار سے خرقہ خلافت اور شغل واذکار ونعمت جمیع سلاسل عالیہ قادریہ وشطاریہ وچشتیہ وخلوتیہ وفردوسیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ ومداریہ واویسیہ وزنجیر پوشیہ وطبقاتیہ اور تمامی علوم ظاہری وباطنی سے کامل بہرہ ور ہوئے آپ کی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مشہور خلایق ہیں آپکی ذات بابرکات سے ایک عالم فیضیاب تھا خطہ مدراس تو کیا بلکہ اطراف واکناف دور ودراز تک جن کا نظیر نہ تھا وہ کونسا ذی بشر ہوگا جو آپ سے مستفید نہ ہوا ہو آجکل روز اگر آپ کے مریدین کا شمار کیا جاوے تو ہزارہا کے نوبت پہونچیگی دوسرے لوگوں سے قطع نظر صدہا امراء وعمایدین شہر آپکی خادموں میں موجود ہیں خاندان والاجاہی کے اکثر اہل خاندان آپ ہی کے خادم اور دوستان ہوس ہیں چنانچہ عالیجناب نواب معلی القاب حاتم دوران ضیاء حضور زمان نواب محمد منور خان بہادر [illegible] ۱۳۲۱ [illegible] اقبالہ - اور آپ کے دونوں

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

برادر نواب غلام محمد غوث خان بہادر و نواب محمد عبدالعلی خان بہادر اور آپکی والدۂ شریفہ نواب خورشید النسا بیگم صاحبہ اور آپکی فرزندان اور محلات وغیرہ سب حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خادمون سے ہین اور نواب غوثیہ بیگم صاحبہ اور جناب رحیم النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب عظیم جاہ بہادر مرحوم پرنس اول ارکاٹ اور دیگر بہت سے بیگمات وغیرہ آپکی خادم اور مطیع و فرمانبردار ہین لیکن اس خاندان ہین آپکی عقیدت اور محبت مین جناب پرنس آف ارکاٹ سے کوئی سبقت نہین لیجاسکتا اور اونکے بعد دیگر مریدین مین جناب مولوی حاجی احمد علی صاحب دیوان پرنس آف ارکاٹ کمال محبت دلی اور خلوص قلبی رکہتے تہے چنانچہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ آپکا اپنے تحریرات مین بہائی صاحب لکہا کرتے تہے اور وقت رحلت آپکو اپنے خانگی امورات مین دمی گردانے ہین حضرت پیر دستگیر سادات عظام مشائخ کرام فیض رسان ہر خاص و عام تہے اور متصف بخلق محمدی اور متخلق باخلاق اللہ تہے چنانچہ جو شخص حضرت سے قدمبوس ہوتا تہا وہ اپنے دلمین یہی سمجہتا کہ مجہہ سے بڑہکر کسی پر آپکی شفقت نہین جود و کرم کی یہہ حالت تہی کہ ہر روز صدہا لوگ اس آستانہ سے فیضیاب ہوتے تہے اور بہت سے فقراء آستانہ مبارک پر پڑے ہی رہتے تہے آپ ان لوگون کو بہی وہی کہانے کو عطا فرماتے تہے جو خود تناول فرماتے تہے اور آپ نے اپنے کہانے مین اور دوسرونکے کہانے مین کچہہ تفرقہ نہ فرمائے القصہ حضرت پیر دستگیر جامع جمیع اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ تہے بقول مولف تصرفات ربانی۔

مرشد کامل عیان ہین سید برہان شاہ — سر حق کے راز دان ہین سید برہان شاہ

غوث اعظم کے تصدق سے مریدون کے تمام — حشر کے دن پاسبان ہین سید برہان شاہ

ہین فنا فی اللہ کے اسرار اون پر منکشف — واقف راز نہان ہین سید برہان شاہ

صبغۃ اللہی مکان کی روشنی ہے آپ سے — نور شمع خاندان ہین سید برہان شاہ

روز محشر پاؤن لغزش پائے میرا کیا مجال — دستگیر بیکسان ہین سید برہان شاہ

کیا عجب راہ ضلالت سے نکل آؤن اگر — میری رہبر بیکسان ہین سید برہان شاہ

خضر اس کو ما حصل نہ کیون کر ہو شرف — پیر کامل میرے وہان ہین سید برہان شاہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آپکی ارشادات اور تصرفات کثرت سے ہین اس مترجم خاکپای غلامان خاندان صبغۃ اللہی کی کیا طاقت ہی جو ان سب کا احاطہ تحریر مین لاسکے بقول مولف مذکور

یہہ ذوات وہ ہی جس سے مرید ونکو ہو شرف | تحریر وصف پاک کردن کیا مجال ہے

لیکن بیان چند کرامات اور تصرفات بجملہ تصرفات ربانی تبرکاً تیمناً واسطے ملاحظہ ناظرین کے ذیل ہین۔

**نقل ہے** کہ جناب حضرت شاہ باقی صاحب قبلہ صبغۃ اللہی جو حضرت کے ماموں صاحب جناب سید محمد قبلہ صبغۃ اللہی کے خلیفہ مکرم ہین بیان فرماتے ہین کہ جبکہ حضرت مرشدنا قدس سرہ واسطے کتخدائی اپنے ہمراہ والد بزرگوار مرشدنا جناب سید علی محمد الحسینی عرف علی پیران صاحب قبلہ قدس سرہ کے رونق افزوز میسور رہے تہے آثار علوی درجات ومقامات تقدس آیات آپکے حالات سے ظاہر تہے اور جذب وحال چنانچہ مرشدی ومولائی قدس سرہ اکثر اوقات بوقت تعلیم وتلقین اور تربیت کے یہی فرماتے تہے کہ میرا ہیر **کان کشف وشہود** کے اہل اور پیر ہو جیکا **متر جسم** حقیقت مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا ہر ایک کلام اور ہر ایک حرکت او ہر امر تصرفات سے خالی نہین تہا اور تا وقت رحلت پیر دستگیر قدس سرہ کے مراتب ومدارج مین کسیکو آپ پر ترجیح نہین رہتے اور ہر ایک شخص آپکی روبرو سرنگون تھا ✦

**نقل ہے** کہ ایک صاحب اہل عرب مکہ معظمہ زادہا اللہ برکاتہ کے رہنے والے بہت ذی کمال تہے ہمیشہ اونکی تمنائے دلی یہی تہی کہ خاندان عالیہ قادریہ مین کسی پیر کامل سے بیعت حاصل کیا چاہئے بہت کچہہ تلاش اور تجسس کیا مگر راہ منزل مقصود کی نہ پائی ایک روز بہت الحاح وزاری کے ساتہہ بارگاہ ایزدی مین التجا کی کہ یارب العالمین میری تمام عمر خواہش بیعت مین صرف ہوی تو مسبب الاسباب کسی سبب سے کسی مرشد کامل کے بیعت سے سرفراز کرا دے اسی تصور وخیال مین رات کو سو گئے پس کیا خواب دیکہتے ہین کہ ایک محفل آراستہ ہے اور اوس محفل مین حضرت غوث الصمدانی قطب ربانی میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تشریف رکہتے ہین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور حاضرین مجلس کو بہی۔ یہہ عرب صاحب پیشگاہ عالی مین حاضر ہوئے اور اپنی استدعا ظاہر کی ارشاد ہوا
کہ ملک ہند مین شاہ سید برہان الدین الحسینی صبغۃ اللّٰہی موجود ہے جاکر اون سے بیعت کرو اونہون نے کہ یہہ
عرض کی کہ اون حضرت کو مین نے دیکہا نہین کیسے کامیاب ہونگا چونکہ حاضرین محفل مین حضرت پیر
قدس سرہ بہی تشریف رکہتے تہے جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے آپکو دکہلا کر صورت شناسی کر دی
اوسوقت حضرت کے وہ لباس زیب تن تہا جو وقت بیعت پہناتے ہین پس وہ عرب صاحب خواب
سے بیدار ہوکر حضرت کے تلاش مین رہے اور راتدن بارگاہ الٰہی مین اونکی یہی التجا تہی کہ خداوندا حضرت
ممدوح ملک ہند مین کس مقام مین ہین مجہہ کو وہان پہونچا دے جب ایام حج مین اطراف و اکناف اور
ممالک دور و دراز کے حجاج مکہ معظمہ مین جمع ہوئے اہل مدراس بہی موجود تہے سچ ہی جوئندہ یابندہ
دریافت سے معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح مدظلہ العالی مدراس مین تشریف رکہتے ہین وہ صاحب بہی
مکہ معظمہ سے روانہ ہوکر مدراس کو آئے اور حضرت کے دولت سرائے عالی پر واسطے حصول قدمبوسی
کے حاضر ہوئے جب حضرت حجرہ خاص سے باہر تشریف لائے وہی لباس زیب تن تہا کہ جس لباس سے
جناب محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کی شناخت کرائی تہی پس وہ عرب صاحب چہرہ
مبارک دیکہتے ہی قدمبوس ہوئے اور دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور راہی مکہ معظمہ زاد اللہ برکاتہ
کے ہوئے چنانچہ یہہ واقعہ شہر مدراس مین مشہور و معروف اور اکثر حضرت کے مریدون اور عقیدتمندون
کو معلوم ہے +

**نقل ہے** ایک صاحب تقی نواز خان نامی مدراس مین اکثر یہی کہا کرتے کہ ہر کس و ناکس کے
مرید ہونے مین کیا ہے اگر کوئی پیر کامل مرشد ملے تو البتہ مرید ہونا چاہئے اور حضرت پیر قدس سرہ
سے بد اعتقادی تہی ایک روز خواب دیکہا کہ مدراس مین جامع مسجد والاجاہی مین ایک جنازہ
لائے ہین اور اوسکے ہمراہ ہزارہا مخلوق ہے اور حضرت رسالت پناہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
بہی جنازہ کے ہمراہ ہین یہہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہمراہ دیکہتے ہی کمال تحیر
اور شوق سے ہر ایک ہمراہیون سے دریافت کرتے تہے کہ یہہ جنازہ کس بزرگ کا ہے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

جسکے ساتھہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین لوگون نے بیان کیا کہ تم کیا نہین جانتے یہہ جنازہ شاہ برہان الدین حسینی کا ہے پس صاحب مذکور خواب سے بیدار ہوتے ہی اپنے خیالات فاسد کم اعتقادی پر متنبہ ہوکر خدمت عالی مین بہت عجز و انکسار سے حاضر ہوکر حقیقت حال عرض کی اور دولت بیعت سے سرفراز ہوئے ؂

**نقل ہے** کہ محمد قادر اسد عرف قادر بادشاہ صاحب ساکن ارکاٹ جو حضرت پیر قدس سرہ کے مریدون سے ہین بیان کرتے ہین کہ ہر سال حضرت تاجپورہ تشریف لیجانے کے وقت میرے مکان تشریف لاتے تھے ایک سال حضرت حسب معمول ارکاٹ کی مسجد مین رونق افروز ہوئے مین نے دعوت کی چونکہ حضرت کو دہی کھانے کی بہت خواہش تھی اور اکثر میرے مکان کا دہی تناول فرمایا کرتے اسلئے مین نے اہلخانہ کو کہدیا کہ دہی اچھا جمایا جاوے حضرت جب تشریف لائے دسترخوان بچھایا گیا اوسوقت معلوم ہوا کہ فراموشی سے دہی نہین جمایا گیا ہے فقط دودہ موجود ہے مجھکو بہت تاسف ہوا لاعلاج ہوکر دودہ ایک پیالہ مین ڈالکر دسترخوان پر لا رکھا ایک لحظہ کے بعد جب دودہ کے پیالہ کے طرف خیال کیا تو پیالہ مین خالص دہی عمدہ جمایا ہوا تھا بعدہ مین نے یہہ حال حضرت کے خدمت مین عرض کیا حضرت نے دعاے خیر فرمائے ؂

**نقل ہے** کہ جناب حضرت شاہ باقی صاحب قبلہ صبغۃ اللہی بیان فرماتے ہین کہ جس روز حضرت قدس سرہ نے بمقام مدراس برخوردار محمد محمود کو بیعت سے سرفراز کیا ایک پھول کا ہار جو وقت بیعت حضرت کے گلوے مبارک مین ڈالا جاتا ہے وہ ہار حضرت نے برخوردار مذکور کے گلے مین ڈالکر سرفراز کیا برخوردار مذکور نے اوس ہار کو بکمال ارادت اور صدق دل سے تیمناً و تبرکاً اپنے قلمدان مین احتیاط سے رکھکر ہمراہ لیکر قصبۂ گنگاوتی مقام سکونت کو لایا مین نے استفسار کیا کہ تم میرے واسطے کیا تحفہ لائے اوس نے کہا کہ بجز بیعت کے تحفہ تو کچھہ نہین مگر حضرت نے اپنے گلوے مبارک سے ایک ہار پھولون کا جو عطا فرمایا ہے البتہ لایا ہون پس جاے تفکر اور محل تامل ہے خیال کیا جاے کہ یوم بیعت سے وہ روز یوم نہم تھا جب برخوردار مذکور قلمدان لائے اور میرے روبرو کھولا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

وقت مخدوم علیہما مدرس فارسی اور دوسرے دس پندرہ اسم بھی موجود تھے اونکے روبرو مین نے وہ قلمدان کھولا اور حمایل پھول اسکے نکالا۔ خدا آگاہ ہے صبغۃ اللہ گواہ کر اوسیطرح تمام پھول حمایل مذکور کے تازہ تھے گویا اوسی روز بازار کا تیار کیا گیا ہے۔ فقط نظر کرنیکی جای ہے کہ کہان مدت نہ روز اور کہان تازہ رہنا پھول کا قطع نظر اسکے قلمدان مقفل کہ اوسمین ہوا کی بھی گنجایش نہین تھی ۔

**نقل ہے** کہ جسوقت عالیجناب نواب مرزا فیروز حسین خان بہادر [illegible] جناب نواب خیر النساء بیگم صاحبہ قبلہ زبدۂ کرناٹک نے نہایت سعی سے جبہ مبارک حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر دہلی سے لاکر بہت اعزاز و تعظیم و توقیر سے کوہ طیوا شم پہ رکھا اور مدراس کو زیارتگاہ جبہ مبارک بنایا اور کوہ شریف پہ ایک مکان عالیشان اور جبہ مبارک کے رکھنے کے لئے ایک علیحدہ قبہ شریف تیار فرمایا لیکن بہادر موصوف کو یہہ تردد تہا کہ اکی جو پہلا سال ہے ۱۲ ربیع الاول کے روز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک ہی اس جبہ مبارک کی زیارت کس بزرگ کے ہاتھ سے کرواؤن اسی تصور اور فکر مین ایک روز بہادر موصوف نے عالم رویا مین ملاحظہ فرمایا کہ ایک میدان نورانی ہے اور اوسمین ایک مکان عالیشان بہت آمادہ ہے اور اوسکے عقب ملحق ایک اور بھی مکان ہے اور ہزارہا مخلوق کی آمد و رفت ہی مین نے دریافت کیا کہ یہہ مکان کسکا ہے معلوم ہوا کہ یہہ مکان حضرت سید شاہ برہان الدین الحسینی صاحب کے ہشکا ہے پس مین بھی اوس قصر عالیشان کے اندر گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک مسند لگی ہوی ہے اور اوسپر ایک بزرگ خوبصورت نیک سیرت تشریف رکھے ہین اور اون بزرگ کے عقب مکان ملحقہ مین ایک دروازہ ہے جسپر ایک چلمن چہوٹی ہوی ہے اور یہہ مشہور ہے کہ اوس چلمن کے مکان مین حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف رکھتے ہین اور اون بزرگ کے پاس حضرت موصوف مدظلہ العالی بہی تشریف رکھتے ہین مین بہی روبرو حضوری مین بیٹھ گیا اون بزرگ نے میرے طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جبہ مبارک کی زیارت سید شاہ برہان الدین الحسینی کے ہاتھ سے کراؤ بعدہ چلمن سے حکم ہوا کہ ہم سے فاتحہ دینے کے لئے اون بزرگ کی طلبی ہوی اونہون نے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

طرف دیکہکر فرمایا کہ اندر جاکر فاتحہ دو پس حضرت اندر جاکر تعمیل حکم بجالائے پس اوسکے اندر سے دو حصہ ایک ایک
رکابی مین پانچ پانچ لڈو شیرینی کے بہیجے باہر ہوئے اوسمین ایک حصہ مجہہ کو عطا ہوا اور یہہ پیام دیا گیا
کہ یہہ تبرک فقط تمکو دیا گیا ہے اور دوسرا حصہ معلوم نہین کسکے نامکا تہا وہ شیرینی ایسی لذت والی
مزہ دار تہی کہ مین نے کبہو اپنی عمر بہر نہین کہائی تہی بعد بیداری علی الصباح مین نے یہہ خواب
حضرت پیر قدس سرہ کے خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی اور خواستگار تشریف آوری بہ یوم عرس شریف
کوہ ٹیپو ارم کا ہوا اور مین قسم کہاتا ہون کہ یہہ خواب صحیح صحیح عرض کیا ہے اسلئے حضرت نے اوس
روز کی تشریف آوری جبہ مبارک کی مجاورت کو اقبال فرمایا۔ واضح ہو وے کہ جبکہ عقب کمہان مین
حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تہے اور فاتحہ دینے کے لئے اندر سے طلبی ہوئی اور پیر قدس سرہ
نے حسب اجازت اندر جاکر فاتحہ دئے اور اوس مکان مین حضرت کے مرشدین جو عوام سمجہتے
ہین تو جو بزرگ مسند پر تشریف رکہتے تہے یقیناً حضرت علی کرم اللہ وجہہ تہے کیونکہ عقب کے مکان
مین ابی بی فاطمہ الزہرا کا رہنا امر کثرت کرتا ہے اور حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے جد
اعلیٰ اور مرشد کو جو دست بدست سینہ بسینہ دولت خلافت پہونچی ہے حقیقت مین حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ مرشد ہی ہین مگر افسوس ہے کہ مرزا صاحب ممدوح کی حیات مستعار نے وفا نہ کی قبل زیارت
شریف بتاریخ غرہ صفر ۱۳۰۱ ہجری اس دار فانی سے انتقال فرمایا اور وہاوہی ٹیپو ارم کے پہاڑ پر جبہ
شریف کے قبہ مبارک کے روبرو مدفون ہوئے بہرحال تاریخ موعودہ پر جناب مرزا اسمٰعیل خانصاحب
ہمشیرزادہ مرحوم اور ہر دو صاحبزادگان ذوالصاحب مغفور یعنی جناب مرزا احمد حسین خانصاحب
وجناب مرزا خورشید حسین خانصاحب کے اہتمام سے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۰۲ ہجری کو جو عرس مبارک
ہوا حضرت پیر قدس سرہ نے مرحوم کے خواب کا ایفای وعدہ فرمایا اور بذاتہ کوہ شریف پر جاکر جبہ
مبارک کی زیارت کروائے ؛

**نقل ہے** کہ محمد بہاء الدین صاحب کا بیان ہے کہ ایک منگلس جاب کے مکان مین کچہہ تقریب
تہی حضرت پیر قدس سرہ کو بہی دعوت تہی حضرت کو بعد الفراغ وظایف وغیرہ تشریف لیجانے کو

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

عرصہ ہوا۔ صاحب خانہ نے یہہ تصور کیا کہ حضرت کے ہمراہ شاید دو تین خادم ہونگے اسی مقدار کے موافق کہانا علیحدہ نکال کے رکہا اور باقی سب دہوتیوں کو کہانا کہلا دیا بلکہ کہانا بہی ختم ہو چکا بعدہ حضرت تشریف لائے آپکے ہمراہ دس پندرہ خادم تہے جسمین مین بہی شریک تہا صاحب خانہ بہت متفکر ہوا کیونکہ اوس نے فقط دو تین خادموں کے موافق کہانا نکال رکہا تہا اور یہہ دس پندرہ آدمی جب حضرت نے اوسکے تردد کو ملاحظہ کیا ارشاد فرمایا کہ فی الحال جس قدر کہانا موجود ہے ایک دستر خوان پر لا رکہو اور اوسپر پارچہ سفید اڑہا دو اور سب کے سامنے خالی رکابیاں رکہدو جبکہ صاحب خانہ تعمیل حکم بجا لایا حضرت نے اپنے دست مبارک سے ہر ایک خادم کے رکابی مین بمقدار اوس کے غذا کے کہانا ڈالا سب نے بہ سیری تمام کہایا اور بہی کہانا بچا رہا ٭

**نقل ہے** کہ مولف تحریفات ربانی کا بیان ہے کہ چونکہ مکان کے تمام اہل و عیال کو حضرت قدس سرہ سے بیعت حاصل ہے ایک سال قصبہ رائچور مین بیماری ہیضہ شائع ہوئی اور اوسی بیماری سے مولف مذکور کی اہلیہ کلان بیمار ہوئین بہت کچہ معالجہ کیا گیا مفید نہ ہوا ایک ہی دن مین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

زیست کی امید منقطع ہو گئی بیمار کو تلقین کیگئی کہ اسوقت امورات دنیوی کا ہرگز خیال نہ کیا جاے جو کچہہ تصور ہے حضرت پیر کے مشاہدہ کا ہے اسوقت حضرت کا مشاہدہ بہت کام آئیگا اور اسی تصور و خیال مین حل مشکلات ہو کر سعادت دارین نصیب ہو گی جب آدہی رات گذر گئی بیمار کی حالت ابتر ہوی اور آنکہیں بلا حس و حرکت دیوار سے ٹکٹکی لگائی ہوی تہین گویا کہ حالت نزع ہے مولف مذکور یہہ حال دیکہکر کلمۂ طیب پڑہنا شروع کیا اس عرصہ مین بیمار یکایک دونوں ہاتہوں کو اوٹہا کر اپنے منہہ تک لایا اور پڑہتی ہوں پڑہتی ہوں کہتے ہوئے کلمۂ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑہکر ہاتہوں کو اپنے منہہ پر پہیر کر چپکا ہوا۔ اور بعد اوسکے دریافت کیا کہ مین ابہی حضرت پیر کے مکان مین تہی حضرت نے ایک لڑکے کے ہاتہہ سے پان منگوایا اور دعا پڑہکر مجہکو عطا کرکے ارشاد فرمایا کہ کلمہ پڑہکر پی جاؤ مین نے پڑہتی ہوں کہکر کلمۂ طیب پڑہکر پی لیا اور ہوشیار ہوئے پس اسکے ساتہہ ہی بیمار کا حال لحظہ بلحظہ دن بدن صحت پاتا گیا بلکہ آٹہہ روز کے عرصہ مین ایسی صحت ہوی کہ گویا بیماری ہی نہ تہی

نقل ہے کہ حاجی محمد داؤد صاحب ضیا رلکن گلبرگہ شریف فی الحال جنکی دوکان رائچور مین ہے اور حضرت پیر دستگیر مرشدنا قدس سرہ سے بیعت حاصل ہے اپنے مرید ہونے کا واقعہ بیان فرماتے ہین کہ مین نے قبل بیعت رائچور مین ایک خواب دیکھا کہ مین کسی مکان مین گیا ہون اور وہ مکان ایسا ہے کہ مین نے کبہو نہین دیکھا تہا اور اوس مکان مین ایک طرف ایک حجرہ ہے جسکا دروازہ بند اور اوس حجرہ کے دروازہ کے اوپر ایک تختہ آویزان جسپر اوپر اللہ کا نام اور اوسکے نیچے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک تحریر ہے مین وہان جاکر بیٹھا اس عرصہ مین حجرۂ مذکور کا دروازہ کہلا اور اندر سے ایک بزرگ پاک صورت گورا رنگ سفید ریش باہر تشریف لائے اور میرے ہاتھہ مین ایک قرآن شریف دیا میری آنکہہ کہل گئی بعدہٗ مین اس خواب کی تعبیر اور اوس مکان کی تلاش اور تجسس مین ہتا کہ یا الٰہی وہ مکان کہان ہے اور وہ بزرگ کون ہین اونکی قدمبوسی حاصل کرون بعد چند روز کے مین اپنے دوکان کے خرید سامان کے لئے مدراس جانے مستعد ہوا تو میرے پیر بہائی حضرت فقیر محمد صاحب نے جو ضلع رائچور مین ملازم سرکار نظام خلد اللہ ملکہ ہین ایک عریضہ دیکر یہہ فرمایا کہ میرے مرشد حضرت شاہ سید برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی مدراس ترملکہری محلہ جام بازار مین تشریف رکھتے ہین دریافت کرکے پہونچا دینا اور تم بہی اقدام بوسی سے مشرف ہونا کہ اسمین ایک کرشمہ دکھا نا منظور ہے جبکہ مین مدراس گیا تو اپنے کاروبار خانگی مین یہہ عریضہ پہونچانے کی فرصت نہین ہوی بہرحال جو روز واپسی رائچور کا تہا مین اپنے مقام ہٹن سے ترملکہری کو آیا اور دریافت کرکے حضرت کے دولت خانہ پہ حاضر ہوا چونکہ حضرت اوسوقت برخاست کر چکے تہے وہان حاضرین مین سے سمی بہاؤ الدین صاحب نے حضرت کے خدمت مین میری حاضری کی اطلاع کروائی اور مین دولت خانہ مین بیٹھا تو مکان مبارک وہی ہے جو خواب مین دیکہا تہا اور حجرہ بہی ویسا ہی بند ہے اور اوپر تختہ بہی آویزان ہے جسپر اللہ اور محمد

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکہا ہوا ہے پس مین دیکہتے ہی کمال درجہ معتقد ہوا اور بہت مسرت
حاصل ہوی اس عرصہ مین حجرۂ مبارک کا دروازہ کہلا حضرت باہر تشریف لائے جب دیکہا
تو آپ ہی ہین جنہون نے مجہکو عالم رویا مین قرآن شریف مرحمت فرمایا تہا پس فورًا دیکہتے ہی
قدمبوس ہوا اور عریضہ جناب فقیر محمد صاحب کا خدمت مین گذرانا اور خواستگار بیعت کا
ہوکر بیعت سے سرفرازی حاصل کیا گوکہ ارادہ اوسی روز واپسی رائچور کا تہا مگر اور دو
تین روز خدمت مین حاضر رہکر اپنے مقام رائچور کو واپس آیا حضرت پیر قدس سرہ نے
موبعث تصرفات ربانی کے روبرو ارشاد فرمایا کہ باوا حاجی داؤد صاحب نے بیعت کے
وقت جب اس فقیر کے ہاتہہ مین ہاتہہ ملایا بیہوش تہا خدا اونکو ہدایت نیک دی اور حاجی
صاحب موصوف کا فرمان ہے کہ بیعت کے وقت میرا ہاتہہ حضرت پیر دستگیر کے ہاتہہ مین کیا
تہا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مین تہا سبحان اللہ بحمدہ کیون نہ ہو **قوله**
**تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ**
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
یعنے اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ جو
لوگ ہاتہہ ملاتے ہین تجہہ سے وہ ہاتہہ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتہہ اوپر انکے ہاتہہ کے
ہے پس پیر کامل مرشد واصل ہون تو ایسے ہون اور مرید ارادتمند ہو تو ایسا ہو **جزاکم
اللہ خیرًا** ۔

**منترجمہ** برادرم مولوی تجمل حسین خان بہادر کا اظہار ہے کہ جسوقت مین اپنے پیرو
مرشد مولانا و مرشدنا مولوی محمد عبد الغفور خان مجددی نقشبندی شاہجہانپوری مدظلہ العالی
کے خدمت بابرکت مین غرض ملازمت کے حصول کیلئے مدراس سے مقام بکیم پور ضلع
علیگڈہ کو گیا تو جناب پیرو مرشد نے اثنای تقریر مین مجہہ سے استفسار فرمایا کہ کیا مدراس
مین بہی کوئی مشائخین ہے ہین مین نے کہا ہان جناب شاہ سید برہان الدین الحسینی قادری
ہین پیرو مرشد نے پہر پوچہا کہ کیا بہت معمر ہین مین نے کہا ہان آپنے فرمایا کیا طریقہ قادر

مین بیعت لیتے ہین مین نے کہا ان بعدہ آپنے پوچہا کہ اور کون ہین مین نے اور دو ایک نام لئے آپنے دوسرے اسماسنکر کدر ہوکر اور تنفر ظاہر کرکے فرمایا ان لوگون کا ذکر موقوف کرو اور وہ بشاشت آپکے چہرہ پر پائے نگئے جو آنجناب کے ذکر کے وقت تہے پس جب ہی سے میرا اعتقاد حضرت پیر دستگیر سے زاید ہوگیا اور ہمیشہ مریدین کے موافق آپکی خدمت مین حاضر ہونے لگا۔

**نقل ہے** کہ بہادر موصوف کا یہ بہی بیان ہے کہ مین ایک روز بعضے واہی خیالات سے پراگندہ خاطر ہوکر حضرت قدوتنا سیدنا شفیقنا برہان الدین الحسینی القادری الشطاری مد ظلہ العالی کے خدمت بابرکت مین شب کے وقت حاضر ہوا کہ کچہ اپنے روداد بیان کرون قبل اسکے کہ مین کچہہ کہون حضرت نے مجہسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بابا اس دل کو اللہ تعالی نے یہہ جوہر عطا فرمایا ہے کہ جسطرف پہیرو پہیر جاتا ہے اور جس طرف رجوع ہوتا ہے اوسی طرف انسان کو مشغول کرتا ہے پہر جب دلکی ایسی حالت ہے تو دوسرے جانب سے اسکو پہیرکر اور خیالات فاسدہ اوس سے دور کرکے نیک جانب مین اور خدا کے یاد کے طرف کیون نہین پہیرتے ہو۔ بہادر معزز کا بیان ہے کہ حضرت پیر دستگیر نے اس بیان کو اس خوبی کے ساتہہ ادا فرمایا کہ میری تشفی ہوگئی اور اپنے خیالات سے باز آیا ॥

**نقل ہے** کہ بہادر معزز کا بیان ہے کہ حضرت پیر دستگیر کے جناب مین مین اکثر حاضر ہوا کرتا تہا اور جب حاضر ہوتا تہا کسی عمل کی اجازت مجہہ کو عطا ہوتی تہی چنانچہ ایکبار مین بعض افکار سے پریشان ہوکر جب خدمت بابرکت مین حاضر ہوا آپ نے کمال شفقت سے **یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأً لله** کے پڑہنے کی اجازت عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ فی الفور جاکر شروع کرو۔ مین نے حسب الحکم اوسی طرح جس طریق سے حکم ہوا تہا شروع کیا جب چلہ ختم ہوا آخرہ روز مین مجہہ کو خواب مین نظر آیا کہ مین بعض ہمراہیون کے ساتہہ ایک مقام کو گیا ہون حضرت شیخ

انصاری رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لئے روانہ ہوا ہون جسوقت وہان کشتی سے اوترکر روضۂ
مبارک کے جانب چلا تو دیکہا کہ اوسطرف سے ایک بزرگ نوجوان گندم رنگ دُبلے میانہ قد لباس
فاخرہ پہنے ہوئے اوہر سے تشریف لاتے ہین لوگون نے مجہہ سے کہا کہ یہی بزرگ اس جگہہ کے
قطب ہین جب مین نے لوگون سے یہہ بات سنی تو اون سب کا ساتہہ چہوڑکر اون بزرگ کو سلام
کرکے اونکے ساتہہ ہولیا اور اپنے حل مقاصد کے لئے عرض کرتا ہوا پیچہے اونکے چلا اور اون بزرگ نے
حیلہ حوالہ کرنا شروع کیا مگر مین نے اپنا اصرار نہ چہوڑا آخر وہ بزرگ اس جلدی کے ساتہہ روانہ
ہوئے کہ اونکے پاؤن کے نیچے سے زمین سرکنے لگی مین بہی اونہین کے نشان قدم پر پاؤن رکہتا
ہوا اوسی جلدی کے ساتہہ چلدیا اور ایک آن کے آن مین ہزارہا کوس کی مسافت قطع
کرکے اون بزرگ کے ہمراہ ایک درگاہ مین پہونچا وہان جاکر اون بزرگ نے مزار پر پہولون
کی چادر چڑہائے اور فاتحہ دیکر درگاہ سے باہر جانا چاہتے تہے کہ مین نے اونکا دامن پکڑلیا اور
اوس مزار کے قسم دیکر اپنی حاجت چاہی اوسوقت اون بزرگ نے فرمایا کہ تونے بہت بڑی قسم

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

دی ہے اسلئے مجبوراً ایک چیز تم کو دیتا ہون تو ہر روز سہ پہر شب طہارت کامل کے ساتہہ پڑہاکر
اور ہر شب غسل کیا کر تیرے مطالب حل ہوجاوینگے یہہ فرماکر ایک کاغذ جیب سے نکالکر مجہہ کو
عطا فرمایا جب مین نے چاہا کہ اوس کاغذ کو پڑہون کہ ناگاہ مجہہ کو گہر کے لوگون نے کسی کام کے
لئے خواب سے بیدار کردیا مین نہایت پریشان ہوکر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خدمت مین حاضر
ہوا اور ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو بڑا کم نصیب ہی کہ ایسی دولت تیرے ہاتہہ سے جاتی رہی
مین نے عرض کیا کہ پہر اوسکے حصول کی کوئی صورت بیان فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اب اوسکے حصول
کی اسکے سوا کوئی صورت نہین کہ تو حضرت تمیم انصاری رضی اللہ عنہ کے درگاہ مین جاکر وہان
التجا کر مین حسب الحکم وہان گیا تین دن تک کمال عاجزی سے التجا کرتا رہا تیسرے روز خواب
مین کسی بزرگ نے آکر فرمایا کہ تو مدینۂ منورہ کو جا تیرا مقصد وہان حاصل ہوگا مین نے جب یہہ
کیفیت حضرت سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ جا تجہکو اب مقصد حصول ہونیکا راستہ مل گیا۔

نقل ہے کہ تاریخ بیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹ تیراسو نو ہجری گذرتے ہی اکیسوین کی شب کو مزاج
اقدس حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا بیمار ہوا فوراً حکیم محمد غوث صاحب کا علاج شروع ہوا اوسوقت
تو گونہ تشفی ہوئی لیکن اطمینان بخش نہین چونکہ فقیر مترجم حضور ہی مین حاضر تہا چوطرف خطوط
و تار برقی ہو سو خلفا و مریدین روانہ کئے گئے اوسکے دوسرے روز ہی شاہ سید روشن علی صاحب قادری
مع اہل و عیال رائچور سے مدراس آگئے اور شاہ سید صدر عالم صاحب قادری کونمتور سے اور شاہ سید
حیدر علی صاحب قادری و شاہ امین الدین صاحب قادری ارکاٹ سے اور شاہ حضرت قادری خطیب
ادہونی سے یکی بعد دیگرے حاضر ہوئے اور مریدین او معتقدین کے آمد ہی چوطرف مثل ارکاٹ
و نلور و ویلور و بنگلور و میسور و رائچور و حیدرآباد وغیرہ وغیرہ دور و دراز اطراف و اکناف سے
شروع ہوئے لحظہ بلحظہ دم بدم جوق جوق قدمبوسی کیلئے حاضر ہوتے اور مشرف ہو کر جاتے تہے
اور ایام بیماری مین ہی بیعت کیلئے لوگون کی کثرت ہونے لگی ہر روز صبح و شام بیعت کا جلسہ
ہوتا روزینہ صدہا آدمی مرید ہوتے تہے یہان تک کہ چھوٹے چھوٹے بچون کو بہی لا کر حضرت کی غلامی
مین داخل کئے چنانچہ انہین ایام مین حاجی مولوی سید محمد اسحق صاحب ملقب طرازش خان
بہادر بہی جو سر گروہ علمای مدراس اور بہت سن معمر تہے اور علوم دینیات مین کوئی انکا نظیر نہین
تہا حاضر خدمت ہو کر حضرت کے دست مبارک پر طالب ہوئے غرض ایام علالت مین ہزار ہا اشخاص
سے زاید دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور سلسلۂ بیعت تا ختم زیست روزینہ برابر جاری تہا

نقل ہے کہ جبکہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کی بیماری روز بروز ترقی پانے لگی
اور علاج مفید مزاج اقدس نہین ہوا تو دوسرے حکما حضرت کے علاج کیلئے مستعد ہوئے لیکن حکیم
محمد غوث صاحب خود ہی معالج رہے تاہم کسیطرح سے بہی بیماری مین افاقہ نہین ہوا آخر ترقی
کے آخرش پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ نے رحلت کے آٹھ روز پیشتر سے دوا اور غذا ہر دو ترک
فرمائے او ہمیشہ عالم استغراق او محویت مین رہتے تہے اور یوم رحلت تک نصایح اور وصیتین
جاری تہین اور ہر ایک کے حق مین دعای خیر فرماتے تہے حالانکہ مزاج شریف مین ضعف از حد

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

تہا لیکن عبادت الٰہی اور وظایف برابر جاری تہا۔

نقل ہے کہ ذیحجہ کی اٹہارہوین تاریخ ۱۳۰۹ھ یکہزار و سہ صد و نہ ہجری یوم چہارشنبہ کے صبح سے آپ لے اپنے کو بالکلیہ متوجہ درگاہ کبریائی کیا بعض خلفا اور مریدین صادق الاعتقاد نزدیک موجود تہے اوسوقت کا حال بیان نہین کیا جاتا قابل دید تہا وہی لوگ جانتے ہین جو کہ رحلت کے وقت نزدیک تہے افسوس صد افسوس کہ قریب گیارہ بجے دن کے ذکر ہو کے ساتہہ روح اقدس قفس عنصری سے پرواز کرکے اعلیٰ علیین مین محوذات بالذات ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ برادرم مولوی تجمل حسین خان بہادر کا بیان ہے کہ مین اوس روز آٹہہ بجے کے قریب سوگیا تہا خواب مین کیا دیکہتا ہون کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ حضرت شاہ سید برہان الدین الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی نے اس دار فانی سے عالم جاودانی کے طرف رحلت فرمائی ہے بمجرد اس خواب وحشت اثر کے میرے آنکہہ کہل گئے اور بیدار ہو کر گہر کے باہر نکل آیا اور اپنے ملازم کو فی الفور دریافت حال کے لئے روانہ کیا تہوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت کا وصال ہوگیا ہے اوسوقت جو کچہہ کہرام ہر خاص و عام مین برپا تہا حد بیان سے باہر ہے اور ہزارہا مریدین و معتقدین جوق جوق آخری دیدار مبارک کے لئے آرہے تہے اور چشمہ چشم جوئی اشک بہا رہے تہے تمام روز اور ساری رات یہی حالت رہی کہ ایک جوق آیا اور ایک جوق گیا کثرت اژدہام سے لوگون کو حضرت تک پہونچنے کا رستہ نہین ملتا تہا دوسرے دن پنجشنبہ کے صبح تاریخ ۱۹۔ ذیحجہ کو سات بجے تابوت مبارک مکان سے اوٹہایا گیا اوس روز خلایق کی کثرت اس قدر تہی کہ جسکے اہتمام کے لئے پولیس کے پیادہ اور سوار ہمراہ تہے صدہا دوکانین بند ہوگئین تہین اور ہر ایک ہندو و مسلمان اوس چادر گل سے جو تابوت پر اوڑہائی جاتی تہی تبرکًا دو دو چار چار پہول لیکر چلتے تہے یہانتک کہ متعدد چادرین اوڑہائی گئین اور سب کے سب پہولون سے خالی ہوگئین یون ہی بازک و احتشام جامع مسجد والاجاہی مین تابوت مبارک آٹہہ بجے پہونچا اور حضرت میران شاہ سید محمد الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی جو حضرت شاہ سید کریم محمد الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے اولاد مین امام ہوکر اوس جم غفیر کے ساتہہ نماز پڑہائے اور دفن

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اوسی اژدہام کے ساتھ اسٹیشن ریلوے پر دس بجے تابوت مبارک لیگئے چونکہ اوس روز میونسپالٹی کے طرف سے مکان سے اسٹیشن تک آب پاشی ہوی تہی اور اسٹیشن کے پلاٹفارم پر بانات کا فرش ہوا تہا اور اسپشل ٹرین تیار تہی تابوت مبارک سوار کروایا گیا چونکہ اسکے پیشتر رات کو اور صبح کے معمولی گاڑی مین صدہا آدمی تاجپورہ شریف کو جا چکے تہے اسپشل ٹرین مین بہی نوابصاحب پرنس آف ارکاٹ اور اونکے برادران اور دوسرے امرا و اعزای مدراس و خلفا و فقرا و مریدین و معتقدین بہی سوار ہوئے اور ساڑہے دس بجے گاڑی جانب ارکاٹ چلی۔ ایک بجے ارکاٹ کے اسٹیشن پر پہونچی وہان سے تابوت کو اتار کر اوسی اژدہام کے ساتھ پیادہ پا لے چلے بلکہ نواب پرنس آف ارکاٹ بہی مکان سے مدراس کے اسٹیشن تک اور ارکاٹ کے اسٹیشن سے تاجپورہ شریف تک جو قریب نو میل کا فاصلہ ہے باوجود سواری خاص ہمراہ رہتے ہوئے اپنے عقیدتمندی اور محبت دلی سے پیادہ پا تابوت مبارک کے ساتھ تہے یہہ اعتقاد اور خلوص قلبی اورون سے ہونا محال ہے پس رانی پیٹ اور ارکاٹ پر سے ہوتے ہوئے تاجپورہ شریف کو لیگئے ہر ایک شخص آپکے رنج و مفارقت سے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

گریان تہا یہان تک کہ ابر رحمت نے بہی اپنے قطرات چند ماتم زدون کے اجسام گرد آلود پر ٹپکا ے وہان اس اژدہام کثیر کے علاوہ اطراف و اکناف کے خلایق اور تمام مشایخین ارکاٹ و ویلور وغیرہ حاضر تہے بعد نماز عصر آپکو اپنے والد ماجد مرشدنا سیدنا شاہ علی محمد الثانی الحسینی القادری عرف علی پیران صاحب قدس سرہ کے پائین حسب وصیت آپکے مدفون کئے افسوس ہے کہ ایسا آفتاب عالمتاب سپہر ولایت و کرامت زمین مین پوشیدہ ہوگیا اگرچہ بظاہر جسم شریف ہماری نظرون سے فنا ہوگیا لیکن روح پاک اعلیٰ علئین مین مقام لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون مین مستقر ہے اور فیض آپ کا جسطرح عالم حیات مین مریدین و معتقدین پر جاری تہا اب بہی بحال ہے ❖

**نقل ہے** کہ جب حضرت پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ کے تصرفات و کرامات تو زبان زد خاص و عام ہے لیکن بوقت فاتحہ چہلم شریف جسوقت کہ نوابصاحب بہادر پرنس آف ارکاٹ

اور حضرت پیران صاحب قبلہ مدظلہ العالی دو سہ روز قبل ذریعہ اسپشل ٹرین داخل ارکاٹ ہوئی۔
وہان امساک باران کے وجہ سے پانی کی بہت تکلیف تہی اور تاچورہ شریف مین گنبد مبارک کے
سامنے کے کنٹہ مین جس سے کہ تمام خلایق وہان کی سیراب ہوتی ہے پانی بالکل نہین تہا فقط اندرون
کنٹہ ایک چہوٹا سا چشمہ ایسا باقی تہا جس سے سربراہی پانی کی فاتحہ کے لئے ممکن نہین تہی اور گورنمنٹ
انگریزی کے طرف سے نواب صاحب بہادر کی سربراہی کے لئے تحصیلدار وغیرہ کا مدارات جو حاضر تہے
انہون نے دس پندرہ بنڈیان پانی کے سربراہی کے لئے مقرر کرنیکی تجویز کئے اور کنٹہ کے اندر سے
کیچڑ نکالنے کی بہی فکر ہوئی یوم جمعہ بعد نماز اسی تردد اور تفکرات مین تہے کہ بوقت چار گہنٹہ روز ابر
رحمت نے جوش کیا اور پانی برسنا شروع ہوا تہوڑے ہی عرصہ مین کنٹہ پانی سے لبریز ہوگیا اور جسقدر
کہ ترددات درپیش تہے سب بجای خود رہے۔ طرفہ یہہ کہ وہ بارش اطراف واکناف مین نہین
فقط تاچورہ شریف پر ہی تہی۔ پس یہہ تصرف اور کرامت حضرت پیرومرشد قدس سرہ کے
تہی جو پانی کی تکلیف رفع ہوگئی۔

**نقل** [illegible] تہی چہارم [illegible] شریف ایسا ہو تجویز گئی تہی کہ سب مہمانون کے کہانے کی
سربراہی اور صبح کو اذن عام کے ساتہہ کہانا کہلایا جاوے جبکہ شب کو بعد مغرب مہمانون کا کہانا
شروع ہوا اسکے ساتہ ہی صدہا ہزارہا آدمی کی آمد شروع ہوئی اور جوق کے جوق دسترخوان کیطرف
رجوع ہوئے چونکہ حضرت قدس سرہ کی عادت شریف تہی کہ کوئی ہو کا آپ کی آستان سے
محروم نہین جاتا تہا یہی سبب تہا کہ تمام شب کہانا پکتا رہا اور مخلوق کہاتے رہے اور پہر صبح
شام تک دسترخوان بچہا رہا ادہر کہانا پک رہا تہا اور ادہر لوگ کہا رہے تہے اس اہتمام مین
آفرین ہے اون مریدان راسخ الاعتقاد پر جو سربراہی مین معروف تہے خصوص سید غلام رسول
صاحب اور محی الدین حسین صاحب عرف میانجان جنکی محنت اور مشقت کا اندازہ نہین
کیا جاتا خدا انکو جزای خیر دیوے واضح ہو کر فاتحہ کے موجودہ اسباب اور سرمایہ کے خیال سے
عقلاً کام نہین کیا تہی کہ رات اور دن دو وقت کی سربراہی اذن عام کے ساتہہ ہوسکیگی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

یہہ فقط حضرت پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ کا تصرف اور کرامت تھے۔

نقل ہے کہ حضرت کی عمر شریف وقت رحلت پچاسی سال کی تھی اور آپکی اہلیہ فخر عفیفہ و عابدہ لاثانی رابعہ دورانی ام المریدین حضرۃ ہاشم بی بی صاحبہ عرف بڑی بی صاحبہ مدظلہا بنت حضرت سید عبدالرحمن صاحب عرف صاحب پیر اللہ صاحب مرحوم ہیں اولاد سے حضرت ہاشم پیر دستگیر صاحب قدس سرہ بیجاپوری کے ہیں۔

نقل ہے کہ اگرچہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے کوئی اولاد ظاہری چھوڑ کر نہیں گئے لیکن آپکی ہمشیری بھتیجی پیران صاحب قبلہ اعنی حضرت ثانی سید شاہ علی محمد الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی مدظلہ العالی نبیرہ حضرت سید محمد الحسینی القادری دستگیر دو عالم ثانی قدس سرہ حضرت کے جانشین موجود ہیں اور یہی حضرت تاجپورہ شریف کے سجادہ ہیں خدا انکی عمر میں برکت دیوے ذی خلق و ذی مروت اور بہت حلیم الطبع ہیں کیوں نہ ہو کہ خاندان صبغۃ اللہی کے آپ ایک جز اعظم ہیں اور یہی باب اس خاندان کے چراغ ہیں ہم عادت کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے وقت میں تمام مریدین و خلفا و معتقدین ہے ساتھ تھے وہی کمال ہے کہ ہیں اور تمام خلفا و مریدین و معتقدین خصوصا نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ اور ان کے بیادر سارے صاحبزادے آپ سے بھی ویسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں +

## اسمای خلفا

نقل ہے کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خلفا کئی ہیں جو کہ بارہ کا عدد بہت مبارک ہے خداوند کریم انکا سلسلہ قیامت تک باقی رکھے

اول پہلی خلیفہ سید شاہ محمد الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی ہیں جو حضرت سید شاہ محی الدین الحسینی کے فرزند اور حضرت سید شاہ زین الحسینی القادری ابن سید محمد میران محی الدین الحسینی القادری ... قدس سرہ کے اولاد سے ہیں اور حضرت پیر دستگیر کے ہم عصر ...

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ہین خلیفہ صاحب موصوف بتاریخ ۱۰ محرم سنہ ۱۲۹۴ یکہزار و دو صد و نود و چہار ہجری بمقام مدراس دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور اوسی سال ہنم شوال کو بمقام تاجپورہ شریف حضرت دادا پیر قدس سرہ کے عرس شریف مین نعمت خرقۂ خلافت سے ممتاز ہوئے۔

دوم دوسرا خلیفہ مترجم ہذا فقیر حقیر ناکپای فقرا شاہ سیف اللہ قادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ہے سنہ ۱۲۸۰ یکہزار و دو صد و ہشتاد ہجری نبوی مین مرشدنا مولانا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور رفتہ رفتہ بعد مرور سنین و شہور جادۂ فقر مین قدم دہرنے کا شوق دامنگیر ہوا اور اوس حال مین ناگور شریف کو جاکر چلہ کشی مین معروف ہوا اور بدستگیری حضرت شاہ الحمید قادری بادشاہ گنج سوائی گنج بخش اور مرشدین کامل کے نوین شوال سنہ ۱۳۰۳ یکہزار و سہ صد ہجری کو حضرت دادا پیر صاحب قبلہ قدس سرہ کے عرس شریف مین بمقام تاجپورہ شریف خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوا۔

سوم تیسرے خلیفے حضرت سید شاہ محی الدین حسین قادری والشطاری صبغۃ اللّٰہی تخلص وقار فرزند میر امام علی رضوی ہین جو علوم عربیہ و قرات و تصوف اور فن شاعری مین دستگاہ کامل رکھتے تہے اور جناب فیضمآب سیدی حضرت سید محمد الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ابن حضرت سید عمر مختار قدس سرہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ مین آپ کو بیعت حاصل تہی اور بتاریخ ۲۶ رجب سنہ ۱۳۰۴ یکہزار و سہ صد و چہار ہجری روز پنجشنبہ بمقام مدراس حضرت پیر دستگیر مولانا مرشدنا قدس سرہ کے دست مبارک سے خرقۂ خلافت زیب تن کئے اور بتاریخ ۲۲ محرم سنہ ۱۳۰۸ ہجری آپنے داعی اجل کو لبیک پکارا

چہارم چوتہے خلیفے حضرت سید شاہ حیدر علی رضوی قادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ہین جو حضرت سید شاہ جلال بخاری قادری سہروردی عرف مخدوم جہانیان جہان گشت قدس سرہ کے اولاد سے ہین اور وطن آپ کا ارکاٹ ہے آپ ہی بتاریخ نوین شوال سنہ ۱۳۰۴ یکہزار و سہ صد و چہار ہجری بمقام تاجپورہ شریف حضرت دادا پیر صاحب قبلہ قدس سرہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کے عرس شریف مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے دست مبارک سے خرقۂ خلافت کے سرفرازی پائی۔ پانچوین خلیفے شاہ حضرت صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی خطیب جامع مسجد اَرکاٹ
پنجم
من مضافات مدراس ہین آپ ہی بتاریخ ۱۰ محرم ۱۳۰۶ یکہزار و سہ صد و شش ہجری روز دوشنبہ بمقام مدراس دولت بیعت و خرقۂ خلافت سے سرفرازی حاصل کئے ۔

ششم
چھٹے خلیفے حاجی سید شاہ روشن علی قادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ہین وطن اصلی آپ کا اودگیر ضلع محمد آباد بیدر علاقہ نظام دکن ہے اور فی الحال بسکونت ضلع رائچور مین ہے آپ سادات جلیل القدر کے اولاد سے ہین نہایت کریم النفس صاحب اخلاق حمیدہ ہین اور تصرفات ربانی آپ ہی کی تالیف سے ہے اور مترجم فقیر کو آپ سے رابطۂ مؤدت واتحاد بدرجۂ کمال حاصل ہے اور بتاریخ پندرہوین رجب ۱۳۰۱ یکہزار و سہ صد و یک ہجری روز دوشنبہ بمقام مدراس آپ نے مولانا و مرشدنا پیر دستگیر قدس سرہ کے خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر دولت بیعت سے سرفرازی پائے اور جب پیر دستگیر قدس سرہ بیجاپور کے عزم سے رائچور مین رونق بخش ہوئے تو وہان صدہا مریدین دولت بیعت سے سرفرازی پائے اور بتاریخ اکیسوین جمادی الثانی ۱۳۰۷ یکہزار و سہ صد و ہفت ہجری روز چہارشنبہ بمقام رائچور بقرار داد مجلس مشائخین و فقرا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے دست مبارک سے خرقۂ خلافت طریق شطاریہ و جمیع سلاسل علویہ عالیہ پہنایا اور تمامی اذکار و اشغال سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔

ہفتم
ساتوین خلیفے سید شاہ عزیز اللہ الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی جاگیردار موضع نندیال تعلقہ بھاگےواڑی ضلع بیجاپور ہین آپ حضرت میران سید محمد مدرس الحسینی قادری کے بھانجے سید محمد شریف صاحب کے اولاد سے ہین آپکے اجداد کو ایسے خاندان صبغۃ اللّٰہی سے مرتبہ خلافت حاصل تھا جس وقت کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ قصبۂ رائچور و گلبرگہ شریف ہوتے ہوئے لینے جد اعلیٰ حضرت سلطان سید شاہ ...

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ابن حضرت سید میران محمد مدرس الحسینی القادری قدس سرہ کے زیارت کے لئے بیجاپور رونق افروز ہوئے خلیفہ صاحب موصوف کے درخواست واصرار پسے قدیمی تسلسل کے لحاظ سے بتاریخ ۱۱ رجب ۱۳۰۷؁ یکہزار وسہ صد ہفت ہجری روز دوشنبہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے اپنے جد اعلیٰ کے گنبد مبارک کے روبرو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا +

ہفتم آٹھوین خلیفے حاجی مولوی شاہ ظہور الدین احمد قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی ہین آپ نواب غوثیہ بیگم صاحبہ کے والا وہین اور معززین ارکان کرناٹک فیملی سے ہین اور نہایت ذی خلق و بامروت ہین اور بہت قابل ذی علم ہین جبکہ نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ ہمراہی پیر و مرشد قبلہ واسطے زیارت قبور مرشدین کے تا چبوترہ شریف کو تشریف لیگئے تھے اوسوقت بتاریخ ۰ ذیحجہ ۱۳۰۷؁ یکہزار و سہ صد و ہفت ہجری حسب خواہش آپ کے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا اور آپ ہم خلافت سے اپنے حال قال مین ہین +

نہم نوین خلیفے شاہ امین الدین صاحب قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی جو ارکاٹ مین تشریف رکھتے ہین آپ بہت کریم النفس ذی اخلاق صاحب حلم و مروت ہین آپ کے اجداد بھی مشایخین سے ہین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے آپ کو لایق عطای خلافت دیکہکر بتاریخ نوین شوال ۱۳۰۸؁ یکہزار و سہ صد ہشت ہجری حضرت دادا پیر صاحب قدس سرہ کے عرس شریف مین خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا +

دہم دسوین خلیفے سید شاہ محی الدین الحسینی القادری شطاری صبغۃ اللّٰہی عرف صاحب پیران ہین آپ فرزند ہین سید شاہ احمد حسین صبغۃ اللّٰہی عرف قادر میران صاحب قادری کے جبکہ آپکے والد کی رحلت ۱۳ رمضان ۱۳۰۸؁ ہجری کو ہوی قائم چہلم مین بتاریخ ۲۴ شوال کو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے آپکے والد کے درخواست اور وصیت کے موافق آپ کو

بمقام مدراس محلہ کرمپاک مین خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا ۔

گیارہوین خلیفے آخری حضرت شاہ صدر عالم صاحب قادری و شطاری حنفی الحنفی ہین آپ عالیخاندان مشایخین سے ہین صاحب وجاہت دیندار صاحب اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ رکہتے ہین نہایت عقیدہ تمند مرد صالح ہین اور مترجم فقیر سے از حد محبت دلی ہے مسکن آپ کا مقام کو لمبو رہے اور آپ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے نقش رحمانی کا سبق پڑہے ہین بتاریخ نوین شوال ۱۳۰۹ سنہ یکہزار وسہصد و نو ہجری حضرت دادا پیر صاحب قبلہ قدس سرہ کے عرس شریف مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے خرقۂ خلافت شطاریہ و جمیع سلاسل علویہ عالیہ سے سرفرازی فرمائے

**نقل ہے** کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے رحلت کے صدہا تاریخین لکہے گئے ہین اگر ان سب کو تحریر کیا جاوے تو ایک دفتر ہوگا اسلئے تبرکاً و تیمناً چند تاریخین درج ذیل کئے جاتے ہین

## من نتائج افکار حاجی حافظ جناب خورشید احمد صاحب علما نوابات عظیم جاہ بہادر

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

گئے آج دنیا سے برہان شاہ ۔۔۔ بحکم قضا سے خدا سے غفور
کئے نقل جب شاہ برہان دین ۔۔۔ تھی اٹھارہوین ماہ حج کی ضرور
جمعرات اونیسوین ماہ حج ۔۔۔ جنازہ ہوا داخل تاجپور
ہوی جبکہ مدفون وہ بعد عصر ۔۔۔ زمین تکنے آسمان بے قصور
ہجوم ایک عالم ہتا اون کی طرف ۔۔۔ سیہ ہتا خاص تر فضل رب غفور
کہان ایسے ہوتے ہین صاحب کمال ۔۔۔ نہین ہے نظیر اونکا نزدیک و دور
وہ آل محمد ہین عالی وقار ۔۔۔ وہ حامی ہمارے ہین یوم النشور
ہوی روح جب داخل باغ خلد ۔۔۔ وہان ہی ستہے تیار غلمان و حور

لکہا سال رحلت کا خورشید نے
گئے واہ پیر آج جیسے حضور
۱۳۰۹

## من نتائج جناب محمد عبداللہ صاحب اخضر تخلص

| | |
|---|---|
| صبح شنبہ کے دس بجے اٹھارویں ذیحج کی تھی | جب گئے جنت میں یہہ مقبول علام الغیوب |
| حرف منقوطہ میں اخضر نے کہا سال مسیح | آفتاب تاجپورہ ہو چکا و اللہ غروب |

## من نتائج افکار محمد صفی اللہ خان بہادر تخلص صفا

| | |
|---|---|
| شاہ برہان دین قطب زمان | جب روانہ ہوئے بہ خلد برین |
| سن مغموم اون کی رحلت کا | دل کہا بجھ گیا چراغ دین |

**ذکر حضرت سید کریم محمد قدس سرہ** آپ حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ کے چھوٹے فرزند میں اپنے والد بزرگوار کے فضایل وکمالات کے جامع تھے اور اپنے والد کے مرید اور خلیفے ہیں اور حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ کے گنبد کے پاس علیحدہ گنبد میں آسودہ ہیں آپکا عرس جمادی الآخری کے چوبیسوین کو ہے اور سال رحلت ایکہزار دو اکسٹھ پانچ ہجری ہے آپکی اولاد بیجاپور اور رائچور اور آرکاٹ میں ہیں۔ **مترجم** آپکی فضائل وکرامات کثرت سے ہیں بعض حالات منجملہ نسخہ خلاصہ صبغۃ اللہی جسکے مولف آپکے پوتے سید عبداللہ الحسینی القادری صبغۃ اللہی ابن حافظ سید علی محمد ابن شاہ قاسم حسینی ابن سید کریم محمد ابن میران سید محمد مدرس الحسینی قدس سرہ ہیں درج کئے جاتے ہیں۔

**نقل ہے** کہ آپ صاحب کمال تھے اور متوکل اور ہمیشہ شغل واذکار میں مشغول رہتے تھے کاسب اور محقق تھے آپکی ریاضت اور زہد وتقوی مشہور خلایق ہے اور آپ علم تکسیر اور دعوت میں یکتا تھے +

**نقل ہے** کہ آپ شہر کے باہر جنگل میں شغل میں مشغول رہتے تھے چنانچہ رات کے وقت بہیڑیئے آکر آنحضرت کی حفاظت کرتے +

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

نقل ہے کہ بعض اوقات آنحضرت اپنے مریدون سے فرماتے کہ اس آتش سے نہین ڈرتا ہون لیکن آتش دوزخ نہایت تیز ہے جب آنحضرت مسند خلافت پر بیٹھے فیض ہدایت کا دروازہ ہر خاص و عام پر کہولے آنحضرت متوکل تھے کچھ معیشت نہین رکھتے تھے کاسب اور شاغل تھے

نقل ہے کہ ایک روز آنحضرت کے پاس کوئی شخص تعویذ چاہتا تاکہ بادشاہ کے نزدیک مقرب ہو اوسکی عرض قبول ہوی دو تعویذ لکھی ایک اسکے طالب کو دئے تہوڑے عرصہ مین علی عادلشاہ بادشاہ کا وہ مقرب ہوا اور مرتبۂ اعلیٰ کو پہونچا اور دوسرا تعویذ طاقچہ مین رکھ دئے تھے اوس روز آپ کے دیوانخانے مین لوگون کی کثرت زیادہ ہوی اکثر لوگ تمام وقت ہجوم کرتے تھے آنحضرت لوگ کے ہجوم سے دق ہوکے تصور کئے کیا سبب ہے جو میرے دیوانخانے مین لوگ ہجوم کرتے ہین اور اونکی کثرت سے اپنے شغل و اشغال مین خلل واقع ہوتا ہے معلوم کئے کہ اوس تعویذ کا سبب ہے پہر طاقچہ سے وہ تعویذ نکال کے گہر کے متصل ایک شور پانی کی باولی تہی اوسمین ڈالدئے اوسکے تاثیر سے اوس باولی کا پانی میٹھا ہوگیا اہل شہر اور جامع مسجد کے اطراف رہنے والے اوس روز سے اوس باولی کا میٹھا پانی لیجاتے ہین اور ایک لمحہ لوگ کو کبھی اوس سے فرصت نہین۔

نقل ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ کے برادرزادہ جب بیجاپور سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تمام مشایخین شہر ملاقات کو آئے اور کہے کہ سید محمد صاحب یہان سے جاتے ہو اور برکت دار الظفر بیجاپور کے اپنے ہمراہ لیجاتے ہو آنحضرت فرمائے کچھ اندیشہ نہ کرین میرا چہوٹا بیٹا سید کریم محمد کو چہوڑ کر جاتا ہون تا اس بلدہ کو تعب نہ پہونچے ویسا ہی تا زیست حضرت سید کریم محمد کے بلدۂ مذکور آباد اور تمام اہل بلدہ پر فراغت تہی۔ بعدہٗ عالمگیر بادشاہ شاہ جہان آباد دہلی سے آکے سکندر عادلشاہ سے یہہ بلدہ لیا اس وقت تین علامتین ظاہر ہوئے۔ ایک یہہ کہ عالمگیر بادشاہ اپنی حکمرانی جاری کیا تمام سکنا سے بیجاپور بے معیشت ہوئے۔ دوسری یہہ کہ ایسی قحط سالی پڑ دی کہ روپیہ کو تین تا سیر اسکے فروخت ہوتے تھے۔ تیسری یہہ کہ وبا ایسی پیدا ہوی اگر گہر مین دس

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ادی ہو تو منصل ایک باقی نہ رہتا اس سبب سے بلدۂ بیجاپور ویران اور تاراج ہو گیا۔

**نقل ہے** کہ حضرت کے زوجہ شریفہ بی بی صاحبہ بنت زبیری صاحب جو بیجاپور کے رنگین مسجد کے مشائخوں سے مشہور تھے آپ کو ایک دختر صاحبی صاحبہ جنکو اپنے برادر زادہ حضرت ثانی رشید صبغۃ اللہ الحسینی القادری صبغۃ الٰہی کو منسوب کئے ان سے ایک فرزند حضرت حاجی سید حسینی صاحب پیدا ہوئے اور چہار فرزندان سید عبدالقادر و سید محمد رشید و قاسم و رشید عزیز اللہ آپ حافظ قرآن اور متوکل اور عزلت نشین صاحب دعوات تھے جب آپکی رحلت کا وقت قریب پہونچا اپنے دونوں فرزندان حضرت سید عبدالقادر صاحب و حضرت سید محمد صاحب کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمائے ہر دو فرزندان حافظ قرآن اور عالم تھے ہر دو کو تمام ارشادات سے سرفراز فرمائے شب جمعہ تمام رات تلاوت قرآن میں مشغول رہکر یوم جمعہ صبح کے وقت بتاریخ چوبیسوین جمادی الثانی سنہ ایکہزار و یکصد و [illegible] ہجری میں کلمہ شہادت کے ساتھ جان بحق تسلیم ہوئے بلدۂ بیجاپور میں جامع مسجد کے مغرب گنبد میں آسودہ ہیں آپکی مفصل حالات آپکی نبیرے حضرت حاجی حسینی صاحب [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں

**نقل ہے** کہ منجملہ آپکے چار فرزندوں کے ایک جانشین سید عبدالقادر صاحب قادری تھے آپکی زوجہ شریفہ بنت نواب ہنر خان آپ سے ایک فرزند سید کریم ایام طفلگی میں انتقال کئے اور آپکی رحلت ۱۲ محرم کو ہے اور مزار بیجاپور میں جامع مسجد کے قریب واقع ہے۔ انکی رحلت کے بعد دوسرے فرزند حضرت حافظ سید محمد صاحب قادری تخلص فراقی مصنف مرات الحشر جانشین ہوئے آپکی زوجہ شریفہ زینب صاحبہ بنت حضرت قادر صاحب جو مشائخ عظام سے تھے آپکو ایک فرزند دو دختر ایک فاطمہ صاحبہ زوجہ حضرت حمید صاحب قادری ساکن اناہوتہ دوسرے بی بی صاحبہ زوجہ حضرت سید صاحب قادری ساکن [illegible] اور فرزند سید حسینی صاحب قادری صبغۃ الٰہی ہیں جنکی رحلت ۱۱ ربیع الاول اور مزار شریف قصبہ رائچور علاقہ نظام اندرون قلعہ آثار شریف کے احاطہ کے اندر واقع ہے آپکی تاریخ رحلت فی حفظ اللہ ہے آپکے تحریر

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

فرزند حافظ سید عزیز اللہ صاحب قادری ہین آپکی زوجۂ شریفہ حبیبہ صاحبہ بنت حضرت
سلطان سید عبد الرحمن حسینی القادری ابن میران سید محمد مدرس قدس سرہٗ ہین آپ کو
تین فرزند سید عبد الرحمن صاحب و سید عاظم صاحب و سید یوسف صاحب اور ایک
دختر احمی صاحبہ زوجۂ موسیٰ صاحب فرزند محمد صاحب سرخ ہوے آپکی رحلت ۲۴ ربیع الاول
سنہ ۱۱۴۶ ایکہزار یکصد و چہل و شش ہجری مزار شریف بیجاپور مین جامع مسجد کے قریب واقع
ہے آپکی تاریخ رحلت سے رفت سوی لقاء عزیز اللہ + گو بود حافظ کلام اللہ ۔ ۱۱۴۶
آپکے چوتھے فرزند حضرت شاہ قاسم حسینی القادری ہین آپکی زوجۂ شریفہ جمال شاہ
بی بی بنت حضرت سید علی محمد الحسنی ابن حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی القادری صبغۃ اللّٰہی
ہین آپکو چہار فرزند حافظ سید علی محمد صاحب اور شاہ زین الدین صاحب و شاہ عبد الرحمن
صاحب و حافظ سید کریم محمد صاحب اور ایک دختر حبیب صاحبہ زوجۂ سید مصطفیٰ صاحب
آپکی رحلت ۱۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۶ ایکہزار یکصد و نود و شش ہجری اور آپ بمقام لاریبٹ
سانکڈہ مین گنبد شریف مین آسودہ ہین آپ کی تاریخ رحلت شاہ قاسم قلندر قادر ہے۔ ۱۱۹۶

**نقل ہے** کہ حضرت سید کریم محمد الحسنی القادری صبغۃ اللّٰہی کے فرزندون کی اولاد
مین اسوقت خاص بیجاپور ہین سید من اللہ حسنی صاحب اور سید بدر حسنی صاحب ہین
اور سید جمال الدین حسنی صاحب اور اونکے فرزندان سید مرتضیٰ صاحب و سید حسنی پاشاہ
صاحب و سید زین الدین صاحب و سید برہان الدین صاحب ہین اور سید داود سید پیر حسنی
صاحب اور اونکے فرزندان سید محمد صاحب اور سید دستگیر صاحب ہین اور سید یوسف
حسنی صاحب اور اونکے فرزندان سید غوث محی الدین صاحب و سید عبد اللہ صاحب
و سید امین الدین صاحب ہین اور یہہ حضرات بیجاپور کے درگاہ کے خدمت گذار ہین اور
فتح پور مین معاش بھی ہے اسلئے فتحپور والے کہلاتے ہین ۔ اور بمقام ساتگڑہ علاقہ
مدراس سیدہ محمد غوث حسینی القادری عرف غوث پیران صاحب اور اون کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

فرزندان ہین اور بمقام نلور علاقہ مدراس سید شاہ محمد غوث حسنی القادری عرف پیر غوث صاحب اور اون کے فرزندان سید شاہ عبدالرزاق حسنی القادری و سید شاہ عبدالغفار حسنی القادری عرف سید صاحب ہین اور سید محمد الحسینی القادری فرزند سید شاہ صبغۃ اللہ الحسنی القادری مرحوم برادر پیر غوث صاحب موجود ہین۔

اور بمقام خاص مدراس میران سید شاہ محمد الحسنی القادری اور اون کے فرزندان سید شاہ محمد حبیب اللہ حسینی القادری و سید شاہ محمود الحسنی القادری حاضر ہین اور سید نعیم اللہ حسینی القادری و سید شاہ احمد حسینی القادری علاقہ حیدرآباد مین ملازم ہین۔

ان حضرات کے علاوہ حضرت سید کریم محمد الحسنی القادری صبغۃ الٰہی قدس سرہ کے فرزندون کے اولاد بہت مقامات پر ہین اونکا داخلہ مترجم فقیر کو ملا نہین اسلئے جس قدر داخلہ ملا درج کیا گیا ہے۔

**حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ** آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہین آپ بیجاپور کے بڑے اتقیا و اولیا و محدثین اور مشہور مدرسین سے ہین آپ اپنے زمانے کے شیوخ و علما و بزرگان سے صحبت و ملاقات رکہہ کر فیوض و برکات حاصل کئے اور خرقہ طریقت اور خلافت عیدروسیہ شیخ الکاملین سید الواصلین حضرت شیخ محمد عیدروس قدس سرہ سے جو بڑے شیوخ سے تہے حاصل کئے اور علم حدیث شیخ المحدثین مفتی الانام بلد اللہ الامین حضرت شیخ شہاب الدین ابن حجر شافعی مصری مکی مصنف صواعق محرقہ سے پڑہے اور سند لئے اور قطب الاقطاب سید السادات حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ آپ سے کچہہ پڑہے ہین۔

**نقل ہے** کہ آپ اپنے مولد و مسکن ملک پورب سے ہجرت کر کے شہر برہانپور خاندیس مین اقامت رکہتے تہے اور طلبا کی تعلیم مین مشغول تہے بادشاہ قدردان اہل کمال سلطان ابراہیم عادلشاہ آپکے فضایل و کمالات کا شہرہ سنکر خطوط لکہکر آپ کی تشریف آوری

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کی درخواست کیا حضرت شیخ بادشاہ کی خواہش وتمنا دیکھکر بیجاپور تشریف لائے بادشاہ اور
اہل شہر آپکے سکونت کو اپنے شہر اور ملک کی شہرت اور ناموری کا موجب خیال کرکے آپکی
اقامت کے لئے بجد ہوئے خاص وعام سے بہت لوگ آپ سے علوم ظاہری وباطنی سے مستفیض
ہوئے آپ اپنے وطن سے اس ملک کے طرف ہجرت کرنیکا یہہ سبب بیان کرتے ہین کہ
ملا شیخ نصیر آپکے داماد اور شاگرد وعلامۂ روزگار تھے اونکے ذہن کی ذکاوت اور فہم
کی رسائی اور طبیعت کی جولانی اس درجہ مین تہی کہ اوس سے زیادہ ممکن ہی نہتی اور قوت
حافظہ ایسا تہا کہ اگر کوئی کتاب ایکبار اونکے نظر پڑتی تو مدت العمر ایک حرف او یا ایک
نقطہ اوسکا فراموش نہوتا اگر اصول علوم سے ایک مسئلہ بہی اونکے کان مین پڑتا تو کبہی بہولا
نہین جاتا ایک روز فقہ کی کتاب کے درس مین کسی مسئلہ مین اشکال کئے حضرت شیخ
اوسکا جواب اصول کے دلائل سے ادا کئے اونکے خاطر کی تشفی نہ ہوئی اور اونکا فہم رسا قبول
نہین کیا پہر اپنی اشکال کی تقریر بیان کئے شیخ جواب مین کہے کہ امام اعظم مجتہد افخم حضرت
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسا فرماتے ہین شیخ نصیر کہے هُوَ رَجُلٌ وَاَنَا رَجُلٌ یعنی امام
قول کو کیونکر سند گردانون اس بات سے حضرت شیخ کے خاطر پر بار آیا اور کہے کہ حضرت امام
اعظم سے ہمسری اور برابری کا دعوی کرتا ہے پہر غصہ کی حالت مین مکان کے اندر جاکر برہنہ
شمشیر ہاتہہ مین لیکر شیخ نصیر کے سر پر پہونچے شیخ نصیر نے یہہ صورت دیکہی خیال کیا کہ
شیخ کا غصہ انکے پاس سے نکل جانے بغیر نہین تہمیگا پس اس حالت مین تہو دیا ہی ترک
وطن کرکے گہر سے باہر آئے اور مسافرت اختیار کئے حضرت شیخ بہی اونکا پیچہا کرکے خود بہی
ہجرت کئے جس منزل اور جگہہ مین اوہون اوترتے تہے حضرت شیخ اوس منزل مین پہونچکے
ملا نصیر کو دریافت کرتے غرض یون ہی سراغ لیتے ہوے اور پیچہا کرتے ہوئے برہانپور خاندیس
پہونچے جب شیخ نصیر دیکہے کہ اس قدر بڑی مسافت پر بہی اپنا پیچہا نہین چہوڑے اور
یہانتک پہونچے پس وہان دم نہین لیکر بیجاپور کے طرف آئے اوسوقت شہر بیجاپور مین علاو

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

وفضلا وعلما اور اہل کمال سے معمور اور جلوہ افروز تہا علمای مذکور عالم سے ملاقات کرکے علوم اصولی وفروعی مین مباحثے کرکے غالب آتے اور ہر مدرسہ مین جاکے فنون علمیہ مین مناظرہ کرتے اور الزام دیتے طلبہ اور اہل علم اونکے مقابلے سے عاجز آگئے حاصل کلام جب ملا نصیر بیجاپور سے رخصت ہوکے آگے قدم بڑہائے کسی جنگل مین ایک ضعیف بڑہیا کو دیکھے کر اون سے ملاقات کرکے پوچھے کہ خون حیض کے کتنے طور کے رنگ ہوتے ہین شیخ نصیر فکر مین پڑ گئے وہ بڑہیا کہی افسوس ہے تمہاری فقہ دانی اور دانش پر کہ اسی فقاہت پر حضرت امام اعظم سے برابری کی لاف اور دعوی کئے ھو رجل وانا رجل کہے شیخ نصیر اس سخن کا ایسا اثر ہوا کہ بیہوش ہوگئے جب افاقہ ہوا تو دیکھے کہ وہان کوئی نہین ہے غرض حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ سے فیض تدریس اور افادہ بیعت وارشاد دونون جاری ہوئے اور آپ ذیحجہ کی گیارہوین ۱۰۲۴ سنہ ایکہزار چوبیس ہجری مین رحلت فرمائے اور شہر پناہ کے باہر اللہ پور کے دروازے کے طرف مصطفی آباد مین اوس گنج علم کو اماناً زمین کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

سپرد کئے اور آپکی تاریخ استاد اہل حدیث کہے ہین آپ کے اولاد واخلاف مین بہت سے علماء اور مدرسان اور اہل اللہ اور بزرگان ہوئے ہین آپ کے فرزند شیخ عارف حضرت شیخ ابوحنیفہ قدس سرہ صاحب دل اور صاحب مشیخت تہے بیعت اور تلقین جاری رکہے تہے آپ کے مزار کے مقام سے اطلاع نہوئی

حضرت شیخ ابوالمعالی قدس سرہ آپ حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ کے بڑے فرزند ہین آپ مجذوب سالک تہے شب و روز استغراق ومحویت مین رہتے تہے بعض وقت اپنے والد بزرگوار کی زیارت کو جاتے اور وہان مستغرق بیٹھتے یہانتک کہ شب ہوجاتی اور شہر پناہ کا دروازہ بند ہوجاتا لوگ آپ کے آنے سی مایوس ہوتے جب طلوع صبح ہوتی تو آپ اپنے حجرے مین سے نکلتے آپ سے دو فرزند رشید پیدا ہوئے آپکا مرقد شریف آپ کے والد ماجد کے ٹیلے پر واقع ہے۔

**حضرت شیخ ابو تراب مدرس قدس سرہ** آپ بیجاپور کے مشہور مدرسون
اور نامور فاضلون اور صالحون اور ذیوقار مشایخون سے ہین اور علوم معقول و منقول و شاگرد
العلما و حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ سے تحصیل کئے بہت سے لوگ آپ کے فیض تدریس
سے بہرہ مند علوم و کمالات ہوئے آپکی تدریس اور کمالات کا شہرہ تمام دنیا مین علی الخصوص
ممالک ہند و دکن مین پہونچگیا اور آپ کے شاگرد مشہور علما اور اہل کمال ہین کہتے ہین
کہ حضرت وقت طلوع آفتاب سے تا زعصر تک درس دیتے تھے اور گھڑیال نزدیک رکھکر ہر
شاگرد کا سبق ایک گھڑی تک جاری رکھتے تھے ہر شاگرد کو علوم فروع و اصول اور معقول
منقول تحصیل کرواکے ایک فن مین ایسا ممتاز اور بے نظیر کردیتے کہ اوسکے مانند اوس
فن مین دوسرا شخص نظر نہین آتا اور ملا نظام حضرت کے فیض عذب کے خوشہ چینون سے
ہین اور بادشاہ عالمگیر ملا نظام کے شاگرد ہین کہتے ہین کہ بادشاہ عالمگیر حضرت کے
فضائل و محامد و کمالات و مناقب اپنے اوستاد ملا نظام سے سنکر آپکی ملاقات کا مشتاق
اور آرزومند ہوا جبکہ قلعہ بیجاپور فتح کیا اوسوقت حضرت رحلت فرماچکے تھے بادشاہ کمال تمنا
کے ساتھہ آپ کے روضہ مین زیارت کی نیت سے جاکے نہایت ادب اور عاجزی کے ساتھہ
زیارت کیا اور پہول چڑہایا حضرت کی رحلت صفر کی بیسوین [۸۶] سنہ ایکہزار چہیاسی ہجری مین
ہوی اور آپکا مرقد شریف آپ کے دادا حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ کے چبوترے پہ
متبرک ہے آپکی آل سے سید مرتضی و سید عبداللطیف و سید محمود و محمد ثانی تکیہ محل والے موجود ہین

**حضرت قاضی اعزالدین محمد قدس سرہ** آپ شہر بیجاپور کے اکابر او
علمای اہل تدریس اور مشاہیر قضات صاحب دیانت سے ہین اور حضرت شیخ ابو
تراب مدرس قدس سرہ کے حقیقی بھائی ہین آپکی ذات مبارک سے زہد و تقوی کمال
کو پہونچا تہا آپ کے وجود سے عدل و دیانت رونق پای تہی سلطان محمد عادلشاہ کے
زمانہ مین منصب قضا رکھتے تھے شریعت کے احکام اور حدود نہایت احتیاط سے جاری

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

راستی کے ساتھہ جاری کرتے تھے کہتے ہین کہ ایک شخص آپ کے روبرو جھوٹی قسم کہا کے گیا اور رستے مین اوس جھوٹی قسم کے سزا مین مرگیا **نقل ہے** ایک شخص حضرت کے کتب خانہ کا داروغہ تہا اور وہ ایک عامی شخص تہا لکہنا پڑہنا بالکل نہین جانتا تہا دار القضا مین مقدمات قضایا رجوع ہوتے تو حضرت کتب فقہ اور فتاوی کتب خانہ سے طلب فرما کے مسئلہ نکالتے اور وہ داروغہ دکہنی زبان مین اوس مسئلہ کا مضمون اور اوس کتاب کا نام معہ فصل اور باب کے یاد کرلیتا تہا اور ہر قضیہ مین جو مسایل نکلتے از بر رکہتا تہا چند روز مین اوسکو مسائل فقہ مین اس قدر ملکہ ہوگیا کہ اپنے وقت کا فقیہ ہوگیا اگر کوئی شخص اوس سے مسئلہ پوچہا تو فی الفور جواب مین کتاب کے نام اور فصل و باب کے قید کے ساتہہ وہ مسئلہ دکہنی زبان مین بیان کرتا اگر کوئی امتحان کے لئے کتاب نکال کے دیکہا تو مسئلہ اوسکے بیان کے مطابق نکلتا جب عالمگیر بادشاہ بیجاپور پر قابض ہوا تو یہہ شخص لشکر کے علماء سے مباحثہ کرتا اور ایسے دقیق سوالات کرتا کہ وہ لوگ جواب مین تامل کرنا پڑتا عالمگیر بادشاہ اوسکا کمال سنکے اپنے حضور مین طلب کرکے چند مسائل پوچہا اور اوسکی لیاقت معلوم کرکے شولاپور کے قاضی کا عہدہ اوسکو دیا غرض حضرت قاضی اعزالدین محمد قدس سرہ کے کمالات و فضائل حد شمار سے باہر ہین آپ ربیع الاول کی پانچوین کو رحلت فرمائے اور بادہونی مین آپکا مزار ہے۔

**حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ** آپ علمای ربانی اور اہل کمال ظاہری و باطنی سے تہے ابراہیم عادلشاہ کے زمانے مین احمد آباد گجرات سے بیجاپور تشریف لائے **نقل ہے** کہ آپ کے ایام پیری مین شیخ نصیر جو علامۂ روزگار تہے اور بیجاپور مین وارد ہوئے تہے اور یہان کے علما اونکے مقابلے اور مناظرے سے عاجز آگئے تہے اور انہون اس شہر کے مدرسون کو مباحثے مین الزام دیتے تہے بعض اعیان اور اہل شہر حضرت مولانا کی خدمت مین عرض کئے کہ اگر آپ شیخ نصیر سے جو بڑا تیز طبع اور بے مثل معقولی ہے ایک جلسہ فرمائین تو یقین ہے کہ اوسکا زور ٹوٹ جائیگا اور اس شہر

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

کا نام و عزت بحال رہینگے چونکہ حضرت بڑی عمر کے سبب سے ضعیف ہوگئے تھے تدریس و
تعلیم اور افادہ و افاضہ کو موقوف کر کے گوشۂ خلوت مین اپنے خالق جل شانہ کی عبادت و طاعت
مین مشغول تھے اس بات سے منہہ پھیر کے اپنی ضعف پیری کا عذر رکھے اور کہے کہ شیخ
نصیر جوان آدمی ہے اوسکی طبیعت فواری کے مانند اوڑتی اور جولانی کرتی ہے اوسکو
تمام معلومات نہایت کامل طور سے حاضر ہین اس کبرسنی مین جو حافظہ مین فتور آگیا ہے
اور تمام قوی مدرکہ گھٹ گئے ہین یہہ فقیر اوس سے مباحثہ کرنیکا عہدہ قبول نہین کر سکتا اس مقدمہ
مین معذور رکھو جب کہ وہ لوگ نہایت الحاح و عاجزی کئے تو بمضمون و اما السائل فلا
تنہر اونکا التماس قبول کئے اور دوسرے روز چند علمی دقیقے کاغذ کے ٹکڑون پہ لکھ کر
جیب مین رکھ لئے اور مجلس مقرری مین پہونچے شیخ نصیر نے ملائی کے کمال دعوے
اور دانشمندی کے کمال نخوت سے دقایق علوم مین سخت سوالات کرنا شروع کئے
اور نہایت لمبے اور فصیح تقریر کرنے لگے جب اونکا سوال اور تقریر تمام ہوی تو حضرت
مولانا اپنے جیب سے ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالدئے شیخ نصیر دیکھے تو اوسمین اپنے
سوال کا جواب مختصر عبارت مین واضح طور سے لکھا ہے پھر شیخ نصیر دوسرے علم مین
بحث اور اشکال کئے تو حضرت مولانا پھر ایک ٹکڑا کاغذ کا جیب سے نکالکر دئے جسمین
اونکے اشکال کا جواب تھا جب دو تین بار یہہ حالت دیکھے تو بحث اور مناظرے سے
باز آئے اور کہے کہ عارفان حق سے مناظرہ اور مباحثہ بڑھ نہین سکیگا یہ جواب کا
طریق علم ظاہر کے مباحثہ کرنے والون کے حدود مین نہین ہے پس اپنے سے آپ
اٹھ کر بے اختیار حضرت کے قدمون کو بوسہ دیکر محظوظ ہوئے اور آپکی بزرگی اور باطنی
کمالات کے قائل ہو کر چلے گئے حضرت مولانا کی رحلت صفر کی چودھوین کو ہوی سنہ
وفات معلوم نہوا آپ شہر پناہ کے باہر بہمن پلی کے دروازے کے طرف قاسم تالاب
مین مدفون ہیں اور آپکی بزرگ بی بی اور تین فرزند آپ ہی کے پاس مدفون ہین اور

آپ کے چچیرے بھائی حضرت میاں رحیم محمد جو نہایت تقوی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین مدفون ہین۔

**حضرت قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ** آپ یہان کے علمای مدرسین سے ہین آپ باوجود ظاہری فضائل کے باطنی کمال سے بھی خالی نہ تھے اور شیخ الکاملین حضرت شیخ جان اللہ ملقب بہ عطاء اللہ قدس سرہ سے جبکہ مرقد برہانپور خاندیس مین ہی سلسلۂ سہروردیہ مین ارادت وخلافت حاصل کئے اور چند روز کمال تحقیق اور دیانت واحتیاط کے ساتھہ یہان کے عہدۂ قضا پر رہے **نقل ہے** کہ ایک روز آپ کے قضا کے ایام مین ایک بڈہیا آپ کے محکمہ مین فریاد کے لئے آئی لوگون کی کثرت کے سبب سے فریاد کرنیکی فرصت نہ پائی پس آپ کے حرم سرا مین گئی دیکھے کہ آپکی بی بی آپ کے لئے ترکاری چن رہے ہین کہتے ہین کہ حضرت کا تقوی اور احتیاط اکل حلال مین اس درجہ پر تہا کہ گمانی شبہ سے بھی مثل حرام کے پرہیز کرتے تہے اسلئے آپکی بی بی کے سوای دوسرے کسی کو کہانا پکانے کا کام سپرد نہین کرتے ہے تاکہ نہین دوسرون سے احتیاط مین قصور واقع نہو غرض وہ بڈہیا آپکی بی بی کے پاس جاکے اپنا حال بیان کرکے جسطرح سے کہ عورتون کی عادت ہے ویسے وہ بھی ترکاری چننے مین شریک ہوی اور کہے کہ جب حضرت کہانا کہانے آئین میرا حال عرض کرین حاصل کلام حضرت اپنے عادت کے وقت پر مکان مین کہانا کہانے آئے اور پہلا ہی لقمہ جو منہہ مین لئے دستر خوان پر تہوک دیئے کہے کہ کیا ہے جو آج اس کہانے سے شبہ کی بو آتی ہے آپکی بی بی کہے کہ معاذ اللہ ہر روز جو احتیاط کیا جاتا ہے وہی آج بھی کیا گیا آپ فرمائے اگرچہ کہ ایسا ہی ہے لیکن شبہ سے مخلوط ہوگیا ہے اوسوقت بی بی خیال کرکے کہے کہ کہانیکی تیاری مین کوئی بات عادت کے خلاف نہوی سوا اسکے کہ ایک بڈہیا فریاد کے لئے آئی تہی محکمے مین نہین جاسکے مکان مین آئی اور مجہہ سے حقیقت حال بیان کرکے ترکاری چننے مین شریک ہوی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور دیکھے کہ آپکے روبرو احوال بیان کرو حضرت فرماتے کہ یہی ہی جو شہر کی نوآتی ہی یہ کیا
کہتے ہین آج عہدۂ قضا پر ہون مسلمانون کے قضیون کے فیصلے واجبی طور سے دینا مجپر لازم ہے
وہ فریادی تحفہ میا جو آتی ہتی اوسکا فیصلہ بہی بغیر حاصل کرنے منفعت کے واجب تہا زکاری
چھٹنے کے کام مین جو وہ شریک ہوئی یہ بہی ایک نفع ہی جو اوس سے مجھکو پہونچا نفع کا حاصل
کرنا عین رشوت ہے اگر یہہ لقمہ کہاتا تو خدا کے پاس ماخوذ اور گنہگار اور رشوتی ہوتا یس آج کے
روزسے قضا سے استعفا دیا آپ رجب کی بارہوین ۱۰۹۴ سنہ ایکہزار چورانوے ہجری مین سرای فانی سے
ملک بقا کے طرف روانہ ہوئے اور آپ کا مزار رنگین مسجد کے قریب مشرق کے طرف دو تیر پرتاب کے
فاصلہ پر مسجد الحمد کے پیچھے جو تکیہ ہے اوس جگہ مین ٹیلہ پر واقع ہے آپکی اولاد و اقارب بہی وہین مدفون ہین۔

**حضرت مولانا محمد زبیری ثانی قدس سرہ** آپ عالم پرہیزگار اور بڑے عارف ہتے
اور اپنے چچا مولانا قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ سے استفادہ علوم حاصل کئے بعد اسکے اپنے
خالو سید السادات حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ سے بہی تحصیل علم کئے اور آپ ہی سے بیعت و
خلافت لیکے طالبون اور مستفیدون کو علوم کسبی و یقینی سرفراز کرتے ہتے اور دکہنی زبان مین رسالہ
کشف الاسرار سلوک مین تصنیف فرمائے ہین حضرت شیخ علی قدس سرہ مصنف فوائد طیبہ آپ کے
شاگردون اور مریدون سے ہین اور محمد حسین قدوسی رحمتہ اللہ علیہ آپکے شاگردون سے ہین
اور حضرت مولوی محمد حسین عرف امام صاحب مدرس قدس سرہ جنکا مزار محمد آباد و بیدر مین مشہور ہی آپ
کے شاگرد رشید اور خلیفے ہین کہتے ہین کہ عالمگیر بادشاہ امام صاحب مدرس سے ملاقات کرکے اونکی
فضائل و کمالات دیکہکر کہا کہ مجہہ کو ملک دکن سے جو تحفہ ملا ہی ایک محمد حسین ہین اور پہر دوسرے
وقت آپ کی تعریف مین بادشاہ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہہ شخص جو علم و کمال مین ایسی شان رکہتا
ہتی اونکا استاد و مربی کیسا ہوگا حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ کا وصال شوال کی تیئیسوین ۲۳ ۱۰۸۸ سنہ
ایکہزار اٹہاسی ہجری مین واقع ہوا اور آپکا مرقد شہر پناہ کے اندر باغ بہشت مشہور بہ تہال
باغ مین آپکے مرید جو محمد یوسف نذر کئے تہے واقع ہے اور آپکے فرزند محمد صبغتہ اللہ رحمتہ اللہ علیہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

مین تحصیل علوم کئے تھے بارہ سال کی عمر مین وفات پائے اور اپنے والد بزرگوار کے پاس مدفون ہوئے اور شیخ محمد فرزند حضرت قاضی محمد ابراہیم قدس سرہ بھی جو آپ کے چچیرے بھائی ہین وہین مدفون ہین

**مترجم** ۔ آپکی اولاد سے محمد صاحب کے تین فرزند اسمٰعیل صاحب و عظمت صاحب و دستگیر صاحب اور محی الدین پاشاہ صاحب کے تین فرزند عبد الرحیم صاحب و قادر صاحب و لطیف صاحب زبیری نگین مسجد والے بیجاپور مین موجود ہین ٭

**حضرت شیخ محمد عرب قدس سرہ** آپ صاحب باطن اور بڑے بزرگ اور حافظ قرآن تھے سلطان علی عادلشاہ ثانی آپ کے پاس کچھ پڑھے ہین کہتے ہین کہ مست ہاتھی کو آپکے پاس لاتے تو آپ اپنا دست مبارک اوسکے سر پر پھیرتے اوسی وقت اوسکی مستی اوتر جاتی مزار آپ کا حضرت مولانا قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ کے ٹیلے پر مشرق طرف واقع ہی آپ کے تین فرزند رشید صاحب کمال اور حافظ قرآن تھے اُن کے اسماء گرامی یہہ ہین حضرت شیخ عبد اللطیف اور شیخ عبد الغفور حافظ اور حضرت شیخ ابراہیم اوستاد سکندر عادلشاہ قدس اللہ اسرارہم حضرت حافظ عبد الغفور قدس سرہ قرأت اور خوش آوازی مین بے نظیر تھے اور پادشاہ عالمگیر بیجاپور فتح کرنے کے بعد حضرت حافظ عبد الغفور قدس سرہ سے ملاقات کرکے کہے کہ قلعہ بیجاپور کی فتح سے مجھکو غنیمت جو ہاتھ آئی یہی حافظ عبد الغفور ہین اور اپنی پیش امامی پر مقرر کئے کہتے ہین کہ پادشاہ عالمگیر نماز مین آپکے الحان اور خوش آوازی سے مست اور بیخود ہو جاتے اور اپنی جگہ سے حرکت کرتے اور یہہ کہتے کہ حافظ جی ایسا نہ پڑھنا چاہئے کہ نماز تباہ ہوتی ہی **نقل ہے** کہ ایک عرب طالب آپکا لہجہ اور قرأت سننے کے شوق اور ولولے سے اپنا ملک چھوڑکے آپکے پاس آئے اور اپنا شوق بیان کئے حضرت سورہ ہود شروع کئے جب سورہ تمام ہوا تو عرب کی روح بھی پرواز کر گئی آپ بھی عالمگیر پادشاہ کے لشکر کے ساتھ تھے اور دہین وفات کئے اور حضرت شیخ ابراہیم قدس سرہ بیجاپور کی حصار کے اندر صفا بازار مین متصل اپنے حویلی کے جسمین اب شیخ محی الدین مفتی کی اولاد رہتی ہین مدفون ہین ٭

**حضرت شیخ منصور قدس سرہ** آپ اہل اللہ اور کاملان اہل عرفت سے تھے

اور عملیات و نقشیات کے تصرف مین اپنے وقت کے ممتاز تھے سلطان عادلشاہ اور سکندر عادلشاہ آپکا اعزاز و اکرام کرتے تھے آپکا مزار نگینہ باغ مین ہی اور ملک الشعرا شیخ نصرتی بہی جو آپکے حقیقی بہائی ہین وہین مدفون ہین آپکی اولاد سے جعفر صاحب اور صاحب جنے نگینہ باغ والے گوپیگے مین موجود ہین

مترجم

**حضرت شیخ اسمٰعیل محدث قدس سرہ** آپ بیجاپور کے بڑے مشایخون اور مشہور محدثون سے ہین اور قدوۃ العارفین مرشد الکاملین حضرت شیخ شمس الدین محمد ملتانی قدس سرہ کے اولاد اجداد سے ہین اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ کے بزرگون سے ہین آپکا مزار حصار کے باہر زہرہ پور مین حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے روضہ کے قریب واقع ہے۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**حضرت شیخ عبدالرحمن متقی قدس سرہ** آپ ابراہیم عادلشاہ کے مبارک زمانے مین اپنے مولد گجرات سے اس شہر پر آپنے تشریف آوری کا پرتو ڈالے اپنے زہد و تقوی کے برکات سے اس ملک کے رہنے والون کو بہرہ ور کئے ورع و تقوی آپکی بیبدل ذات کا ذاتی تہا اور ععفت و پارسائی آپ سے فخر کرتی تہی ریاضت اور اکل حلال کے کوشش مین بینظیر تہے اور شبہات سے پرہیز کرتیمین اور اوامر الہی کی اطاعت مین مدت العمر نہایت درجہ مین کوشش کرتے تہے **نقل ہے** کہ کاملون کے شیخ اور پرہیزگارون کے فخر حضرت شیخ علی متقی گجراتی قدس سرہ جنکے تقوی اور بزرگی کے حکایتین مشہور ہین حضرت شیخ عبدالرحمن قدس سرہ کے کسب حلال سے ایک مٹہی باجرا طلب کئے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ ایک بزرگ آپکے تقوی اور احتیاط اکل حلال کا شہرہ سنکر دہلی سے بیجاپور آئے اور چندے آپکی صحبت مین رہے حضرت غرہ ذیحجہ سنہ اکہتر اٹہتر ہجری مین تقوی کا دفتر تمام کرکے پہلا ہی قدم روضۂ رضوان مین رکہے عمر شریف اکہتو نو سال کے قریب تہے مزار مبارک فتح دروازہ کے باہر ہے

**حضرت قاضی عبداللہ قدس سرہ** آپ ابراہیم عادلشاہ کے زمانے مین

اپنے وطن گجرات سے بیجاپور میں وارد ہوئے تقویٰ اور علم حدیث و فقہ میں کامل مشہور تھے اور آپ جناب قطب الکاملین حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی گجراتی قدس سرہ کے فیضیافتہ خلیفہ ہیں اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ سے بھی استفادہ حاصل کئے اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے ساتھہ محبت اور دوستی رکھتے تھے آپکا مزار فتح دروازے کے باہر ہے۔

**حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ** آپ عالم و مدرس اور فقیہ و محدث تھے اور حضرت قاضی عبداللہ قدس سرہ کے داماد اور بھتیجے ہیں آپکا مزار اور حضرت سید عبدالرحمن والد حضرت سید محمد مدرس قدس اللہ اسرارہما کا مزار فتح دروازے کے باہر ایک ہی چبوترے پر واقع ہیں اور آپکے اولاد بیجاپور میں موجود ہیں۔

**حضرت شیخ مجتبیٰ عرف بڑے صاحب منوری قدس سرہ** جو مشاہیر وقت سے تھے [illegible] آپکا مزار [illegible] باغ کے پیچھے بازار میں واقع ہے اور آپکے مزار پر گنبد بنائی گئی ہے آپ حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ کے پوتروں سے ہیں اور آپ کی اولاد موضع منور میں رہتے ہیں **مترجم** فی الحال آپکی اولاد میں کریم محی الدین صاحب و بڑے صاحب وغیرہ موجود ہیں +

**حضرت قاضی عسکری رحمۃ اللہ علیہ** آپ بڑے قاضی اور متقی اور پرہیزگار اور اہل اللہ تھے آپکا اسم مبارک سید احمد ہے اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ میں لشکر کے قاضی تھے آپکا حال تفصیلوار نہیں معلوم ہوا شہر پناہ کے اندر نشاندہی فرماتے ہیں لیکن آپکے مرقد کا مقام بھی نہیں معلوم ہوا۔

**حضرت قاضی سیف اللہ قدس سرہ** آپ بیجاپور کے مشہور قاضیان رفیع الدرجات سے ہیں نہایت بزرگی و کمال تقویٰ اور پرہیزگاری سے موصوف تھے سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے میں بیجاپور کے قاضی ہے آپ کے احوال کی تفصیل بستلف

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

نہوئی اور آپ کے مزار کا پتہ بھی نہیں ملا لیکن شہر پناہ کے اندر واقع ہی۔

**حضرت انگی مجذوب قدس سرہ** آپ مشہور مجذوبوں اور رسیدگان حق سے تھے اور محویت اور کمال بیخودی میں مستغرق رہتے تھے محرم کی انیسویں کو رحلت کر گئے اور مزار شہر پناہ کے اندر فتح دروازے کے پاس ہی آپکی بہن فتح شاہ بھی نہایت جذب اور استغراق رکھتی تھیں۔

**حضرت شاہ ننگے مجذوب قدس سرہ** آپ واصل مجذوبوں اور بیدار دل مستانوں سے تھے بے قیدانہ گذران رکھتے تھے اور قید ستر نہیں رکھتے تھے اور جناب سید السادات حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سے فیض پائے تھے اور حضرت شاہ انگے مجذوب قدس سرہ کے ہمعصر تھے **نقل ہے** کہ بیجاپور کی سلطنت کی تباہی اور انقلاب کے آگے حضرت شاہ ننگے قدس سرہ کہتے تھے کہ مغل کو بلاتا ہے بیجاپور کا تخت ہلتا ہے حضرت شاہ انگے قدس سرہ فرماتے کہ اگر مغل کو بلاتا ہے تو تجھ کو دو روپیہ پہنا ئیگا غرض دونوں بزرگ کے سخن کی صداقت ویسے ہی میں ظاہر ہوی بیجاپور کی سلطنت سکندر عادلشاہ کے ہاتھ سے جاتی رہی اور عالمگیر کے قبضہ میں آئی تو حضرت شاہ ننگے قدس سرہ کا جذب اور برہنگی اور ستر سے بے قیدی سنکر عالمگیر آپ کو بلائے اور ستر ڈھانپنے کہے انہوں قبول نہیں کئے آخر جبراً سروال پہنائے اور انکو جہاں برہنہ دیکھتے ستر ڈھپواتے آپکی رحلت صفر کی بائیسویں کو ہوی قلعہ ارک کی خندق پر جنوب کے طرف مدفون ہیں۔

**حضرت میاں بھولا فقیر قدس سرہ** آپ فقرای آگاہ اور درویشان طامنی سے تھے سلطان محمد عادلشاہ سپہ سالار رستم زمان آپکا معتقد تھا انکے احوال کی تفصیل نہیں ملی اور آپ کی قبر ابراہیم عادلشاہ کے مقبرے کے قریب

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**حضرت میان خاکسار قدس سرہ** آپ فقرای صاحب کمال اور اہل باطن سے تہے آپ کے احوال کے تفصیل نہین ملی اور قبر بہلول پورہ مین واقع ہی اور آپکے مرقد پر گنبد بنی ہے اور مزار سنگ مرمر کا ہی۔

**حضرت شاہ محمود بڑ ننگ قدس سرہ** آپ اہل کمال فقرا اور ریاضت کش وصاحب باطن درویشون سے تہے اور خانوادۂ مداریہ کی اجازت رکہتے تہے اور مدار کی ملنگ فقیرون کے طریق اور طرز پر ہتی عمر شریف تجرید مین گذاری اور حضرت میران جن قدس سرہ سے جو ایک واسطے سے حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ کے مرید اور خلیفے ہین ارادت اور خلافت حاصل کئے تہے عمر شریف آپکی دو سو سال سے اوپر تہی آپکا مزار حصار کے باہر زہرہ پور مین واقع ہے ؛

**حضرت شاہ محمد جنگی قدس سرہ** آپ اہل کمال بزرگون کے زمرے سے ہین جادۂ مشیخت پر متمکن تہے خانوادہ طبقات کی خلافت اور اجازت رکہتے تہے ربیع الثانی کی اڈتیسوین کو رحلت کئے اور مزار آپکا شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین ہے اور شاہ جنگی کا تکیہ اور مکان مشہور ہے **منہ رحیم** آپکی اولاد حسینی پیر و شمس الدین وصلاح الدین وغیرہ افضل پور عرف تکیہ شاہ جنگی مین موجود ہین اور اہل معاش ہین اور آپکا سالانہ عرس ہوتا ہے ؛

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

# ذکر اولیائی مستورات بیجاپور رحمۃ اللہ علیہم

**حضرت بی بی خوندماصاحبہ رحمۃ اللہ علیہا** آپ اس شہر کے کاملہ اور عارفہ بی بیون سے ہین اور شیخ الشیوخ حضرت عین الدین گنج العلم جنیدی قدس سرہ کی دختر کرامت مصدر ہین ولیہ دہران اور حافظ قرآن تہین آپ سے کرامتین ظاہر ہوئین اور بیجاپور اور بنگی ماصاحبہ کے نام سے بہی مشہور ہین آپکا مزار شریف حضرت گنج العلوم قدس سرہ کے درگاہ کے متصل مشرق کے طرف دو تیر پرتاب کے فاصلہ پہ واقع ہے اور آپ کے

بازو میں آپ کے فرزند مدفون ہیں اور جو گنبذی بنائی گئی ہے **نقل ہے** کہ اوس زمانہ
میں ایک چور کسیکا گھوڑا چرا لیکر جاتا تھا راستہ میں آپ کے روضہ کے پاس پہونچا تھا
کہ صبح کی روشنی نمودہوی مذکور چور پریشان اور گھبرا ہو کر آپ کے روضہ کے صحن میں
پہنچ گیا اور سرارادت زمین پر رگڑنے لگا اور آہ وزاری کے ساتھ التجا کرنے لگا اسوقت
اس گنہگار کی جان اور آبرو بچالو اوس بی بی کی کرامت سے اوس گھوڑے کی شکل اور
رنگ بدلکر اور صورت اور رنگ ہو گیا اس سے کوئی شخص اوسکا مزاحم نہ ہوا پس وہ شخص
نہایت خوش ہو کر اپنی جان اور آبرو کے خوف سے بے فکر ہو کے آپ کے مزار شریف پر
چوگنبذی بنایا اور روز عرس ربیع الثانی کی پانچویں ہے آپ کے والد بزرگوار حضرت
گنج العلم قدس سرہ پہلے اوس مقام پر مدفون ہوئے تھے بعد اونکے نقل فرمائے چنانچہ
آدہی قبر شریف چوگنبذی کے باہر اور آدہی پائینی میں آجکا روزہی نظر آتی ہے اور حضرت
گنج العلم قدس سرہ کے نقل کرنے کا سبب آپ کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے ۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**حضرت بی بی** [illegible] رحمۃ اللہ علیہا آپ [illegible] کے ولی اور
کامل عصر اور اپنے زمانے کے رجال کے تاج تھے آپ قطب آفاق خاتم سلسلہ چشت حضرت
خواجہ سید محمد حسینی گیسودراز قدس سرہ کے بزرگ خاندان سے ہیں بلند مقامات اور
مشہور کرامات رکھتے تھے آپ کے احوال کی تفصیل نہ ملی آپکا مزار زہرہ پور کے دروازے
کے باہر فخر آباد میں مشہور ہے اور مرقد مبارک پر گنبذ بنائی گئی ہے عرس شریف رجب کی
سولہوین کو ہے گنبذ کے اندر چار قبریں مردوں کے ہیں اونمیں سے ایک قبر حضرت شاہ
حسن فخر آبادی قدس سرہ کی ہے جو آپ کے قرابتداروں سے تھے **مترجم**
آپکی اولاد نہیں ہے لیکن سالانہ عرس اہل محلہ کرتے ہیں ۔

**حضرت راجی لوشتی رحمۃ اللہ علیہا** آپ اس ملک کے عارفہ اور واصلہ
بی بیوں سے ہیں آپ سے کرامتیں صادر ہوئیں آپ کا مزار مغربی احاطہ کے دیوار کے

باہر روضۂ حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے باب کے کونے کے طرف واقع
نقل ہے کہ آپ مدفون ہوئے سو شب کو کفن چرانے والے آپ کے قبر شریف کے پاس
آئے اور قبر کھول کے کفن نکال لینے مستعد ہوئے تو اس ولیۃ اللہ کی کرامت سے اون کی
بینائی جاتی رہی اندھے ہوکے واپس چلے گئے آپ کے وفات کی تاریخ اور سنہ سے خبر نہیں ہوئی

## حضرت بی بی نعیمہ مشہور بڑی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ یہاں کے کامل بی بیون سے ہین اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے والدہ ہین
اور صاحب کرامات تہین اور آپ نے اپنے فرزند رشید حضرت مولانا حبیب قدس سرہ
سے دست بیعت وارشاد لین حضرت مولانا قدس سرہ کے ملفوظ مین لکہا ہے کہ جب سے آپ
مرید ہوئین رات دن وظیفہ اور ذکر مین مشغول ہوئین اور ایسی صفائی حاصل ہوی کہ اکثر
اوقات بیداری مین عالم غیب اور ارواح کو دیکہتین اور حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہین
کہ جب آپ کی رحلت ہوی تو مین نے چاہا کہ شجرہ آپ کے دست مبارک مین دون ایسے مین
دفعۃً بیہوش ہو اور [illegible] کہ آپ نے
نہایت جلدی سے ہاتہ کفن سے باہر نکال کے شجرہ لے لین ہرچند ڈہونڈہا نہ ملا جب
کفن کہول کے دیکہا تو شجرہ آپ کے دہنے ہاتہ مین ہی تہا سنہ ۱۰۶۳ وصال اکتیس رجب
سنہ ذیشیء دو آپ کی تاریخ ہے اور حضرت مولانا قدس سرہ کی گنبد مین حضرت
کے دہنے جانب آپ کا مزار شریف واقع ہے۔

## حضرت ستی نفاجہ عرف ستی ماصاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔

آپ ولیۃ اللہ اور صاحب کشف وعرفان اور صاحب تجمل تہین اور یہاں کے
بی بیان صاحب کرامت سے تہین آپ کے غیبی واردات اور معاملات اور مکاشفات
بہت سے ہین اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ سے بیعت
کرکے آپ کی صحبت مین رہین اور ہر وقت اپنی عمر سے خبر دیتین کہ اس قدر باقی ہے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور مرض موت تک دو بار تجلی حق تعالی دیکھیں اور جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشاہدے اور رویت سے یکبار مشرف ہوئیں اور بمصداق حدیث شریف لاتکرھوا مرضاءکم علی الاکل فان اللہ یطعمھم ویسقیھم مرض موت میں عالم علوی سے کھانا کھا کے پانی پی کے سیر رہتی تھیں جمادی الثانی کی ساتویں سنہ ١٠٣٦ ایکہزار چھتیس ہجری دار البقا کو روانہ ہوئیں اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کی درگاہ سے متصل مغربی احاطہ کی دیوار کے باہر نیرت [?] کے کونہ کے طرف نیچے ملک یار بیگ [?] ملک کے گنبد کے قریب چوکنڈی میں آسودہ ہیں اور حضرت مولانا قدس سرہ نے آپکی تاریخ ایا تحت [?] الجنان فرمائے ہیں۔ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اوس ولیۃ اللہ کی زیارت کے روز فقیر بعض لوگ کے ہاتھ صندل و گلاب اور عطر اور پھول اور سبزہ وغیرہ دیکھکر منع کیا اور وہ رسم و تعظیم جو میت کو خوش آتی ہے کچھ نہیں کیا اوسی شب خواب میں دیکھا کہ گویا وہ ولیۃ اللہ ایک گنبد میں بیٹھے ہیں اور خادمہ انکی ان کے پاس آ کے کہتی ہے کہ زیارت کے پھول سبزہ اور گلاب و صندل لائے تھے لیکن ہوا پیدا ہوکے اوڑا لیگئی خواب میں ہی فقیر یہ سمجھا چونکہ منع کیا تھا اسلئے فقیر کو سناتے ہیں انتہی نفعنا اللہ ببرکاتھا

(نفع دے ہمکو اللہ اس بی بی کی برکتوں سے)

**حضرت بی بی قادریہ رحمۃ اللہ علیہا۔** آپ بھی اس مبارک شہر کے کامل اولیاء سے ہیں بلند مقامات اور کامل مکاشفے رکھتی تھیں مقصود المراد ملفوظ حضرت پیر دستگیر شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ میں لکھا ہے کہ حضرت ایک فقیر کو دیکھے کہ سوای حضرت بی بی موصوفہ کے جو سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ کی اولاد سے تھیں وہ ہرگز کسی دوسرے عورت کی تعظیم نہیں کرتے تھے اس عالیجناب بی بی کے احوال کی تفصیل اور وصال کی تاریخ اور سنہ سے اطلاع نہ ہوئی لیکن آپ کا مرقد مبارک بیجاپور کی شہر پناہ کے اندر ہے۔

**حضرت بی بی صالحہ ماصاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔** آپ بھی اس مبارک شہر کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

عارف اور واصل باللہ ہوگئے تھے اور پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کی ہمیشہ خدمت میں تھے اور آپنے لیلۃ القدر دیکھا نقل ہے کہ ایک شب آپ حجرہ میں عبادت اور اشتغال میں مشغول تھے شب قدر کے انوار علامات ظاہر ہوئے جھاڑ پتھر سب سجدہ میں گئے اور آپ نے اس معاملہ کے ثبوت کیلئے اپنی دامنی مبارک ایک جھاڑ پر ڈالدی جب وہ جھاڑ سجدہ کی حالت سے اوٹھکے سیدھا ہوگیا تو دامنی مبارک جھاڑ کی انی پر لٹکی تھی صبح کو سب لوگ اپنے آنکھوں سے دیکھے مرقد مبارک آپکا

گنبد کے اندر پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے بازو سے واقع ہے اگرچہ کہ خطۂ شریف بیجاپور میں آسودہ ہیں سو بعض مشہور اولیا اور بزرگون کے کچھ ایک حالات اور کرامات کی تحریر ختم ہوئی اور چند متقیون اور اہل اللہ عالمون اور قاضیون اور درویشون باکمال کے تھوڑے سے حالات بھی لکھے گئے لیکن اس شہر میں اور اسکے باہر بہت سے اولیاء اللہ ہوئے ہیں جنکے حالات معلوم ہیں نہ مزارات اسلئے فقیر حقیر کے دل میں آیا کہ اسامی مبارک مشایخون اور اولیا اور مجذوبون اور فقیرون اور عالمون اور امیرون اور دنیا دارون کے جو عارف ربانی حضرت شاہ ابو الحسن ثانی قادری قدس سرہ نے سنہ ۱۱۹۶ ہجری میں نظم میں لکھے تھے اس شعر میں داخل کرکے اسکے ریاض الاولیا کا نام رکھا تھا فی الحقیقت وہ نظم اس ناچیز کو نہیں ملا اور بعض مقام ترتیب قدیم میں تبدیل کیگئی مترجم چونکہ اس فہرست کی ایک جدول بنانا مناسب معلوم ہوا لہذا جدول ذیل تیار کیگئی جو بجای خود ایک مختصر سا تذکرہ ہے اس جدول میں پانچ خانے ہیں پہلے میں نشان صفحہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان بزرگون کے حالات اس کتاب میں ہیں تو کس صفحہ پر ہیں دوسرے میں نام تیسرے میں جنکے وفات کی تاریخ وسن معلوم ہوا درج ہے چوتھے میں جنکے مزار کا مقام معلوم ہوا لکھا گیا پانچوین میں کیفیت ضروری درج ہے اس جدول کے آخر میں چند نام جو اصل کتاب میں موجود نہیں تھے داخل کئے گئے غرض یہ جدول اون بزرگوارون کا فاتحہ سالانہ کہنے والون کے لئے بطور ایک اعراس نامے کے کام دیگی اور زائرون کے لئے آسانی سے بطور ایک رہبر شفیق کے مزارات کے مقام اور حالات بتلا دیگی ٭

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

# الٰہی بحرمت آثار شریف حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

| [illegible] | نام | تاریخ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۲۳ | شیخ معبری کھنڈایت | ۲۱ رجب | اندرون قلعۂ ارک متصل ہنڈی محل | مرقد پر سقف چوبین ہے اور روضے کے اطراف سنگ |
| ۲۷ | مخدوم شیخ عین الدین گنج العلوم | ۱۶ جمادی الاول | نزد فتح دروازہ | مرقد پر گنبد ہے۔ |
| ۳۲ | سلطان شیخ ضیاء الدین غزنوی | ۲۴ شعبان | نزد روضہ حضرت گنج العلوم قدس سرہ | مرقد پر گنبد ہے۔ |
| ۳۳ | شاہ حافظ حسینی | ۱۳ صفر | قریب محل آثار شریف | مرقد پر گنبد ہے۔ |
| ۳۴ | شاہ حمزہ حسینی | ۸ شعبان | ایضاً | مرقد پر گنبد ہے۔ |
| ۱۹ | حاجی رومی | ۱۰ ذیحجہ ۹۵۵ | شہر پناہ کے حصار کے اندر قلعۂ ارک کے پاس شمال کے طرف شاہ پیٹ میں | مرقد کا چبوترہ ہے۔ |
| ۲۱ | [illegible] | [illegible] | شاہ پور کے دروازہ کے پاس حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ کے گنبد کے قریب | [illegible] گنبد ہے |
| | شاہ حیدر نجفی | ۔ | ۔ | ۔ |
| | سید علی بنگالی | ۔ | ۔ | ۔ |
| | قلندر علی | ۔ | ۔ | ۔ |
| ۷۹ | شاہ قاسم قادری | ۲۷ محرم | سے بازار میں حمید خان کے مسجد کے صحن میں قریب ستی محل | مرقد پر گنبد ہے |
| ۹۴ | شاہ ہاشم حسینی علوی | ۹ رمضان | شہر پناہ کے اندر بادشاہ پور میں | مرقد پر چاندنی کی گنبد ہے لیکن عرش بہ رمضان کو ہوتا ہے |
| ۱۱۸ | شاہ برہان الدین حسینی | ۷ ذیقعدہ | اپنے جد شاہ ہاشم حسینی کے گنبد میں | ۔ |
| | میاں عبد الفتاح عاشق | ۔ | ۔ | ۔ |

| [illegible] | نام | [illegible] | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۲۵ | پیر مقصود | ششم شعبان | شہر سے اندر اللہ پور کے دروازہ کے پاس گڑے سے بازار میں | مرقد پر چوگنبدی ہے |
| | پیر پہاڑ ابہر | ۰ | نزدیک فصیل دروازہ بادشاہپور | ۰ |
| | شیخ محمد سراج جنیدی | ۰ | روبروے مسجد جامع کلاں جانب مشرق | مرقد چبوترہ پر ہے |
| ۱۲۱ | شاہ حضرت حسینی | ۲۷ رمضان | ابوتراب بازار | مرقد پر گنبد ہے |
| | خواجہ معین | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۲۳ | پیر میٹھے | ۱۱ رجب [illegible] | بیرون شہرپناہ مشرقی جانب فتحپور میں | مرقد چبوترہ پر ہے |
| ۱۲۵ | شاہ عبدالسلام شطاری | ۰ | متصل مسجد نوابت حویلی نامہو سور | مرقد پر چوگنبدی ہے |
| ۴۴ | شیخ عبدالصمد خورد | ۵ محرم [illegible] ہجری | اندرون گنبد شیخ حمید صاحب | ۰ |
| | سید مصطفی سجادہ | ۰ | شیخ حمید صاحب کی درگاہ میں | ۰ |
| | فرید شاہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۹۲ | شاہ عبدالرزاق | ۲۲ ربیع الثانی | مکہ دروازہ کے پاس | مقبرہ پر گنبد ہے |
| | خواجہ عبدالرحیم | ۰ | متصل مسجد نوابت باڑی مرقد شاہ عبدالسلام شطاری سے | ۰ |
| | شیخ کمال ملاوری | ۰ | | ۰ |
| ۴۰ | شیخ حمید الدین | ۲۲ ذی الحجہ | نیا باغ میں | مرقد پر گنبد ہے |
| ۴۱ | شیخ لطف اللہ | ۱۱ ربیع الثانی | نیا باغ میں | مرقد پر گنبد ہے |
| | شیخ عبدالصمد بزرگ | ۰ | | ۰ |
| | سید احمد قادری عرب | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شیخ احمد برقع پوش | ۱۰ ربیع الاول | متصل دروازہ شاہپور | مرقد پر چوگنبدی ہے عرس ہوتا ہے |
| | سید عبداللہ گجراتی | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۳۲ | سید جعفر سقاف عرب | ۲۰ ذیقعدہ | نوباغ کے قریب | مرقد پر سقف چوبی ہے عرس ہوتا ہے |

Tahreekh.e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر | نام | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | سید جعفر | . | . | . |
| | بڈھے شاہ | . | . | . |
| ۱۲۶ | سید محمد تعظیم ترک | ۱۱ ذیقعدہ | مکہ دروازہ کے پاس | مرقد پر چوکھنڈی چاندنی کی |
| | سید مغربی | . | . | . |
| | عبد علی شاہ | ۱۱ ربیع الاول | روضہ قاضی ابراہیم کے پاس | . . |
| ۱۳۱ | سید منجن بخاری | ۱۴ محرم | مالصاحب کے باولی کے پاس جانب شمال درگاہ ہاشم پیر دستگیر | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| | شیخ عبد العلی | . | . | . |
| | شیخ ابو المعالی چونپوری | . | . | . |
| | حاجی فتح اللہ ذکا | . | . | . |
| | شیخ عبد اللطیف محمد | . | . | . |
| | سید محمد توکل | . | . | . |
| | سید ابوبکر حرب | ۲۲ شعبان | دیرہ مین متصل محل آثار شریف | مرقد بالای چبوترہ عرس ہوتا ہے |
| | شاہ عبد العزیز قادری | . | . | . |
| | شیخ زین الدین | . | . | . |
| ۲۳ | پیر جنا | ۲۷ رمضان | شہر پناہ کے اندر سلطان محمد عادل شاہ کے وزیر نواب مصطفیٰ خان کے حویلی کے پاس [illegible] | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| | پیر پہلو دے | . | بخشی کے حویلی کے پاس | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| | پیر پالے | . | " | " |
| ۷۶ | شاہ نور الدین صوفی | . | . | . |
| | شیخ جمال قادری | . | . | . |
| ۱۲۶ | سید محمد بخاری | [illegible] ہجری | اندرون شہر پناہ علی باغ مین | مرقد بالای چبوترہ عرس ہوتا ہے |

[illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر شمار | نام | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | سید علی بخاری | ٠ | ٠ | ٠ |
| ۳۸ | شاہ باز حسینی | ۱۷ ذوقعدہ سنہ ۱۰۰۱ | شاہ پیٹ مین | مرقد پر چوگنڈی عرس ہوتا ہے |
| | ملا یوسف مجذوب | ٠ | ٠ | ٠ |
| | شاہ اسمعیل مجذوب | ٠ | ٠ | ٠ |
| | میر بعبدل مجذوب | ٠ | ٠ | ٠ |
| | لال خان لنگر مجذوب | ٠ | ٠ | ٠ |
| | سید محمود بخاری مجذوب | ٠ | ٠ | ٠ |
| | شاہ محمد مجذوب | ٠ | نیا باغ مرقد شاہ بہائی کے پاس | ٠ |
| | النگی مجذوب | ۱۹ محرم سنہ | فتح دروازہ کے پاس | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| | شاہ نگی مجذوب | ۲۲ صفر سنہ | قلعہ ارک کے خندق پر | مرقد پر چوگنڈی ہے |
| | شاہ توکل مجذوب | ٠ | ٠ | ٠ |
| | شاہ عبد الحمید مجذوب | ٠ | ٠ | ٠ |
| | شاہ لاڈ محمد مجذوب | ٠ | ٠ | ٠ |
| | شاہ عثمان مجذوب | ۲۳ صفر سنہ | شاہ پور دروازہ کے پاس | مرقد پر سقف چوبین ہے |
| ۳۷ | سید علی شہید | ٠ | قاضی محمد باقر کے مکان کی پیچھے صفا بازار مین | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| | پیر باباجی شہید | ٠ | ″ | در گنج شہیدان |
| | شیخ میان شہید | ٠ | ″ | ″ |
| | یوسف شہید | ٠ | قلعہ ارک کے خندق پر اکبر خان کے گھر پاس جمعہ ارک کے | بالا چبوترہ سات قبرین ہین |
| | میان دادل جی | ٠ | ٠ | ٠ |
| | ملا محمد زبیری | ۲۳ شوال سنہ | باغ تہال باولے | مرقد بالای چبوترہ ہے |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر شمار | نام | تاریخ وسنہ وفات | مقام مرقد | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | قاضی ابراہیم بربری | ۱۲ رجب سنہ [illegible] | زنگین مسجد کے پاس شرق کیطرف | ″ |
| | قاضی عسکر | ۔ | ۔ | ۔ |
| | قاضی سیف اللہ | ۔ | ۔ | ۔ |
| | شاہ بلواجی | ۔ | ۔ | ۔ |
| | سید محمد | ۔ | ۔ | ۔ |
| | سید قطب | ۔ | ۔ | ۔ |
| | سید آنا کے | ۔ | قلعہ کے دروازہ کے سامنے مسجد بازو جانب جنوب | مرقد پر چبوترہ ہے ۔ |
| | سید منتجب | ۔ | ۔ | ۔ |
| | شیخ منصور | ۔ | [illegible] باغ متصل درگاہ [illegible] | مرقد پر چبوترہ ہے ۔ |
| | سید عبدالرحمن عرف [illegible] | ۔ | آثار [illegible] متصل [illegible] | ″ |
| | سید [illegible] عرف حضرت [illegible] | ۔ | ۔ | ۔ |
| | بی بی قادریہ | ۔ | ۔ | ۔ |
| | چچا بی بی | ۔ | اندرون فتح دروازہ | مرقد پر چبوترہ ہے |
| | بی بی صاحبہ | ۔ | ۔ | ۔ |
| | چاہ بی بی | ۔ | ۔ | ۔ |
| | [illegible] | ۔ | فتح دروازہ نزد باولی [illegible] | مرقد بالائی چبوترہ ہے |
| | صاحبنی صاحبہ | ۔ | ۔ | ۔ |
| | عامیر صاحبہ | ۔ | ۔ | ۔ |
| | سلطان محمد عادل شاہ | ۲۹ محرم سنہ [illegible] ہجری | بادشاہ پیہ مین | مرقد پر چاندنی کی گنبد ہے |
| | [illegible] | ۔ | [illegible] دروازہ کے پاس [illegible] کے گنبد کے پائین | سنہ ۵۲ |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر | نام و سنہ و | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | علی عادلشاہ بزرگ | سنہ ۹۸۸ ہجری | نوباغ مین متصل روضہ جعفر سقاف | مرقد پر چوکھنڈی ہے |
| | علی عادلشاہ خورد | ۱۳ شعبان سنہ ۱۰۸۳ ہجری | شاہ پیٹ مین | مرقد پر نیم گنبد یعنی نیم کا احاطہ |
| | ابراہیم بحرمان | • | • | • |
| | مرزا فتح الملک | • | • | • |
| | ملک یاقوت دابلی | • | متصل آثار شریف | مرقد پر چوکھنڈی ہے |
| | میر قاسم نقی پاری | ۱۰ رمضان سنہ [illegible] | قریب جامع مسجد در احاطہ مکان محمد علی صاحب | مرقد پر چوکھنڈی ہے |
| | شاہ داؤد خاقانی | • | • | • |
| | غالب شاہ | • | • | • |
| | حضرت شاہ | • | • | • |
| | قدم رسول | • | زہرہ پور کے دروازہ کے باہر | اسوقت شیخ میرن متولی کے گنبد کے پاس ہے |
| | شاہ عبد الواحد حسینی | • | • | • |
| | بہر شاہ | • | • | • |
| | علیشاہ | • | • | • |
| | حبیب اللہ شاہ | • | • | • |
| ۳۹ | سید امین اللہ حسینی | • | ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ مین مغرب کی طرف | مرقد پر گنبد ہے |
| ۱۲۹ | شاہ نور اللہ | در سنہ ۱۰۶۲ ہجری | مولانا بیت کے روضہ کے قریب جنوب کی طرف | مرقد بالائی چبوترہ ہے |
| " | شاہ عبد اللطیف قادری | در سنہ ۱۰۸۲ ہجری | ایضاً اپنے والد شاہ نور اللہ قادری کے پاس دفن ہیں | " |
| " | شاہ عتیق اللہ قادری | در سنہ ۱۱۲۳ ہجری | ایضاً مشرق کے طرف | " |
| | میان شیخ سہاگ چور | • | • | • |
| | حاجی نعمت اللہ | • | • | • |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر نقشہ | نام | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | شاہ حسن | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۶۲ | مولانا حبیب اللہ جنوری الطبی | ۷ شعبان ۱۰۸۰ھ | مقبرہ ابراہیم عادل شاہ کی طرف جانب مغرب فاصلہ پر ہے | مرقد پر گنبد ہے |
| | میاں تاج محمد | ۰ | ۰ | ۰ |
| | سید عابد | ۰ | ۰ | ۰ |
| | سید عبدالرحمن قادری | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شاہ عبدالغنی قادری | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۶۸ | شاہ علاء الحق | در ۱۰۳۱ھ | بیجاپور کے حصار کے باہر زہرہ پور میں | ۰ |
| | میاں شریف اولاد حنیف شاہ | ۰ | درگاہ شمس صاحب کے تھوڑے فاصلہ پر | |
| ۶۷ | شیخ نظام رنوکی | ۰ | درگاہ شمس صاحب کے پاس | مرقد پر چوگنڈی ہے |
| | سید احمد قادری | ۰ | ۰ | ۰ |
| | بی بی بنت الاولاد شمس عبد | ۱۴ رجب | زہرہ پور میں درگاہ مشہور ہے | مرقد پر گنبد ہے |
| | شاہ محمود | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۳۹ | شاہ حسن فخر آبادی | ۰ | زہرہ پور میں ہے | ۰ |
| | سید احمد کربلائی | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شیخ عبدالستار | ۰ | ۰ | ۰ |
| | میاں رحیم محمد | ۰ | شاہ نواز خان کے گنبد کے پاس | ۰ |
| | قاسم مرتضیٰ بن شاہ ہاشم علوی | ۹ ذی الحجہ سنہ | شمس الدین صاحب کے گنبد کے پاس جانب شمال | مرقد بالائی چبوترہ ہے |
| | شاہ ابو طالب حسینی | ۰ | ۰ | ۰ |
| | سید علی محمد بادیہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | سید علی اولاد شاہ محمد حسینی | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شاہ رضے | ۰ | ۰ | ۰ |

[illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر | نام وسنہ | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | علی عادلشاہ بزرگ | ۹۸۸ھ ہجری | نو باغ میں متصل روضۂ جعفر سقاف | مرقد پر چوکنڈی ہے |
| | علی عادلشاہ خورد | ۲۳ ربیع الثانی ۱۰۸۳ ہجری | شاہ پیٹ میں | مرقد پر نیم گنبد یعنی ناتمام [illegible] |
| | ابراہیم بحر خان | ۰ | ۰ | ۰ |
| | مرزا فتح الملک | ۰ | ۰ | ۰ |
| | ملک یاقوت دابولی | ۰ | متصل آثار شریف | مرقد پر چوکنڈی ہے |
| | میر قاسم خانی بخاری | ۱۰ رمضان سنہ الیہ | قریب جامع مسجد دراحاطہ مکان محمد طلیعہ صاحب باغبانی | مرقد پر چوکنڈی ہے |
| | شاہ داؤد حقانی | ۰ | ۰ | ۰ |
| | غالب شاہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | حضرت شاہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | قدم رسول | ۰ | زہرہ پور کے دروازہ کے باہر | اس وقت شیخ میراں متولی کے قبضہ کے پاس ہے |
| | شاہ عبدالواحد حسینی | ۰ | ۰ | ۰ |
| | ببر شاہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | علیشاہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | حبیب اللہ شاہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۲۸ | سید اسد اللہ حسینی | ۰ | ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ میں پیچھے کی طرف | مرقد پر گنبد ہے |
| ۱۲۹ | شاہ نوراللہ | در ۱۰۶۰ھ ہجری | مولانا حبیب اللہ کے روضہ کے قریب جنوب کی طرف | مرقد بالائی چبوترہ ہے |
| " | شاہ عبداللطیف قادری | در ۱۰۸۲ھ ہجری | ایضاً اپنے والد شاہ نوراللہ قادری کے پاس دفن ہیں | " |
| " | شاہ عتیق اللہ قادری | در ۱۰۲۳ھ ہجری | ایضاً مشرق کی طرف | " |
| | میاں شیخ محمد فاتح الحرار | ۰ | ۰ | ۰ |
| | حاجی نعمت اللہ | ۰ | ۰ | ۰ |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر | نام | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | شاہ حسن | ٭ | ٭ | ٭ |
| ۶۳ | مولانا حبیب اللہ جنوبی | شعبان ۱۰۱۱ھ | مقبرہ ابراہیم روضہ کے طرف جانب مغرب فاصلہ پر ہے | مرقد پر گنبد ہے |
| | میاں تاج محمد | ٭ | ٭ | ٭ |
| | سید عابد | ٭ | ٭ | ٭ |
| | سید عبدالرحمن قادری | ٭ | ٭ | ٭ |
| | شاہ عبدالغنی قادری | ٭ | ٭ | ٭ |
| ۷۸ | شاہ علاء الحق | در ۱۰۳۱ھ | بیجاپور کے حصار کے باہر زہرہ پور میں | ٭ |
| | میاں شریف و اولاد خلیفہ [illegible] | ٭ | درگاہ شمس صاحب کے تھوڑے فاصلہ پہ | |
| ۷۷ | شیخ نظام [illegible] | ٭ | درگاہ شمس صاحب کے پاس | مرقد پہ چوکنڈی ہے |
| | سید احمد قادری | ٭ | ٭ | ٭ |
| | بی بی بنت الاداد [illegible] | ۱۰ ربیع [illegible] | زہرہ پور میں درگاہ [illegible] | مرقد پہ گنبد ہے |
| | شاہ محمود | ٭ | ٭ | ٭ |
| ۳۹ | شاہ حسن فخر آبادی | ٭ | زہرہ پور میں ہے | ٭ |
| | سید احمد کربلائی | ٭ | ٭ | ٭ |
| | شیخ عبدالستار | ٭ | ٭ | ٭ |
| | میاں رحیم محمد | ٭ | شاہ نواز خان کے گنبد کے پاس | ٭ |
| | قاسم مرتضی بن شاہ ہاشم علوی | ۹ ذی الحجہ سنہ | شاہ نواز خان صاحب کے گنبد کے پاس جانب شمال | مرقد بالائی چبوترہ ہے |
| | شاہ ابو طالب سید حسینی | ٭ | ٭ | ٭ |
| | سید علی محمد [illegible] | ٭ | ٭ | ٭ |
| | سید علی و محمد [illegible] | ٭ | ٭ | ٭ |
| | شاہ [illegible] | ٭ | ٭ | ٭ |

۹۱ [illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر | نام | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | شاہ نورالدین محمد | • | • | • |
| | شرف موجود | • | • | • |
| | شیخ اسمعیل محدث قادری | • | مولانا حبیب اللہ صاحب کے گنبد کے پاس منجملی ہو کے باہر | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| | شیخ یوسف | • | • | • |
| ۱۴۸ | محمد شریف سلمہ | • | روبرو گنبد زیدہ کریم محمد الحسینی الکلبی معتقد قریب جامع مسجد | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| | میابہولا فقیر | • | مقبرہ بادشاہ کے پاس سمت شرقی | • |
| | باوا برنگ | • | • | • |
| | شاہ چنگی | • | تکیہ محمد فضل پور واقع بیجاپور | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| | شیخ خان مجذوب | • | • | • |
| | راجی روشنی | • | مولانا حبیب اللہ کے گنبد کے پاس مغربی طرف | • |
| | امین شاہ | • | • | • |
| | والد قاضی علی | • | • | • |
| | قاضی زین العابدین | • | • | • |
| | قاضی محمد امین | • | • | • |
| | محمد حسین خلف بابا شاہ پیر | • | • | • |
| | ملا عبدالرحمن سیوہرا | • | • | • |
| | ابو محمد قنوجی خان | • | • | • |
| | ابراہیم بادشاہ | ۱۱ محرم سنہ ۱۰۳۷ھ | روضہ ابراہیم در نورس پور | بالای مرقد گنبد ہے |
| | نواب مصطفے خان | | درگاہ حضرت امین الدین اعلی کے رستہ میں جبلا کے اندر | مرقد پر چھوٹا گنبد سا ہے |
| | نعمت خان کلی ندوار | • | • | • |
| | عزیز خان سر نوبت | • | • | • |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر | نام | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | محمد خان دیلور | - | • | • |
| | علیخان آتاربچی | • | • | • |
| | اعتبار خان سر نوبت | • | مولانا حبیب اللہ کے گنبد کے پائین متصل | مرقد پر گنبد ہے |
| | شاہ صفی الدین عرف شاہ جنید ثانی | • | • | • |
| | سید مصطفیٰ صاحب | • | • | • |
| ۱۲۱ | شاہ میران جی شمس العشاق | • | شاہ پور کے ٹیلہ پر متصل گنبد حضرت شاہ امین الدین اعلیٰ قدس سرہ | مرقد پر گنبد ہے |
| | شاہ برہان الدین جانم | ۱۰ جمادی الثانی | شاہ پور کے ٹیلے پر | مرقد پر گنبد ہے |
| ۱۲۳ | شاہ امین الدین اعلیٰ | ۲۴ رمضان | شاہ برہان الدین کے گنبد کے پاس | مرقد پر گنبد ہے |
| ۱۲۴ | شیخ محمود خوش دہان | • | شاہ امین الدین اعلیٰ کے درگاہ مین | • |
| ۱۲۵ | شاہ غنی | • | شاہ پور کے تالاب پر مغرب کی جانب | • |
| ۱۲۵ | شاہ [illegible] | [illegible] | [illegible] کے گنبد کے [illegible] | مرقد پر گنبد ہے۔ |
| | سید فتح اللہ قادری عرف [illegible] | • | • | • |
| | شاہ علی خضائی | • | • | • |
| | میان سیدا مجذوب | • | • | • |
| | میان بچاے مجذوب | • | • | • |
| | میان خاکسار | • | بہلول پورہ مین | مرقد پر گنبد ہے |
| | میان داؤد | • | • | • |
| | میان شاہ محبت | • | • | • |
| | میان محمود | • | • | • |
| | میان بچاے فقیر | • | • | • |
| | سید میران شہید | • | • | • |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نشان | نام | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | ست علی | • | • | • |
| | غلام علی | • | • | • |
| | شاہ محمد کرمانی خطیب جامع مسجد | • | • | • |
| | قاضی سعید | • | • | • |
| | ملا ملک | • | • | • |
| | ملا ظہوری شاعر | • | بخشی کے حویلی کے قریب ایک گنبد میں مدفون اندر عاشق بیدن | فرش زمین ہے |
| | بہلول خان | • | • | • |
| | موسیٰ خان | • | • | • |
| | ملا غیاث | • | • | • |
| | شاہ نواز خان | • | بیرون شاہپور دروازہ دربستہ روضہ حضرت امین الدین اعلیٰ | مرقد پر گنبد ہے |
| | نائب الملک شاہ نواز خان | • | • | • |
| | نور الدین محمد شاہ نواز خان | • | • | • |
| | احمد خان سر سر نوبت | • | • | • |
| | فتح خان راستگو | • | • | • |
| | شاہ باز خان | • | • | • |
| | سید محمد بخاری | • | • | • |
| | سید عظمت شاہ | • | • | • |
| ۱۱۹۶ | شاہ مصطفےٰ بن شاہ ابو الحسن علوی | ۱۱ شعبان | شاہ راجو کے گنبد کے پاس | • |
| | شاہ حبیب بن شاہ بڑا | • | • | • |
| | میاں محمد راضی | • | • | • |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر | نام | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | شاہ جمال اللہ | ۔ | ۔ | ۔ |
| | شیخ علی | ۔ | ۔ | ۔ |
| | سید احمد زین | ۔ | متصل آثار شریف جانب شمال | مرقد بالائے چبوترہ |
| | شاہ باقر ذاکر | ۔ | ۔ | ۔ |
| | مولانا محمد نذیر بزرگ | ۱۴ صفر | فاسق تالاب پر | مرقد بالائے چبوترہ ہے |
| ۲۵ | شیخ ابراہیم سنگانی | ۱۴ محرم ۱۰۳۶ ہجری | شمالی قبرستان میں | ۔ |
| | جاندار خان | ۔ | ۔ | ۔ |
| | میران خان | ۔ | ۔ | ۔ |
| | بڑے ملک | ۔ | ۔ | ۔ |
| | مخدوم خان | ۔ | ۔ | ۔ |
| | یوسف خان | ۔ | ۔ | ۔ |
| ۸۶ | شاہ ابوالحسن قادری | ۱۴ ربیع الثانی | آغاپور کے پاس | مرقد پر گنبد نہیں ہے [illegible] |
| ۸۹ | شاہ مصطفےٰ قادری | ۱۵ شعبان | شاہ ابوالحسن قادری کے درگاہ میں علیحدہ چبوترہ پر | مرقد بالای چبوترہ ہے۔ |
| | سید میران | ۔ | شاہ ابوالحسن قادری کے درگاہ کے باہر | مرقد بالای چبوترہ |
| | سید علی محمد | ۔ | " | " |
| | شاہ عبدالقادر قادری | ۔ | " | " |
| ۱۳۱ | شاہ نعمت اللہ قادری | ۔ | " | " |
| | سید میران خواجہ اولیا | ۔ | ۔ | ۔ |
| | قاضی سید علی | ۔ | ۔ | ۔ |
| | رابعہ حاشمہ | ۔ | ۔ | ۔ |

[illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر | نام | تاریخ وصال و وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | شاہ ابوالقاسم | • | • | • |
| | شاہ محمد | • | • | • |
| | شاہ محی الدین | • | • | • |
| | سید نصر اللہ | • | • | • |
| | سید احمد | • | • | • |
| | سید اسمٰعیل | • | • | • |
| | سید لطف | • | • | • |
| | سید محمود | • | • | • |
| | سید جعفر قادری | • | • | • |
| | شیخ علم اللہ محدث | ۱۰ ذی الحجہ [illegible] | قبر پاک بلبلی [illegible] دروازہ کے طرف [illegible] | • |
| | شیخ ابوالحسن [illegible] | • | اپنے والد کے پاس | • |
| | شیخ ابوتراب | ۲۰ رمضان [illegible] | اپنے والد شیخ علم اللہ کے پاس | • |
| | میاں فیروز | • | • | • |
| | شاہ موسیٰ قادری | [illegible] | اللہ پور دروازہ باہر [illegible] کے پاس | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| ۱۲۸ | شاہ مصطفیٰ قادری | ۱۲ ربیع الاول [illegible] | جامع مسجد قریب [illegible] گنبد عبدالرحمن قادری | مرقد بالای چبوترہ ہے |
| | پیر میٹھے فتحپوری | • | قریب فتحپور | مرقد بالای چبوترہ |
| | شاہ محمد خلیل اللہ | • | [illegible] درگاہ احاطہ میں | مرقد بالای چبوترہ |
| | سید [illegible] | • | [illegible] درگاہ [illegible] | مرقد بالای چبوترہ |
| | سید لطیف | • | • | • |
| | قطب شاہ | • | • | • |
| | شیخ یوسف | • | • | • |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر شمار | نام | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | شیخ حسین کھڑیا | • | • | • |
| | حافظ علی | • | • | • |
| | شاہ لعل شہید نیل | • | • | • |
| | سدی عنبر مجذوب | • | • | • |
| | بادشاہ صاحب مجذوب | • | • | • |
| | شاہ بہائی | • | • | • |
| | مخدوم صاحب | • | • | • |
| • | شاہ قاسم مجذوب | • | • | • |
| | شیخ سلطان محمود | • | • | • |
| | میٹھے سوداگر | • | • | • |
| | سدی [illegible] | • | • | • |
| | صاحبہ راجہ | • | • | • |
| | امتہ السلام | • | • | • |
| | امتہ الحفیظ | • | • | • |
| | امتہ المجید | • | • | • |
| | اچھو صاحبہ | • | • | • |
| | بی بی عائشہ | • | • | • |
| | راجی صاحبہ | • | • | • |
| | بھی بی بی صاحبہ | • | • | • |
| ۸۲ | حضرت شاہ مرتضیٰ قادری | سنہ [illegible] | صحن دروازہ کے باہر | مزار پر چھوٹی گنبذ ہی عرس ہوتا ہے |
| | [illegible] | • | اندرون گنبذ شاہ مرتضیٰ قادری | • |

[illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر مسلسل | نام | تاریخ و سنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | شاہ محمود ثانی ایضاً | ۔ | شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے باہر | مرقد بالای چبوترہ |
| | شاہ حسین | ۔ | ایضاً | " |
| | شاہ حافظ عبد القادر علیہ الرحمہ | ۔ | ایضاً | ۔ |
| | میر زین الدین | ۔ | ۔ | ۔ |
| | علی میاں | ۔ | ۔ | ۔ |
| | حاجی ذاکر | ۔ | شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے بائیں جانب شمال | ۔ |
| | میر آثار | ۔ | ۔ | ۔ |
| | سید عماد | ۔ | ۔ | ۔ |
| | حلیتے میاں | ۔ | ۔ | ۔ |
| | خوب محمد | ۔ | ۔ | ۔ |
| | [illegible] | | | |
| | میاں بادشاہ | ۔ | ۔ | ۔ |
| | شیخ محی الدین واعظ | ۔ | ۔ | ۔ |
| | مولوی عبد الرحمن مشتقی | ۔ | شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے احاطہ کے اندر | ۔ |
| | شیخ احمد مدرس | ۔ | ۔ | ۔ |
| ۱۴۳ | سید عبد الرحمن اسلاف | ۔ | بیرون شہر پناہ بطرف فتح دروازہ | مرقد بالای چبوترہ |
| ۱۴۴ | سید محمد سلف | ۔ | ۔ | ۔ |
| | شاہ ہدایت اللہ صوفی | ۔ | ۔ | ۔ |
| | میاں حمزہ فقیر | ۔ | ۔ | ۔ |
| | شاہ بہادر | ۔ | ۔ | ۔ |
| | حاجی سید | ۔ | ۔ | ۔ |

[illegible]

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر شمار | نام | تاریخ وفات | مقام مزار | [illegible] |
|---|---|---|---|---|
| | شیخ صلاح | ۰ | ۰ | ۰ |
| | سید وجیہ ذاکر | ۰ | ۰ | ۰ |
| | میاں عبدالرحیم ذاکر | ۰ | ۰ | ۰ |
| | عزیز شاہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شیخ سلیمان | ۰ | ۰ | ۰ |
| | قاضی عبداللہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | باوا الاک مجذوب | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شاہ صبغۃ اللہ مجذوب | ۰ | ۰ | ۰ |
| | ستی حریرہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | مرزا عنایت اللہ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | حیدر آقا | ۰ | ۰ | ۰ |
| | مقصود آقا | ۰ | ۰ | ۰ |
| | اخلاص خان بزرگ | ۰ | بیرون فتح دروازہ قریب گنبد شاہ مرتضیٰ قادری | مرقد پر گنبد ہے سالم |
| | ابراہیم خان | ۰ | ۰ | ۰ |
| | اللہ بخش | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شیخ حسن رضا سرمست | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شیخ ابو علوفہ سرمست | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شیخ ابو القاسم سرمست | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شیخ عبدالعزیز سرمست | ۰ | ۰ | ۰ |
| | شیخ احمد سپاہ انگیز | ۰ | ۰ | ۰ |

[illegible]

سارے دوار سے کے دروازہ سے کے باہر ہے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر صفحہ | نام | تاریخ وسنہ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | شیخ عبدالقادر مست | . | . | . |
| ۱۳۸ | سید احمد نظر | . | ساڑدار دروازہ کے پاس | مرقد بالائے چبوترہ |
| | سید احمد عید روس | . | . | . |
| | جمیع سادات عرب | . | . | . |
| | شیخ احمد برقعی | . | بہمنی دروازہ کے اندر باغ میں | مرقد بالائے چبوترہ |
| | میاں عبدالرحمان شقی | . | . | . |
| | شاہ ابوعوث منجھلے شاہ بزرگ | . | . | . |
| | شاہ میر نابینا | . | . | . |
| | شاہ ابراہیم بزرگ | . | . | . |
| | شاہ حضرت ٹھانہ دار | . | . | . |
| | دفا خان | . | . | . |
| | حسن رومی خان | . | . | . |
| | سید شیخا خادم آثار شریف | . | . | . |
| | شاہ مرتضیٰ حسینی علوی | ۱۷ شوال ۱۱۶۱ھ | اندرون احاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ | مرقد پر بنگلہ چوبی ہے |
| | شاہ ہاشم حسینی علوی | ۱۲ جمادی الثانی سنہ [illegible] | ″ | ″ |
| | شاہ وجیہ الدین حسینی علوی | ۱ جمادی الاول سنہ [illegible] | ″ | ″ |
| | شاہ محمد غوث حسینی علوی | ۹ صفر سنہ ۱۱۸۵ھ | ″ | ″ |
| | شاہ عبداللہ حسینی علوی | ۲۸ جمادی الاول سنہ [illegible] | روبرو درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ | مرقد بالائے چبوترہ |
| | شاہ وجیہ الدین ثانی علوی | ۹ ربیع الاول | دراحاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ | ″ |
| ۱۱۶ | شاہ نعیم اللہ قادری | . | در نوبازار | مرقد پر گنبذ ہے |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| نمبر | نام | تاریخ وفات | مقام مزار | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | شاہ قطب الدین صفوی | • | در احاطۂ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ | • |
| | شاہ حسن صفوی | • | " | • |
| ۱۲۹ | شاہ خضرت قادری | ۱۴ محرم | عقب جامع مسجد در مکان اٹھاسوسور | مرقد بالا سے چبوترہ ہے |
| ۱۳۰ | شاہ کریم اللہ قادری | • | • | مرقد پر چوکھنڈی ہے |
| | شاہ رضوی | • | • | • |
| ۱۲۱ | سید عبدالرحمن الحسینی قادری | ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۱۲۰ھ | قریب جامع مسجد | مرقد پر گنبذ ہے |
| ۲۰۶ | سید کریم محمد حسینی قادری | ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۳ | " | " |
| ۱۵۸ | سید حاجی حسن قادری | ۱۸ رجب | سی بازار میں | " |
| | شاہ ابراہیم بغدادی | ۷ رمضان | محلۂ مکتی بازار قریب جامع مسجد | مرقد بالا سے چبوترہ |
| | سید عبدالرحمن الدسید ابوبکر باہ فقیہ | • | عرب واڑی متصل آثار شریف | " |
| ۱۳۸ | سید زین مقبل | • | شاہ پیٹ میں | " |
| | سید عبداللہ مقبل | • | " | " |
| | سید علوی بردم | • | در روضۂ سقاف محلۂ لسنگر بازار | " |
| | مولانا سید عبدالرحیم | • | عرب واڑی متصل آثار شریف | " |
| | مولوی خلیل الرحمن صدر | • | سی بازار میں پائین شاہ قاسم قادری | " |
| | محمد اکرم صدر | • | " | • |
| | سکندر عادل شاہ | سنہ ۱۱۱۰ھ | نوبازار میں پائین درگاہ شاہ نعیم اللہ قادری | • |
| | محمد اکبر | • | سی بازار میں پائین درگاہ شاہ قاسم قادری | " |
| | شیخ محمد عرب | • | • | • |
| | شیخ ابراہیم ولد شیخ عرب | • | • | • |

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

| کیفیت | مقام مزار | تاریخ وفات | نام | تاریخ صحیح |
|---|---|---|---|---|
| مرقد بالا سے چبوترہ | متصل آثار شریف در باغ شاہ گنج | . | سید عبد اللہ عیدروس[1] | |
| مرقد پر گنبذ ہے | دولت کوٹے مین | ۱۱ ربیع الثانی | شمس الضحیٰ صوفی[2] | |
| مرقد پر چوکھنڈی ہے | سی بازار مین پائین درگاہ شاہ قاسم قادری | ۲۰ محرم سنہ | سید ابو تراب[3] | |

اللّٰھم اجعلنا من عبادك الصالحین المرحومین واحشرنا فی زمرۃ اولیائك المقربین وقع الفراغ من تالیف ھذا الموجز المسمّی **بروضۃ الاولیاء بیجاپور** فی الیوم الرابع من العشرۃ الاولی من الشھر التاسع من السنۃ الثانیۃ من العشر الخامسۃ من المائۃ الثالثۃ من الالف الثانی من ھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا افضل الصلوٰۃ والتحیات منا ومن سائر البریۃ

غفر اللہ لمولفہ وکاتبہ بحق حبیبہ وعترتہ

**ترجمہ** الٰہی گردان ہمکو تیرے رحمت کئے گئے بندوں سے اور اوٹھا ہمکو تیرے مقرب دوستون کے زمرے مین فراغت ہوئی تالیف سے اس مختصر کے جسکا نام روضۃ الاولیاء بیجاپور ہے چوتھے روز پہلے دہے سے نوین مہینے کے دوسرے سال مین پانچوین دہے کے دوسرے ہزار کے تیسرے سو مین یعنے چوتھی رمضان المبارک سنہ ۱۲۴۲ ہجری نبوی صاحب پر جسکے یعنے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہترین درود وسلام ہو ہمارے طرف سے اور تمامی خلق کے طرف سے بخشے اللہ مولف کو اسکے اور کاتب کو اسکے طفیل سے اپنے حبیب کے اور انکی آل کے

حاشیہ [1] آپکا سالانہ عرس سید حسین صاحب عیدروس منگولی والے کرتے ہین۔ ۱۲ [2] آپ حضرت سید عبد الرحمن حسینی القادری صبغۃ اللہی قدس سرہ کے خلیفے ہین حضرت ممدوح کا عرس اور آپکا عرس ایک ہی تاریخ گیارہوین ربیع الثانی کو ہے۔ آپکی وصیت ہیکہ پہلے صندل مرشد کی مزار پر چڑھا کر مجھکو چڑھانا۔ اسکی تعمیل آپکی اولاد سے عبد اللہ صاحب اور انکے برادران کرتے ہین ۱۲ [3] آپکا سالانہ عرس سید عبد اللطیف صاحب اور سید مرتضیٰ صاحب کیطرف سے ہوتا ہے ۱۲

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

# خاتمۂ کتاب

فقیر حقیر کمترین ازلی حاجی سید شاہ روشن علی قادری وشطاری صبغۃ اللٰہی مرید و خلیفہ سید السادات منبع السعادات قبلۃ المحققین برہان الحق والدین پیر و دستگیر مرشدنا و مولانا حضرت سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری شطاری صبغۃ اللٰہی قدس سرہ خدمت میں عاشقان اولیاے خدا و پیروان راہ ہُدا ناظرین باتمکین کے حسب ذیل عرض رسا ہے۔

ف ۱ شہر دار الظفر بیجاپور میں پہلے پہل حضرت حاجی رومی صاحب قدس سرہ کہ جنکا وفات ... میں ہوا تشریف لائے۔ پھر اوس زمانہ سے اولیاء اللہ کی آمد شروع ہوئی ہر سمت سے یکی بعد دیگرے اس کثرت سے جمع ہوئے کہ جنکا پورا حساب کوئی بتلا نہیں سکتا لیکن ہان جناب فضیلت مآب محمد ابراہیم صاحب قادری وشطاری ہاشمی بیجاپوری خلیفہ فیض مآب سید السادات حضرت سید شاہ عبد اللہ الحسینی العلوی القادری وشطاری ہاشمی قدس سرہ نے جلیل القدر اور نامور اولیا اور علما کا احوال فارسی زبان میں مختلف کتابون سے ۱۲۴۰ ہجری میں فراہم کرکے روضۃ الاولیاء بیجاپور نام رکھا وہ کتاب اسوقت بہت عدیم الوجود ہوگئی تھی و بسر علاوہ یہہ کہ فارسی زبان نہیں ہونیکے باعث ہر شخص اوس سے بہرہ یاب نہیں ہوسکتا تھا۔ غرض اتفاقات زمانہ ... کے بعد کتاب ممدوحہ ملگئی اور فارسی ہی طبع کروانا شروع کردیا گیا تھا اور نہین ایام میں برادر دینی ... فضیلت دستگاہ حضرت شاہ سیف اللہ صاحب قادری وشطاری صبغۃ اللٰہی رائچور تشریف لائے اور فقیر کے خواہش کے موافق آٹھ مہینہ تک فقیر کے مکان پر تشریف رکھکر بڑی جانفشانی اور محنت کے ساتھ اردو زبان میں ترجمہ فرمایا اور آخر کتاب میں ایک فہرست جسکو حضرت سید شاہ ابو الحسن ثانی قادری بیجاپوری قدس سرہ نے اپنے کشف باطن و معلومات سے بزرگان دین علماے حق الیقین و بادشاہان عادل شاہی اور وزرا و مقربان سلطانی کی مرتب فرمایا تھا شاہ صاحب موصوف نے اوسکو پانچ خانونکی جدول میں ترتیب دیا۔ اور یہہ جدول ان بزرگونکی فاتحہ سالانہ کرنے والونکے لئے بطور عرس نامہ کے کام دیگی اور زائرون کے لئے بطور ایک رہبر شفیق کے اون بزرگون کے مزارات کے مقام اور حالات بتلائیگی۔

ف ۲ جبکہ شاہ سیف اللہ صاحب قادری مدراس مراجعت فرمائے اس فقیر نے آپسے اسکی طبع کا حق حاصل کر کے طبع کا کام مطبع صبغۃ اللہی مین شروع کردیا پانچ چھے فارم طبع ہوئے تھے کہ اس عرصہ مین شاہ صاحب موصوف بیمار ہوکر بتاریخ اٹھارۃ ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری بمقام مدراس بگرائے عالم جاودانی ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور بتاریخ اونیسوین ۱۹ ذیحجہ سنہ مذکور کو اُنکی وصیت کے موافق آپکے بھائیون نے تاجپورہ شریف لیجاکر حضرت مرشدنا پیر دستگیر قدس سرہ کے پائین خانقاہ کے روبرو دفن فرمائے اور فقیر بھی شریک دفن تھا۔ اگر شاہ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ اور اُنکی حالات تفصیل کے ساتھ لکھی جائین تو شاید ایک جداگانہ تذکرہ ہوجائیگا لیکن مختصر اور خلاصہ یہہ ہے کہ آپ شاغل اور کاسب اور نہایت حلیم الطبع اور خلیق و راحم تھے اور دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش امارت آبائی کو ترک فرماکر عزلت اختیار کیئے۔ آپنے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین بیعت حاصل کی اور سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین خرقہ خلافت سے سرفرازی پائے جس کا ذکر رسالہ تصرفات برہانی مین درج ہے اور سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین رحلت فرمائے اور یوم بیعت سے رحلت تک اسی طریقہ فقر پر بسر کیئے اور آپکی عمر قریب پچاس برس کی تھی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میان میرا بیٹا ہے اور ہمیشہ اُنکو میان کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ پس یہی کشش تھی جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کی رحلت بمقام مدراس اٹھارۃ ۱۸ ذیحجہ اور شاہ صاحب کی بھی رحلت بمقام مدراس اٹھارۃ ۱۸ ذیحجہ۔ اور حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا دفن شریف اونیسوین ۱۹ ذیحجہ بوقت عصر بمقام تاجپورہ شریف اور شاہ صاحب کا دفن بھی اونیسوین ۱۹ ذیحجہ بوقت عصر بمقام تاجپورہ شریف حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے عین عرس مبارک کے روز ہوا

۵ سبحان اللہ بحمدہ کشش مرشدی ہو تو ایسی ہو خداوند کریم ہر ایک طالب کو نصیب کرے آمین ۔ چاہتے ہین جسکو بلاتے ہین یون * شربت دیدار پلائے ہین یون * شاہ صاحب مرحوم کو اوسی بیماری مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا عالم رویا مین ارشاد ہوا کہ خلافت دو مگر آپ اس فکر مین تھے کہ مین کسکو دون جب وقت قریب پہونچا اور عالم رویا مین تاجپورہ شریف کی طلبی ہوئی اوسوقت آپنے اپنے بھائی شاہ محی الدین حسین صاحب قادری وشطاری صبغۃ اللہی کو جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے مرید اور فیض یافتہ تھے تعمیل حکم مرشدی بجالاکر خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ اور آپکا حسب ونسب بھی اسی خاندان والا جاہی مین شامل ہے۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ف۳ یہ حالت غمناک بھی تاسف و رنج سے خالی نہیں ہے کہ ایک تو پہلے ہی سے حضرت مرشدنا مولانا پیر دستگیر قدس سرہ کے رحلت کا داغ خلفاء و مریدوں و معتقدوں کے دل سے محو نہوا تھا کہ چوبیسویں رمضان سنہ ۱۳۱۳ ہجری کو حضرت ام المریدین زاہدۂ زمان رابعۂ دوران حضرت پیرانی بی بی صاحبہ بھی بمقام مدراس بگرای عالم بقا ہوئیں جسے داغ پر داغ ہوا۔ آپکے تابوت شریف کو بھی مثل تابوت مبارک حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے نواب صاحب پرنس آف ارکاٹ دام اقبالہ نے بکمال اعتقاد سے دوسرے روز پچیسویں ۲۵ رمضان کو بذات خود ہمراہ رکاب رہکر مدراس سے تا جبورۂ شریف کو بذریعہ گاڑی اسپشل لیگئے اور حضرت ممدوحہ درگاہ شریف کے احاطہ کے اندر مسجد کے بازو ملحق دیوار غربی زیر زمین آسودہ ہو۔

## ف۴ ذکر خاندان والاجاہی

اگرچہ نواب صاحب ممدوح کے عقیدت مندی کا ذکر صفحہ ۱۸۵ - اور ۱۹۹ مین درج ہے لیکن اسموقع پر فقیر کو مناسب معلوم ہوا کہ ایسے عقیدتمند کریم و خلیق نواب کا خاندانی خطاب اور آبائی مجملی تھوڑا سا حال اور انکے اعتقاد کا ذکر ناظرین کتاب کے پیش کروں۔ (اپ کا خطاب آبائی یہ ہے) .........

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

عظیم جاہ عمدۃ الامرا امیر الامرا سراج الامرا مدار الملک عمدۃ الملک عظیم الدولہ اسد الدولہ محمد منور خان بہادر ذوالفقار جنگ سپہ سالار امیر ارکاٹ۔ اور آپ فرزند نواب معز الدولہ بہادر کے اور یہ فرزند نواب عظیم جاہ بہادر امیر ارکاٹ اول کے ہیں۔ اور یہ فرزند نواب عظیم الدولہ بہادر نواب کرناٹک کے ہیں اور یہ فرزند نواب امیر الامرا اور برادر زادہ نواب عمدۃ الامرا فرزند نواب محمد علی خان والاجاہ حاکم کرناٹک کے ہیں نواب صاحب عالی مناصب اپنے آبا و اجداد کے (جو رؤسائے ملک کرناٹک پایان گھاٹ کے تھے) قائم مقام ہیں۔ تاریخ مجملی انکی یہ ہے۔ کہ پہلے نواب انور الدینخان سراج الدولہ جو امرائے مشہور دہلی کے ہیں (جنکا سلسلۂ نسب منتہی ہوتا ہے حضرت ناصر الدین رضی اللہ عنہ تک جو پوتے ہیں خلیفۂ ثانی امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور نواسے ہیں امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے) نواب آصف جاہ بہادر والی ممالک دکن کے حکم سے با اجازت بادشاہ دہلی ملک کرناٹک کے منصب صوبہ داری پر مقرر ہوئے۔ جب یہ نواب سنہ ۱۱۶۲ ہجری میں نواب ہدایت محی الدینخان بہادر اور فرانس کے معرکہ میں سرزمین ارکاٹ پر شہید ہوئے۔ انکی نعش کو

حیدرآباد کے آصف نگر میں پائین آپکے مرشد شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے دفن کیے گئے۔ نواب والاجاہ محمد علیخان بہادر
شہید مرحوم کے فرزند نے (جو نواب محمد منور خان بہادر کے پشت پنجم کے جد ہیں) سنہ ۱۱۶۳ ہجری میں بحکم والی ملک دکن
نواب آصف الدولہ غازی الدینخان بہادر بموجب فرمان احمد شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ستائیسوین ۲۷ ربیع الاول
سنہ ۱۱۶۴ ہجری اپنے والد شہید کی مسند ریاست کرناٹک پر (جسکا نام اب مدراس ہے) جلوس فرمائے اور فرانس کو
بارہا شکست دیے اور انگریزون کے ساتھ عہدنامہ کیے اور انکو ضلع چنگل پٹ وکنجی وغیرہ جسکی تحصیل اسوقت تیرہ ۱۳ لاکھ روپیہ
سالانہ تھی اور اب چالیس ۴۰ لاکھ روپے ہوگی انعام جاگیر عطا کیے اور بہت سی جمعیت پیادہ و سوار بتوسط انکے
نوکر رکھے اور سالانہ چھتیس ۳۶ لاکھ روپیہ تخمیناً انکی تنخواہ دیتے رہے۔ جب سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین نواب والاجاہ جنت
آرامگاہ کا انتقال ہوا انکے بڑے فرزند نواب عمدۃ الامرا مسند نشین حکومت ہوے۔ جب سنہ ۱۲۱۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۱ع
مین نواب عمدۃ الامرا رحلت پائے تو سرکار انگریزی نے نواب عظیم الدولہ بہادر کو جو نواب امیر الامرا مرحوم فرزند
دوم نواب والاجاہ اور برادرزادہ حقیقی نواب عمدۃ الامرا کے تھے منتخب کرکے نواب کرناٹک کا خطاب دیکر سالانہ
بارہ ۱۲ لاکھ روپیہ وظیفہ خاص اور سات لاکھ روپیہ متعلقون کیلئے معاش جاری کی اور ایک عہدنامہ بھی منعقد ہوا۔ جب نواب
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
عظیم الدولہ بہادر سنہ ۱۲۳۴ ہجری مین رحلت فرمائے انکے بڑے فرزند نواب اعظم جاہ بہادر مسند ریاست کرناٹک پر جلوس فرمائے
جب یہ نواب بھی سنہ ۱۲۴۰ ہجری مین داعی اجل کو لبیک کہے انکے فرزند غلام محمد غوث خان بہادر کو جنکا سن
چند ۴ مہینون کا تھا انگریزونے تخت کرناٹک پر بٹھلایا اور وہی معاش مقررہ بالاجمال رکھا اور انکے سن شعور تک انکے
عم بزرگوار نواب عظیم جاہ بہادر فرزند دوم نواب عظیم الدولہ کو نائب مختار بنایا۔ اور سنہ ۱۲۵۸ ہجری مین نواب غلام محمد غوث خان
بہادر کو کاروبار ریاست مفوض ہوا۔ جب سنہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۵ع مین یہ نواب لاولد انتقال کیے تو سرکار انگریزی نے
وہ خطاب نواب کرناٹک کا موقوف کردیا اور ملازمونکو تا قید حیات اور قرابتدارونکو دو تین پشت تک جو دونون کا
جملہ سالانہ چار پانچ لاکھ روپیہ کا معاش جاری کیا۔ اور نواب مرحوم کے چچا نواب عظیم جاہ بہادر جو دعویدار مسند
کرناٹک کے تھے ۴ شعبان سنہ ۱۲۸۳ ہجری مطابق یکم جنوری سنہ ۱۸۶۷ع مین انکو ادائے قرضہ کیلئے ستائیس ۲۷ لاکھ روپیہ نقد اور تین ۳ لاکھ روپیہ
سالانہ معاش مقرر کرکے خطاب پرنس آف ارکاٹ یعنی امیر ارکاٹ کا سرکار انگریزی سے اس شرط سے ملا
کہ خطاب امیر ارکاٹ نسل بعد نسل جاری رہے۔ اور نصف معاش یعنی ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ علاوہ جاگیرات

مساجدون کے اونکے قایم مقام اور اولادین باستمرار ابا تی رہے۔ اور یہہ بہی معلوم ہو کہ نواب عظیم جاہ کو چار فرزند تھے۔ اول ظہیر الدولہ بہادر۔ دوسرے انتظام الملک منتظم الدولہ۔ تیسرے حاجی عمدۃ الدولہ۔ چوتھے معز الدولہ۔ یہہ تین فرزند اخیر ایک مادری ہین۔ سرکار قیصر ہند کے فرمان مین یہہ قرارداد ہوا کہ بعد انتقال نواب عظیم جاہ نوبت بنوبت ان سے ہر ایک فرزند اگر زندہ رہے تو قایم مقام ہو۔ اور بعد انتقال ہر چہار فرزند کے پوتون مین قایم مقام اخیر یعنے نواب معز الدولہ بہادر کے فرزند کلان۔ انکے بعد انکے فرزند کی اولاد مین سلسل جاری رہے۔ جب سنہ ۱۲۹۱ ہجری مطابق ۱۸۷۴ء مین نواب عظیم جاہ نے انتقال کئے انکے اکبر اولاد نواب ظہیر الدولہ بہادر بخطاب امیر ارکاٹ اور معاش ڈیڑہ لاکھ روپیہ سالانہ سے کامیاب ہوے۔ اور یہی نواب ۱۵ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مطابق یکم جنوری ۱۸۷۷ء مین دہلی کے جلسۂ قیصریہ مین شریک تھے انکو خطاب اعلی درجہ نجم الہند بہی عنایت ہوا۔ القصہ نواب ظہیر الدولہ بہادر ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۶ ہجری مطابق ۱۷ جون ۱۸۷۹ء مین انتقال کئے۔ انکے بعد نواب انتظام الملک فرزند دوم نواب عظیم جاہ بہادر منصب امارت ارکاٹ پر قایم ہوے انکے سامنے ہر دو برادر یعنی نواب حاجی عمدۃ الدولہ بہادر و نواب معز الدولہ بہادر انتقال فرما اور نواب انتظام الملک بہادر بہی ۱۵ رمضان سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق ۱۶ مئی ۱۸۸۹ء مین جب اس دنیائے فانی سے رحلت کئے انکے بھتیجے یعنی نواب معز الدولہ بہادر کے فرزند کلان نواب محمد منور خان بہادر مسند امارت ارکاٹ پر جلوہ آرا ہوے خدا انکو قایم و دایم رکھے اور یہہ نواب کو بہی چار فرزند ہین۔ پہلے فرزند کلان محمد علی خان بہادر۔ دوسرے عبد المجید خان بہادر۔ تیسرے محمد انور خان بہادر۔ چوتھے غلام محی الدین خان بہادر سلمہم اللہ تعالی عن طوارق الحدثان۔

اگرچہ حضرت مرشدنا پیر دستگیر کے ہزارہا مریدان راسخ الاعتقاد ہین اور معززان شہر اور امرا و اراکین ریاست کرناٹک اور خاندان والاجاہی کے عمائدین اور بیگمات محلات وغیرہ کیا ادنی اور کیا اعلی آپکے عقیدتمند اور جان نثار ہین جن کے اعتقاد مین کچہ شک نہین جو حق آستانۂ مرشدی ہے دل و جان سے بجا لاتے ہین لیکن نواب صاحب معز الیہ کا رسوخ اعتقاد اور خلوص دلی و محبت قلبی کی خدمت گزاری اور یہی ہے ایسی عقیدت مندی کا ظہور ہر ایک سے ہونا امر محالات سے ہے حالانکہ حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور حضرت پیرانی بی بی صاحبہ قدس سرہا کا وصال شریف ہو چکا مگر نواب صاحب ممدوح کی حسن عقیدت و خدمت گزاری مین فرق نہ آیا ابتک وہی خدمت گزاری جاری ہے جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے وقت مین جاری تھی۔ اور حضرت ثانی سید شاہ علی محمد الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللہی عرف پیر انصاحب قبلہ مد ظلہ العالی کو بجاے پیر دستگیر قدس سرہ کے تصور فرماتے ہین اور آپکے صاحبزادگان بلند اقبال بھی حضرت پیر انصاحب قبلہ سے نہایت عقیدتمندی کے ساتھ پیش آتے ہین۔ خداے عزوجل انکی عمر و دولت مین خیر و برکت دیوے آمین ثم آمین۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

**ف ۵** دکن اور جنوبی ہندوستان مین اس کتاب ترجمہ روضۃ الاولیاے بیجاپور کے اسقدر شایقین ہین کہ شاید مسلمانون کی آبادی مین کوئی مقام ایسا نہوگا کہ جہان کہین دو چار شخص بھی نہ نکلین اور خاندان صبغۃ اللہی کے مریدون و معتقدون کیلئے تو ایک خزانہ دارین ہے جس سے اپنے مرشدون کے تمام حالات مسلسل معلوم ہوتے ہین۔

**ف ۶** اس خاتمہ کے اتمام کے بعد ایک فہرست اولیاے رائچور قدس اللہ اسرارہم کی جسقدر کہ اسماے گرامی انکے ہمدست ہوسکے معہ کوائف ضروری و تاریخ اعراس درج کیگئی ہے تا شایقین اس سے بھی محروم نرہین

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

## اطلاع

چونکہ یہہ کتاب فی الحال زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اسلئے تاجران کتب و مہتممان مطابع سے التماس ہے کہ بھائی شاہ صاحب مترجم نے اس فقیر کو حق طبع عنایت فرمایا ہے حضرات اسکی طبع کا قصد نفرمائین جسقدر جلدین مطلوب ہون مطبع صبغۃ اللہی رائچور سے اور مدراس مین مولوی محمد حبیب اللہ صاحب عرف خان صاحب ساکن ترملگھری اکبر بادشاہ کے کوچہ سے اور بیجاپور مین سید عباس صاحب قادری علاقہ گچی محل سے اور گلبرگہ شریف مین شیخ احمد صاحب منیار کی دوکان سے بترسیل زر نقد و یا بذریعہ ویلیو طلب فرماسکتے ہین **قیمت فی جلد عہ سکہ کلدار۔** محصولڈاک ذمہ خریدار۔

یہہ بھی اطلاع ہو

کہ پہلے النقشی صفحہ کے عنوان کے دائرہ مین شاہ سیف اللہ قادری کے نام پر لفظ سید سہو کاتب سے لکھا گیا ہے

# تقریظ منظومہ

منجانب جناب فضیلت مآب مولوی معنوی تجمل حسین خان بہادر المتخلص بہ ایمان دامت افضالہم خلف جناب شاہ سیف اللہ صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللہی نور اللہ مرقدہ مترجم کتاب ہذا و داماد نواب نظام الملک بہادر مرحوم

بعد حمد جنابِ ربِّ غفور — نعتِ سرتاج انبیا ہے ضرور
اونپر اور آل پاک پر اونکی — رحمتِ حق کا ہو نزول و وفور
عرض ہے خدمتِ معلّیٰ مین — اونکی جو ذی خرد ہین اہلِ شعور
ذکر خاصانِ حق عبادت ہے — جی کو راحت ہے اِس سے دلکو سرور
اِس سے گمراہ راہ پاتے ہین — اس سے عاصی ہوتے ہین مغفور
طلب حق کا شوق بڑھتا ہے — ہوتے ہین سب برائیون سے نفور
اِنکا طالب خدا کا طالب ہے — اِنسے جو دور ہے خدا سے دور
جسکی لازم ہے سبکو پابندی — ہے انھین کا طریق اور دستور
انکی راہِ سلوک سے ہو حصول — جذب و کشف و شہود و شرحِ صدور
اِس بنا پر توکین بزرگون نے — کتب اِس فن مین سیکڑون مسطور
اونکے منجملہ ہے کتاب نفیس — روضۃ الاولیاے بیجاپور
اوسمین ابرار و اتقیا کا حال — خوبی و عمدگی سے ہے مذکور
فارسی ہے مگر جو اوسکی زبان — لوگ اکثر ہین فہم سے مجبور
اسلئے جب برادرِ اکرم — مونسِ حالِ خاطرِ مہجور
متقی نیک عارفِ کامل — زہد و تقوی و علم مین مشہور
بحق آگاہ شاہ سیف اللہ — ہوئے جاکر زیں راسے چور
پس سیادت پناہ والا شان — خاصۂ بارگاہِ ربِّ غفور
فیض بخشِ طریقۂ شطّار — رازدارِ سرائرِ مستور

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

شاہ روشن علی یگانۂ خلق
صاحب خلق و ہمت موفور

رہین اشفاق اوسکے راقم پر
یوہین تا روز بعث و یوم نشور

ہوئے اون سے مُصر کہ اردو مین
ترجمہ اوسکا کیجئے مسطور

فرط اشفاق سے اونھون نے بغور
اپنے ذمے لیا یہ کار ضرور

ترجمہ اوسکا عام فہم کیا
پاس اللہ کے ہوسے ماجور

اور کچھ جابجا اضافہ کیا
کرکے تحقیق خوب تا مقدور

مرشدون کا جو رہ گیا تھا حال
کئے آخر مین درج جملہ امور

پس بتعجیل ساتھ صحت کے
طبع ہونے لگا اونھین کے حضور

آئے مدراس پھر وہ ہوکے علیل
سب کی آنکھون سے ہوگئے مستور

نہوئی تھی کتاب کامل طبع
کہ سدھارے بہشت کو مغفور

اور پائین تربت مرشد
ماجیورے مین وہ ہوے مقبور

دے خدا خلد مین مقام رفیع
قبر اونکی ہو نور سے معمور

الغرض وہ کتاب بابرکات
چھپ گئی کاملاً علی الدستور

طبع کی ابتدا تھی جس سن مین
دوسرے مین تھا انتہا کا ظہور

مجھکو دونون سنین کی ہمیان
فکر تاریخ جب ہوئی منظور

کہدیا۔ ذکر حال اہل طریق
روضۃ الاولیاء بیجاپور
۱۳۱۵ھ

## ایضاً قطعۂ تاریخ منجانب مطبع

باصحت تمام و لجہد سعی و اہتمام
گردید طبع تذکرۂ اولیاے دین

پرسیدمش ز مصرع تاریخ انطباع
القا دلم کرد۔ تحفۃ الابرار و عارفین

[1] حسب عدد اہل مہ و فرق نکلے ۔ تو ورکے پانچ عدد لئے گئے جسطرح کہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر کے دیوان کا تاریخی نام مراۃ الغیب ہے۔ اور حریری نے مقامات حریری مین ایک مقامہ جو غیر منقوط ہی لکھا ہے اوسمین تا مذکورہ سے ہلا قرار دیا ہے۔ فافہم

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

# تذکرۂ اولیاء رائچور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد واحد بیچون و خالق کن فیکون و نعت خاتم النبوت شفیع الامم سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمترین ازلی فقیر حقیر حاجی سید شاہ روشن علی قادری و شطاری صبغۃ اللہی غفر لہ متین عاشقان خدا و طالبان راہ ہدا آگے گزارش کرتا ہے کہ چونکہ روضۃ الاولیاء بیجاپور میں بہت سے واصلان حق اور بزرگواران محقق اور اولیائے کامل کے حالات درج ہیں جنہوں نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین بیجاپور کی عزت بخشی فرمائے ہیں اسلئے فقیر کی تمنائے دلی یہی معتقد ہوں اسی بابت کی ہوئی کہ قصبہ رائچور کا تو نظام ہوا ہے یہ بھی ہے اکثر اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے مزارات متبرکہ ہیں جن سے خطۂ رائچور کو پایۂ افتخار حاصل ہے اور یہ وہ حضرات متقدمین سے ہیں جبکہ یہ ہر زمانۂ سلف کفرستان تھا اور حضرت منتجب الدین زر زری زر بخش اورنگ آبادی قدس سرہٗ کے بھیجے ہوئے حضرت صوفی سرمست قدس سرہٗ کے ہمراہ (جنکا مزار قصبہ سگر متعلقہ شورا پور ضلع لنگسگور میں ہے) اکثر اولیاء اللہ دکن میں تشریف لائے اور وہاں سے منتخب ہوکر حضرت شیخ سالار صاحب امام الاولیا قدس سرہ اور حضرت شیخ یونس صاحب بخشی اولیا اور حضرت شیخ احمد صاحب علم بردار قدس سرہٗ وغیرہ دیگر اولیائے کرام رائچور میں بھی رونق افروز ہوکر ظلمات کفر کو روشنی ایمان سے منور فرمائی اور انکے جنگ و جدل میں بہت سے حضرات درجۂ شہادت سے بھی سرفرازی پائی اور علاوہ ان حضرات کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

دوسرے بزرگان دین بھی جو متاخرین سے ہین - ایسے رایچور مین آسودہ ہین پس فقیر نے مناسب سمجھا کہ ان تمام حضرات متقدمین اور متاخرین کے اسمائے کرام کی ایک فہرست مرتب کرکے ہدیۂ ناظرین کرون تاکہ ایک یادگار باقی رہے لیکن افسوس اس امر کا رہا کہ ان حضرات متقدمین کی تاریخی حال کی کوئی کتاب ملی نہین اگر کہین تھی بھی تو عند التلاش معلوم ہوا کہ بوسیدہ ہوکر تلف بلکہ مفقود ہوگئی مگر ہان قصبہ رایچور مین جناب قاضی غلام حسین صاحب جنکا سن ۸۵ سال کا تھا اور آپ رایچور کے قاضیان رفیع الدرجات سے تھے اور آپ بڑے معلومات والے تھے اور خانہ نشین بھی تھے اور آپکو ضروریات دین مین علم اچھا تھا اور یہاکے اولیاء متقدمین کے حالات اور تاریخی واقعات سے خوب ماہر تھے جنکا نظیر فی زماننا اطراف و اکناف مین نہین تھا افسوس ہے کہ قاضی صاحب ممدوح بھی بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۱۲ ہجری اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے پس فقیر نے اپنی تمنائی دلی کو پورا کرنیکی غرض سے اونکی حیات مین ایک فہرست اولیاء متقدمین کی اونکی ضروری حالات کے ساتھ مرتب کیا تھا جبکہ برادر دینی حقائق آگاہ معرفت دستگاہ بھائی جناب شاہ سیف اللہ قادری شطاری صبغۃ اللہی نے بمقام رایچور ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور سے انفراغ حاصل کیا تو بھائی صاحب ممدوح کا ارادہ بھی حسب خواہش اس فقیر کے اسبات پر آمادہ ہوا کہ ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور کے طبع کے بعد ایک فہرست اولیاء کرام اور بزرگان عظام رایچور کے جو متقدمین اور متاخرین سے ہین آخر کتاب مین شامل کرے لیکن تاسف کا مقام ہے کہ بھائی صاحب ممدوح بھی مدراس تشریف لیجاکر بتاریخ ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اب چونکہ اللہ نے توفیق ترجمہ روضۃ الاولیاء

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

بیجاپور کے طبع کا کام ختم ہوچکا ہے تو فقیر نے اپنی خواہش کے موافق سہ عہد تعلقداری جناب میر لیاقت علی صاحب کے فہرست مذکور کو کامل مرتب کرکے معہ تاریخ اعراس و مقامات مزارات و بعض حالات ضروری معہ اسماء خدمتیان موجودہ بطور ضمیمہ نثر جدا آخر کتاب میں شامل کردیا ہے تاکہ شائقین زائرین کے لئے ایک رہبر شفیق کے موافق کام دیوے اور ہر ایک مزار کے مقام کا پتہ بتلا دیوے اور ان حضرات کے وسیلے سے اس فقیر کی نجات دارین کا حاصل ہو۔

## باب ۱ تذکرۂ اولیائے متقدمین رائچور

ذکر حضرت شیخ بی بیان صاحبہ قدس سرہا — انکو مرتبۂ کبیر حاصل تھا اور سب سے پہلے بزمانہ ملک ہوا حاکم ہنود کے رائچور تشریف لاکر اندرون قلعہ ارک پہاڑ پر جہاں کہ ایک دیول تھی اور اب ایک پتھر کے بیل کا سر ٹوٹا ہوا ہے سکونت فرمائے او چند روز رہے اور گونگی رہے اور زہد رہے اور آپکے ہمراہ بابی چندہ حسینی صاحب اور استاد شیخ زورانی صاحب بھی ہمراہ تھے ان حضرات کی مزارات وہیں پہاڑ پر ہیں اور حضرت چندہ حسینی قدس سرہ کے گھوڑی کا مزار بھی وہیں ہے وہاں ایک درخت کو زوار چندیاں اپنی لباس ملبوسہ سے باندھتے ہیں اور یہ مشہور ہے کہ حضرات موصوفہ کے مزارات کے پاس ایک درخت تھا اوس سے شکر گرتی تھی اور اب بھی ایک درخت نیم کا ہے جو نصف حصہ کہ مزارات پر ہے اوسکا پتہ میٹھا ہے اور دوسرے نصف حصہ کا پتہ کڑوا ہے — آپکے مزارات اندرون قلعہ ارک پہاڑ پر مسجد کے بازو مغربی سمت پائی دیوار میں علحدہ علحدہ واقع ہیں اور آپکا سالانہ عرس چندہ صاحب مجاور کے طرف سے تاریخ ۱۶ رجب المرجب کو ادا ہوا کرتا ہے —

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ذکر حضرت شاہ ابوطہٰ حسینی قدس سرہٗ آپ بھی زمانہ قدیم میں رایچور تشریف لائے صاحب کشف و کرامات تھے مشہور ہے کہ ایک گوسائین نے آپ سے مقابلہ کرکے اپنا استدراج ظاہر کیا اور آپ نے اپنی کرامات سے اوسکو عاجز کیا وہ گوسائین مسلمان ہوا اور آپ کی پائین دفن ہے اپکا مزار رایچور میں جانب بائب درمیان شمال و غرب ملحق سڑک ریلوی براستہ منسلاپور ایک مقبرہ کے احاطہ کے اندر واقع ہے جہاں کہ اہل اسلام کے مقبور کثرت سے ہیں آپکی تاریخ وصال ملی نہیں

ذکر حضرت مخدوم شیخ سالار صاحب قدس سرہ سنا جاتا ہے کہ آپ شاہ نصیرالدین چراغ دہلی کے بھانجی ہیں اور آپکو امام الاولیاء کا لقب تھا اب جہاں کہ آپکا مزار ہے وہ ابتداءمیں دیول تھی بعد حضرت آپ اپنے تصرفات کے زور سے وہاں دفن ہوئے اور جو اکثر وقت جو اہل ہنود سے تھا عاجز ہوکر اوس دیول کو چھوڑ دیا مسلمانوں نے اوسکو مسجد بنائی اب وہ جامع مسجد قلعہ کے نام سے مشہور ہے آپکا مزار قلعہ ارک کی اوسی مسجد میں متصل دیوار شرقی واقع ہے آپکا سالانہ عرس تاریخ ۱۲ رجب کو امام صاحب بن شیخ حسن پیش امام مسجد مذکور کیا کرتے ہیں —

ذکر حضرت شیخ میاں صاحب قدس سرہٗ مشہور ہے کہ آپ حضرت شیخ سالار صاحب قدس سرہ کے بھائی ہیں آپ کی مزار کے پاس دامن کوہ میں ایک گوی ہے آپ وہاں چلہ کشی فرمایا کرتے تھے اپکا مزار قلعہ ارک سے جانب شمال شیخ بڑے لنگر پیاٹ کے دامن میں بمقام تکیہ صحن مسجد میں واقع ہے اپکا عرس بھی ۱۲ رجب کو امام صاحب مذکور کرتے ہیں

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ذکر حضرت شیخ یونس صاحب قدس سرہٗ آپ زمانہ قدیم میں بیجاپور
تشریف لائے آپ صاحب کشف و کرامات اور بخشی اولیا کے لقب سے
مشہور ہیں ایک مزار اندرون قلعہ ارک آثار شریف کے صحن میں
واقع ہے تاریخ عرس ملی نہیں ۔

ذکر حضرت شیخ علی شہید قدس سرہٗ آپ زمانہ قدیم میں تشریف
لائے اور کافروں کے جنگ میں شہید ہو کر سر بقبلہ مدفون ہیں مشہور
ہے کہ نواب داراجاہ بہادر کے وقتمیں کسی مولوی صاحب نے سر بہ قبلہ مزار پر
اعتراض کر کے قطب روبہ بنوائی دوسرے دن عادت کے موافق سر بہ قبلہ
ہوگئی آپکا مزار رانجھوڑ میں جانب مغرب اندرون احاطہ باغ ٹکری پاگین
دیوار مسجد جانب شمال واقع ہے تاریخ عرس معلوم نہیں ۔

ذکر حضرت شاہ گل پوش صاحب قدس سرہٗ آپکے حالات اور تاریخ
عرس معلوم نہیں آپکا مزار ریخ بنے کے پہاڑ کے متصل جانب جنوب جام تالاب کے کنارے
ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے وہاں واقع ہے ۔

ذکر حضرت پیر بابلی صاحب قدس سرہٗ آپ بہی قدما سے ہیں مشہور ہے
کہ اگر کسی کے پیٹ میں سول کا درد ہو تو تین وقت مزار پر لقندلی کرائیں تو درد
جاتا رہتا ہے آپکا مزار باہر قلعہ کے فتح دروازہ کے سامنے جسکو کابلی دروازہ
بھی کہتے ہیں مقبرہ میں واقع ہے آپکا سالانہ عرس تاریخ ۴ شعبان کو
محمد جی مجاور حسینی علم ادا کرتا ہے ۔

ذکر حضرت پیر علاء الدین صاحب قدس سرہٗ آپ قدیم بزرگوں سے
ہیں مشہور ہے کہ آپکے مزار کے پاس کے پیلو کے درخت سے شکر گرتی تھی انگریزی
عمل سے موقوف ہے آپکا مزار اندرون فتح دروازہ شرقی دیوار کے پاس واقع ہے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آنکا سالانہ عرس ابو صاحب ولد محی الدین صاحب تاریخ ۱۶ رجب کو کیا کرتے ہین

ذکر حضرت شاہ میر حسن صاحب و حضرت شاہ میر حسین صاحب قدس سرہ۔ آپ ہر دو حضرات گھوڑی سوار تھی چنانچہ آپکے گھوڑونکی سمونکا نشان اب تک پتھر پر موجود ہے اور ایک تصرف جاری ہی کہ اگر کسی کے مکان مین سانپ نکلی تو آپکی مزار کی مٹی لاکر مکانمین ڈالین تو سانپ نکل جاتا ہے آپ ہر دو حضرات کے مزارات رایچور قلعہ ارک اندر جانب شمال ایک ہی جائے واقع ہے آپکا سالانہ عرس تاریخ ۱۲ ربیع الثانی کو سلطان صاحب قادری پیش امام جامع مسجد بازار رایچور و عبد الکریم صاحب خطیب باتفاق ادا کرتے ہین۔

ذکر حضرت شیخ احمد علم بردار قدس سرہ۔ آپ قدما و لسی ہین آپکو خدمت علم برداری کی تھی آپکا یہہ تصرف مشہور ہے کہ اگر کسی کو چوتھاری بخار آوی تو بیمار کو چار وقت کے باری تک آپکی مزار کے تصدق کروائین تو بخار جاتا رہتا ہی آپکا مزار قلعہ رایچور کے جانب شمال متصل لال پہاڑی قریب مقبرہ شاہ کریم اللہ صاحب قدس سرہ واقع ہی۔ آپکا عرس مرتضی صاحب ساکن محلہ نور دریا تاریخ ۱۱ شعبان کو کیا کرتے ہین۔

ذکر حضرت سید شاہ ابدال حسینی عرف پیر ٹولہ صاحب قدس سرہٗ آپ قدیم اولیا ہین اب آپکی جہان مزار ہی مشہور ہی کہ وہ ہنومان کی دیول تھی آپ اپنے وہان ہنومان کو پھینک کر وہان اپنا قیام فرمائے چنانچہ وہ ہنومان ابتک عام تالاب مین پڑا ہے آپ کا مزار اندرون دروازہ ارک قلعہ چھوٹی سے گنبد مین واقع ہی سالانہ عرس تاریخ ۱۲ رجب المرجب کے میر حسین مرحوم کے فرزند عبد اللہ صاحب کے طرف سے ادا ہوتا ہے اور آپ کے سرہانے سے میمون نعمت اللہ شاہ صاحب دیر اکشن صاحب وغیرہ کے مزارات بہی آپکی پائین بازو کے چبوترہ پر

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

جانب شرق واقع ہی

ذکر حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ انکی حالات اور تاریخ عرس
معلوم نہین ہی انکا مزار اندرون ارک قلعہ اثار شریف کے صحن مین
حضرت شیخ یونس صاحب چشتی اولیا کے پائین واقع ہی۔

ذکر حضرت شاہ حسن صاحب غوری مجذوب قدس سرہ آپ بھی
زمانہ قدیم مین تشریف لائے انکا یہہ تصرف مشہور ہی کہ اگر کسی کے گھوڑی
کو گُرگُرے کی بیماری ہو تو بیمار گھوڑی کو تین وقت مزار کے تصدق
کرین تو بیماری جاتی رہتی ہی انکا مزار اندرون قلعہ ارک جانب مغرب
متصل فصیل واقع ہی آپ کے عرس کی تاریخ معلوم نہین۔

ذکر حضرت سید شاہ احمد صاحب قدس سرہ آپ بھی قدما ولیسی مین انکی
حالات نہین انکا مزار قلعہ ارک اندرون دروازہ سیلانی الے مشرک
جانب شمال ہی تاریخ عرس معین نہین حسن محی الدین نامی سالانہ فاتحہ کرتا ہی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ذکر حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہ آپ بھی زمانہ قدیم کے ہین
مشہور ہے کہ آپ ذکر آرہ کرتے تھے انکو حالت ذکر مین سر تن سے علحدہ تھا
ہو وقت کسی نے دیکھہ لیا آپ ویسا ہی جان بحق ہوے چنانچہ سر کو اور تن
کو جو علحدہ علحدہ دفن کئے وہ علامت ابتک موجود ہی انکا مزار قلعہ کے باہر
لشکر بازار مین عقب مسجد دہونڈی اک مقبرہ کے احاطہ کے اندر واقع ہی
سالانہ عرس تاریخ ۲۴ شعبان کو مسمیون حاجی صاحب وچند اصحاب دلالہ بیجا
دخواہ بہائے دہونڈی باتفاق ادا کرتے ہین۔

ذکر حضرت معصوم سر صاحب قدس سرہ آپ کے حالات ملی نہین لیکن مشہور ہی کہ آپ
بہی حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہ کے زمانہ کے ہین انکا مزار بیچ حضرت قدس سرہ

مقبرہ کے احاطہ کے اندر جانب شرق واقع ہی تاریخ عرس علحدہ مقرر نہین لیکن صاحبان فوق الذکر ۲۴ شعبان کو آپ پر بہی صندل چڑہایا کرتے ہین -

ذکر حضرت ولی پیر صاحب قدس سرہ آپ بہی قدماٗ ولیسی ہین آپکی حالات و تاریخ عرس معلوم نہین آپکا مزار لشکر باز ارمین لب سڑک جانب جنوب بازو ی مقبرہ حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہ نزدیک نانا جانکہ اک تعویذ موجود ہی واقع ہی

ذکر حضرت شیخ برہان شہید قدس سرہ آپ قدیم اولیاٗ ولیسی ہین اور اسی زمانہ مین شہید ہوی ہین فی زمانا ایک فقیر صاحب آپکی مزار کے پاس بے ادبی کے حرکات کئے ایک شمشیر برہنہ نکلی فقیر صاحب فرار ہوگئے آپکا مزار قلعہ ارک جامع مسجد کے اندر سمت جنوب کے قبور دینین واقع ہی آپکی عرس کی تاریخ ملی نہین -

ذکر حضرت شاہ پیر گدائے صاحب قدس سرہ آپ بہی قدمو لیسی ہین مشہور ہے کہ جو شخص آپکی پناہ مین آیا شیطان اوسپر غالب نہین ہوتا چنانچہ ایک ذکر مشہور ہے کہ ایک صاحب حالت جنب مین باوڑی پر اکر رات کو غسل کئے شیطان نے حملہ کیا وہ صاحب نے حضرت کے مزار کے پاس اکر پناہ لیا شیطان عاجز ہو کر چلا گیا مزار قلعہ ارک کے اندر قاضی صاحب کے مکان کے پاس اسٹیشن ریلوی جانیکی سڑک پر جانب شمال واقع ہی تاریخ عرس معلوم نہین

ذکر حضرت شاہ سیلانی صاحب قدس سرہ آپ بھی زمانہ قدیم کے ہین اور مشہور ہی کہ آپ صاحب کشف و کرامت تہی آپکا مزار قلعہ ارک کے جانب مغرب روبروی دروازہ سیلانی مسجد کے باز و ایک گنذ مین واقع ہے آپکا سالانہ عرس ۱۱ رجب کو کوٹ تلار و آسید حسینی پیران صاحب مرحوم کے طرف سے ادا ہوا کرتا تہا -

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

۲۳

**ذکر حضرت شاہ ہنگر صاحب و حضرت شاہ کبیر صاحب قدس اللہ اسرارہم**
آپ قدیم اولیاؤں سے ہیں اور آپ ہر دو حضرات اندرون قلعہ ارک جانب غرب واقع فصیل دروازہ سیلانی سر بقد ایک ہی جا پر مدفون ہیں انکی عرس کی تاریخ معلوم نہیں ہے۔

۲۴

**ذکر حضرت شاہ کریم اللہ صاحب قدس سرہ** آپ بھی اولیائے قدیم زمانہ کے ہیں آپکی حالات اور تاریخ عرس ملی نہیں آپکا مزار قلعہ رائچور کے باہر جانب شمال لال پہاڑی کے نزدیک حضرت شیخ احمد علم بردار کے نزدیک قریب کچہری جدید اول تعلقداری واقع ہے مشہور ہے کہ وہاں بہت شہدا مدفون ہیں انکا عرس سالانہ مرتضی صاحب ساکن رائچور تاریخ ۱۶ رمضان کو کرتے ہیں۔

۲۵

**ذکر حضرت اللہ غنی صاحب قدس سرہ** آپ بھی قدماؤں سے ہیں حالات معلوم نہیں انکا مزار نورنگ دروازہ کے قریب دوسری مسجد واقع ہے۔

۲۶

**ذکر حضرت شیخ روحانی صاحب قدس سرہ۔** آپکی حالات معلوم نہیں ہے مزار انکا واقع برج ارک قلعہ متصل کوہ پنج بی بی ہے۔

۲۷

**ذکر حضرت شیخ یحیی صاحب قدس سرہ** آپ بھی قدماؤں سے ہیں آپکی حالات سال وصال معلوم نہیں ہے انکا مزار عیدگاہ کے قریب اور کچہری جدید کے نیچے جانب مغرب واقع ہے۔

۲۸

**ذکر حضرت سید شمس عالم حسینی صاحب چشتی قدس سرہ** آپ جناب سید شاہ جنید الحسینی صاحب قدس سرہ کے فرزند ہیں جنکا مزار قصبہ گوگی تعلقہ شاہ پور ضلع گلبرگہ میں واقع ہے انکو بیعت و خلافت اپنی والد بزرگوار سے حاصل ہے آپ ہمیشہ عالم استغراق میں رہا کرتے تھے آپکی کشف و کرامات اکثر زبان زد ہے جسکی تفصیل کی اس مختصر میں گنجائش نہیں لیکن دو ایک کرامتیں

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

جسکو فقیر کاتب نے حضرت فقیر صاحب جو بیت مراد ریاہ کی سجادہ تہی اولی اور
قاضی صاحب مرحوم رائچور سے معلوم کیا ہی درج ذیل کرتا ہی نقل ہے
کہ جبکہ آپ مقام گوگی مین تہی ایک روز اپنی والد بزرگوار کے حسب حکم وضو
کے لئے پانی لا رکہی اتفاقاً ایک کوا وہ پانی پیکر اوڑا حضرت کے والد نے
فرمایا کہ کوے نے پانی پیا ہی اوسکو بدل دیو آپنے عرض کیا کہ اونکی وضو کا
پانی کوا پیئی اور ابتک زندہ رہی یہ بمجرد یہہ فقرہ زبان مبارک سی
نکلنے کے وہ کوا زمین پر گرا اور مرگیا - آپکی والد بزرگوار نے یہہ واقعہ
دیکہکر فرمایا کہ اب تمکو اجازت ہی کہ کسی اور مقام پر جاکر رہو - نقل ہے
کہ آپکو رخصت کرتے وقت آپکی والد نے دو تاڑ پہل دیکر فرمائے کہ یہہ لیکر جاو
اور جہان کہین تم رات کو مقام کروگی صبح کو ان پہلونکو دیکہنا اگر انہمین سے
شاخین نکلین تو سمجہنا کہ وہی تمہاری سکونت کا مقام ہی ورنہ آگے
بڑہنا پس آپ حسب ارشاد اپنی والد بزرگوار کے گوگی سی روانہ ہوکر منزلین
کرتے ہوئی رائچور تشریف لائی وہ شب گزاری صبح کو حسب عادت پہلونکو
دیکہی تو وہ شاخین نکلی ہوئین تہین پس آپنے رائچور ہی مین سکونت اختیار
کئے اور وہ تاڑ کے شاخین اوسی میدان مین جہانکہ اب آپکی درگاہ شریف
ہی نصب کی گئین اور یہہ درخت زمانہ حال تک ہی تہی پندرہ بیس سال کے
بیشتر بجلی کے صدمہ سے گرپڑی لیکن انکا نشان ابتک موجود ہی -
نقل ہے کہ آپ ہمیشہ ایک نیم کے درخت کے نیچے حالت استغراق مین تشریف
رکہتے ہی ایک روز اوسوقت کے حاکم کی جورو تفریح مزاج کے لئے سیر کو
نکلی اور وہ وقت والی حضرت کے قیام گاہ کے طرف سی آئی کہتی ہین کہ حضرت
کے سامنے کے دو دانت ایسی لمبے تہے کہ لب مبارک سی باہر نکلی تہی غرض جبکہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

وہ عورت اُنکو دیکھی اور کہی کہ فقیر بہت خوب صورت ہی مگر دو دانت کیا بڑی
سامنے آئے ہوی ہیں خیال کرتی ہوی اپنی مکان تک آنے نہ پای تہی کہ اوسکی
سب دانت گر پڑے اوسنے مکان پر اپنی شوہر سے یہہ واقعہ بیان کیا
اور یہہ بھی کہا کہ فلان مقام پر ایک فقیر بیٹہا ہوا ہے اوسکی دانت لمبے
دیکہہ کر مین نے حقارت کی تہی اوسکی شوہر نے کہا کہ تو فی الفور اونہین حضرت
کے پاس جا اور اپنی سرگذشت بیان کر کے الحاح و زاری کے ساتہہ
معافی کی درخواست کر اور عرض کر کہ مرے دانت اگلے کے مانند ہو جائین
پس وہ حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئی دیکہی کہ آپ اوسی حالت استغراق
مین ہین تہوڑی وقت کے بعد آپ اوسکی طرف متوجہ ہوئی اوسنی اپنی
حالت عرض کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ گری ہوی تمام دانت منہہ مین
ڈال لے اوسی حکم کے ہوتیکے ساتہہ ہی اوسنے سب دانت منہہ مین ڈال لئے
اور وہ سب اگلے کے مانند اپنی مقام پر جم گئے اوس روز سے وہ عورت
آپکی نہایت معتقد ہو گئی اور اوس نے آپکا مقبرہ تعمیر کروایا اور اوس
مقام پر ایک مسجد اور ایک مسافر خانہ بہی بنوایا اور وہان ایک
باولی بہی کہدوایا جو آجتک موجود ہی - حال مین رای للتا پرشاد صاحب
تعلقدار سابق نے اپنی اہتمام سے منجانب سرکار درگاہ کے سامنے ایک
بنگلہ موسوم (عالم سرا) اور نوبت خانہ جانب شرق تیار کروایا ہے
کہتی ہین کہ حضرت نے اٹہارہ سال کے عمر مین پندرہوین صفر سنہ ۸۹۲ ہجری مین نقل
مکان فرمایا کسی نے آپکی تاریخ (بیشک شمس عالم بود اہ) ۸۹۲ کہی ہی پس مطابق
دستور مشائخین آپکا عرس تاریخ مذکور کو ہوا کرتا ہی ادہر سرکار نظام کے
طرف سی یکم بہمن ماہ الہی سنہ فصلی کو آپکا میلہ بڑی تکلف سی ہوا کرتا ہے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

وہ عورت اونکو دیکھی اور کہی کہ فقیر بہت خوب صورت ہی مگر دو دانت کیا بڑی
سامنے آئے ہوئی ہین خیال کرتی ہوئی اپنی مکان تک آنے نہ پائی تہی کہ اوسکی
سب دانت گر پڑے اوسنے مکان پر اپنی شوہر سے یہہ واقعہ بیان کیا
اور یہہ بھی کہا کہ فلان مقام پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے اوسکی دانت لمبے
دیکھہ کر مین نے حقارت کی تہی اوسکی شوہر نے کہا کہ تو فی الفور اونہین حضرت
کے پاس جا اور اپنی سرگذشت بیان کر کے الحاح و زاری کے ساتھہ
معافی کی درخواست کر اور عرض کر کہ میرے دانت اگلے کے مانند ہو جائین
پس وہ حضرت کے خدمتمین حاضر ہوئی دیکھی کہ آپ اوسی حالت استغراق
مین ہین تھوڑی وقت کے بعد آپ اوسکی طرف متوجہ ہوئی اوسنی اپنی
حالت عرض کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ گری ہوی تمام دانت منہہ مین
ڈال لے اوسی وقت کے موافق اوسنے سب دانت منہہ مین ڈال لئے
اور وہ سب اگلے کے مانند اپنی مقام پر جم گئے اوس روز سے وہ عورت
آپکی نہایت معتقد ہوگئی اور اوس نے آپکا مقبرہ تعمیر کروایا اور اوس
مقام پر ایک مسجد اور ایک مسافرخانہ بھی بنوایا اور وہان ایک
باولی بھی کہدوایا جو آجتک موجود ہی۔ حال مین راے للتا پرشاد صاحب
تعلقدار سابق نے اپنی اہتمام سے منجانب سرکار درگاہ کے سامنے ایک
بنگلہ موسوم (عالم سرا) اور نوبت خانہ جانب شرق تیار کروایا ہے
کہتی ہین کہ حضرت نے اٹھارہ سال کے عمر مین پندرہوین صفر سنہ ٨٩٢ ہجری مین نقل
مکان فرمایا کسی نے آپکی تاریخ (بیشک شمس عالم بود ادہ) کہی ہی پس بمطابق
٨٩٢
دستور مشائخین اپکا عرس تاریخ مذکور کو ہوا کرتا ہی اودہر سرکار نظام کے
طرف سی یکم بہمن ماہ الہی سنہ فصلی کو آپکا میلہ بڑی تکلف سی ہوا کرتا ہے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

جسمین دور دور سی لوگ آیا کرتے ہین ہنود بھی آپکی معتقد ہین نذر و نیاز چڑہایا کرتے ہین انکا مزار رایچور کے جانب شمال پر مریں چیا ولی کنجٹ کے سڑک پر واقع ہی اور اب سید شمس عالم حسینی صاحب درگاہ کے سجادہ و خدمت گزار موجود ہین اور سرکارسی زمین انعام کے علاوہ پچیس روپیہ ماہوار خدمت کے لئے مقرر ہے۔

ذکر حضرت شیخ جلال صاحب قدس سرہ زبان زد خاص و عام ہی کر رایچور کے جانب ایل ان درمیان مشرق و شمال پہاڑ پر مسجد کے بازو مکان کے صحن مین بالای چبوترہ آپکا مزار ہی۔ اور مکان کے اندر آپکی اوستاد حضرت شاہ حسین صاحب کا مزار ہے اور بعض لوگ آپکی مزار چلہ ہی کہتے ہین واللہ اعلم۔ لیکن رایچور کے جانب شمال بفاصلہ ۴ میل جو یادگیر [illegible] موضع گلسرم تعلقہ شاہ پور مین حضرت سید جلال الدین صاحب ڈونگری برادر زادہ حضرت سید شمس عالم حسینی قدس سرہ کا مزار ہی اونکی اولاد مین سید حیدر حسینی صاحب ڈونگری جو بہت معمر تھی اونکی زبانی فقیر کاتب نے سنا تھی کہ یہہ حضرت سید جلال الدین صاحب اپنے چچا حضرت سید شمس عالم حسینی کی زیارت کو رایچور جاکر اوس پہاڑ پر چلہ کشی فرمائی تھی اسی لئی یہہ پہاڑ آپکی نام سے مشہور ہے۔ اور یہہ بھی سنا جاتا ہی کہ جب آپکی اوستاد کا انتقال ہوا تو اندرون مکان دفن کئی اور بعد رو انگی آپکی آپ کے مریدین اور معتقدین نے صحن مین چلہ بنا دئی تاکہ یادگار باقی رہے اور آپکا عرس تاریخ ۲۴ ذی قعدہ کو حسین صاحب اور اونکی دو فرزندان مسمون محمد خواجہ حسین و محمد عمر کرتے ہین۔ اور شیخ جلال خادم کا حال مین انتقال ہوا ہے۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ذکر حضرت کمل پوش صاحب قدس سرہ بعض لوگ آپکا یہی نام کہتے ہیں واللہ اعلم آپکی حالات اور تاریخ وصال معلوم نہین اہل محلہ کبھو کبھو عرس کیا کرتے ہین آپ کا مزار رایچور کے جانب شمال آبادی سی تھوڑی فاصلہ پر درمیان پہاڑ و سید جلال صاحب و درگاہ حضرت سید شمس عالم حسینی ایک ویران مسجد کے صحن مین واقع ہے اور سنا جاتا ہے کہ وہان شہداونکی قبور بھی ہاین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بھی قدماؤنسی ہین۔

واضح ہو کہ ابتدا مین اولیائے متقدمین جو ایک جماعت کثیر کے ساتھ فرودگاہ عرف رایچور کو تشریف لائے قلعہ کے باہر جانب شمال لال پہاڑی کے نزدیک جہانکہ اب کچہری جدید اول تعلقداری تیار ہوی ہی قیام پذیر ہوی اور بعد جنگ و جدل وہانسی اپنا اپنا مقام مقرر فرمالئے جسمین کہ اب اونکی مزارات متبرکہ واقع ہین اور علاوہ ان حضرات کے بہت سے اولیاء اللہ کے نام و مقام مزارات معلوم نہین جو اندرون و باہر قلعہ اور گردنواح لال پہاڑی کے آسودہ ہین فقیر کاتب کو جسقدر اسمای گرامی کہ معلومیت قاضی صاحب مرحوم سی حاصل ہوئے تھے تذکرہ ہذا مین درج کیا ہے باقی علم خداوند کریم کو ہے۔

## تذکرہ بزرگان متاخرین رایچور

ذکر حضرت سید شاہ معروف قمیصی القادری قدس سرہ

آپ حضرت سید شاہ قمیص بن ابو الحیات قدس سرہ کے فرزند ہین جنکا مزار اقدس بمقام ساڈہورہ علاقہ پنجاب مین ہے آپ جناب غوث الصمدانی میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اولادسی ہین آپ اپنے خادمونکو ہمراہ لئے ہوی موضع کاڈلور جو رایچور سے دس میل کے فاصلہ پر ہی

تشریف لائے آپنی تصرفات سے وہان کی دیول کو ویران کرکے اپنا قیام فرمائے انکا مزار موضع مذکور مین جانب مغرب ایک چھوٹے سے پہاڑی پر واقع ہے سال وصال معلوم نہین انکا عرس سالانہ ۲۲ محرم کو ہوا کرتا ہے وہانکی سجادہ سید شاہ صاحب محی الدین قادری مرید و خلیفہ سید شاہ معروف پیر صاحب قادری ابن سید شاہ غنی پیر صاحب قادری ساکن رایچور موجود ہین۔

**ذکر حضرت سید شاہ میران قادری قدس سرہٗ** آپ سید شاہ معروف قمیصی القادری قدس سرہ کے فرزند ارجمند ہین اور موضع مذکور مین اوسی پہاڑی پر اپنے والد بزرگوار کے پائین مدفون ہین تاریخ رحلت ۴ شوال ہے

**ذکر حضرت سید شاہ علی قادری قدس سرہٗ** آپ بھی سید شاہ میران قادری قدس سرہ کے فرزند ارشد ہین انکا مزار بھی اوسی موضع کے پہاڑ کے نیچے واقع ہے تاریخ رحلت ۴ صفر ہے۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

**ذکر حضرت سید شاہ قمیص قادری قدس سرہٗ** آپ فرزند ہین سید شاہ میران قادری قدس سرہ کے انکا مزار موضع مذکور مین اوسی پہاڑی کے نیچے پائین شاہ معروف قمیصی القادری واقع ہے تاریخ رحلت ۲۲ ربیع الثانی ہے۔

**ذکر حضرت سید شاہ معروف قادری قدس سرہٗ** آپ سید شاہ علی قادری قدس سرہ کے فرزند ہین اور آپ موضع کاڈلور سے رایچور تشریف لاکر اپنا قیام فرمائے رایچور مین بہت سی امرا و معززین آپکی خادم و معتقد تھی انکا مزار رایچور کے جانب شرق ایک پہاڑ پر واقع ہے انکا مقبرہ مسمی نور محمد صاحب جو ملازم سرکار نظام اور معزز و غنی تھا ۱۱۶۶ھ سنہ ہجری مین تیار کیا ہے اندرون احاطہ مقبرہ چبوترہ پر درمیان مین انکا مزار ہے آپکی رحلت ۲۲ ذیحجہ ۱۱۶۵ ہجری مین ہے کسی نے آپ کی تاریخ (اسد الله غالب) کہا ہے۔ ۱۱۶۵ھ

ذکر حضرت سید شاہ قمیص قادری قدس سرہٗ آپ فرزند کلان اور جانشین ہین سید شاہ معروف قادری ممدوح کے اور حاکم وقت سے موضع یالیدلی جاگیر آپکو مدد معاش کے لئے عطا ہوئے ہے آپکا مزار رایچور مین اوسی پہاڑ پر مقبرہ مین اپنے والد بزرگوار کے سیدہی بازو جانب مغرب چبوترہ پر واقع ہے آپکی رحلت ۱۳ جمادی الاول ۱۱۶۳ھ ہجری مین ہے آپکی تاریخ رحلت کسی نے (زہی آفتاب رفت) کہا ہی۔

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری قدس سرہٗ آپ فرزند ہین سید شاہ قمیص قادری ممدوح کے۔ اور آپکی خرق عادات اور تصرف ایام طفولیت مین ہی ظاہر ہوی چنانچہ ذکر مشہور ہے کہ اپنے مردہ ایک بلی کو زندہ کیا اور دیگر ان مین تصرف سی آگ روشن کی اوسوقت آپکی والد بزرگوار شاہ قمیص قادری قدس سرہ نے فرمایا چراغ کے سامنے مشعل روشن کرتے ہو بس تیرا سال کے عمر مین ہی آپنے رحلت فرمائے سن وصال معلوم نہین ہر جب کو آپکی فاتحہ ہوتی ہین آپکا مزار اوسی پہاڑ کے مقبرہ مین اپنے دادی صاحبہ یعنی اہلیہ شریفہ حضرت شاہ معروف قادری قدس سرہ کے بازو جانب مشرق واقع ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ آپ بھی فرزند ہین سید شاہ معروف قادری قدس سرہ ساکن رایچور کے آپکا مزار بھی اوسی پہاڑ پر مقبرہ کے اندر اپنی بھائی سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ کے سیدہی بازو جانب مغرب چبوترہ پر واقع ہی آپکی تاریخ رحلت ۱۱ جمادی الاول

ذکر حضرت سید شاہ حضرت قادری قدس سرہ آپ بھی سید شاہ معروف قادری ساکن رایچور کے فرزند ہین آپکا مزار موضع کاڈلور مین سید شاہ معروف قادری قدس سرہ کے پہاڑی کے نیچے واقع ہی تاریخ رحلت ملی نہین

**ذکر حضرت سید شاہ قمیص محی الدین قادری قدس سرہٗ** آپ اعظم الفقرا کے لقب سے مشہور تھے اور آپ سجادہ اور جانشین فرزند ہیں سید شاہ قمیص قادری بن سید شاہ معروف قادری ساکن رائچور کے۔ آپکی رحلت ۹ صفر ۱۲۳۰ھ ہجری میں ہے آپکی تاریخ کسی نے (فقر گم شد ز اعظم الفقرا) کہا تھا آپکا مزار رائچور کے پہاڑ پر اوسی مقبرہ کے اندر سید عبدالرزاق قادری کے سیدھی بازو جانب مغرب واقع ہے۔

**ذکر حضرت سید چاند پیر قادری قدس سرہٗ** آپ فرزند ہیں سید شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہٗ کے۔ آپکا مزار بھی رائچور کے پہاڑ پر اوسی مقبرہ کے اندر سید شاہ محمد قادری ابن سید شاہ قمیص قادری کے بازو جانب مشرق واقع ہے سنہ وصال ملا نہیں اور آپ کے فرزند سید شاہ معروف قادری قدس سرہٗ گدوال میں آسودہ ہیں اور ان کے فرزند حضرت سید شاہ چاند پیر صاحب قادری اور اونکے برادر زادہ فرزند سید شاہ عبدالقادر جیلانی قادری سلمہ موجود ہیں اور آپ کو ایک جاگیر موضع ڈونگرام پور تعلقہ رائچور میں سرکار نظام سے اجرا ہے۔

**ذکر حضرت سید شاہ حبیب اللہ قادری قدس سرہٗ**۔ آپ بھی فرزند ہیں سید شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہٗ کے۔ آپ کا مزار رائچور کے پہاڑ پر مقبرہ کے اندر اپنی بھائی سید چاند پیر قادری کے بائیں بازو مشرق کی طرف واقع ہے تاریخ رحلت ملی نہیں۔

**ذکر حضرت سید شاہ نبی پیر قادری قدس سرہٗ** آپ سجادہ اور جانشین فرزند ہیں سید شاہ قمیص محی الدین قادری قدس سرہٗ کے آپکی رحلت سلخ ربیع الاول ۱۲۹۳ھ ہجری میں ہی آپکا مزار بھی رائچور کے پہاڑ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

پیر مقبرہ کے اندر قریب دروازہ جانب مشرق واقع ہے۔ ایکی فرزند اور جانشین
حضرت سید شاہ معروف پیر صاحب قادری مدظلہ اور ایکی فرزند سید شاہ حسین صاحب قادری
عرف صاحب حسین صاحب سلمہ موجود ہین اور موضع یالید تعلقہ رائچور جاگیر سرکار نظام
سے بحال ہے۔ اور حضرت سید شاہ معروف پیر صاحب قادری کے اور دو فرزند
ایک سید قمیص پیر قادری تاریخ سلخ ذیحجہ سنہ ۱۲۰۱ ہجری کو رحلت کئے مزار انکی
پہاڑ کے مقبرہ کے اندر اپنی دادا صاحب کے بائین جانب مشرق واقع ہے اور دوسری
فرزند سید غنی پیر قادری جو تاریخ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۷ ہجری مین وفات فرمائے
انکا مزار مقبرہ مذکور کے نیچے ایک دوسرا مقبرہ ہے جسکو سید امام علیخان المخاطب
داؤد علیخان نے سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ کے اہلیہ شریفہ کے واسطے سنہ ۱۱۸۲ ہجری
مین تیار کیا ہی اور اب بے بے صاحبہ کا مقبرہ کرکے مشہور ہے وہان واقع ہے

ذکر حضرت سید عبد الرحیم قادری قدس سرہ آپ شاہ قمیص بن
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
سید شاہ میران قادری ممدوح کے اولاد سے ہین جنکا مزار کاڈلور مین ہے
انکی رحلت ۲۶ ذی قعدہ کو ہے انکا مزار رائچور مین شاہ معروف قادری
کے مقبرہ کے نیچے حضرت بے بے صاحبہ کے مقبرہ مین واقع ہے

ذکر سید حضرت حسینی صاحب قادری قدس سرہ۔ آپ سید عبد الرحیم
قادری ممدوح کے چھوٹے بھائی ہین آپکی رحلت ۲۰ جمادی الاول کو ہے
آپ حضرت بے بے صاحبہ کے مقبرہ مین اپنے بھائی سید عبد الرحیم قادری کے بازو
مدفون ہین انکو تین فرزند ایک سید ابو الحیات صاحب جو ملازم سرکار نظام
تھے اور اپنی ملازمت کے مقام بیدر ہی رحلت کئے انکو اب چار فرزند ہین ایک
سید عبد الرحیم صاحب قادری دوسری سید عبد القادر صاحب قادری تیسری
سید شاہ صاحب محی الدین صاحب قادری سجادہ درگاہ کاڈلور چوتھی فرزند

سید ابو اللیث صاحب قادری موجود ہین دوسرے فرزند سید صاحب محی الدین قادری
جنکی رحلت ۵ اربیع الثانی کو ہے مزار آپکا سید عبد الرحیم صاحب قادری کے بازو
واقع ہے تیسرے فرزند سید ونات میر قادری مرید وخلیفہ سید شاہ نبی پیر
قادری کے تھی انکی رحلت ۴ محرم ۱۳۱۲ مین ہے انکا مزار شاہ معروف قادری
کے مقبرہ مین بائین مرشد ایک قبر کے فاصلہ پر جانب شرق واقع ہی۔ واضح
ہو کہ یہان ذکر خاندان مصطفیٰ ختم ہوا۔

## ذکر حاجی الحرمین حضرت شمس الدین سید شاہ حسین البصری القادری قدس سرہٗ

انکا قدیم وطن بصرہ ہے پہلی آپ بیجاپور تشریف لای اورجبکہ بادشاہ عالمگیر
نے بیجاپور فتح کیا وہان سے رائچور رونق افروز ہوی اور بادشاہ سے
موضع ہوسور جو رائچور سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے جاگیر دیا گیا اور خاص
رائچور کی آبادی کے اندر جانب جنوب ایک حجرہ آپ کیلئے بنا آپکی عبادت
کرنے اور تعویذات وغیرہ لکھنے کے واسطے تیار کروایا ہوا جسکی وہ محلہ قبر کے نام سی
مشہور ہے بعدہ باہر کے قلعہ کے نورنگ دروازہ کے اندر محلہ کوٹ تلاب جو اصل
ہنود کی سکونت گاہ تہی افضل خان وزیر عبد اللہ کا مرید تھا سندولسی مال کو دیکر
انکی قیام کے لئے مقرر کیا آپنے وہان مکان آثار شریف وغیرہ تیار فرماکر سکونت فرمائے
آپکی رحلت ۵ رجب کو ہی اور مزار آپکا اوسی موضع ہوسور مین ایک مقبرہ کے اندر
واقع ہی اور وہان ایک مسجد بھی ہے۔

## ذکر حضرت سید شاہ محی الدین قادری قدس سرہٗ آپ فرزند سید شاہ حسین صاحب

قادری قدس سرہ کے انکی رحلت ۹ شوال کو ہی آپکا مزار رائچور مین درمیان جنوب
وشرق آبادی سی باہر افضل خان وزیر کے مسجد کے عقب ایک ٹیلہ پر بالائی
چبوترہ درمیان مین واقع ہی۔

تذکرہ خاندان حسینی البصری ۱۲۰

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

## ذکر حضرت سید شاہ حافظ حسین عرف شاہ صاحب قادری قدس سرہٗ

آپ فرزند ہین سید شاہ محی الدین قادری قدس سرہ کے آپکی رحلت ۲ رمضان کو ہے آپکا مزار اوسی ٹیلہ کے مشرق کے طرف مسجد کو ہر کے بازو چہوٹی لیکن چہوٹی سی گنبد مین واقع ہی - یہہ گنبد افضل خان وزیر نے اپنی مرشد سید شاہ حبیب قادری قدس سرہ کے واسطی تیار کیا تہا جب پہلی اونکا انتقال ہوا تو اوسی گنبد مین اونکو دفن کئے -

## ذکر حضرت سید عبد القادر سبز پوش قدس سرہ

آپ فرزند ہین سید شاہ محی الدین قادری اور بہائی ہین سید شاہ حافظ حسین قدس سرہ کے آپکی رحلت ۔ ربیع الثانی کو ہے آپکا مزار رایچور کے جانب جنوب اوسی ٹیلہ پر اپنی والد کے بائین بازو جانب مشرق واقع ہے -

## ذکر حضرت سید حسین عرف فقیر اللہ قادری قدس سرہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آپ فرزند ہین سید شاہ حافظ حسین قدس سرہ کے اور بہتیجے ہین سید عبد القادر سبز پوش کے تاریخ رحلت ۔ ربیع الاول ہے اور مزار آپکا جانب جنوب ٹیلہ مذکور پر اپنے چچا سید عبد القادر سبز پوش کے بائین بازو جانب مشرق واقع ہی اور آپکو ایک فرزند سید خواجہ محی الدین قادری اور اونکی فرزند سید فقیر اللہ قادری یہہ ہر دو بزرگوار موضع اولیاء مین آسودہ ہین اور سید فقیر اللہ کے فرزند سید شاہ غنی محی الدین صاحب قادری اور اونکی دو فرزندان ایک سید شاہ محمد قادری دوسری سید حسین پیر قادری رایچور مین موجود ہین یہہ حضرات اولیاء والے کہلاتے ہین -

## ذکر حضرت سید شاہ حافظ غنی محی الدین قادری قدس سرہٗ

آپ فرزند ہین سید شاہ فقیر اللہ قادری قدس سرہ کے آپکی رحلت ۱۱ ربیع الثانی

کو ہے مزار آپکا اوسی ٹیلہ پر سید شاہ محی الدین قادری کے مسید ہی بازو
واقع ہے ۔

**ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری قدس سرہ** آپ فرزند ہیں سید شاہ
حافظ نبی محی الدین قادری کے تاریخ رحلت ۶ محرم مزار آپکا افضل خان
کے مسجد کے بازو سید شاہ حافظ حسین قادری کے گنبد کے پائین واقع ہی

**ذکر حضرت سید شاہ محی الدین عرف نبی شاہ صاحب قادری**
قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید شاہ محمد قادری قدس سرہ کے تاریخ رحلت ۵ صفر
کو ہی مزار رائچور کے جانب جنوب اوسی ٹیلہ پر سید شاہ حافظ محی الدین
قادری کے پائین واقع ہی ۔

**ذکر حضرت سید حسینی پیر قادری قدس سرہ** آپ فرزند ہیں نبی شاہ صاحب
ممدوح کے تاریخ رحلت ۱۳ ذیقعد ہے اور اپنی والد کے پائین مدفون ہیں
انکو تین فرزندان ایک سید شاہ محمد قادری اپنی والد کے جانشین سجادہ
دوسری قادر بادشاہ قادری تیسری سید محی الدین قادری موجود ہیں

**ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری عرف محمد علی صاحب قدس سرہ**
آپ سید عبدالقادر سبز پوش ممدوح کے پوترہ ہیں تاریخ وصال ملی نہیں ۔
آپکا مزار اوسی ٹیلہ پر سید فقراللہ صاحب قادری کے پائین واقع ہی

**ذکر حضرت شاہ بیری صاحب قدس سرہ** آپ فرزند ہیں سید شاہ
محمد قادری عرف محمد علی صاحب کے تاریخ وصال ملی نہیں اپنی والد کے
سید ہی جانب اوسی ٹیلہ پر جانب مغرب مدفون ہیں اب آپکی اولاد کرنول
میں موجود ہے واضح ہو کہ کوشٹ تلا والے صاحبان اور پہاڑ والے صاحبان
ایک ہی خاندان کے ہیں ۔ ذکر خاندان کوشٹ تلا ختم ہوا ۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

۹۸

## ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری ملقب بہ نور دریا قدس سرہ

آپکا وطن اصلی نامعلوم شاید بیجاپور ہو تو عجب نہین کیونکہ طریق چشتیہ مین
حضرت امین الدین اعلی بیجاپوری قدس سرہ سے آپکو خلافت حاصل
ہی اور حضرت ممدوح کی رحلت ۱۰۸۵ھ ہجری مین ہوئی اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ آپکا زمانہ بھی دو سو برس سے زاید کا ہی اور طریق قادریہ مین
سید فرید الدین قادری قدس سرہ سے خرقہ خلافت عطا ہوا ہی غرض آپ
پہلی رایچور تشریف لائے اور صاحب کشف و کرامات تھی۔ آپکی نور دریا
کے ملقب ہونیکی یہہ وجہ مشہور ہے کہ آپ ہمیشہ حالت استغراق
مین رہتے تھے ایک روز اپنی حجرۂ خاص مین جانماز پر بیٹھے بیٹھے عادت
کے خلاف جانماز کے کونہ کو زور سے دبائے اور تھوڑے دیر کے بعد
چھوڑ دی تو آپکا لباس پانی مین تر تھا خادمون نے سوچھی کہ دستگیر آج
خلاف عادت یہہ واقعہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری بھائی کا جہاز
ڈوب رہا تھا اوسنی مجھکو یاد کیا اسلئی اوسکی جہاز کو جو سوراخ پڑا تھا
جانماز کے کونے سے دبا دیا اور وہ جہاز بچگیا۔ جب دیکھا گیا تو آپکی لباس
کے آستین کا پانی مثل دریا کے پانی کے کڑوا تھا۔ بعدہ ایک عرصہ کے
جبکہ وہ خادم آکر یہہ حقیقت بیان کیا تو یہہ واقعہ کی تاریخ اور وقت
اور اوسکی جہاز کے پریشانی کی تاریخ و وقت ایکہی تھا جب سی آپکا لقب
نور دریا ہوا۔ اور یہہ بھی روایت ہی کہ اس واقعہ کے سبب سے عالم کشف
مین جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشگاہ سی نور دریا کا لقب
عطا ہوا ہے واللہ اعلم۔ آپکی تاریخ رحلت ۱۱ ذی قعدہ ہے آپکا مزار
رایچور کے مشرق رویہ آبادی سی ملحق ایا بادلی کے نزدیک ایک احاطہ کے

تذکرۂ اولیائے دکن

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اندر درمیان میں چبوترہ پر واقع ہی اور وہان آپکی عزیز اقارب
اور خادمونکی مزارات کثرت سی ہین۔

**ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ** آپ فرزند
کلان ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے آپکی رحلت کی تاریخ
ملی نہین آپکا مزار اپنی بہائی سید امین الدین قادری کے بائین بازو جانب مشرق
دوسری چبوترہ پر واقع ہے آپکو اولاد نہین۔

**ذکر حضرت سید شاہ امین الدین قادری نور دریا قدس سرہ**
آپ فرزند منجلے ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا کے آپکی رحلت ۱۱ صفر
کو ہے آپکا مزار اپنے والد کے بائین بازو مشرق رویہ ایک ہی چبوترہ پر ہے
آپکو بہی اولاد نہین۔

**ذکر حضرت سید شاہ سلطان پیر قادری نور دریا قدس سرہ**

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آپ چہوٹے فرزند ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے تاریخ
رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنی والد کے سیدہی بازو جانب مغرب دوسرے
چبوترہ پر واقع ہے

**ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری متوکلی نور دریا قدس سرہ**
آپ فرزند ہین سید سلطان پیر قادری قدس سرہ کے آپ کی رحلت ۲
رجب کو ہے آپکی مزار اپنے تایا سید محمد قادری کے پائین علحدہ
چبوترہ پر واقع ہے

**ذکر حضرت سید شاہ محی الدین پیر قادری نور دریا قدس سرہ**
آپ فرزند سید شاہ محمد متوکلی کے ہین اور داماد ہین سید ادریس
قادری جاگیردار ننگم ونے کے آپ کے رحلت کی تاریخ ۱۲ محرم کو ہے آپکا

مزار اپنے والد کے بائیں علحدہ چبوترہ پر واقع ہے۔

تیسواں

## ذکر حضرت سید شاہ قادر پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ بھی فرزند ہیں سید شاہ محمد متوکل کے آپکی رحلت ۲۶ رمضان کو ہے
آپکا مزار اپنے والد کے باہنی بازو دو مزار کے فاصلہ پر جانب مغرب
تیسری مزار پر واقع ہے

اکتیسواں

## ذکر حضرت سید امین پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ فرزند ہیں سید قادر پیر قدس سرہٗ کے تاریخ رحلت ملی نہیں آپکا مزار اپنے والد کے
سیدھی بازو تہوڑے فاصلہ پر جانب مغرب اوسی احاطہ میں واقع ہے
اور آپکے فرزند سید محی الدین پیر قادری موضع گہٹ علاوہ گدوال میں آسودہ
ہیں اور انکے فرزند سید حمید رقادری نور دریا ادہونی میں رہتے ہیں

بتیسواں

## ذکر حضرت سید شاہ ولی پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

آپ فرزند ہیں سید محی الدین پیر قادری کے آپکو اولاد نہیں تاریخ رحلت
نہم ربیع الثانی ۱۲۳۶ھ ہجری ہے آپکا مزار اپنے والد کے باہنی بازو جانب
مشرق واقع ہے

تینتیسواں

## ذکر حضرت سید شاہ امام پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ بھی فرزند ہیں سید محی الدین پیر قادری کے اور ہوا ہے ہیں سید اورنگ
قادری جاگردار کے آپکا مزار سید سلطان پیر قادری کے مزار کے سیدھی
بازو جانب مغرب آخر چبوترہ پر واقع ہے اور آپکے فرزند سید شاہ ولی
محی الدین قادری نور دریا ہیں جنکا مزار ادہونی میں ہے اور اب انکے
فرزند سید شاہ محمد صاحب قادری نور دریا سجادہ نشین درگاہ اور انکو
ایک فرزند سید ولی محی الدین قادری خورد سال رائچور میں موجود ہیں

ذکر حضرت سید شاہ نادی ندیم قادری قدس سرہٗ آپ بہائی
مین سید شاہ محمد قادری نوردریا کے اور نانا ہین سید شاہ معروف تیغیے
القادری قدس سرہما ساکن رائچور کے آپکا وصال ۱۱ صفر کو ہے آپکا
مزار اپنے بہتیجے شاہ بڑے صاحب قادری کے روضہ مین واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ بڑے صاحب قادری قدس سرہٗ
آپ برادر زادہ ہین سید شاہ محمد قادری نوردریا کے آپکی رحلت سلخ
محرم کو ہے آپکا مزار رائچور کے جانب مشرق آبادی سے ملحق ایک قبرستان
ہے جہانکہ کثرت سے قبور ہین اپنے چچا سید شاہ نادی ندیم قادرے
قدس سرہٗ کے بازو جانب مغرب واقع ہے اور یہ قبرستان شاہ بڑے صاحب
کے روضہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ روضہ سید شاہ نادی ندیم قادرے
کے نواسے سید شاہ معروف تیغیے القادری ممدوح کے اولاد مین سید شاہ
معروف پیر صاحب قادری کے قبض و تصرف مین ہے اور آپ ہی کے
اجازت سے ہر کوئی وہان دفن ہوتا ہے ۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ذکر حضرت سید شاہ میران قادری قدس سرہٗ آپ بہی سید شاہ
محمد قادری نوردریا قدس سرہ کے قرابت مین ہین سنا جاتا ہے کہ آپکو ہمیشہ
بہاجی اور روٹی کی بہت خواہش تہی اسلئے آپکا نام (ساگ روٹی کے پیران)
کر کے مشہور ہے تاریخ وصال ملی نہین آپکا مزار بائی کنٹہ محلہ مین گہوڑ بہاوے
کے عاشور خانہ کے نزدیک راستہ پر ایک چہار دیواری کے احاطہ کے
اندر واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین قادری معروف نوردریا قدس سرہٗ
آپکے نام پر لفظ معروف نوردریا اس غرض سے ہے کہ آپکو خاندان

نوردریا سے خلافت حاصل تھے اور انکی رحلت ۲ شعبان کو ہے
آپکا مزار آبادی جنوبی رایچور کے محلہ حجرہ مین کٹ کالوہ کی مسجد کے صحن مین
واقع ہے اور وہان آپکے خادمونکے مزارات بھی ہین اور آپکے بھائی
سید قادر بادشاہ کی مزار رایچور کے جنوب رویہ کوٹ تلار کے حضرات کے
قبور کے شندکے پرے ایک مقام ہے جسکو قادر گنڈ کہتے ہین واقع ہے
انکی رحلت کی تاریخ ۱۲ رجب ہے اور آپ آپکی اولاد مین سید محی الدین قادری
مرید و خلیفہ سید شاہ محمد صاحب قادری نوردریا رایچور مین موجود ہین

ذکر حضرت سید اوروس قادری قدس سرہٗ آپ سید شاہ محی الدین
پیر قادری نوردریا قدس سرہ کے خسر ہین آپکو ایک جاگیر موضع تنکم دینے
تعلقہ گنڈہ ضلع کرنول مین ہے اور اب وہ جاگیر آپکے نواسے سید امام پیر قادری
نوردریا کے پوتے سید شاہ محمد صاحب قادری نوردریا کے قبضہ و تصرف مین
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
ہے آپکا سالانہ عرس ۱۲ رجب کو صاحب ممدوح کے طرف سے ہوا کرتا ہے
آپکا مزار شیخ جلال صاحب کے پہاڑ کے بازو مغرب رویہ ایک دوسری چھوٹے
پہاڑ پر واقع ہے اور وہان آپکی دختر بانو بی بی صاحبہ مالک جاگیر یعنے
سید شاہ محی الدین پیر قادری نوردریا کے اہلیہ کا مزار بھی ہے یہان
خاندان نوردریا کا ذکر ختم ہوا

ذکر حضرت سید شاہ حسن پیر قادری صبغۃ اللہی آپ فرزند
سید کریم محمد عرف پادشاہ حسینی قادری ابن سید محمد قادری ابن سید کریم محمد قادری صبغۃ اللہی
ابن سید میران محمد مدرس قادری صبغۃ اللہی برادر زادہ سید شاہ
صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم کے ہین اور خاندان صبغۃ اللہی
حضرت شاہ قدس سرہٗ ممدوح کے نام نامی سے منسوب ہے جنکا مزار قدس

ذکر خاندان صبغۃ اللہی

مدینہ منورہ مین جنت البقیع حضرت ابراہیم فرزند رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کے قبہ مبارک کے پائین واقع ہے اور آپ وہان نواب رسول اللہ کے نام سے مشہور
ہین اگرچہ اس خاندان کا ذکر ترجمہ روضۃ الاولیائے بیجاپور مین صفحہ نشان ۴۴ سے
نشان ۵۷ تک اور صفحہ نشان ۸۴ سے نشان ۱۰۲ تک تفصیل کے ساتھ درج ہے
لیکن چونکہ شہر رائچور مین سید حسن پیر قادری صبغۃ اللہی قدس سرہ کا مزار ہے
اسلئے اس تذکرہ مین آپ کے نام نامی سے شروع کر کے آپکے خلفا ونکا ذکر بہے
درج کیا گیا ہے **نقل ہے** کہ پہلی آپ بیجاپور سے رائچور تشریف لا کر پنچ پی کی
پہاڑ کے جانب جنوب ایک دوسری پہاڑ پر جہانکہ حضرت کمل یونس قدس سرہٗ
کی مزار ہے وہان ایک گوی مین سکونت اختیار فرمائے اوسوقت نواب
بسالت جنگ بہادر کی عملداری تہی رات کو نواب ممدوح کو عالم رویا مین
آپکی طلب کیلئے اشارہ ہوا بصبح نواب خود جا کر آپکو بلا کر لائے ہے
اور ساتھ مواضع دُمتے و بنور و خانہ پور و جمل دنی و ننگن خان دوڈی و کنکنور
و کونہ گنڈہ جاگرات مدد معاش عطا کئے اور آپ اندرون قلعہ ارک اثار شریف
کے محلہ مین سکونت فرمائے **نقل ہے** کہ آپنے اثار شریف بہی لا کر قدیم
اثار شریف کے احاطہ کے اندر ایک مکان ۱۲۰۶ھ ہجری مین تیار کروا کر
رکہے اور اثار شریف کے دروازہ کی چوکہٹ کی پیشانی پر حسبہ عبارت ذیل کندہ فرمائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ ۱۲۲۷ھ انا نحن نزلنا فتحنا لک فتحا مبینا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ

اب اس مکان کے اثار شریف کا حجرہ افتادہ او شکست ہوگیا ہے **نقل ہے**
کہ بیگن پلی کے نواب کی بیگم آپکی مرید تہی بعد رحلت آپکے اونہنے آپکے مقبرہ کا
احاطہ تیار کروایا ہے اور سنا جاتا ہے کہ جسوقت مقبرہ کے شمال رو دیوار کا

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

[illegible]

پایہ کہودا گیا اسوقت ایک مزار برآمد ہوی جسمین نعش معہ کفن سالم موجود تہا استخارہ سے معلوم ہوا کہ آپکا نام سید احمد صاحب قدس سرہٗ ہے جنکا ذکر اسیے تذکرہ مین نشان ۱۴ مین درج ہے یہیے وجہ ہے کہ انکا مزار نمایان نہین ہے۔ **نقل ہے** کہ رایچور مین آپکے چہار خلفا مشہور ہین۔ ایک قاضی محمد غوث قادری صبغۃ اللہی دوسرے خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللہی تیسرے عاشور بیگ قادری صبغۃ اللہی چوتہے عارف علی شاہ قادری صبغۃ اللہی اور آپکو فرزند نہین فقط دو صاحب زادیان ہتی آپکی رحلت ۲۱ ربیع الاول کو ہے سنا جاتا ہے کہ اپکی رحلت حیدرآباد سے آتے سو وقت راستہ مین کسی مقام پر ہوی وہان سے سونپ کر آپکو رایچور لائے اور قلعہ ارک کے اندر آثار شریف قدیم کے جنوب رویہ حضرت شیخ یونس صاحب بخشی اولیا قدس سرہٗ کے پاس مدفون کیے اب جہانکہ ایکا مقبرہ واقع ہے اور وہان آپکے عزیز اقارب کے مزارات بہی ہین۔

## ذکر حضرت قاضی محمد غوث قادری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ

آپ قاضی غلام حسین صاحب مرحوم ساکن رایچور کے ہم جد اور سید حسن صاحب کے خلیفہ ہین تاریخ رحلت ملی نہین۔ آپکا مزار اندرون قلعہ ارک جامع مسجد کے صحن کے بلحق مشرق رویہ واقع ہے واضح ہو کہ آپکے فرزند او خلیفہ بادشاہ حسینی صاحب قادری صبغۃ اللہی ہین جنکا مزار حیدرآباد مین ہے اور انکی چار خلیفہ ایک حافظ رسول صاحب قادری صبغۃ اللہی دوسرے غوث صاحب قادری صبغۃ اللہی تیسرے مہر علی شاہ قادری صبغۃ اللہی ان تینون حضرات کے مزارات حیدرآباد مین ہین اور مہر علی شاہ قادری کے خلیفہ حضرت نبی شاہ صاحب تقی القادری صبغۃ اللہی جل پوش حیدرآباد مین موجود ہین چوتہے خلیفہ سید امام الدین قادری صبغۃ اللہی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

جنکا مزار موضع دیون پلی تعلقہ رایچور مین ہے اور یہہ داماد ہین خطیب محمد جمال الدین قادری صبغۃ اللّٰہی ابن خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللّٰہی کے مور اب انکی فرزند سید احمد صاحب دیون پلی مین موجود ہین اور سنا جاتا ہی کہ آپ کے اجداد ادہونی کے معززین سے ہین واللّٰہ اعلم

## ذکر حضرت شیخ خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہٗ

آپ بھی سید حسین پیر قادری قدس سرہ کے خلیفہ ہین اب آپکی پوتری خطیب محمد سلطان صاحب قادری پیش امام جامع مسجد بازار قصبہ رایچور موجود ہین تاریخ رحلت ملی نہین مزار بازار کے جامع مسجد کے صحن مین واقع ہے اور انکی فرزند خلیفہ خطیب محمد جمال الدین قادری صبغۃ اللّٰہی ہین جنہون نے موضع دیون پلی جاگیر پیدا کئے اور حاضر حال سلطان صاحب قادری کے ہم جد ہین انکا مزار قلعہ ارک کے اندر حضرت سید حسن و سید حسین صاحب قدس سرہما کے مزارات کے پاس ہے۔

## ذکر حضرت شیخ عاشور بیگ قادری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہٗ

آپ رایچور کے ساکنین سے ہین اور سید حسین پیر قادری کے خلیفہ ہین انکے تاریخ وصال ملی نہین مزار قلعہ ارک کے اندر جانب شرق میا نصاحب قدس سرہ کے درگاہ اور مسجد کے نیچے تلار باولے کے پاس واقع ہی۔

## ذکر حضرت شیخ عارف علیشاہ قادری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہٗ

آپ بھی خلیفہ ہین سید حسن پیر قادری قدس سرہ کے اور آپ ہمیشہ مرشد کے خدمت مین رہا کرتے تھے آپکی بھتیجے گلزار علیشاہ قادری صبغۃ اللّٰہی اور انکی بیٹے بہار علیشاہ قادری صبغۃ اللّٰہی یہہ دونو حضرات آپکی پائین مدفون ہین آپ کے تاریخ وصال ۱۰ رجب ہے آپکا مزار قلعہ کے باہر جانب شمال آباد

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ابادی سے ملحق بجرے جدید اوّل تعلقداری کے جاگیر کی رستہ پیر مینہ کے کانھا تحات
کے پاس جہانگہ ایک مسجد اور ایک باولی سے چبوترہ پیر و رمیانین واقع
ہے اور وہان کثرت سے قبورین اور اب یہ قبرستان سید محی الدین
پومیہ دار عرف محمد ومیان صاحب کے قبضہ وتصرف مین ہے

## ذکر حضرت سید شاہ ولی اللہ قادری صبغت اللہی قادری قدس سرہ

آپ سید حسن پیر قادری قدس سرہ کے دادا سید کریم محمد قادری صبغت اللہی
کے بڑے بھائی سید شاہ زین الدین قادری صبغت اللہی کے اولاد سے ہین
اور حضرت سید حسین پیر قادری نے انکو تربیت کرکے خرقہ خلافت دے اور
بعد رحلت سید حسن پیر قادری کے آپ ہی قابض جاگرات رہی۔ تاریخ
رحلت ملی نہین آپکا مزار قلعہ ارک کے اندر آثار شریف کے احاطہ مین حضرت
شیخ بول حبیب بحشر اولیا کے امین بازو تہوڑے فاصلہ سے واقع ہے
انکی فرزند سید حسن عرف مرشد پیران قادری صبغت اللہی جنکی رحلت موضع
بنور جاگیر مین ہوی اور وہین آپکا مزار ہے اور اب مرشد پیر الصاحب کے
دو فرزند ایک سید قادر بادشاہ قادری دوسری سید کریم اللہ صاحب
قادری موجود ہین چونکہ منجملہ سات مواضع کے پانچ مواضع پہلے ہی
ضبط سرکار مین تھی اور مرشد پیر الصاحب کے زندگی تک دو مواضع دستیاب
اجرا رہی بعد رحلت آپکی سنا جاتا ہی کہ اب فقط ایک موضع دستی
بحال و اجرا ہے۔

ناظرین کو عبارت ذیل کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ خاص رائچور مین خاندان
صبغت اللہی سے کون کون حضرات اولادسی اور کون کون خلفاء نسبی اور
کسقدر مریدان موجود ہین واضح ہو کہ حضرت سید محمد میران مدرس حسینی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

القادری صبغۃ اللہی قدس سرہ کے تین فرزندان ایک بڑے فرزند سید شاہ زین الدین حسینی القادری صبغۃ اللہی جنکا مزار ایک یمن کے جنگل میں ہے دوسرے منجھلے فرزند سید شاہ عبدالرحمان حسینی القادری صبغۃ اللہی جو بیجاپور میں آسودہ ہیں تیسرے فرزند خورد سید شاہ کریم محمد حسینی القادری صبغۃ اللہی جو بیجاپور میں مدفون ہیں منجملہ ان تینوں حضرات کے سید کریم محمد قادری کے پوتے سید حسن میر قادری صبغۃ اللہی جو رائچور تشریف لائے اونکا اور اونکی خلفاؤں کا ذکر عبارت مابالا میں بیان کر دیا گیا ہے اور سید شاہ زین الدین قادری صبغۃ اللہی کے اولاد جو مرشد پیر انصاحب اور اونکی والدین ہیں بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اگرچہ ان حضرات کے مریدین بھی رائچور میں ہیں لیکن منجھلے فرزند سید شاہ عبدالرحمان قادری صبغۃ اللہی کو اولاد میں حضرت پیر و دستگیر شہنشاہ مولانا سید شاہ برہان الدین حسینی Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur القادری صبغۃ اللہی قدس سرہ جبکہ ہجری میں گلبرگہ شریف و بیجاپور کے روانگی کے وقت جو رائچور تشریف لائے صدہا مریدین دست بیعت سے سرفراز ہوئے۔ اور پیر و دستگیر کے خلفا دنیا میں فقیر مولف رائچور میں ہے۔ واضح ہو کہ ذکر خاندان صبغۃ اللہی یہاں ختم ہوا۔

ذکر حضرت سید نورالدین حسینی قدس سرہٗ۔ آپ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے اولاد سے ہیں آپکی اجداد سید شاہ علی حسینی اور آپکے فرزند سید شاہ حمزہ حسینی قدس سرہما جنکا ذکر ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور کے صفحہ ۳۳ و ۳۴ میں درج ہے بیجاپور میں آسودہ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ بیجاپور سے رائچور تشریف لائے آپکی حالات اور تاریخ وصال ملی نہیں آپکا مزار رائچور کے جنوب دیہ پیر گرہ کے راستہ پر عام ...

لہ معنی [illegible]

کے پاس واقع ہے

ذکر حضرت سید بدر الدین حسینی قدس سرہٗ آپ فرزند ہین سید نور الدین حسینی قدس سرہٗ کے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنے والد کے پاس ہے

ذکر حضرت شاہ سید حمزہ حسینی عرف حسینی پیر قدس سرہٗ آپ سید بدر الدین حسینی قدس سرہ کے فرزند ہین اور سید شاہ چاند میر قادری ابن سید شاہ معروف قادری ساکن گدوال جنکا ذکر خاندان قصبہ کے نشان ۲۴ کے متن کی عبارت مین درج ہے نانا ہین آپکی تاریخ وصال ملی نہین آپکا مزار بھی اپنے والد کے پاس ہین ہے واضح ہو کہ اِن تینون حضرات کے مزارات کے مقام کی خدمت رسول شاہ بن فتح شاہ طبقات کے طرف سے ادا ہوا کرتی ہے

ذکر حضرت سید عبد اللہ شاہ صاحب قدس سرہٗ محلہ گنہال واڑ مین جو ایک مسجد پختہ ہے آپ ہی کی تیار کی ہوئی ہے مسجد کے دروازہ پر ایک پتھر جو کندہ کیا ہوا ہے اوسکے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے یہہ بتخانہ تہا اوسکو آپنے توڑکر مسجد بنایا اور یہہ مسجد آپکا خادم موسومہ بخشی اور غلام محمد کے اہتمام سے تیار ہوی ہے اور اِس مسجد کی بنا تاریخ ۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۱۹۷ مین ہوکر تاریخ یازدہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۸ ہجری کو بائیس مہینے کی مدت مین اتمام پائی - آپ بڑی اہل کمال اور صاحب دعوت تہی تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اوسی مسجد کے احاطہ کے اندر جانب شمال دو تین قبورونکے درمیان مین واقع ہے واضح ہو کہ یہہ مسجد قدیم سے سید معروف پیر صاحب حسینی قادری کے قبض و تصرف مین ہے اور اس مسجد کا کل انتظام اور اندرون احاطہ کے کسی کی دفن کی اجازت دینا اور باہر کی زمین کا قبضہ اور ملگیات تیار شدہ کی آمدنی مسجد کے خرچ مین صرف کرنا حضرت ممدوح ہی کے متعلق ہے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

ذکر حضرت بغدادی صاحب قدس سرہٗ آپکا وطن معلوم نہین
شاید بغداد شریف ہوگا سنا جاتا ہے کہ آپ اپنی ایک دختر کو ہمراہ لیکر
سیاحت کرتے ہوئے رائچور تشریف لائے اور حضرت سید شاہ قمیص قادری
قدس سرہٗ کے اہلیہ شریفہ جو کاملہ و عارفہ بی بی ہونیسے نہین آپکے آستان
فیض نشان کو جائے امن اور اپنی دختر کی عصمت کی پرداخت کے
خیال سے آپکے دیوان خانہ مین آکر دختر کو اندر روانہ کئے اور آپ
دیوان خانہ مین رہے اور آپکی نزدیک زر نقد سے کچھہ طلائی ہون
تہی - وہ بی بی صاحبہ کے پاس روانہ کرکے دختر کی کتخدائی کے خواستگار
ہوئے اس عرصہ مین آپکی رحلت ہوئی تاریخ وصال معلوم نہین آپکو
رائچور کے جانب مشرق ایا باولی کے غربی کو پہنچے کے تہوڑے فاصلہ پر
مدفون کئے آپکی دختر نے بھی انتقال کیا اوسکو بھی آپکے پائنتی
دفن کئے ہر دو مزار ایک ہی جائے ہین پس دونوں کے انتقال کے بعد
بی بی صاحبہ موصوفہ نے اونکے طلائی ہون کو صرف کرکے ہر دو مزار کے
اطراف ایک مقبرہ تیار کروادیا ہے جو ابتک موجود ہے

ذکر حضرت سید مصطفیٰ قادری قدس سرہٗ دریافت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ آپ گلبرگہ شریف سے رائچور تشریف لائے اور آپ سبزپوش مشہور تہی اور یہانکا
حاکم وقت کے طرف سے زمینات انعام پیدا کئے جو ابتک بحال و اجرا ہین آپکی
اولاد مین سید صاحب صاحب ابن سید کریم صاحب ابن سید حق اللہ شاہ صاحب
ابن سید مصطفیٰ قادری ممدوح اور اونکے فرزند سید محی الدین صاحب قادری سے
مرید و خلیفہ سید شاہ محمد قادری نور دریا رائچور مین موجود ہین آپکی تاریخ رحلت معلوم
نہین مزار رائچور کے جانب شمال حضرت سید شمس عالم حسینی قدس سرہ کے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

درگاہ کے سامنے سڑک کے مشرق رویہ واقع ہے اور اراضی انعام مین سید صاحبن صاحب اور انکے فرزند ساکن رائچور اور سید احمد صاحب اور انکی فرزندان سید عمر صاحب وغیرہ ساکن گلبرگہ شریف سادی حصہ دار موجود ہین

**ذکر حضرت (۸۵) سید کریم صاحب قادری قدس سرہٗ** آپ اور سالگندہ کے مشائخین ہم جد ہین اور نواب سالت جنگ بہادر کے عہد حکومت مین رائچور تشریف لائے اور قلعہ کے نورنگ دروازہ کے اندر ایک مکان مین سکونت اختیار فرمائے آپ اہل کمال صاحب دعوت تھے اور اکثر حاکمان وقت آپکے مطیع رہے رائچور کے جانب جنوب یرگرہ کے راستہ کے تھوڑے فاصلہ پر مشرق کے طرف ایک باغ ہے جہانکہ کثرت سے املی کے درختان نصب ہین آپ ہی کے نام سے مشہور ہے آپ شہید ہین آپکے شہادت کا واقعہ دریافت سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ رائچور کے مشرق رویہ آبادی مین نور محمد نہنگ کے قریب ایک مسجد تھی جو ابتک باقی ہے وہان رمضان شریف کے مہینے مین نماز تراویح ہوتی تھی چونکہ اوسکے گرد و نواح مہدویہ پٹھانونکے مکانات واقع تھے تراویح کے تسبیح کی آواز اونکے ناگوار خاطر تھی چنانچہ ۲۷ رمضان کی شب کو وقت تراویح تسبیح کی آواز کو مانع و مزاحم ہونے اس سبب سے دنگہ و فساد ہوا مسلمانون نے آپکو اطلاع کئے آپ اپنے مکان سے محلہ کے لوگونکو لیکر وہان گئے جنگ و جدل ہوا آپ اور آپکے اہل محلہ قریب ساٹھ مسلمانون کے شہید ہوئے اور پٹھانونکے بھی بہت لوگ مارے گئے اور طرفین کے زخمی بھی ہوئے بعدہٗ نواب دارا جاہ بہادر کے طرف سے سرکاری فوج آئے جب جنگ جدل موقوف ہوا وہان سے شہید مرحوم کو ہمراہی کے شہدا اونکے ساتھ لیجاکر آپکے باغ مین دفن کئے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

چنانچہ آپکا مزار باغ کے درمیان مین چبوترہ پر واقع ہے اور یہان انکو بہے
عام تالاب کے اندر ایک جا مدفون کئے جسکو اب جحیرہ کہتے ہین اور اب
حضرت مرحوم کے قرابت دار سالگندہ اور حیدرآباد اور رائچور وغیرہ مین موجود ہین

ذکر حضرت سکندر بادشاہ قدس سرہٗ آپکا زمانہ کسقدر مدت کا ہی
معلوم نہین لیکن دریافت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ فقیر صاحب کمال تہے
تاریخ رحلت معلوم نہین مگر اہل محلہ باتفاق غرہ شوال کو عرس کیا کرتے
ہین آپکا مزار رائچور کے مشرق رویہ آبادی مین خواجہ گوڑا مستاجر کے مکان
کلان کے پاس لب سڑک مشرق کے طرف واقع ہے

## ذکر حاکمان معتمد و معززان نامور

جبکہ فقیر مولف نے رائچور کے اولیاے متقدمین اور بزرگان متاخرین
کے حالات لکہچکا تو خیال اس امر کا آیا کہ زمانہ سابقہ مین یہانکے حاکمان
Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur
وقت اور معززان جنکے قبور ابتک بطور یادگار کے رائچور مین موجود ہین
اور یہانکے بزرگان دین سے کمال عقیدت رکہتے تہی اونکے نام نامی بہی
درج کرون تاکہ ناظرین اِنکے حالات سے بہی واقف ہون

ذکر نواب طالب محی الدین خان بہادر جبکہ سنہ ۱۲۳۰ہجری مین
یہہ ملک رائچور اور بیجاپور وغیرہ زیر حکومت سرکار آصفیہ کے آیا پہلے آپ
ہی صوبہ دار مقرر ہوے کیونکہ انکے اسنادات سنہ ۱۲۳۹ہجری کے دیکہنے مین
آے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ بعد انکے نواب ہدایت محی الدین خان
بہادر صوبہ دار مقرر ہوے تاریخ رحلت معلوم نہین آپکا مزار حضرت شاہ
ابوطہ حسینی کے مزار اقدس کے جانب مغرب ایک چبوترہ پر واقع ہے
معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہدایت محی الدین خان بہادر کے عزیزون سے تہی

ذکر نواب ہدایت محی الدین خان بہادر آپ ہمشیرہ زادہ ہین
نواب میر نظام علی خان بہادر کے آپ یہان کے حاکم مقتدر تہی اور بہت سے
اسنادات آپکے دئے ہوئے موجود ہین آپ ہی رائچور اور بیجاپور کے
صوبہ دار کہلاتے تہی تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اور طالب محی الدین
خان بہادر کا مزار ایک ہی چبوترہ پر ہے واضح ہو کہ اِنکے بعد نواب
شجاع الملک بسالت جنگ بہادر فرزند ہفتمی مغفرت مآب آصفجاہ بہادر
کے یہہ رائچور زیر حکومت آیا جب انکا انتقال سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین ہوا
اور ادہونی مین مدفون ہوئے نواب داراجاہ بہادر حاکم وقت مقرر ہوئے

ذکر نواب ذوالفقار الدولہ داراجاہ بہادر آپ نواب بسالت
جنگ بہادر کے فرزند ہین بعد انتقال اپنے والد کے قابض ادہونی
و رائچور ہوئے اوس زمانہ کے بزرگواروں سے آپکو کمال درجہ عقیدتمندی

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

تہی اور رائچور کے مشرق طرف ایک باغ نواب معزکے نام سے مشہور ہے
آپ سنہ ۱۲۰۸ ہجری مین رحلت کئے مزار اوسی باغ مین بالائے چبوترہ
واقع ہے اور اب تک وہ باغ اور اوسکی تحت کے زمینات بمد انعام
اونکے متعلقین کے نام سے جو حیدرآباد مین رہتے ہین واسطے
مصارف عود وگل و عرس سالانہ سرکار سے بحال و اجرا ہے
واضح ہو کہ بعد انتقال آپکے کل تعلقات آپکے فرزند خورد سال
نواب غلام حسین خان بہادر کے تصرف مین رہے بعد چند روز کے
جب کہ نواب معز کی کم عمری اور کارپردازان ریاست کی خود مختاری
کی وجہ سے انتظام مین خلل واقع ہونے سے نواب میر نظام علیخان
بہادر والی حیدرآباد نے سنہ ۱۲۱۰ ہجری مین تعلقات رائچور و ادہونی کو

سرکاری خالصہ مین شریک فرمادیا

**ذکر نواب محمد حسین خان بہادر گہٹالہ** آپ عالی خاندان امراء سے ہین رایچور مین صاحب منصب اور ذی مرتبت تہی اور سید شاہ معروف قادری قدس سرہٗ کے کمال عقیدتمند مرید تہے آپکے آبائی امارت اور قدیمی خاندان کا ذکر تاریخ آصفیہ اور دیگر تواریخ مین بہت تفصیل کے ساتہہ درج ہے اوسکو شریک کرنے اِس تذکرہ مین گنجایش نہین — آپکے فرزند محمد برہان علیخان سبقت یاب جنگ بہادر ہین جنکا مزار حیدرآباد مین ہے اِنکے دو فرزند - ایک محمد گیسو درازخان سبقت یاب جنگ بہادر گہٹالہ دوسرے محمد اعظم علیخان کامیاب جنگ بہادر گہٹالہ صاحب جاگیرات اور صاحب منصب حیدرآباد مین موجود ہین اور ہر دو بہادر معہ صاحب اولاد ہین اور خاص رایچور مین متعدد مکانات خصوص سہ مکان جنمین اب مطبع صبغۃ اللّٰہی ہے قدیم سے محمد حسین خان گہٹالہ کا دیوان خانہ کہلاتا ہے اور بہت سے مقامات بہی خصوص رایچور کے مشرق رویہ ابادی مین اپا باولی کے پاس کے ڈہنگر ونکا محلہ جسکا نزول سالانہ وصول ہوتا ہے اور تعلقہ رایچور کے علاقہ مین زمینات انعام وغیرہ جو امتک بطور یادگار باقی ہے نواب کامیاب جنگ بہادر کے قبض و تصرف مین ہے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار رایچور مین اپنے مرشد شاہ سیدہ معروف قادری قدس سرہٗ ساکن رایچور کے پائین مقبرہ کے اندر واقع ہے

**ذکر نور محمد صاحب** یہ صاحب حاکمان وقت کے معزز ملازمو نسے تہے اور قدیم رہنے والے سالگندہ کے ہین خواب مین شاہ سیدہ معروف قادری ساکن رایچور سے مشرف ہوے اور سالگندہ سے آپکی قدم بوسی کے

اشتیاق مین رایچور آئے اور حضرت سے بیعت حاصل کئے بیعت اعتقاد
رکہتے تہے اور سرکار مین عزت و حرمت سے اپنی زندگی بسر کئے رایچور مین بہت
نامور ہوگئے مین رایچور کے مشرق رویہ ابادی مین نواب دارا جاہ بہادر کے
باغ کے جانے کے راستہ پر ایک بنگلہ آپ ہی کے نام سے مشہور ہے
تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنے مرشد رشید معروف قادری قدس سرہٗ
ساکن رایچور کے پائین مقبرہ کے اندر واقع ہے۔ [illegible]

**خاتمہ۔** واضح ہو کہ رایچور مین ان حضرات متقدمین و متاخرین کے
علاوہ بہت سے بزرگوارون کے قبور واقع مین جنکا نام و نشان تک معلوم
نہین اور اکثر ایسے بزرگوار بہی ہین کہ اونکے مزارات کا پتہ بہی نہین ہے
جبکہ فقیر مولف بار ثانی ۱۲۹۷ھ ہجری مین رایچور آیا ہمیشہ ارادہ دلی
یہہ تہا کہ ہمارے اولیا متقدمین اور بعض ان متاخرین کے حالات
فراہم کرکے ایک تذکرہ لکہون مگر کسی حاکم وقت کے عہد مین اسکا
موقع ہاتہ نہین آیا کل امر مرہون باوقات ہے چونکہ در ینولا ترجمہ
روضۃ الاولیائے بیجاپور کے طبع سے فراغت حاصل ہوئی اسلئے اس
تذکرہ کو بہی بعہد حکومت جناب مولوی میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار ضلع
رایچور مرتب کرکے زیور طبع سے آراستہ کیا اگرچہ متقدمین کا ذکر قاضی
صاحب مرحوم سے اور متاخرین کا تذکرہ اونکے علاقہ داروں سے دریافت
کرکے ترتیب دیا گیا ہے تاہم اگر ناظرین کو غلطی معلوم ہو تو خطا و نسیان پر محمول فرما دین

## تاریخ طبع منجانب مالک مطبع

تذکرہ نے جب شرف حاصل کیا ترتیب کا — ہوگیا مشہور جبکہ چہو طرف نزدیک و دور
فکر سال طبع مین دی یہہ ہاتف نے ندا — علم اسرار یقین مین اولیائے رایچور
۱۳ ۱۵

## اسماے کتب نامور

**مکتوبات رحمانی** مصنفہ زبدۃ الاولیا حضرت سلطان شاہ عبد الرحمن الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ - اس کتاب مین چار مکتوب ہین پہلا مکتوب روح کے بیانمین دوسرا مکتوب قلب کے بیان مین تیسرا مکتوب نماز کے بیانمین چوتہا مکتوب مقام محمود او سلطانا نصیرا کے بیانمین اس کتاب کی خوبی حضرت مصنف قدس سرہٗ کے جلالت قدر وعلوی مقام سے ظاہر ہے اور نفس رحمانی ہی انہین کی تصنیفات سے ہے اور واقعی بات تو یہہ ہے کہ فی الحقیقت بے مثال اور عدیم النظیر ہے باوجود ان خوبیونکے قیمت نہایت کم یعنی ۴؍ علاوہ محصول ڈاک -

**بحر الحیوٰۃ** تصنیف حضرت شیخ محمد غوث گوالیری قدس سرہ العزیز جسکا مطالعہ توکیا نام ہی اکثر حضرات کی سماعت مین نہ آیا ہوگا یہہ کتاب ایک مقدمہ

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

اور دس باب مین ختم ہوئی ہے مقدمہ معرفت وجود وقدم وعدم وشہود کے بیانمین باب اول معرفت انسان مین باب دوم تاثیرات عالم صغیر کے بیانمین باب سوم معرفت دل مین باب چہارم معرفت جسد مین باب پنجم معرفت ایجاد انسان مین باب ششم معرفت محافظت منی مین باب ہفتم معرفت دم مین باب ہشتم معرفت فناے جسد وعلامات موت مین باب نہم تسخیرات موکلات عرفان علم ابدان وغیرہ مین باب دہم بیان شناخت انسان وایجاد عالم وغیرہ مین - یہہ کتاب مطبع فیض الکریم مین طبع ہوکر ناتمام رہگئی تہی لہذا ہمنے اپنے مطبع مین طبع کرکے کامل کیا - قیمت ۴؍ علاوہ محصولڈاک -

**اوراد غوثیہ** یہہ کتاب بہی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جسکے مصنف حضرت شاہ محمد غوث گوالیری رحمۃ اللہ علیہ ہین خوبی اس کتاب کی آپکے

نام ہے اظہر من الشمس ہے اس کتاب مین متعدد وصیتونکی علاوہ نو درجہ
مین پہلا درجہ ورد اور اوراد کے بیانمین دوسرا درجہ وضو اور نوافل کے
بیان مین تیسرا درجہ صوم اور اربعین کے بیان مین چوتہا درجہ خطرات
اور اوسکی ماہیت دریافت کرنے کے بیانمین پانچوان درجہ ذکر
جہر اور خفی کے بیان مین چہٹا درجہ طریق مراقبہ کے بیانمین ساتوان
درجہ تصورات اور تصدیقات کے بیانمین آٹہوان درجہ تنزلات اور ظہور
اسمای الہی اور کیانی کے بیانمین نوان درجہ تصحیح خلافت اور ارادت
اور آداب مشیخت و شناخت مرشد و مسائل طریقت و بیعت و تصحیح
سلاسل ظاہری و باطنی و معراج کے بیانمین - یہ کتاب سالکونکے واسطے
ایک رہبر شفیق ہے واضح ہو کہ ابتداے تصنیف سے تا این زمان جو چار سو
برس کچہ عرصہ زاید ہوتا ہے طبع ہونا تو اکطرف بلکہ قلمی نسخہ بہی ہاتہ
آنا نہایت دشوار تہا اوسکو فقیر نے بامر چند محبان عقیدت نشان باعانت
جناب شاہ سیف اللہ صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی تمام و صحت الاکلام
طبع سے اوسکے اپنے کارخانہ کو زینت دی ہے اسکی قیمت بنظر رفاہ عام
بہی کم یعنے ۸ رکلدار محصول ڈاک ذمہ خریدار

مدینۃ المقاصد یہ شرح ہے قصیدۂ بردہ کی - اگرچہ بہت سے حضرات باکمال نے
اسکی شرح زیب ارقام فرمائے ہین لیکن یہ شرح قابل دید ہے اور ہر ایک
عربی شعر کی شرح فارسی اشعار مین کیگئی ہے اور مسلسل قابل فہم اور
اوسکے نکات کی ترکیب اور اوسکے پڑہنے کا قاعدہ بہت اچہی طور سے
تفصیل کے ساتہہ بیان کردیا گیا ہے اسکے مصنف جناب حضرت
مولانا حاجی شاہ باقی صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی مدظلہ العالی نے

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

شرح کیا ہے آپ نے دریا کو کوزہ مین بھرا ہے اس شرح کی تعریف
جسقدر کی جاوے کم ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید
باوصف اس خوبی کے قیمت ۴ کلدار ہے محصول ڈاک ذمہ خریدار
حضرات شائقین درصورت ضرورت مطبع صبغۃ اللہی بنگلور سے یا مصنف
ممدوح سے جنکی سکونت گاہ قصبہ گنگاوتی ضلع لنگسگور علاقہ حیدرآباد
سے طلب فرماسکتے ہین

مجموعہ نعتیہ میر عصر یہ مجموعہ قصاید نعتیہ جس کے مصنف علام جناب مولوی
میر احمد علی صاحب قادری تخلص عصر ادام اللہ تعالی برکاتہ ہین ماشاء اللہ
آپکے قصائد وہ وہ عمدہ و دلچسپ مضامین سے مملو ہین کہ دل پھڑک جاتے بارک اللہ
آپکی بول چال مین وہ حلاوت ہے کہ شیرینی ہی عذب البیانی و رطب اللسانی مین
دب جاتی رہ جاتے یون تو کہنے کو بہت گنجائش ہے اوسکی تعریف مین
زبان ہماری قاصر ہے لیکن ہمنے یہان اسی فقرہ پر اکتفا کیا ہے کہ یہ
کلام بے شک و شبہ مقبول رسول کبریا ہے اسکا پڑھنا گویا صلاح وفلاح
دارین متصور ہے بمنہ وکمال لطفہ یہ مجموعہ طبع ہوچکا ہے اور قیمت بھی نہایت
ارزان ٹھہرائی گئی ہے یعنے فی جلد ۴ کلدار محصول ڈاک ذمہ خریدار
اسکے اوراق مختلف رنگ کے ہین

تمت بالخیر

واضح ہو کہ یہ تذکرہ اولیاء بیجاپور علحدہ بھی مطبع مین موجود ہین جسکی
قیمت چار آنہ کلدار ہے۔

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

SALAR JUNG ESTATE LIBRARY
( Oriental Section )
URDU PRINTED BOOKS:
Accession No. ۲۰ Cal. No.
Subject No.

۲۰-

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur

Tahreekh e Ahlesunnat Bijapur